BUNYAN'S HOLY WAR.

جنگِ مقدّس

جو القادر نے ابلیس پر کی تاکہ اِس عالم کی دارالسلطنت کو پھر
حاصل کرے یعنے انسان کی روح کی برگشتگی اور اُسکا پھر مفتوح ہونا

تصنیف جان بنیان صاحب

مترجم بابو یونس سنگہ باہتمام پادری والس صاحب



مین تمثیلیں گذرانتا ہوں۔ ہوسیع ۱۲ باب ۱۰ آیت

واسطے پنجاب رلیجس بک سوسیٹی کے

لودیانہ

امریکن مشن پریس مین باہتمام پادری ویری صاحب چھپا

سنہ ۱۸۸۱

طبع دویم

۱۰۰۰ جلد

دیباچہ

خداکے فضل سے یہہ کتاب موسوم بہ جنگِ مقدس بخیریت تمام ہوئی اور اب ناظرین کے مطالعہ کے لئے پیش کی جاتی ہی۔ یہہ کتاب بنیان صاحب کی تصنیفات میں سے ہی۔ جن لوگوں نے بنیان صاحب کے مسیحی مسافر کا ترجمہ پڑھا ہی وہ صاحبِ موصوف کی تصنیف کی خوبی سے واقف ہیں۔ اُن کی تصنیفات بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں اور ہر ملک کے مسیحیوں کو اُن سے بڑا فایدہ ہوا ہی۔ وہ جتنی زیادہ غور سے پڑھی جاتی ہیں اُسیقدر اُن میں ایک نیا لطف پیدا ہوتا ہی اور مسیحی مذہب کی سچائی کی سمجھہ حاصل کرنے کے لئے نہایت مفید مطلب پڑتی ہی +

بنیان صاحب کا دل اچھے مضمون سے یہاں تک جوش مارتا تھا کہ قید خانہ میں بھی وہ چپکا نہ رہ سکا اور قید خانہ کے اندر سے اُس نے روحانی قید خانے اور اُس سے رہائی پانے کا ایسا دلچسپ بیان لکھا کہ جسکے وسیلے سے گنہگار انسان

کا دل اپنی نجات کے خداوند سے خوشنود ہوکر اُسپر اپنا بھروسا رکھنے کے لئے اُسکایا جائے - اِسی خیال سے یہہ کتاب ترجمہ کی گئی اور اِس مترجم کی یہہ تمنا اور دعا ہو کہ خدا اپنے فضل سے اِس کتاب کے پڑھنیوالوں پر ایسی تاثیر کرے کہ مسیح کی نجات کی خوبی اُن پر آشکارا ہو اور اُن کو ایمان کی مضبوطی عطا کرے مسیح سے ملا دینے کے لئے مددگار ہو - ی - س +

فہرست

جنگِ مقدّس

پہلا باب

دیباچہ۔ عالم یعنے جہان اور شہر آتمانگر اور
اُسکی خوبیوں کا تذکرہ۔ ابلیس اور اُسکی حالت کا بیان

میں اپنی مسافرت میں مُلکوں اور اقلیموں کی سیر کرتے کرتے اتفاق سے اُس مشہور براعظم میں پہنچا جسے جہان کہتے ہیں وہ بہت ہی وسیع اور کشادہ مُلک ہے اور دو قطبوں کے بیچ اور اُتر دکھن پورب پچھم کے ٹھیک درمیان میں ہے وہ سیراب جگہہ ہے اور پہاڑوں اور وادیوں سے آراستہ اور نہایت مناسب موقع پر واقع ہے اکثر یعنے جہاں کہیں میں گیا میں نے اُسے نہایت زرخیز اور بہت آباد اور اُس کی آب و ہوا کو بہت ہی عمدہ و موافق پایا ٭

اُسکے باشندے سب ایک رنگ کے نہیں ہیں اور نہ ایک زبان نہ دستور نہ مذہب کے بلکہ کہتے ہیں کہ جتنا فرق ستاروں میں ہے اُتنا ہی اُن لوگوں کے بیچ میں فرق نظر آتا ہے بعض حق پر ہیں اور بعض ناحق پر جیسے کہ اکثر چھوٹے ملکوں میں ہوتا ہے ٭

اُس ہی ملک میں میں مسافر تھا اور وہاں بخوبی سیر کی یہاں تک کہ میں نے نہ فقط اُن کی زبان جنکے بیچ میں سفر کرتا رہا کچھ حاصل کی بلکہ اُن کے دستوروں اور رسموں سے بھی واقف ہو گیا اور اگر میں سچ کہوں تو لا کلام بہت باتوں کے سُننے اور دیکھنے سے جنکو میں نے اُن لوگوں کے بیچ دیکھی اور سُنی مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی یہاں تک کہ جو میرا خاوند مجھے اپنے گھر پر بُلا نہ لیتا تاکہ وہاں اُس کی خدمت میں حاضر ہوں اور اُسکے کاروبار کروں تو ضرور میں اُن کے ساتھ گذران کرتا اور زندگی بھر انہیں میں بستا کیونکہ وہ اور اُن کے کام دونوں مجھ کو بہت پسند آئے ٭

نفسانی طبیعت جسم کو پسند ہے۔

مسیح۔

اِس دلچسپ ملک عالم یعنے جہان میں ایک خوش قطع اور لطیف بستی اپنے ناظمان سمیت واقع ہے جسے آتمانگر کہتے ہیں۔ اِس بستی کی عمارتیں ایسی نادر ہیں اور اُسکا مقام ایسا درست اور اُسکے حقوق ایسے فایدہ مند ہیں دیعنے اُس کی اصل کے حق میں میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ ابھی میں اُس عالم کی بابت کہ جس میں وہ بستی ہے کہہ چکا ہوں اُس کی بابت پھر کہہ سکتا ہوں کہ اُس کے برابر آسمان کے تلے کوئی ایسی بستی نہیں ہے ٭

انسان۔

اُس بستی کا مقام دو جہان کے بیچ ہے۔ اُسکا پہلا بانی اور معمار جہاں تک کہ میں نے معتبر نوشتوں سے دریافت کیا۔ القادر تا نے ایک شخص تھا اور اُس نے اپنی خوشی کیواسطے اِسے تعمیر کیا اُس نے اُسکو اُن سب چیزوں کا جو اُس نے بنائیں گویا ایک آئینہ ٹھہرایا۔

پاک نوشتہ۔

قادر مطلق پیدائش پہلا باب ۲۶ آیت۔

نہیں بلکہ افسر گردانا تھا۔ یہہ آتمانگر ایسی اچھی بستی تھی کہ کہتے ہیں کہ اُسکی اوّل تعمیر کے وقت فرشتے بھی اُسکے دیکھنے کو آسمان پر سے اُترے اور خوشی سے سرود کرنے لگے اور جس طرح کہ اُس نے اُس کو دیکھنے میں خوبصورت بنایا تھا اُس ہی طرح اُس نے اُسکو ایسا مضبوط تعمیر کیا کہ ساری گردنواح پر حکمران ہو بلکہ سبھوں کو یہہ حکم ملا کہ آتمانگر کو اپنا دارالسلطنت سمجھکے اُس کی فرمانبرداری کرو اور سب سرکشوں کو زیر کرو ٭

پیدائش۔

اِس بستی کے بیچ ایک مشہور اور عالیشان عمارت بنائی گئی جسے مضبوطی کی بابت ایک قلعہ اور عمدگی کے باب میں فردوس کہا چاہیے اور کشادگی کی نسبت ایسا وسیع کہ سارا عالم اُس میں سما سکتا اِس عمارت کو بادشاہ القادر نے فقط اپنے ہی واسطے تعمیر کیا اور اُس کی غرض یہہ تھی کہ کوئی دوسرا اُس میں نہ بسے کچھ اپنی خوشی کے سبب سے کچھ اِس سبب سے کہ اجنبیوں کی دہشت اُس بستی پر نہ ہو۔ اِسکو القادر نے ایک قلعہ ٹھہرایا پر اُسکی حفاظت فقط اُسکے باشندوں کے سپرد کی ٭

دل۔

واعظ ۳ باب ۱۱ آیت۔

اِس بستی کی شہرپناہ اچھی طرح سے بنائی گئی اور ایسی مضبوط اور اُستوار جوڑی گئی کہ بغیر باشندوں کی مرضی کے کوئی اُس کو جنبش نہ دے سکے کیونکہ اِس بات میں آتمانگر کے بانی کی خاص حکمت ظاہر ہوئی کہ بجز باشندوں کی رضامندی کے بڑے زور آور بہادر بھی اُسکو کسی طرح سے گرا نہیں سکتے تھے ٭

روح کی طاقتیں۔

جسم۔

اِس مشہور بستی آتمانگر میں آمد و رفت کے لئے پانچ پھاٹک بنے تھے اور وہ شہر پناہ کے موافق اٹل بنائے گئے تھے اور بغیر باشندگان کی مرضی اور اجازت کے کوئی اُن کو کھول یا ہلا نہ سکتا تھا۔ اِن پھاٹکوں کے نام یہہ ہیں۔ کان پھاٹک۔ آنکھہ پھاٹک۔ دہن پھاٹک۔ ناک پھاٹک اور لمس پھاٹک +

۵ حواس خمسہ۔

علاوہ اِسکے اِس بستی آتمانگر کی کئی اور باتیں تھیں کہ جن سے اُسکا جلال اور اُس کی مضبوطی سبھوں پر ظاہر و ثابت ہوگی وہ ہمیشہ اپنے پاس کھانیکے سامان بہتایت سے رکھتی تھی اور اُسکے آئین اور قانون سب سے جو سارے جہان میں اُس وقت رائج تھے اچھے اور درست و افضل تھے اور اُس کی دیواروں کے اندر ایک بھی بدذات و شریر و دغاباز شخص نہ تھا۔ سارے آدمی سچے تھے اور آپس میں پورا میل رکھتے تھے اور یہہ تو بڑی بات ہے اور سوا اِن سب باتوں کے جبتک وہ بادشاہ القادر کا فرمانبردار رہا تب تک وہ خود ہی اُس کی حفاظت اور نگہبانی کرتا تھا اور وہ اُس کی خوشنودی تھا +

آتمانگر کی اول حالت۔

خلاصہ۔ ایک وقت ایسا ہوا کہ ابلیس نامے ایک زورآور پہلوان نے اِس مشہور بستی آتمانگر پر حملہ کیا اِس غرض سے کہ اُسکو ضبط کرلے اور اپنے رہنے کی جگہہ بنائے یہہ پہلوان سیہ فام لوگوں کا بادشاہ اور نہایت وحشی شاہزادہ تھا۔ مرضی ہو تو پہلے ہم اِس ابلیس کی اصل کا بیان کریں اور بعد اُسکے اِس مشہور بستی آتمانگر کے محاصرہ کا احوال لکھیں +

شیطان۔

گنہگار برگشتہ فرشتے

یہہ ابلیس تو ایک بڑا زورآور شاہزادہ ہے تس پر بھی کنگال اور بدذات اُس کی

اصل کی بابت۔ پہلے تو وہ بادشاہ القادر کے نوکروں میں سے تھا جس نے اُسکو بنایا اور بڑے بلند عہدہ پر سرفراز کیا اور نہ صرف یہہ بلکہ اپنے سارے ملک کے سب سے بڑے صوبوں کا مختار کیا یہہ ابلیس زہرہ بن صحر بنایا گیا تھا اور اُسکا حصہ نہایت سعادتمند تھا جسکے سبب سے وہ بڑا جلال والا اور جلوہ گر ہوا اور اُسکا نخرہ ایسا تھا کہ اگر اُسکا حوصلہ مند دل سیری سے باہر اور جہنم کی مانند گہرا نہ ہوتا تو ضرور اُسکا زہرہ جبین دل اُس سے آسودہ ہوجاتا +

ابلیس کی اصل۔

یسعیاہ ۱۴ باب ۱۲ آیت۔

پس اپنے تئیں اِس قدر کی بزرگی اور بلندی پر سرفراز دیکھکر اور اِس سے بھی زیادہ اقتدار کی خواہش سے دیوانہ ہوکر وہ اپنے دل میں یہہ خیال کرنے لگا کہ میں کسطرح سے اپنے تئیں سبھوں کا مختار بناؤں اور القادر کے اوپر اپنا اختیار غالب رکھوں (یہہ درجہ تو بادشاہ نے اپنے بیٹے کے واسطے رکھا تھا بلکہ اُسکو دے بھی چکا تھا) اِس تمنا میں وہ پہلے آپ ہی آپ مشورت کرنے لگا کہ کونسی تدبیر اچھی ہوگی پھر اپنے بعض ساتھیوں سے اپنے دل کا مطلب بیان کیا چنانچہ اُن کی خواہشیں ابلیس سے متفق ہوگئیں۔ الغرض اُنکی تجویز یہہ ٹھہری کہ بادشاہ کے بیٹے کو جان سے ماریں تاکہ اُس کی میراث لے لیں +

۲ پطرس ۲ باب ۴ آیت
یہوداہ کا خط ۶ آیت۔

القصہ بغاوت برپا ہوئی وقت ٹھہرایا گیا اشارہ معین مقرر ہوگئے باغی جمع ہوئے اور حملہ کی تیاری ٹھن گئی پر چونکہ بادشاہ اور اُسکا بیٹا یہہ دان تھے غیر ممکن تھا کہ کوئی ماجرا اُن کے ملک میں ہو اور وہ بیخبر رہیں اور ازبسکہ بادشاہ اپنے بیٹے کو

اپنے برابر پیار کرتا تھا وہ اُس کام سے جس کو اُس نے دیکھا تھا بہت ناراض اور خفا ہوا اسلئے اُس نے عین وقت پر جبکہ وہ اپنے مطلب کی طرف پہلا قدم اُٹھاتے تھے اُن کو پکڑ لیا اور اُس بغاوت اور ہولناک سرکشی اور کافر نعمتی کے سبب سے جو اُنہوں نے کی تھی اور جس میں وہ ابھی قدم مار چکے تھے ملزم ٹھہرا کر اُن کو ساری امانت و نعمت اور بزرگی اور حق کے عہدے سے موقوف کر دیا۔ پھر دربار سے خارج کر کے اُنکو ہیبتناک گڑھوں میں گرا دیا گویا کہ اُنہیں زنجیروں سے ایسا جکڑ دیا کہ جہاں وہ اُس کی طرف سے ذراسی مہربانی کی بھی اُمید نہ رکھ سکیں۔ پر ابد تک اُس عدالت کے جسے اُس نے مقرر کی منتظر ہیں ✣

دوسرا باب

اسکے بیان میں کہ ابلیس اور اُسکے ساتھیوں نے شہر آتمانگر کے ضبط کرنیکے لئے کیسی مشورت کی

اب چونکہ وہ ساری امانت اور نعمت اور بزرگی کے مرتبہ سے یوں خارج کئے گئے اور اُنہوں نے یہہ بھی معلوم کیا کہ اب ہم نے ابد تک اپنے بادشاہ کی مہربانی کو کھو دیا اور اُسکے دربار سے نکالے گئے اور اِس ہولناک گڑھے میں ڈالے گئے ہیں تب اُنہوں نے اپنی اگلی مغروری پر الشادر اور اُسکے بیٹے کے حق میں بغض اور غضب کو بڑھایا۔ اِس واسطے وہ نہایت غضب میں آکر چاروں طرف پھرنے اور سیر کرنے لگے

تاکہ جو چیز بادشاہ کی پائیں اُسکو خراب کر کے اپنا بدلا لیں۔ آخر کو وہ عالم یعنے جہان کے وسیع مُلک میں آئے اور آتمانگر کے شہر کی طرف چلے یہہ سمجھکے کہ شہر مذکور بادشاہ الشادر کی سب کاریگریوں میں سب سے عمدہ اور اُس کی بڑی خوشی کا سبب تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے آپس میں مشورت کرنے کے بعد اُسپر حملہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آتمانگر الشادر سے متعلق ہی اور جب اُس نے اُسکو بنایا اور اپنے واسطے آراستہ کیا تب وہ وہاں حاضر تھے چنانچہ اُنہوں نے جب اُس جگہہ کو پایا تو مارے خوشی کے ہیبتناک نعرہ مارا اور اُسپر ایسے گرجے جیسے شیر ببر شکار پر گرجتا ہی اور کہنے لگے کہ اب ہم نے الشادر سے جو کچھ کہ اُس نے ہم سے کیا ہی اُسکا بدلا لینے کا موقع پایا ہی۔ تب وہ ملکے بیٹھے اور جنگ کے لئے صلاح کرنے لگے اور آپس میں غور کیا کہ کونسا طور اِس مہم کے کرنے میں سب سے بہتر ہوگا تاکہ اِس مشہور شہر آتمانگر کو سر کر لیں۔ چنانچہ اُن کی تجویز کے لئے یہہ چار باتیں پیش کی گئیں ✣

(پہلی) کیا یہہ بات مناسب نہ ہوگی کہ ہم سب ملکے اِس ارادے کے پورا کرنے کے لئے اپنے تئیں شہر آتمانگر پر ظاہر کریں ✣

(دوسری) کیا یہہ بہتر ہوگا کہ ہم سب اپنے اِس ہی چیتھڑے اور پھٹے ٹوٹے یعنے بھیکھ منگے بھیس میں جاکے آتمانگر کا مقابلہ کریں ✣

(تیسری) کیا یہہ خوب ہوگا کہ ہم سب آتمانگر پر اپنا ارادہ ظاہر کریں اور کہ کس غرض سے ہم آئے ہیں یا یہہ کہ فریب کی راہ اور باتوں سے ہم اُسپر حملہ کریں ✣

۱ پطرس ۵ باب ۸ آیت۔

(چوتھی) کیا یہہ اچھا نہ ہوگا کہ ہم اپنے بعض ساتھیوں کو خفیہ حکم دیں کہ وہ گھات میں لگے رہیں کہ جب ایک یا دو شہر کے بڑے بڑے آدمیوں کو دیکھیں تو اُن پر گولی چلائیں اگر یہہ مناسب سمجھا جائے کہ ہمارا ارادہ اِسطرح سے جلد پورا ہوگا ۞

(۱) اِن باتوں میں سے پہلی بات کو تو اُنہوں نے یہہ کہکے نامنظور کیا کہ یہہ بات مناسب نہ ہوگی کہ ہم سب اپنے تئیں شہر پر ظاہر کریں کیونکہ ہم میں سے بہتوں کا ظہور شہر مذکور کو بھڑکا دیگا اور ڈرا دیگا برعکس اِسکے اگر تھوڑے سے آدمی جائیں یا کہ ایک ہی ہم میں سے جائے تو اِس بات کا احتمال نہ رہیگا اور اِس صلاح کو مضبوطی بخشنے کے لئے ابلیس نے (کیونکہ وہی اِس وقت کلام کرتا تھا) کہا کہ اگر آتمانگر بھڑکایا اور ڈرایا جائے تو اِس شہر کو قابو میں لانا محال ہوگا کیونکہ بغیر اُس کی رضامندی کے کوئی اُس میں داخل نہیں ہو سکتا اِس واسطے ہم میں سے تھوڑے سے بلکہ ایک ہی شخص آتمانگر پر حملہ کرے اور ابلیس بولا کہ میری دانست میں یہہ بہتر ہے کہ میں ہی ایسا کروں اِس پر وہ سب راضی ہوئے تب دوسری تجویز کی طرف رجوع ہوئے یعنے

(۲) کیا یہہ بہتر ہوگا کہ ہم سب اپنے اِس ہی ٹوٹے پھٹے اور بھیانک ننگے بھیس میں جاکے آتمانگر کا سامھنا کریں اِسکو بھی اُنہوں نے یہہ کہکے نامنظور کیا کہ کسی طرح سے یہہ ہو نہیں سکتا کیونکہ اگرچہ اِس سے پیشتر آتمانگر دیدنی چیزوں کے دیکھنے اور اُنہیں سے سروکار رکھنے کے لئے بنایا گیا تھا مگر ہنوز اُنہوں نے کسی کو اپنے ہمجنس میں ایسی بُری اور پوچ حالت میں نہیں دیکھا ہے یہہ صلاح تند انکتوناما کی تھی تب اپالیان یعنے ہلاکو نامے بولا کہ یہہ صلاح معقول ہے کیونکہ اگر ایک ہم میں سے جیسے کہ اب ہم ہیں اُن پر ظاہر ہو تو ضرور

اُن کے دل میں ایسے خیال پیدا ہونگے کہ اُن کی روح گھبراہٹ میں پڑجائیگی اور وہ ضرور اپنی حفاظت کے لئے تدبیر کرینگے تب ابلیس پھر بولا اگر ایسا ہو تو شہر مذکور کے لے لینے میں ہمارا خیال کرنا عبث ہے تب اُس زورآور دیو بعلزبوب نے کہا کہ یہہ صلاح جو ابھی دی گئی درست ہے کیونکہ اگرچہ آتمانگر کے لوگوں نے صرف ایسی ہی صورتیں دیکھی ہیں جیسی آگے ہماری تھیں لیکن اب تک اُنہوں نے وہ صورتیں کبھی نہیں دیکھیں جو اب ہماری ہیں۔ اور میری دانست میں یہہ سب سے اچھا ہوگا کہ اُن کے پاس ایسے بھیس میں جائیں جو کہ اُن کے درمیان میں رائج ہے اور جس سے وہ خوب مانوس ہیں اِس پر جب وہ راضی ہوئے تو پھر غور کرنے لگے کہ ابلیس کونسی صورت اور رنگت یا بھیس میں ہوکے آتمانگر کو اپنے قبضے میں کرنے کو جائے تب ایک نے تو ایک طرح کی بات کہی اور دوسرے نے برخلاف ہوکے دوسری بات کہی آخر کو لوسیفر یعنے زہرا نامے نے جواب دیا کہ میری دانست میں یہہ بہتر ہوگا کہ حضور اُن جانوروں میں سے جن پر شہر کے لوگ مسلط ہیں کسی کا بھیس لیویں کیونکہ وہ نہ فقط اُن سے مانوس ہیں بلکہ وہ اُن کو اپنا زیر حکومت جانتے کبھی ایسا تصور بھی نہ کرینگے کہ شہر پر حملہ کرنے کی کوئی جرأت اِن سے ہوگی اور سبھوں کو اندھا کرنے کے لئے چاہیے کہ ابلیس ایسے جانور کی صورت پکڑے جسکو آتمانگر سب جانوروں سے ہوشیار جانتا ہے یہہ صلاح سبھوں کو پسند آئی چنانچہ یہہ مقرر ہوا کہ وہ دیو یعنے ابلیس اژدہے کی صورت پکڑے کیونکہ اُس زمانہ میں وہ شہر آتمانگر سے ایسا مانوس تھا جیسے فی الحال چڑیا لڑکے سے مانوس ہے اِسلئے کہ کوئی شے

پیدایش ۳ باب ۱ آیت
مکاشفات ۲۰ باب ۲ آیت

جو اپنی اصلی حالت میں تھی اُن کو گھبرا نہ سکتی تھی تب وہ تیسری بات پر غور کرنے لگے جو یہہ تھی ؀

(۳) کیا یہہ خوب ہوگا کہ وہ اپنے آنیکا ارادہ اور غرض آتھانگر پر ظاہر کریں یا نہیں ؀

یہہ بات بھی اِس لئے نامنظور ہوئی کہ اِس میں بھی وہی بڑے بڑے اعتراض ہو سکتے تھے جو اُن کی اگلی دلیلوں میں تھے یعنے کہ آتھانگر کے آدمی بڑے زور آور لوگ ہیں ایک زور آور قوم ایک مضبوط شہر میں جس کی دیواروں اور پھاٹکوں کا (اُن کے قلعوں کو چھوڑ) تسخیر کرنا ناممکن ہے اور بجز اُن کی رضامندی کے وہ کسی اور طرح سے قبضہ میں نہیں آسکتا ہے تب لجاؤن نامے بولا (کیونکہ اُس نے اِس بات کا جواب دیا) کہ ہمارے اِرادوں کے اُن پر ظاہر کرنے سے یہہ قباحت ہوگی کہ وہ اپنے بادشاہ کو اپنی مدد کے لئے بُلائینگے اور اگر ایسا ہوگا تو میں ہی جانتا ہوں کہ کیا قیامت برپا ہوگی اِسواسطے آؤ ہم ہر طرح کی حیلہ بازی سے اپنے اِرادوں کو چھپائیں اور سب طرح کی جھوٹھہ اور چاپلوس اور فریبندہ باتوں سے اُن پر حملہ کریں۔ اور ایسی باتوں سے اُن کو بہلائیں جو کبھی ہو نہ سکیں اور اُن چیزوں کا وعدہ کریں جنہیں وہ ہرگز پا نہیں سکتے آتھانگر پر فتحیاب ہونے کا یہی طور ہے اور اِس سے وہ بخوشی و رضا ہمارے لئے پھاٹکوں کو کھول دینگے بلکہ وہ ہم کو اندر جانے کے لئے حکم بھی دینگے۔ میری دانست میں یہی تدبیر کارگر ہوگی اِسلئے کہ آتھانگر کے لوگ ہنوز سادہ اور بے عیب اور راستباز و سچے ہیں اور اُن کو مطلق اِس بات کی خبر نہیں ہے کہ دغا و فریب اور ریاکاری سے مغلوب ہونا کیا شی ہے۔ وہ جھوٹھے اور مکرباز ہونٹھوں سے واقف نہیں ہیں اِسواسطے اگر ہم اپنے چہرہ پر

فریب کا نقاب ڈالیں تو وہ ہم کو بالکل نہ پہچان سکینگے ہماری جھوٹھہ باتوں کو وہ سچی جانینگے اور ہماری فریب بازی کو وہ راستبازی کا کام سمجھینگے جو کچھہ ہم اُن سے وعدہ کرینگے وہ اُسکو یقین کرینگے خاصکر کے اگر ہم اپنی فریبندہ اور جھوٹھی باتوں سے اُنسے بڑی محبت رکھنے کا دم بھریں اور کہیں کہ ہماری غرض فقط اُن کا فایدہ اور عزت بڑھانا ہے۔ اِس بات پر کسی نے ذرا سا بھی اعتراض نہ کیا کیونکہ یہہ اُس سیلاب کی مانند تیزی کے ساتھہ جاری تھی جو زور سے بہکے گہری زمین میں گرتا ہو۔ تب وہ آخری بات کی طرف رجوع ہوئے جو یہہ تھی ؀

(۴) کیا یہہ اچھا نہ ہوگا کہ ہم اپنے بعض ساتھیوں کو خفیہ حکم دیویں کہ وہ گھات میں لگے رہیں کہ جب ایک یا دو شہر کے بڑے بڑے آدمیوں کو دیکھیں تو اُن پر گولی چلائیں۔ اگر یہہ مناسب سمجھا جائے کہ ہمارا اِرادہ یوں جلد پورا ہوگا ؀

اِسکو سبھوں نے منظور کیا اور اُس شخص کا نام جسکے قتل کرنے کے لئے یہہ تدبیر ہوئی تھی مقابلہ صاحب یا کپتان مقابلہ تھا یہہ کپتان مقابلہ آتھانگر میں بڑا صاحب دبدبہ تھا اور ایسا بہادر تھا کہ دیوابلیس اور اُسکے ساتھی شہر آتھانگر کے سب باشندوں کی بہ نسبت اُس سے زیادہ ڈرتے تھے اب یہہ سوال پیش ہوا کہ کون اُسکو قتل کریگا۔ تب سبھوں نے بالاتفاق ٹیسیفونی نامے ایک عورت کو جس کا کام اِنتقام لینا ہے اور جھیل کی ایک ڈائن مشہور ہے اِس کام کے لئے مقرر کیا ؀

اِس طرح سے جب وہ جنگ کی مشورت کو تمام کر چکے تو سب اُٹھے اور جو کچھہ اُنہوں نے ٹھہرایا تھا اُسکو پورا کرنے پر مستعد ہوئے اور کوچ کرکے آتھانگر کی طرف چلے

لیکن ایک کے سوا سب نادیدنی تھے اور وہ بھی اپنی اصلی صورت میں شہر کے پاس نہ گیا مگر اژدہا کی صورت اور شکل بنا کر گیا ۞

تیسرا باب

اِسکے بیان میں کہ ابلیس شہر آتمانگر کو کیسی حیلہ بازی سے اپنے قبضے میں لایا

تب وہ شہر کے متصل صف آرا ہوئے اور کان پھاٹک کے سامنے بیٹھے کیونکہ یہی جگہہ تھی جہاں سے باہر والے اندر والوں کی آواز سُن سکتے تھے جس طرح پر کہ آنکھ پھاٹک سے ساری سرگذشت کو دیکھ لے سکتے تھے چنانچہ جیسا مذکور ہوا وہ اپنے پائے رکاب ساتھیوں کے ساتھ پھاٹک کے پاس آیا اور ایک تیر کے ٹپے کے فاصلہ پر کپتان مقابلہ کے مار ڈالنے کے واسطے کمین میں بیٹھا جب یہہ ہو چکا تو دیو مذکور پھاٹک کے نزدیک اُوپر چڑھ گیا اور شہر آتمانگر کو اپنی باتیں سُنانے کے لئے پکارا اور سوا توقف بجانامے کے جو ہر ایک مشکل مقدمہ میں بڑا سخن ساز تھا اور کسیکو اپنے ساتھ نہ لیا اب جیسا مذکور ہو چکا اُس نے پھاٹک کے پاس آکے (جیسا اُس زمانہ کا دستور تھا) اپنا نرسنگا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے پھونکا تب شہر آتمانگر کے بڑے بڑے رئیس مثلاً خداوند معصوم۔ خداوند خود مختار۔ خداوند ناظم قانونگو صاحب اور کپتان مقابلہ صاحب اُس ماجرا کے دیکھنے کے لئے نکلے دیوار کے پاس

آئے اور خداوند خود مختار نے جب نگاہ اُوپر کی تو دیکھا کہ کوئی پھاٹک کے پاس کھڑا ہے تب اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کس واسطے یہاں آئے اور کیوں ایسی خلاف معمول آواز کرنے سے شہر آتمانگر کو جگایا ۞

تب ابلیس ایک بڑے کی مانند غریب بن گیا اور اپنی سخن آرائی کو کام میں لا کے یوں بولا۔ اے آتمانگر کے مشہور شہر کے رئیسو میں جیسا آپ کا شاید گمان ہو آپ سے دور کا رہنیوالا نہیں ہوں پر آپ کا نزدیکی ہوں اور میں بادشاہ کے اِنتظام کے موافق آپ کا فرمانبردار ہوں اور جس خدمت کے میں لایق ہوں اُسکے بجالانے پر تیار ہوں اِسواسطے تاکہ میں اپنے اور آپ کے حق میں وفادار ٹھہروں میں آپ سے ایک معاملہ کا بیان کرنے آیا ہوں اسلئے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ذرا تامل کے ساتھ متوجہ ہو کے میری باتیں سُنئے۔ اور پہلے آپ یہہ باور کیجئے کہ یہہ جو میں کرتا ہوں اپنے واسطے نہیں کرتا بلکہ آپ کے واسطے میں اس میں اپنا فایدہ نہیں بلکہ آپ کا فایدہ ڈھونڈھتا ہوں جیسا اُس بات سے جو اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں بخوبی واضح ہوگا کیونکہ اے صاحبو (سچ تو یوں ہے کہ میں اسلئے آیا ہوں تاکہ آپ کو بتاؤں کہ آپ کیونکر اُس غلامی کے بند سے جس میں وابستہ ہیں اور جس سے آپ بیخبر ہیں کامل رہائی پائیں ۞

اِس بات پر آتمانگر نے اپنے کان کھڑے کئے اور پوچھنے لگا کہ ہے حضرت وہ کونسی بات ہے تب اُس نے کہا کہ میں آپ کے بادشاہ اور اُس کی شریعت کے باب میں جو اُس نے آپ کو دی ہے اور خود آپ ہی کے باب میں آپ سے کچھ



ابلیس کا کان پھاٹک کے متصل جانا صفحہ ۱۴

کہا چاہتا ہوں۔ آپ کے بادشاہ کے باب میں میں یہہ خوب جانتا ہوں کہ وہ بزرگ و برتر ہی پر تو بھی جو کچھہ اُس نے آپ سے کہا ہی سو نہ تو سچ ہی اور نہ اُس سے آپ کو کچھہ فایدہ پہنچ سکتا ہی (۱) اُس کی بات سچ نہیں ہی کیونکہ جس ماجرے سے اُس نے تم کو اب تک ڈرایا ہی وہ ہرگز وقوع میں نہ آویگا۔ اگرچہ تم وہ کام کر بھی گذرو جس کے کرنے کو اُس نے منع کیا ہی اور اگر خطرہ ہو بھی تو یہہ کیسی غلامی ہی کہ ایک ادنی سا کام کرنے یعنے ذرا سا پھل کھا لینے کے لئے ہمیشہ ایسی بڑی سزا کے خوف میں پڑے رہو (۲) اُسکی شریعت کی بابت میں میں کہتا ہوں کہ وہ غیر واجبی اور پیچ بازی اور برداشت سے باہر ہی غیر واجبی جیسا آگے مذکور ہوا اسلئے ہی کہ سزا گناہ کے اندازہ کے موافق نہیں ٹھہرائی گئی ہی کیونکہ زندگی اور ایک سیب میں بڑا فرق اور تفاوت ہی تو بھی تمہارے اقتدار کی شریعت کے مطابق فقط ایک سیب کی خاطر تمہاری جان جاتی رہیگی۔ اور یہہ پیچ بازی اسلئے ہی کہ پہلے تو حکم دیا کہ تم سب درخت کا پھل کھاؤ اور بعد اُسکے منع کیا کہ ایک کا پھل نہ کھانا۔ اور آخر میں یہہ بات ضرور برداشت سے باہر ہوگی کیونکہ جس حالت میں وہ پھل جس کے کھانے کو تمہیں منع کیا ہی اگر تم کو کوئی پھل منع ہی تو وہی ہی جسکے کھانے سے تمہاری ایسی بھلائی ہو سکتی ہی جس سے تم ہنوز ناواقف ہو۔ یہہ بات تو اُس درخت کے نام ہی سے آشکارا ہوتی ہی یعنے نیک و بد کی پہچان کا درخت اور کیا تم نے وہ پہچان حاصل کی ہی نہیں نہیں۔ بلکہ تم یہہ خیال بھی نہیں کر سکتے کہ کیسی بھلائی کیسی خوشی۔ اور کسقدر کسی کو وہ دانشمندی عطا کر سکتی ہی اس بات سے تم اُس وقت تک ناواقف رہوگے

شیطان کی چترائی کی بنیاد جھوٹھہ پر قایم ہی۔

جب تک کہ تم اپنے بادشاہ کے حکم میں بنے رہو گے۔ کیونکہ تم ایسی نادانی اور اندھے پن میں پڑے رہو گے تمہارا علم اور تمہاری دانائی کیوں ترقی پذیر نہیں ہو سکتی اب ای مشہور شہر آتا نگر کے باشندو سنو۔ میں خاصکر تمہاری بابت کہتا ہوں۔ کہ تم آزاد نہیں ہو۔ تم ایک سخت دقتی کے باعث سے غلامی میں گرفتار ہو اور اسکا کوئی سبب نہیں ہی سوا اسکے کہ میں ایسا کہتا ہوں اور ایسا ہی ہو گا۔ کیا یہہ افسوس کی بات نہیں ہی کہ وہی کام جسکا کرنا تم کو منع ہی اگر تم کرتے تو تم کو دانائی اور عزت بخشتا کیونکہ تب تمہاری آنکھیں کھل جاتیں۔ اور تم الاہوں کی مانند ہو جاتے۔ ابلیس نے کہا۔ اب اگر یہہ بات یوں ہی ہی تو کیا تم کو کوئی بادشاہ اس سے بڑھکے غلامی میں رکھہ سکتا ہی اور اس سے زیادہ تر قید میں ڈال سکتا ہی جیسا کہ آج کے دن تم ہو۔ تم تو زیر دست ہو اور جیسا میں نے بخوبی واضح کر کے بیان کیا تم بڑی قباحت میں پھنسے ہو کیونکہ اس سے زیادہ اور کون سی قید سخت ہو گی کہ اندھا پن میں پڑے رہو۔ کیا عقل تم کو نہیں بتلاتی کہ نابینائی سے بینائی بہتر ہی اور ایک تاریک اور بدبو کرنیوالی ماند میں قید رہنے سے آزادی پانا بہتر ہی ﷺ

اب ایسا ہوا کہ جب ابلیس آتا نگر سے یہہ باتیں کہہ رہا تھا تو یکایک ٹیسیفونی یعنے انتقام نے کپتان مقابلہ پر جب وہ پھاٹک پر کھڑا تھا گولی چلائی اور ایسی شدت سے زخم اسکے سر میں لگا کہ وہ دیوار کے اوپر سے مردہ گر پڑا اور اس ماجرے سے شہر کے باشندے از حد متعجب ہوئے اور ابلیس اور بھی دلیر ہو گیا۔ اب ایسا ہوا کہ جب کپتان مقابلہ مر گیا (اور وہی اکیلا شہر میں بڑا بہادر تھا) تو بیچارہ آتا نگر بالکل بیدل

ہوگیا اور اُس میں پھر مقابلہ کرنے کی جُرأت نہ رہی پر شیطان تو یہی چاہتا ہی تھا۔ تب وہ یعنے توقف بیجا نامے جسکو ابلیس اپنے ساتھہ لایا اور جو اُسکا سخن ساز تھا اُٹھا اور اُس نے شہر آتمانگر کی طرف مخاطب ہوکے اُن سے اِس طرز پر کلام کیا +

اے صاحبو سُنو۔ میرا آقا آجکے دِن ایک سامعٔ اور تربیت پذیر سُننیوالوں کی مجلس کے سبب خوش ہی اور ہماری اُمید یہہ ہی کہ ہم نیک صلاح دینے میں تم پر غالب آوینگے میرا آقا تم سے نہایت محبت رکھتا ہی اور اگرچہ وہ خوب جانتا ہی کہ ایسا کرنے سے وہ بادشاہ القادر کے غضب میں پڑنے کے خطرہ میں ہی تو بھی تمہاری محبت اُسپر ایسی غالب ہی کہ اِس سے بھی بڑھکے اُس سے کام کرائیگی جو بات کہ ابھی اُس نے کہی ہی اُس کی سچائی کے ثبوت میں ایک لفظ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہی کیونکہ اُسکے قول میں ایک بات بھی ایسی نہیں پائی جاتی ہی جو بذاتہ آپ اپنے میں گواہی نہ رکھتی ہو۔ اُس درخت کا نام ہی اِس مقدمہ کا فیصلہ کردیتا ہی۔ اِسواسطے میں اِس وقت تم کو اپنے خداوند سے اجازت پاکر (یہہ کہکے اُس نے ابلیس کو بڑے عجز کے ساتھہ سجدہ کیا) فقط یہہ صلاح دیتا ہوں کہ اُس کی باتوں پر غور کرو درخت پر نظر کرو اور اُسکے خوشنما پھل کو دیکھو اور اِس بات کو بھی یاد کرو کہ ابھی تو تم تھوڑا سا جانتے ہو لیکن اِس طور سے تم بڑے جانیوالے ہوجاؤگے اور اگر تمہاری عقل ایسی نیک صلاح کو قبول نہ کرے تو میں صاف کہونگا کہ تم وہ آدمی نہیں ہو جیسا کہ میں نے تم کو سمجھا تھا +

چنانچہ شہر کے لوگوں نے جب دیکھا کہ درخت اچھا ہی اور آنکھوں میں پسندیدہ معلوم ہوتا اور ایسا درخت ہی کہ جسکا پھل کھانے سے دانائی حاصل ہوتی ہی تو انہوں

نے جیسا کہ بڈھے توقف بیجا نے صلاح دی تھی ویسا ہی کیا یعنے اُنہوں نے اُس کا پھل لیکے کھایا لیکن یہہ بات پیشتر ہی کہا چاہئے تھا یعنے جبکہ یہہ توقف بیجا اُس شہر کے لوگوں سے تکلم کر رہا تھا خداوند معصوم (نہیں معلوم کہ دیو کے کیمپ میں جتنے کسی نے اُسپر گولی چلائی یا کوئی ناگہانی دھڑکا اُس میں سماگیا یا اُس مکار پاجی بڈھے توقف بیجا کی سانس کی بدبو سے۔ کیونکہ ایسا ہی میرا گمان ہی) جس جگہہ پر کھڑا تھا وہیں بیہوش ہوکے گرگیا اور پھر کسی طرح سے اُس کی زندگی بحال نہ ہوئی۔ یوں ہی یہہ دونوں جوانمرد مرگئے۔ میں اُن کو جوانمرد اِسلئے کہتا ہوں کہ وہ آتمانگر کی جب تک اُس میں رہے خوبصورتی اور جلال تھے اب آتمانگر میں کوئی عالی ہمت نہ رہ گیا۔ وہ سب کے سب گرگئے اور ابلیس کی فرمانبرداری تسلیم کرلی اور اُسکے غلام اور محکوم بنگئے جیسا کہ اب بیان ہوگا +

چوتھا باب

اِسکے بیان میں کہ ابلیس نے شہر آتمانگر میں کیسا انتظام کیا اور کسطرح سے خداوند ادراک کو اور خداوند قانونگو کو پست کردیا

اب تو یہہ یعنے کپتان مقابلہ اور خداوند معصوم مرگئے لیکن دیکھو شہر کے باقی لوگ کیا کرتے ہیں کہ وہ فوراً اُن آدمیوں کی مانند جنہوں نے کسی احمق کی بہشت پائی ہو جیسا آگے مذکور ہوا دیو کی باتوں کی سچائی ثابت کرنے لگے اور پہلے اُنہوں

نے ویساہی کیا جیسا توقف بیجانے اُنہیں تعلیم کی تھی یعنے وہ دیکھنے لگے اور غور کرنے
لگے اور وہ ثمر ممنوع سے پُھسلائے گئے اُنہوں نے اُسکو لیکے کھایا اور اُسکو کھاتے ہی وہ
فوراً متوالے ہوگئے چنانچہ اُنہوں نے آنکھہ پھاٹک اور کان پھاٹک دونوں کھول
دیا اور ابلیس کو اُس کی ساری جماعت کے ساتھہ بھیتر آنے دیا اور اپنے مہربان القادر
اور اُس کی شریعت اور اُس انصاف کو جو شریعت کے توڑ ڈالنے کے باب میں اُسنے
بڑی دھمکیوں کے ساتھہ ٹھہرایا تھا بالکل بھلادیا ؞

اب ابلیس نے شہر کے پھاٹکوں میں دخل پاکے اُسکے بیچوں بیچ میں جانے
کے لئے کوچ کیا تاکہ اُس کی فتحیابی اُسپر بخوبی ثابت ہوجائے ۔ اور اِس عرصہ میں یہہ
دیکھکے کہ اُسکے لوگوں کی محبت اُس کی طرف نہایت جوش مار رہی ہی اور یہہ خیال کرکے
کہ لوہا جب تک گرم ہی اُسکو پیٹ کے بڑھانا بہتر ہی اُس نے اُن سے یہہ مکر آمیز کلام
کیا اور کہا افسوس ای میرے بیچارے آتمانگر میں نے حقیقت میں تیرے لئے یہہ کام کیا
تاکہ تیری عزت بڑھاؤں اور تیری آزادی کو زیادہ کروں لیکن افسوس ہائے افسوس۔
بیچارہ آتمانگر اب تجھے ایسے شخص کی ضرورت ہی جو تیری حمایت کرے کیونکہ یقین جان
کہ جب القادر اُن کاموں کی خبر جو ہوئے ہیں پائیگا تو وہ آئیگا اور اِسلئے کہ تو نے اُسکے
بندھن کو توڑ ڈالا اور اُس کے رسّوں کو جنسے اُس نے تجھے باندھہ رکھا تھا اپنے اُوپر
سے توڑ پھینکا ہی وہ ناراض ہوگا تب تو کیا کریگا کیا تو آزادی پانے کے بعد پھر اپنی
آزادی کو مغلوب ہونے دیگا کہ تجھہ سے چھین لیجائے ۔ یا کونسی تدبیر تو اپنے بچاؤ
کے لئے کریگا +

تب اُنہوں نے متفق ہوکے اُونچے پکارے سے کہا کہ چل تو ہمارا بادشاہ ہو اُسنے
یہہ بات منظور کی اور شہر آتمانگر کا بادشاہ ہوگیا جب یہہ ہوچکا تو دوسرا کام یہہ تھا
کہ قلعہ کو اور یوں ہی شہر کی تمام مضبوطی کو اُسکے قبضے میں کردیں۔ چنانچہ وہ قلعہ کے
اندر چلا۔ یہہ وہی قلعہ تھا جسے القادر نے آتمانگر میں اپنی خوشی اور فرحت کے لئے
بنایا تھا سو اب دیو ابلیس کے رہنے کے لئے ایک ماند اور مسکن بنگیا +

اب اِس عالیشان محل یا قلعہ کو اپنے قبضہ میں کرکے اُس نے اُسکو اپنے
لئے ایک گڑھہ بنایا اور بادشاہ القادر سے مقابلہ کرنے کے لئے اُسکو خوب مضبوط
کیا اور ہر قسم کے سامان جنگ اور ذخیروں سے اُسکو معمور کیا تاکہ وہ پھر القادر
کے قبضہ میں نہ پڑے ؞

جب یہہ کرچکا تب بھی اپنی سلامتی کے لئے اُسکو کافی نہ جانکر اُسنے شہر
کو بالکل نیا صورت پر بنانیکا ارادہ کیا۔ چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور اپنی مرضی کے
مطابق ایک کو ڈھا دیا اور دوسرے کو تعمیر کیا اور خداوند ناظم کو جسکا نام خداوند ادراک
تھا اور قانونگو صاحب کو جسکا نام میاں ضمیر تھا اُن کے اصلی مقام سے خارج کیا اور
اُنکا اقتدار چھین لیا ؞

خداوند ناظم کا حال یہہ ہی کہ اگرچہ وہ ایک دانا شخص تھا اور شہر آتمانگر کے
اور لوگوں کے ساتھہ وہ بھی دیو مذکور کو شہر میں دخل دینے کے لئے راضی تھا تسپر
بھی ابلیس نے مناسب نہ جانا کہ اُسکو اپنی اگلی نورانی
اور جلالی حالت میں رہنے دے کیونکہ وہ نکتہ دان تھا ۔

۲ قرنتی ۱۱ باب ۱۴ ویں آیت۔

اِسواسطے اُس نے نہ فقط اُن کا کام اور منصب لینے سے اُسکو اندھیرا کر دیا بلکہ اُسکے محل کی کھڑکیوں اور سورج کی روشنی کے بیچو بیچ میں ایک ایسا بلند اور مضبوط برج تعمیر کیا کہ جسکے سبب سے وہ گھر اور اُسکے سب باشندے ایسے تاریک ہو گئے کہ گویا آپ ہی تاریکی بنگئے۔ یوں روشنی [1] سے الگ ہو کے وہ آپ ایسا ہو گیا جیسے کوئی نابینا پیدا ہوا ہو۔ خداوند اوراک اپنے اِس گھر میں ایک قیدی کی مانند مقید تھا اور اُسکو یہاں تک بھی اجازت نہ تھی کہ اپنا پر ول تک ہلا کے اپنی سرحد سے باہر جا سکے۔ اب اگر اُس کی طبیعت چاہتی بھی کہ آتمانگر کے حق میں کچھ بھلائی کرے تو کیا کر سکتا اور کونسا فائدہ اُسکو پہنچا سکتا۔ اِسواسطے جب تک کہ آتمانگر ابلیس کے قبضہ اور تسلط میں رہا (اور یہہ حال تو اُس وقت رہا جب تک کہ وہ اُسکا فرمانبردار رہا یعنے جب تک ایک بڑے جنگ کے سبب سے اُسکے ہاتھ سے چھڑایا نہ گیا) تب تک خداوند ناظم مشہور شہر آتمانگر کے حق میں مقید ہونے کے خلاف ایک مزاحمت تھا ✣

افسیوں کو خط باب ۴ و ۱۸ آیت

قانونگو صاحب کی یہہ کیفیت ہی کہ اُس شہر کے سر ہونے سے پیشتر وہ اپنے بادشاہ کی شریعت میں بڑا عالم شخص تھا اور ہر ایک باب میں سچ بولنے میں بڑا دلیر اور وفادار مرد تھا اور جیسا اُسکا سر عدل سے پُر تھا ویسے ہی اُس کی زبان سے سچائی ٹپکتی تھی۔ اب اِس مرد سے ابلیس کسی طرح سے خوش نہ تھا کیونکہ اگرچہ ابلیس کو شہر میں دخل دینے میں وہ راضی تھا لیکن ابلیس اپنی تمام حیلہ بازیوں اور امتحانوں اور بندشوں اور فریب بازیوں سے اُسکو اپنا نہ کر سکا حقیقت میں وہ بھی

اپنے اگلے بادشاہ کی اطاعت سے پھر گیا تھا اور دیو کی خدمت اور اُس کی بابت سے آئینوں سے خوش تھا۔ لیکن یہہ بس نہ تھا کیونکہ وہ بالکل ابلیس ہی کا نہیں ہو گیا تھا اِسلئے وہ اکثر اوقات جب القادر کا خیال کرتا اور اُس کی شریعت سے خوف کھاتا تو ایک بڑی بلند آواز سے ابلیس کی مخالفت میں شیر ببر کی مانند گرجتا۔ ہاں بعض اوقات جب جنون اُسپر آتا (کیونکہ جاننا چاہئے کہ اکثر اوقات اُسپر شدت سے جنون چڑھتا تھا) تو آتمانگر کی ساری بستی کو اپنے شور سے ہلا ڈالتا اور اِس واسطے آتمانگر کا نیا بادشاہ اُس کی برداشت نہ کر سکتا تھا ✣

اِس ہی سبب سے ابلیس شہر آتمانگر کے اور لوگوں کی بہ نسبت جو اُسمیں زندہ چھوڑے گئے تھے قانونگو صاحب سے زیادہ ڈرتا تھا کیونکہ جیسا مذکور ہوا اُسکی باتیں جو بادل کی مانند گرجتی اور بجلی کی مانند کڑکتی تھیں تمام شہر کو ہلا ڈالتی تھیں۔ چونکہ دیو مذکور اِس سبب سے اُسکو بالکل اپنا نہ کر سکا تو اپنے مقدور بھر اُس پیر مرد اشراف کے خراب کرنے میں ساعی ہوا اور اُسکے گمراہ کرنے سے اُس کی مراد یہہ تھی کہ اُسکی طبیعت کو بدحواس کر ڈالے اور اِس طرح سے اُسکے دل کو بیہودگی کی راہوں میں اور بھی سخت کر ڈالے۔ اور جیسا اُس نے ارادہ کیا ویسا ہی اُس نے اپنی غرض پوری بھی کی۔ اُس نے اُس مرد کو بہکایا اور آہستہ آہستہ اُسکو گناہ اور بدی کی راہ میں کھینچ لیا ایسا کہ آخر کو وہ نہ صرف گمراہ ہی ہو گیا بلکہ آخر کار وہ گناہ کے دھڑکے سے بھی بےخبر ہو گیا اور اِس سبب سے کہ ابلیس اِس سے زیادہ کچھ کرنے کی طاقت نہ رکھتا تھا اُس نے ایک دوسری جگت سوچی یعنے کہ شہر کے لوگونکے ذہن نشین

کرے کہ قاؤنگو صاحب دیوانہ ہی اسواسطے اُس کی بات پر کوئی لحاظ نہ کرے۔ اور اِسکے ثبوت میں اُس نے اُسکے دیوانہ پن پر حجت کی اور کہا کہ اگر وہ ہوش میں ہی تو کیوں وہ ہمیشہ یوں کیا نہیں کرتا۔ لیکن جیسا دیوانوں کا دستور ہی کہ جب جنون میں آتے تو بڑ مارا کرتے ہیں ویسا ہی اِس سا ٹھیئے پیرمرد کا بھی حال ہی ✣

یوں کسی نہ کسی وسیلہ اُس نے جلد آتا نگر کو اِس بات پر راغب کیا کہ جو کچھ قاؤنگو صاحب کہے اُسکو سبک جانیں بھول جائیں اور حقیر سمجھیں کیونکہ سوا اِسکے جو ابھی تم نے سُنا۔ ابلیس نے ایک اور تدبیر نکالی یعنے جب قاؤنگو صاحب خوش رہتا تو جو کچھ اُس نے اپنی جنون کی حالت میں کہا تھا اُس سے اِنکار کرتا۔ اور حقیقت میں یہہ تو ایسی ایک تدبیر تھی کہ جس سے اُس نے اپنے کو مسخرا بنا ڈالا اور اِس سبب سے کوئی اُس کی بات کا اعتبار نہیں کرتا۔ آگے کو وہ کبھی بادشاہ القادر کی بابت خوشی سے نہ بول سکا مگر ہمیشہ بُرے دباؤ میں پڑ کے یا مجبوری کے سبب بولتا۔ علاوہ اِسکے جس بات میں وہ ایک مرتبہ سرگرمی دکھاتا دوسرے وقت اُس ہی بات میں سکوت کھینچ جاتا۔ یوں ہی اب وہ اپنے معاملوں میں متلون رہتا۔ بعض وقت وہ ایسا بیخبر ہوجاتا کہ گویا بھاری نیند میں ہی اور پھر بعض وقت مُردے کی مانند ہوجاتا خاصکر کے جب سارا شہر آتا نگر بیہودگی کی راہ میں چلا جاتا اور دیو مذکور کی بانسلی کی آواز پر ناچتا تھا ✣

کیونکہ خبیر ایسا جیسا ہوجاتا ہی جیسا کہ افسانیوں کا حال ہی

اِس واسطے بعض بعض وقت جب آتا نگر قاؤنگو صاحب کی ہولناک آواز سے ڈرایا جاتا اور جب اِس کی بابت ابلیس سے وہ کہتے تو وہ اُنہیں یوں جواب

دیتا کہ جو کچھ وہ پیرمرد اشراف کہتا سو نہ تو اِس سبب سے ہی کہ وہ مجھ سے محبّت رکھتا اور نہ اِس باعث سے کہ وہ تم پر ترس کھاتا مگر ایک نادان بڑبڑانیکا شوق جو اُسکو ہی اُسکے سبب سے ہی اور اِس طرح وہ اُنہیں خاموش اور چُپ کرتا اور سبکو پھر خاطرجمعی سے رکھتا۔ اور تاکہ وہ اُنہیں محفوظ رکھنے کے لئے پکّی دلیلیں لائے اِسلئے وہ اکثر کہا کرتا کہ آہ آتا نگر خیال کر کہ باوجود اُس پیرمرد اشراف کے غصّے اور اُس کی بلند اور ہولناک باتوں کی گڑگڑاہٹ کے تم القادر کا حال مطلق نہیں سُنتے وہ یہہ باتیں اِسلئے کہتا تھا کیونکہ وہ جھوٹھا اور فریبی تھا مگر حقیقت میں قاؤنگو صاحب کا آتا نگر کے گناہ کی بابت فریاد کرنا گویا خدا کی طرف سے اُنکے لئے آواز تھی اور اُس نے یہہ بھی کہا کہ تم دیکھتے ہو کہ اُسے شہر آتا نگر کی بربادی یا بغاوت کی کچھ پرواہ نہیں ہی اور نہ وہ اِتنی تکلیف اُٹھائیگا کہ اپنے شہر سے میرے قبضہ میں ہوجانے کی بابت کچھ حساب لے۔ وہ جانتا ہی کہ اگرچہ تم اُسی کے تھے لیکن اب چونکہ مشروعًا تم میرے ہو اِسلئے وہ ہم کو بالکل چھوڑ کے ہم سے دست بردار ہوا ہی ✣

علاوہ اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا ای آتا نگر یہہ خیال کرو کہ میں نے تمہاری کیسی خدمت کی ہی یہانتک کہ اپنے مقدور بھر جو کچھ کہ سب سے اچھی چیز میرے پاس تھی یا تمام دنیا میں جہاں تک میں تمہارے لئے حاصل کرسکا اُس سے میں نے تمہاری خدمت کی ہی سوا اِسکے میں دلیری سے یہہ کہتا ہوں کہ جن قانونوں اور دستوروں کے تحت میں تم ابھی ہو اور جن سے تم میری اِطاعت کرتے ہو وہ فردوس کے اُن قانونوں کی بہ نسبت جو تمہیں پہلے ملے تھے کہیں زیادہ تسلّی بخش اور سلیم ہیں۔ تمہاری آزادی

بھی جیسا کہ تم آپ ہی خوب جانتے ہو میرے سبب سے نہایت وسعت کے ساتھ بڑھ گئی ہے کیونکہ میں نے تم کو ایک مقید قوم پایا تھا۔ میں نے تم پر کسی طرح کا بند نہ رکھا میں نے تمہیں خوف دلانے کے لئے اپنی طرف سے کوئی شریعت یا قانون یا حکم صادر نہیں کیا اور سوا اُس مرد دیوانہ کے (تم جانتے ہو میری مراد کس سے ہے) مجھے تم میں سے کسی کے اعمال کا محاسبہ لینا منظور نہیں میں نے تم میں سے ایک ایک آدمی کو یہہ بخشا ہے کہ ہر ایک شاہزادہ کی مانند اپنے محل میں گذران کرے اور کسی کو میری طرف سے ذرا سی بھی روک نہ ہو جیسا کہ مجھ کو بھی تم میں سے کسی سے مطلق روک نہیں ہے ❊

ضمیر۔

جب کبھی قانونگو قدیم اُن لوگوں کو چھیڑتا تو ابلیس شہر آتما نگر کو اسطرح مناتا اور اُس کی خاطر جمعی کرتا۔ ہاں ایسی ایسی باطل سخن سازیوں سے جو مذکور ہوئیں وہ سارے شہر کو اُس پیر مرد اشراف پر جذبہ اور غضب میں لاتا بلکہ اُس پاجی جماعت نے اکثر اوقات اُسے مار ڈالنے بھی چاہا۔ میں نے خود سُنا کہ اکثر اُنہوں نے یہہ خواہش کی کہ کاش وہ ہم سے ایکہزار کوس دور رہتا۔ اُس کی صحبت اُس کی باتوں ہاں اُسکے دیکھنے سے بھی وہ ناراض تھے اور خاص کر جب وہ یاد کرتے کہ زمان قدیم میں کیسا اُس نے اُن کو دھمکایا اور ملزم کیا تھا (باوجود کہ وہ اب ایسا بگڑ گیا تھا) تو وہ ڈر جاتے اور نہایت غمگین ہوتے تھے ❊ لیکن اُن کی سب خواہشیں عبث تھیں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ بجز القادر کی قدرت کے وہ کونسی حکمت سے اُن کے درمیان میں محفوظ رہتا۔ سوا اِسکے اُس کا

آدمی اکثر اپنے ضمیر سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

گھر ایسا مضبوط تھا جیسا قلعہ اور شہر مذکور کی ایک مضبوط گڑھی کے نزدیک واقع تھا۔ علاوہ اِسکے اگر کسی وقت کوئی اُس بھیڑ یا ہجوم میں سے اُسکے مار ڈالنے کی کوشش کرتا تو وہ موریوں کو کھول دیتا اور اُن میں سے ایسے سیلاب جاری کرتا کہ جو اُسکے اردگرد کی زمین کو پانی ہی پانی بنا ڈالتا ❊

بُری خواہشیں۔

خوف کے سیلاب۔

پانچواں باب

اِسکے بیان میں کہ خداوند خود مختار کسطرح سے بگڑ گیا اور اُسکے بجے اور نائب کا احوال

اب میں میاں قانونگو کا تذکرہ چھوڑ کے خداوند خود مختار کا جو اُس مشہور شہر آتما نگر کا ایک دوسرا رئیس ہے ذکر کرتا ہوں۔ خود مختار مذکور آتما نگر میں عالی نسب تھا اور شہر مذکور کے بہتیرے باشندوں سے زیادہ تر جاگیر رکھتا تھا سوا اِسکے اگر میں اپنی کہانی کی یادداشت درست رکھتا ہوں تو وہ اُس نامی شہر آتما نگر میں کچھ ایسے حقوق رکھتا تھا جو اُسی کے لئے خاص تھے۔ علاوہ اِن سب باتوں کے وہ بڑی طاقت وعظمت اور ہمت کا آدمی تھا اور اُس کی خواہش سے کوئی اُسکو پھیر نہیں سکتا تھا۔ پر یا تو وہ اپنی ملکیت یا حقوق یا طاقت کے سبب سے مغرور تھا (کیونکہ حقیقتاً کسی چیز کی مغروری کے سبب سے تھا) کہ جسکے باعث سے اب وہ آتما نگر میں غلام رہنے سے نفرت کرتا ہے اسواسطے وہ قصد کرتا ہے کہ ابلیس کے نیچے

خواہش۔

کام کرے تاکہ آتمانگر میں ایک چھوٹا عامل اور حاکم ہو جائے اور چونکہ یہہ بڑا جلد باز شخص تھا اُس نے یہہ کام فوراً شروع کر دیا کیونکہ یہہ وہی شخص ہے جو ابلیس کی باتوں سے جبکہ اُس نے کان پھاٹک پر اپنی خوش تقریری کی تھی پہلے راضی ہوا اور اُس مشورت کو مفید جانکر منظور کیا اور اُسکے لئے پھاٹک کھولکر اُسے شہر مذکور میں داخل ہونے دیا اسلئے ابلیس اُسپر مہربان تھا اور اسی سبب سے اُسنے ارادہ کیا کہ اُسے کوئی منصب دے اور مرد مذکور کی مردانگی اور قوّت کو دریافت کرکے اُسنے چاہا کہ اُسے اپنے اُمرا میں داخل کرے تاکہ بڑے بھاری بھاری معاملوں میں اُس سے کام لے سکے ۞

خواہش کا ابلیس کے ماتحت خدمت اختیار کرنا۔

چنانچہ اُس نے اُسے بُلا بھیجا اور اُس مقدمہ پر جو اُس نے اپنے دل میں چھپا رکھا تھا اُس سے گفتگو کی لیکن اِس بات میں اُسے بہت ترغیب دینا ضرور نہ تھا کیونکہ جیسا پہلے وہ ابلیس کو شہر مذکور میں دخل دینے کو راضی تھا ویسا ہی اب بھی اُس کی خدمت کرنے کو طیار رہا۔ اِسواسطے جب اُس ظالم نے معلوم کیا کہ خداوند موصوف اُس کی خدمت کرنے کو راضی ہے اور اُسکا دل اُسطرف رجوع ہے تو جھٹ پٹ اُسے قلعہ کا کپتان اور شہر پناہ کا حاکم اور آتمانگر کے پھاٹکوں کا نگہبان مقرر کر دیا بلکہ اُسکے مختار نامہ میں ایک شرط یہہ تھی کہ تمام شہر آتمانگر میں بغیر اُس کی اجازت کے کچھ نہ ہونے پائے چنانچہ تمام شہر آتمانگر میں ابلیس کے بعد سوا خداوند خود مختار کے اور کوئی نہ تھا اور شہر آتمانگر میں اِس سرے سے اُس سرے تک اب کوئی کام بغیر اُسکی

دل جسم اور حواس

مرضی اور خوشی کے نہ ہو سکتا تھا اُسکے پاس میاں دل نامے ایک محرر بھی تھا جو ہر مقدمہ میں اپنے آقا کی سی کہتا کیونکہ وہ اور اُسکا آقا اپنی اصل میں بالکل ایک ہی تھے اور اعمال میں بہت جدا نہ تھے۔ چنانچہ اب مقصد کے پورا کرنے کے لئے آتمانگر راہ پر لایا گیا اور مرضی اور دل کی خواہشیں پوری کرنے کے لئے ڈھنگ پر لگایا گیا ۞

رومیوں کو خط ۸ باب ۷ آیت۔

افسیوں کو خط ۲ باب ۲ و ۳ آیت

لیکن یہہ بات میرے خیال سے ہرگز نہ جائیگی کہ جب خود مختار کو یہہ اختیار ملا تو وہ کیسا بیڈر ہو گیا۔ پہلے تو اُس نے صاف انکار کیا کہ مجھ سے میرے اگلے بادشاہ اور خداوند نعمت سے کچھ سروکار نہیں نہ اُسکا اپنی خدمت کے لئے مجھ پر کچھ دعویٰ ہے جب یہہ ہو چکا تو بعد اُسکے اُس نے اپنے بڑے آقا ابلیس سے اپنی وفاداری کی بابت عہد کیا اور قسم کھائی اور تب اِس منصب اور عہدے اور مرتبہ پر سرفراز ہو کر واہ اِس کارساز نے شہر آتمانگر میں کیا کیا تماشا برپا کیا کہ اُس طلسم کی کیفیت بغیر دیکھنے کے اور کسی طرح خیال میں آ ہی نہیں سکتی ۞

پہلے تو وہ میاں قانونگو کے قتل کرنے کے اندیشہ میں لگا وہ اُسکی صورت سے بیزار ہو گیا اور اُس کی باتیں سُننے کی تاب نہ لا سکتا تھا وہ جب اُسے دیکھتا تو اپنی آنکھیں مُوند لیتا اور جب اُسکو بولتے سُنتا تو اپنے کان بند کر لیتا۔ علاوہ اِسکے وہ اِس بات کا بھی روادار نہ تھا کہ القادر کی شریعت کا ایک پُرزہ بھی شہر مذکور میں کہیں دکھائی دے چنانچہ اُسکے محرر میاں دل کے گھر میں کہیں نیک القادر کی شریعت کے ٹوٹے پھٹے پُرانے

نفسانی خواہش ضمیر کا مقابلہ کرتی ہے۔

ٹکڑے پڑے تھے پر جونہیں میاں خود مختار کی نگاہ اُن پر پڑی وہیں اُس نے اُنکو اپنے پیچھے پھینک دیا۔ یہہ تو سچ ہی کہ میاں قانونگو کے کتب خانہ میں بعض بعض قانون رکھے تھے لیکن خداوند موصوف وہاں تک کسیطرح سے آ ہی نہ سکتا تھا۔ اُس نے یہہ بھی خیال کیا اور کہا کہ بڑے خداوند ناظم کی کھڑکیاں شہر آتمانگر کے فایدہ کے لئے ہمیشہ زیادہ روشن رہتی ہیں۔ وہ ایک چراغ کی روشنی تک نہ سہہ سکتا تھا۔ غرض خلاصہ یہہ ہی کہ خود مختار صاحب کو کوئی کام بھلا نا معلوم ہوتا بجز اُسکے جو اُسکے آقا ابلیس کی پسند آتا +

حاشیہ: نحمیاہ ۹ باب ۲۶ آیت۔

حاشیہ: فاسد خواہش تاریک فہم کو پسند کرتی ہی۔

وہاں کوئی دوسرا اُس کی مانند نہ تھا جو چاروں طرف گلی کوچہ میں شاہ ابلیس کی مردانہ طبیعت اور دانا خصلت اور بڑے جلال کا ڈھنڈورا پیٹتا پھرے۔ وہ آتمانگر کی تمام گلی کوچوں میں اِس سرے سے اُس سرے تک اپنے ذی شان خداوند کی شہرت کرنے کے لئے گشت کرتا پھرتا تھا اور اپنے شجاع شہزادے کی منادی کرنے میں اپنے تئیں اُس پاجی اور کمین جماعت میں ذلیل کرتا پھرتا تھا۔ بلکہ جب جب اور جہاں کہیں وہ اُن غلاموں کو پاتا تو وہ آپ اپنے تئیں اُن میں سے ایک کی مانند بناتا۔ سب بُری راہوں میں وہ بغیر کہے چلتا اور ہر ایک شرارت بغیر حکم کرتا تھا +

حاشیہ: بیہودہ خیالات۔

خداوند خود مختار کا حضرت عشق نامے ایک نایب بھی تھا وہ اپنے اصول میں نہایت بگڑ گیا تھا اور اُسی کی مطابق اپنی زندگی بسر کرتا

حاشیہ: رومیوں کو خط ۱ باب ۲۵ آیت

وہ صرف جسمانی تھا اسلئے اُسے گندی عشق کہتے ہیں۔ خیر یہہ شخص اور نفسانی شہوت نامے میاں دل کی بیٹی (مثل مشہور ہی کہ جیسی روح ویسے فرشتے) اِن دونوں میں محبت ہو گئی تھی اور اُنہوں نے آپس میں بیاہ کر لیا اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُن کے کئی لڑکے تھے مثلاً گستاخ نامے بدزبان نامے اور ترک ملامت نامے یہہ تینوں لڑکے کالے تھے۔ اور اِن تین کے سوا اُن کے تین بیٹیاں تھیں مثلاً حق حقارت۔ اور خدا ترک اور سب سے چھوٹی کا نام اِنتقام تھا۔ اِن سبھوں کی شادی شہر مذکور میں ہو گئی تھی اور اِن سے بہت سی لڑ جھڑ پیدا ہو گئی تھی کہ جنکا شمار مندرج کرنا مشکل ہی۔ پر اب اِس تذکرہ کو موقوف کرتے ہیں +

چھٹواں باب

شہر آتمانگر میں ابلیس کے اور انتظام کے بیان میں

اب ایسا ہوا کہ جب دیو مذکور نے شہر آتمانگر کے قلعہ میں اس طرح سے اپنے تئیں مضبوط کر لیا اور جسے بُرا جانا اُسے ڈھا دیا اور جسے بھلا جانا اُسے برپا کر چکا تب اُس نے شہر مذکور کی صورت بگاڑنیکا ارادہ کیا۔ اب آتمانگر کے بازار اور قلعہ کے پھاٹکوں پر بھی مبارک بادشاہ القادر کی ایک شبیہہ تھی اور یہہ شبیہہ سونیکے پتھر پر ایسی ٹھیک کھودی تھی کہ ہر ایک بات میں جو اُس زمانہ میں موجود تھی وہ القادر سے نہایت مشابہت رکھتی تھی۔ اُس نے اپنے پاجی پن کے سبب سے اُسکے

بگاڑنے کا حکم دیا اور حضرت ناراست نامے نے ویسے ہی پاجی پن کے ساتھہ اُسکو بگاڑ ڈالا۔ اب ہم کو جاننا چاہیئے کہ جس طرح سے ابلیس نے حکم کیا تھا کہ حضرت ناراست کے ہاتھہ سے القادر کی شبیہہ مٹائی جائے اُسی طرح اُس نے حکم دیا کہ حضرت ناراست ہی اُسکے بدلے میں ابلیس کی ہیبت ناک اور بھیانک شبیہہ کو نصب کریے تاکہ اگلے بادشاہ کی بڑی حقارت ہو اور اُسکا شہر آدمانگر بے آبرو ہوجائے +

سوا اسکے ابلیس نے القادر کی شریعت اور قانون کے نام و نشان کو جہاں تک شہر آدمانگر میں پائے گئے یعنے وہ جس میں تعلیم اور اخلاق کی باتیں مندرج تھیں معہ اُن کے ملکی اور اصلی نوشتجات کو نیست و نابود کر ڈالا اور فرائض متعلقہ کو بھی اُس نے نیست کرنے چاہا۔ الغرض آدمانگر میں نیکی کی کوئی چیز باقی نہ تھی جسے اُس نے اور خود مختار نے تباہ کرنے نہ چاہا ہو کیونکہ اُن کی منشا یہہ تھی کہ حضرت ناراست کے ذریعہ سے آدمانگر کو جانور کی صورت میں تبدیل کرکے شہوتی سُوار کی مانند بنا ڈالیں +

جب وہ شریعت اور نیک حکموں کو جہاں تک ہوسکا برباد کر چکا تب اپنا منشا اور زیادہ پورا کرنے یعنے آدمانگر کو اُسکے بادشاہ القادر سے جُدا کرنیکے لئے اُس نے حکم کیا کہ آدمانگر کی تمام مجلس اور جماعت کی جگہوں میں اُسکے بیہودہ فرمان اور قانون اور احکام لگائے جائیں یعنے وہ احکام جو جسمی اور چشمی شہوتوں اور زندگی کے غرور کو اجازت دیتے ہیں اور جو القادر کے نہیں ہیں مگر اس دنیا کے ہیں۔ اُس نے ہر طرح کی شہوتوں اور بدیوں کو ہمت دی اور

ا یوحنا ۲ باب ۱۶ آیت۔

سنبھالا اور رواج دیا۔ ہاں ابلیس نے شہر آدمانگر میں شرارت کو ترقی دینے کے لئے بہت کچھہ کیا اور اُس نے اپنے فرمانبرداروں سے امن اور خوشی و خُرمی اور فرحت کا وعدہ کیا اور یہہ کہ اُن کے خلاف کرنے کے سبب اُن سے ہرگز محاسبہ نہ لیا جائیگا۔ پس یہہ بیان اُن لوگوں کو آسودہ کرنیکے لئے کافی ہو جو سُننا چاہتے ہیں کہ دور دور ملکوں میں اُن کے علم سے باہر کیا کیا جاتا ہے +

اب آدمانگر بالکل اُسکے اشارہ میں ہوگیا اور اُسکا یہاں تک تابعدار بنگیا کہ کوئی بات نہ سُنی جاتی اور نہ دیکھی جاتی بجز اُسکے جو اُسکی سرفرازی کیطرف مائل تھی +

لیکن اب چونکہ اُس نے خداوند ناظم قدیم اور حضرت قانونگو کو آدمانگر کے عہدوں سے خارج کیا تھا اور یہہ دیکھکے کہ شہر مذکور اُسکے آنے سے پیشتر جہان میں نہایت قدیم اہل جماعت سے مرتب تھا اور اس ڈر سے کہ اگر وہ اُسکی بزرگی کی محافظت نہ کرینگے تو وہ کسی وقت اُن پر اعتراض کرینگے کہ اُس نے اُنپر ظلم کیا ہے اسواسطے میں کہتا ہوں کہ (تاکہ وہ دیکھیں کہ اُس نے اُن کی بزرگی گھٹانے کا ارادہ نہیں کیا اور نہ کوئی مفید چیز اُن سے لے لی) اُس نے اُن کے لئے ایک نیا خداوند ناظم اور قانونگو بھی آپ چن لیا اور وہ ایسے آدمی تھے جنہوں نے لوگونکو بادل وجان راضی رکھا اور ابلیس کو بھی نادر طور پر خوش کیا +

نام اُس ناظم کا جسے ابلیس نے مقرر کیا خداوند شہوتی تھا جسکی نہ آنکھیں تھیں اور نہ کان تھے جو کچھہ اُس نے خواہ اپنی انسانیت خواہ اپنے عہدے کے علاقہ میں کیا سب حیوان کی مانند نفسانی طور پر کیا۔ اور وہ جسکے سبب سے وہ اور

بھی ذلیل ہوا اگرچہ آتمانگر کے نزدیک نہیں لیکن اُن میں سب کے نزدیک جنہوں
نے اُسے دیکھا اور اُس کی ویرانی پر غم کیا) سو یہہ تھا کہ اِس شخص کی طبیعت ہمیشہ
بُرائی ہی کی طرف مایل رہتی تھی اور وہ ہرگز نیکی کی سیلان ظاہر نہ کرسکتا تھا +

قالونگو مذکور ایک شخص تھا جسکا نام نیکی فراموش تھا اور وہ بڑا متفنی شخص
تھا اُسے سوا شرارت کے اور کچھ یاد نہ تھا اور اُسکے کرنے میں خوش رہتا۔ وہ بذاتہ
اُن کاموں کے کرنے کی طرف مایل تھا جو مُضِر ہیں بلکہ شہر آتمانگر اور اُسکے باشندوں
کے حق میں مُضِر تھے۔ اِسواسطے اِن دونوں نے اپنی قدرت اور استعمال سے اپنے
نمونوں اور بُرائی پر تسخر کرنے سے بیحد شرارتیں کیں اور عوام الناس کو زیاںکار راہوں
میں قایم کیا کیونکہ کون اس بات کو نہ معلوم کریگا کہ وہ جو آپ فاسد اور کمینے ہیں جب
سرفراز ہوں تو تمام مُلک اور اقلیم کو جہاں وہ رہتے نہ بگاڑینگے +

اُن کے سوا ابلیس نے آتمانگر میں بہت سے وکیل اور حاکم ٹھہرائے ایسا
کہ جب ضرورت ہو تو اُنہیں میں سے شہر کے باشندے سردار اور حاکم چن لیں اور اُنکے
تیرہ خاص سردار تھے جنکے نام یہہ ہیں یعنے میاں بے اعتقاد۔ میاں مغرور۔ میاں
قسم۔ میاں حرامکار۔ میاں سنگدل۔ میاں بیدرد۔ میاں غضب۔ میاں ناراست۔
میاں دروغگو۔ میاں صلح باطل۔ میاں متوالپن۔ میاں فریب۔ اور میاں دہریہ
اِن میں سے میاں بے اعتقاد بڑا ہی اور میاں دہریہ چھوٹا +

علاوہ اِن کے عام پنچایت کے لئے بھی لوگ انتخاب کئے گئے تھے اور
اور لوگ بھی تھے مثلاً ناظر۔ فوجدار۔ تھانہ دار۔ وغیرہ لیکن یہہ سب اُنہیں کی مانند

جنکے نام اُوپر مذکور ہوئے خواہ اُنکے باپ یا بھائی یا بھانجے یا بھتیجے تھے جنکے نام طول
کے باعث میں مندرج نہیں کرسکتا +

جب یہہ دیوا اپنے کاروبار میں یہانتک ترقی کرچکا تو اُس نے شہر مذکور میں
کئی ایک مضبوط مورچے تعمیر کرنیکا قصد کیا چنانچہ اُس نے تین مورچے جو نہایت
اُستوار معلوم ہوتے تھے تعمیر کئے۔ پہلے مورچے کا نام اُس نے طاب جنگ رکھا
کیونکہ وہ اِسلئے بنایا گیا تھا کہ سارے شہر پر حکومت کرے اور تاکہ اُسکا قدیم بادشاہ
اُسکے علم سے ناواقف رہے۔ دوسرے مورچے کا نام نیم شب رکھا یہہ اِسلئے بنا تھا
کہ آتمانگر کو اپنے سے۔ واقف ہونے سے الگ رکھے۔ تیسرے مورچے کا نام شیریں
گناہ تھا کیونکہ اِس سے آتمانگر نیکی کی ہر طرح کی خواہش کی طرف سے بند کیا گیا۔ اِن میں
سے پہلا مورچہ آنکھ پھاٹک کے پاس تھا تاکہ جسقدر ہوسکے وہاں کی روشنی کو تاریک
کرڈالے۔ دوسرا پُرانے قلعہ کے متصل بنا تھا اِس غرض پر کہ اگر ممکن ہو تو اُسکو اور
بھی اندھا کرڈالے۔ اور تیسرا بازار میں واقع تھا +

اِن میں سے پہلے مورچے پر جسے ابلیس نے عامل مقرر کیا سو بڑا کمبخت ملحد تھا
جسکا نام بغض خدا تھا۔ وہ اُس جماعت کے ساتھ آیا جو پہلے آتمانگر کے مقابلہ میں
چڑھ آئی تھی اور اُنہیں میں کا ایک تھا۔ وہ جو مورچہ نیم شب پر عامل مقرر ہوا سو تاریکی
پسند تھا یہہ بھی اُنہیں میں کا ایک تھا جو پہلے شہر مذکور پر چڑھ آئے تھے۔ اور وہ
جو مورچہ شیریں گناہ پر عامل ٹھہرایا گیا تھا اُسکا نام جسم پسند تھا یہہ بھی بڑا شہوت پرست

تھا لیکن یہہ اُس ملک کا نہ تھا جہاں سے وہ دوسرے آئے تھے۔ اِس شخص نے شہرت پرستی میں اِتنا حظ اُٹھایا تھا کہ وہ اِسقدر فردوس الٰہی میں بھی محظوظ نہ ہوا تھا ۞

ساتواں باب

اِسکے بیان میں کہ آتمانگر کی بربادی کی خبر القادر کے دربار میں پہنچی اور اُسکے سبب سے کیا صلاح ٹھہری

اب ابلیس نے اپنے تئیں سلامت سمجھا۔ اُس نے آتمانگر کو لے لیا تھا اُسنے اپنے لئے اُس میں قلعہ بندی کی تھی۔ اُس نے قدیم عہدہ داروں کو موقوف کر کے نئے آدمی مقرر کئے تھے۔ اُس نے القادر کی شبیہہ کو مٹا کے اُسکے بدلے اپنی شبیہہ نصب کی تھی۔ اُس نے قدیم شریعت کی کتابوں کو خرید کر کے اپنی بیہودہ اور جھوٹھی باتیں پھیلائی تھیں۔ اُس نے نئے حاکم اور عامل مقرر کئے تھے۔ اُس نے اپنے لئے نئے مورچے تعمیر کئے تھے اور اُن کی حفاظت کیواسطے اپنی طرف سے لوگ مقرر کئے تھے۔ اور یہہ سب اُس نے اِسلئے کیا کہ اگر القادر یا اُسکا بیٹا اُسپر حملہ کرنے کو آئے تو وہ سلامت بچا رہے ۞

اب تم یقین کرو کہ اِس ماجرے کے تھوڑے ہی دن بعد مہربان بادشاہ القادر کو کسی نہ کسی ڈھب سے خبر پہنچی کہ کیونکر اُسکا شہر آتمانگر عالم کے بر اعظم پر برباد ہو گیا تھا اور یہہ کہ دیو ابلیس نے جو ایک وقت حضوری کے خادموں میں

تھا بادشاہ کی بغاوت میں اُسکو اپنے قبضے میں کر لیا ہے ان سارے ماجروں کی خبریں بادشاہ کے پاس بجنسہ پہنچائی گئیں ۞

پہلی یہہ کہ کیونکر ابلیس آتمانگر پر چونکہ وہ لوگ سادہ اور بے عیب تھے مکر فطرت جھوٹھ اور دغا کے ساتھ چڑھ آیا۔ دوسری یہہ کہ اُس نے دغابازی سے اُن کے امیر الامرا اور دلاور رسالدار یعنے کپتان مقابلہ کو جب وہ شہر کے اور لوگوں کے ساتھ پھاٹک پر کھڑا تھا مار ڈالا۔ تیسری کہ کیونکر دلیر خداوند معصوم (بعض کہتے ہیں کہ غم سے اور بعض کہ توقف بیجا کے سانس کے تعفن سے ہلاک ہوا) اپنے صادق خداوند اور راستباز بادشاہ القادر کے حق میں ایسا ناپاک ایک ابلیسی کے منہہ سے جیسا کہ وہ بد ذات توقف بیجا تھا تہمت کی باتیں سُننے کے سبب سے کھیت آیا۔ قاصد نے یہہ بھی کہا کہ بعد اِسکے کہ اِس توقف بیجا نے اپنے آقا ابلیس کی بابت ایک تھوڑی سی سخن سازی کی تھی۔ چونکہ شہر مذکور کے لوگ سادہ لوح تھے اِسلئے اُنہوں نے یقین کیا کہ جو اُس نے کہا سو سچ ہے اور سبھوں نے متفق ہو کے جماعت کے بڑے پھاٹک کو جسکا نام کان پھاٹک ہے کھولدیا اور اُسکو معہ اُسکے ساتھیوں کے مشہور شہر آتمانگر کے اندر آنے اور اُسپر قابض ہونے دیا۔ اُس نے یہہ بھی بیان کیا کہ ابلیس نے خداوند ناظم قدیم اور حضرت قانونگو کے ساتھ کیسا سلوک کیا یعنے کہ اُس نے اُن کو اقتدار اور اعتبار کے ہر ایک مقام سے خارج کر دیا ہے۔ پھر اُس نے یہہ بھی مذکور کیا کہ خداوند خود مختار بڑا سرکش و باغی ہو گیا اور ویسا

ہی اُسکا محرر حضرت دل بھی اور اِن دونوں نے تمام شہر میں گھُس کرکے بدمستی کی اور شریروں کو اپنی راہوں میں تعلیم کی ہی ÷

اُس نے یہہ بھی کہا کہ علاوہ اِسکے خود مختار مذکور بڑا معتبر ہوگیا ہی خصوصًا اِس بات کے باعث سے کہ ابلیس نے آدمانگر کی سب مضبوط جگہوں کو اُس ہی کے قبضہ میں کردیا ہی اور یہہ کہ میاں گندی عشق خداوند خود مختار کی سرکشی کے معاملوں میں اُسکا نایب بنا ہی۔ ہاں قاصد مذکور نے یہہ بھی کہا کہ اِس راکشس یعنے خداوند خود مختار نے بادشاہ القادر کا علانیہ انکار کیا اور ابلیس کے ساتھہ وفاداری کا عہد و پیمان کیا ہی ÷

قاصد مذکور نے یہہ بھی کہا کہ علاوہ اِسکے اُس نئے بادشاہ (یعنے سرکش ظالم) نے اُس نامور مگر اب برباد ہونیوالے شہر آدمانگر پر ایک ناظم اور قانونگو اپنی طرف سے مقرر کیا ہی۔ ناظم کی جگہہ میں اُس نے ایک کو مقرر کیا جسکا نام میاں شہوتی تھا اور قانونگو کی جگہہ میاں نیکی فراموش نامے کو مقرر کیا اور یہہ دونوں سارے شہر آدمانگر کے پاجیوں میں بدترین تھے اِس وفادار قاصد نے آگے چلکے یہہ بھی کہا کہ کس کس قسم کے نئے نئے وکیل اور حاکم ابلیس نے مقرر کئے تھے اور کہ اُسنے آدمانگر میں بہت سے مضبوط قلعے اور برج اور مستقیم حصار بھی بنائی تھیں۔ اُسنے یہہ بھی کہا (جو میں بالکل بھول گیا تھا) کہ کیونکر ابلیس نے شہر آدمانگر کو مسلح کیا تھا تاکہ اگر اُنکا بادشاہ القادر اُن کو پھر اپنا فرمانبردار بنانے کے لئے آئے تو وہ اُس کی جانب سے اُسکا مقابلہ کرنے کے خوب لایق ہوجائیں ÷

ہرکارہ مذکور نے اِن ماجروں کا بیان خلوت میں نہیں کیا مگر دربار عام میں جبکہ بادشاہ اور اُسکا بیٹا اور بڑے بڑے امیر و اُمرا اور شرفا و نجبا سُننے کو وہاں حاضر تھے۔ لیکن جسوقت اُنہوں نے یہہ ساری کہانی سُنی تھی اگر کوئی وہاں ہوتا تو تعجب کرتا کہ کیسا غم و الم اور تاسف و اندوہ اِس خیال سے کہ اب آدمانگر چھِن گیا ہر ایک پر جو وہاں تھے چھا گیا تھا صرف بادشاہ اور اُسکے بیٹے نے اِن سب ماجروں کو بہت دن پیشتر پیش بینی سے معلوم کیا تھا ہاں اگرچہ اُنہوں نے اِس کی بابت کسی سے ذکر نہیں کیا لیکن آدمانگر کی مخلصی کے لئے اُنہوں نے پیشتر سے تدبیر کر رکھی تھی۔ اُس پر بھی تاکہ وہ بھی آدمانگر کی بدبختی کی ماتم پُرسی میں شریک ہوں اسواسطے اُنہوں نے بھی بدرجہ اتم اُس کی بربادی پر ماتم کیا کیونکہ بادشاہ نے صاف کہا کہ اِس سے وہ دلگیر ہوا اور تم یقین جانو کہ اُسکا بیٹا بھی اِس مقدمہ میں اُس سے ذرا سا بھی پیچھے نہ ہوا پر اُسکے برابر اُس نے بھی ماتم کیا۔ یوں اُنہوں نے اُن سب پر جو اُن کے اِردگرد تھے ثابت کیا کہ وہ اُس نامور شہر آدمانگر سے محبت اور اُسپر شفقت رکھتے ہیں۔ خیر جبکہ بادشاہ اور اُسکا بیٹا دونوں خلوتخانہ میں گئے تو اُنہوں نے پھر اُس تدبیر پر جو اُنہوں نے پیشتر سے ٹھہرا رکھی تھی صلاح کی یعنے جسطرح سے کہ آدمانگر وقت معیّن پر برباد ہوگیا اُسیطرح یقینًا وہ پھر بحال کیا جائیگا۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے طور پر بحال کیا جائیگا کہ جس سے بادشاہ اور اُسکا بیٹا دونوں اپنے لئے ابدی بزرگی اور جلال پائیں۔ اِسواسطے اِس مشورت کے بعد القادر کا بیٹا جو ایک حسین اور خوشرو شخص تھا اور جو ہمیشہ

پیدائش ۵ باب ۵ و ۶ آیت۔

اُسکے ارادہ کا راز۔

خدا کا بیٹا۔

اُن سے جو کسی دُکھ یا مصیبت میں گرفتار ہوتے بڑی اُلفت رکھتا تھا مگر جو ابلیس سے دلی دشمنی رکھتا تھا کیونکہ وہ یعنے ابلیس اِسی کے لئے ٹھہرایا گیا تھا اور اِسلئے بھی کہ اُس نے اُسکے یعنے القادر کے بیٹے کے تاج اور مرتبہ کو لینے چاہا تھا۔ سو القادر کے اِسی بیٹے نے اپنے باپ سے ہاتھ مار کے وعدہ کیا کہ میں شہر آتمانگر کو پھر بحال کرنیکے لئے تیرا بندہ ہونگا اور اپنی عظمت پر ثابت قدم رہونگا اور اُس سے نہ پچھتاؤنگا عہد مذکور کا مطلب یہہ تھا کہ فلاں وقت پر جو دونوں سے ٹھہرایا گیا تھا بادشاہ کا بیٹا اِس عالم کی سرزمین کی سفر کرے اور وہاں اِنصاف اور راستی کے طور پہ آتمانگر کی نادانیونکا بدلا آپ دیکے ابلیس اور اُسکے ظلم سے اُسکی کامل رہائی کی بنیاد ڈالے ؞

یسعیاہ ۴۹ باب ۵ آیت اور اعمال ۲ باب ۲۳ آیت اور عبرانیوں ۲ باب ۱۴ آیت۔

سو اُسکے عمانوئیل نے یہہ بھی قصد کیا کہ ایک مناسب وقت پر دیا ابلیس سے جبکہ وہ شہر آتمانگر پر قابض ہو جنگ کرے اور کہ وہ از روئے اِنصاف کے اپنے ہاتھ کے زور سے اُسکو اُس ماند اور گھونسلے سے نکال باہر کرے اور اُسکو اپنے لئے لے تاکہ اُسکو اپنا مسکن بنائے ؞

روح القدس کے وسیلے۔

آٹھواں باب

اِسکے بیان میں کہ بادشاہ القادر کیسا اِشتہار جاری کرتا ہے اور اُسکے سبب ابلیس نے کسطرح کا منصوبہ باندھا۔

جب یہہ قصد مصمم ہو چکا تب خداوند میرمنشی اعلی کو حکم ہوا کہ ایک اِشتہار اِس عزم بالجزم کی بابت لکھے اور اُسکو سلطنتِ عالم کے ہر ایک طرف میں مشہور کرائے۔ اِشتہار مذکور کے مضمون کا اِختصار ذیل میں مندرج ہے تاکہ اگر چاہو تو تم اُسکو معلوم کرو ؞

کلام مقدس۔

سب آدمیوں پر جو اِس سے متعلق ہیں واضح ہو کہ بزرگ بادشاہ القادر کا بیٹا اپنے باپ سے شرط باندھکے اِس کام میں مشغول ہوا ہے کہ اپنے آتمانگر کو اپنے قبضہ میں پھر لائے ہاں اپنی محبت کے سبب آتمانگر کو اُس حالت سے بھی جو ابلیس کے قبضہ میں آنے سے پیشتر اُسکی تھی ایک بہت بہتر اور زیادہ خوشی کی حالت میں رکھے ؞

چنانچہ یہہ کاغذات بہت جگہوں میں روانہ ہوئے اور اِس بات سے ظالم ابلیس ڈرا کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ اب میں ستایا جاؤنگا اور میرا مکان مجھ سے چھین لیا جائیگا ؞

لیکن جب یہہ مقدمہ یعنے بادشاہ اور اُسکے بیٹے کا مقصد دربار عام میں مقرر ہوا تو کون بتا سکتا کہ بڑے بڑے امیر و امرا اور سرداران

فرشتوں کے۔

اور شریف و نجیب جو وہاں حاضر تھے کس قدر اِس کام سے خوش ہوئے یعنے پہلے
تو وہ آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے اور بعد اُسکے بادشاہ کے محل میں اِس سرے
سے اُس سرے تک شہرہ پھیلنے لگا سب کے سب اِس جلال افزا ارادہ سے متعجب
تھے کہ بادشاہ اور اُسکا بیٹا دونوں بدبخت شہر آتمانگر کے لئے ایسا ٹھانتے ہیں۔
ہاں دربار مذکور خواہ بادشاہ یا بادشاہت کے واسطے کوئی کام نہ کرسکا جس میں بادشاہ
اور اُسکے بیٹے کی محبت کی شہرت جو وہ آتمانگر کی بابت رکھتے تھے نہ سُنائی ہو۔

اور یہہ امیر و اُمرا اور شہزادے اُسپر خوش نہ تھے کہ یہہ خبر دربار ہی میں
رہے بلکہ پیشتر اُسکے کہ یہہ نوشتے پورے ہوں اُنہوں نے آپسہ آپ کے عالم میں خبر
کی۔ آخر کو یہہ خبر جیسا میں نے آگے کہا ابلیس کے کانوں تک پہنچی اور وہ نہایت
رنجیدہ ہوا کیونکہ تم کو یہہ خیال کرنا چاہئے کہ اپنے برخلاف ایسے ایک ارادہ کی خبر
پانے سے وہ بہت گھبرایا ہوگا۔ خیر اپنے دل میں تھوڑی دیر تک فکر کرنے کے بعد
اُس نے یہہ چار باتیں ٹھہرائیں ۔

(پہلی) کہ یہہ خبر یعنے یہہ خوشخبری اگر ممکن ہو تو شہر آتمانگر کے لوگوں تک
نہ پہنچنے پائے کیونکہ (اُس نے اپنے دل میں کہا) اگر ایک مرتبہ وہ جاننے پائیں کہ
اُن کا اگلا بادشاہ القادر اور اُسکا بیٹا عمانوئیل دونوں شہر آتمانگر کی بھلائی کے
لئے بندش کر رہے ہیں تو سوا آتمانگر کے مجھ سے باغی ہوجانے اور میرے قبضہ حکومت
سے نکلجانے اور اپنے قدیم بادشاہ سے پھر ملجانے کے میں اور کیا انتظار کرسکتا ہوں ۔
اب اپنا یہہ ارادہ پورا کرنے کے لئے اُس نے خداوند خود مختار کی پھر خوشامد کی

اور اُسے تاکید کے ساتھہ حکم بھی دیا کہ دن رات شہر کے سب پھاٹکوں خصوصًا
کان پھاٹک اور آنکھہ پھاٹک کی خوب حفاظت اور رکھوالی کرے کیونکہ اُسنے کہا
کہ میں ایک ارادے کی خبر سُنتا ہوں یعنے یہہ ارادہ کہ ہم سب خام ٹھہرائے جائیں اور
آتمانگر اپنی پہلی غلامی کی حالت پر پھر لایا جائے۔ اُس نے کہا میں جانتا ہوں کہ یہہ
سب افواہ ہی لیکن نہ چاہئے کہ ایسی خبر آتمانگر میں دخل پائے مبادا لوگ اُسے
سُنکے گھبرا جائیں۔ ای میرے خداوند میں خیال کرتا ہوں کہ

خواہش کا انجیل کے برعکس کام کرنا۔

یہہ خبر تمہارے لئے مبارک نہ ہوگی جیسا مجھے یقین ہی کہ میرے لئے بھی اچھا نہیں
ہی اور میں خیال کرتا ہوں کہ اِس وقت ہماری ساری دانائی اور خبرداری اِس
بات میں ہوگی کہ ہر ایک ایسی افواہ کو جس سے ہمارے لوگوں کو تکلیف پہنچے گھٹکولے
میں اُڑادیں اسواسطے ای میرے خداوند میری یہہ آرزو ہی کہ اِس معاملہ میں تم ایسا
کرو جیسا میں کرتا ہوں یعنے روزمرہ شہر کے ہر ایک پھاٹک پر زور آور اور مضبوط
چوکیدار ہیں۔ ایسوں کو جنہیں تم معلوم کرتے ہو کہ دور سے بیپار کرنے کو آئے ہیں روکو
اور اُن کی تفتیش کرو اور بجز اِسکے کہ تم صفائی سے معلوم کرو کہ وہ ہماری بڑی حکومت
کے خیر خواہ ہیں اُن کو بھیتر آنے نہ دو۔ سوا اِسکے ابلیس نے کہا میں تمہیں یہہ
حکم دیتا ہوں کہ جاسوس ہمیشہ شہر آتمانگر کے اِردگرد گھومتے
رہیں اور اُن کو یہہ اختیار ملے کہ جب کسی کو ہمارے خلاف
بندش باندھتے دیکھیں یا القادر اور عمانوئیل کے ارادہ کی بابت بات کرتے سُنیں
تو اُنہیں دبائیں اور ہلاک کر ڈالیں +

بستی کے اندر نیک [illegible]
اور باتوں کا دبایا جانا۔

چنانچہ کہنے کے مطابق ہوا کہ خداوند خود مختار نے اپنے خاوند اور آقا کی بات مانی اور بڑی خوشی سے اُسکے حکم کو بجا لایا اور جہانتک وہ سکا ہر طرح کی کوشش کرکے ہر کسی کو جو کہیں جانے چاہتا اُسکو باہر جانے سے یا جو آتانگر میں ایسی خبر لیکے آنے چاہتا اُسکو شہر مذکور کے اندر آنے سے روکا ٭

(دوسری) جب یہہ ہو چکا تو پھر ابلیس نے تاکہ آتانگر کو جہانتک ہو سکے اپنا معتقد بنا کے اُسے مضبوط کرے شہر کے لوگوں سے سر نو قسم لی اور اُن سے ہیبت ناک عہد بندھوایا۔ یعنے کہ وہ اُسے اور اُس کی حکومت کو کبھی ترک نہ کریں نہ اُسے دغابازی سے پکڑوادیں اور نہ اُس کی شریعت کو بدل ڈالنے کی کوشش کریں مگر وہ اُسکو اپنا جانکے اُسکا اقرار کرلیں اسپر قایم رہیں اور مان لیں کہ وہی اُنکا حقیقی بادشاہ ہے اور اگر کوئی اب یا بعد اسکے کسی بہانے سے یا شریعت کے ذریعہ سے یا کسی اَور طرح کا اپنا حق آتانگر پر ظاہر کرکے اُسپر دعویٰ کرے تو بھی وہ اُسے نہ چھوڑیں شاید یہہ خیال کرکے کہ القادر کو بھی یہہ قدرت نہیں ہے کہ اُنکو موت اور جہنم کے اِس عہد سے چھڑالے۔ اِس بڑی ہولناک شرط سے بھولے آتانگر والے نہ ہچکچائے اور نہ اُنہوں نے کچھ پس و پیش کیا مگر جیسے کہ چھوٹی مچھلی بڑے مگرمچھ کے مُنہہ میں ہو اُسی طرح وہ بھی بغیر چبائے اُسے نگل گئے۔ کیا وہ اِس بات سے رنجیدہ ہوئے۔ نہیں بلکہ اُنہوں نے اپنے اُس حیلہ باز ظالم بادشاہ کے ساتھہ دلیر وفاداری کا عہد باندھنے پر لاف زنی

یسعیاہ ۲۸ باب ۱۵ آیت۔

کی اور فخر کیا اور قسم کھائی کہ ہم تلوّن طبع ہو کے اپنے پُرانے خداوند کو نئے کی خاطر کبھی نہ چھوڑینگے۔ اِس طرح سے ابلیس نے بیچارہ آتانگر کو مضبوطی سے باندھا ٭

(تیسری) مگر شک نے جو کہ کبھی اپنے تئیں سلامت نہیں سمجھتا پھر اُسکو ایک دوسری مہم کی طرف مایل کیا جسکا ارادہ اُس سے بھی یہی تھا کہ اگر ممکن ہو تو شہر آتانگر کو زیادہ تر خراب کروانے۔ چنانچہ اُس نے میاں غلیظ نامے کے ہاتھہ سے ایک گھنونے پلید شہوت پرست حیوان صفت مسودہ ایک کاغذ پر لکھایا اور اُسے پھاٹکوں پر چپکایا اور اُس سے اپنے سب سچے اور معتبر شاگردوں کو جو آتانگر میں تھے اجازت بخشی کہ جو کچھ اُن کی شہوتی خواہشیں اُن کو کرنے کے لئے اُکسائیں بیدھڑک اُسے کریں اور کوئی شخص اُن کے بادشاہ کی دھمکی دیکے اُن کو اُن کی بدمرضی پوری کرنے سے نہ روکے اور نہ باز رکھے ٭

نفسانی اور زہر آمیز رسالہ اور مکروہ غزل اور افسانے۔

• اُس نے یہہ کام اِن دو سببوں سے کیا تاکہ پہلے شہر آتانگر کمزور پر کمزور ہوتا جائے ایسا کہ جب اُنہیں خبر ملے کہ اُن کی رہائی کی تدبیر ہوتی ہے تو وہ یقین نہ کرسکیں نہ اُمید رکھیں اور نہ اُس کی سچائی کے قایل ہوں کیونکہ عقل یہہ بات سکھلاتی ہے کہ جس قدر انسان زیادہ تر گنہگار ہوتا جاتا ہے اُسی قدر فضل کی اُمید بھی کم ہوتی جاتی ہے ٭

• دوسرا سبب یہہ تھا کہ اگرچہ اُن کے بادشاہ عمانوئیل ابن القادر نے اُنکی رہائی کا عہد کیا ہے لیکن جب وہ شہر آتانگر کے ہولناک اور ناپاک کاموں کو دیکھے تو شاید اپنے عہد سے پچھتائے اور اُن کی رہائی کا پیچھا کرنے سے باز آئے کیونکہ وہ جانتا

تھا کہ القادر قدوس ہی اور اُسکا بیٹا عمانوئیل بھی پاک ہی ہاں یہہ بات اُس نے ماتم انگیز تجربہ سے معلوم کی تھی کیونکہ بدی اور شرارت کے سبب سے ابلیس بلند ترین آسمان پر سے گرایا گیا تھا۔ اِسواسطے اُسکے نزدیک اِس سے زیادہ اور کونسی معقول تدبیر کارگر ہوسکتی تھی کہ آتمانگر کو یوں گناہ کے وسیلہ سے رکھہ لے۔ تسپر بھی وہ ڈرتا تھا کہ مبادا یہہ گھر بھی ٹوٹ جائے اِسلئے اُسنے ایک اور تدبیر ٹھہرائی یعنے۔

(چوتھی) اُس نے آتمانگر کے سب باشندوں کے دل میں یہہ خیال ڈالنے کی کوشش کی کہ القادر شہر آتمانگر کو ڈھانے اور اُسے بالکل نیست ونابود کرڈالنے کے لئے ایک فوج تیار کرکے آتا ہی اور یہہ اُس نے اِسلئے کیا تاکہ اگر کوئی خبر اُن کی رہائی کی بابت اُن کے کانوں تک پہنچے تو یہہ اُسپر سبقت لیجائے کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ اگر میں پہلے سے اِس خبر کو پھیلا رکھوں تو اَور خبریں جو اِسکے بعد آئینگی اِس میں غایب ہوجائینگی کیونکہ آتمانگر کے باشندے جب یہہ سُنیں کہ وہ رہائی پائینگے تو وہ اَور کیا کہینگے مگر یہہ کہ اِسکے سچے معنے یہہ ہیں کہ القادر ہم کو نیست کرنیکا ارادہ کرتا ہی اِس واسطے

سُننے اور سوچنے کی جگہہ۔

اُس نے شہر مذکور کے سب باشندوں کو بازار میں بُلوا بھیجا اور وہاں اُن سے مکرآمیز زبان کے ساتھہ یوں متکلم ہوا +

نواں باب

ابلیس کا مکرآمیز یعنے اُسکی صلاحانہ تقریر اور اُس کے ہتھیاروں کا تذکرہ

صاحبو اور میرے مہربان دوستو تم کو خوب معلوم ہی کہ تم سب میری خاص رعیت ہو اور نامور شہر آتمانگر کے باشندے۔ تم جانتے ہو کہ روز اوّل سے آج تک میں تمہارے ساتھہ کس طرح رہا ہوں میں نے تمہارے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہی اور تم نے میرے زیر حکومت کیسی آزادی اور بڑے بڑے حقوق کا مزہ اُٹھایا ہی اور مجھے یقین ہی کہ یہہ تمہاری اور میری عزت کے لئے اور تمہاری رضامندی اور خوشنودی کے لئے ہوا ہی۔ اب اے میرے نامور آتمانگر کے لوگ چاروں طرف ایک مصیبت کی ہاں شہر آتمانگر کی مصیبت کی افواہ پھیل رہی ہی اِسواسطے میں تمہاری خاطر غمگین ہوں۔ کیونکہ مجھہ کو فی الحال لسبیل ڈاک نواب روشن الدولہ سے خبر ملی ہی (اور اُسکا معمول ہی کہ صحیح خبر دے) کہ تمہارا قدیم بادشاہ القادر ایک فوج کھڑی کرتا ہی تاکہ تم سے مقابلہ کرنے کو آئے۔ اور تم کو شاخ و بُن سے نیست ونابود کرڈالے سو ای آتمانگر کے لوگو یہی سبب ہی کہ میں نے اِس وقت تمکو باہم بلایا تاکہ تم سے مشورت کروں کہ اِس حالت میں کیا کرنا بہتر ہی۔ میری بابت جو کہیئے تو میں صرف تنہا ہوں اور اگر میں اپنی سلامتی چاہوں تو سہج سی اپنے لئے تدبیر کرسکتا ہوں اور اپنے آتمانگر کو بالکل خطرہ میں ڈالدوں لیکن میرا

دل تم سے اِسطرح پیوستہ ہوگیا ہی کہ میں تم کو کسی طرح سے چھوڑ نہیں سکتا بلکہ میں یہاں تک تمہارے ساتھ رہنے کو راضی ہوں کہ کیسی ہی بلا مجھ پر کیوں نہ نازل ہو تسپر بھی میں تم کو نہ چھوڑوں - ای آتانگر کے لوگو تم کیا کہتے ہو کیا اب تم اپنے قدیم دوست کو چھوڑ دوگے یا میرے ساتھ برابر بنے رہوگے - تب سب کے سب ایک زبان اور ایک دل ہوکے باہم پکار اُٹھے جو حضور کی بہتری نہیں چاہتا وہ واجب القتل ہو ÷

تب ابلیس پھر بولا ہم لوگوں کے لئے معافی کی اُمید رکھنا عبث ہی

نہایت فریبندہ سخن

کیونکہ بادشاہ کی طبیعت ایسی ہی کہ رحم ظاہر کرنے کی وہ راہ ہی نہیں جانتا فی الحقیقت شاید جب وہ پہلے محاصرہ کرنے آئے تو وہ رحمت کا ذکر کریگا اور حیلہ بازی سے رحم کرنے کا وعدہ بھی کریگا تاکہ اسطرح سہج سے بے زحمت آتانگر پر پھر مالک بن بیٹھے اِسواسطے جو کچھ وہ کہے تم ذرا بھی یقین مت کرو کیونکہ سب ایسی باتیں ہم کو مغلوب کرنے کے لئے ہیں اور ہم کو اپنی بیرحم فتح کی نشانی بنانے کے لئے - سو میری صلاح تو یہہ ہی کہ ہم میں سے بڑے سے لیکے چھوٹے تک سب اُسکے روکنے کا قصد کریں اور اُس کی کوئی بات یقین نہ کریں کیونکہ اسی دروازہ یعنے یقین کے دروازہ سے ہمارا خطرہ دخل پائیگا - سو کیا ہم پھسلائے جائیں اور جان کا نقصان اُٹھائیں میری اُمید یہہ ہی کہ تم تدبیرات سلطنت کے

اصول سے خوب آگاہ ہو اِس سبب سے تم اپنے تئیں ایسی دردانگیز غلامی میں نہ ڈال دوگے ÷

اب فرض کیا اگر ہم اپنے تئیں اُسے سونپ دیں اور وہ ہم سے بعضوں کی جان بچائے تو بھی فقط اُن کی جان بخشی ہوگی جو آتانگر میں زیردست ہیں لیکن اُس سے تم کو جو شہر مذکور کے افسر ہو کیا حاصل ہوگا خصوصاً تم کو جنہیں میں نے سرفراز کیا ہی اور جنکی بزرگی مجھ سے چمٹے رہنے سے حاصل ہوا اور پھر فرض کیا کہ اگر وہ تم میں سے ہر ایک

جھوٹی بات -

کو امان دے تو یقین جانو کہ وہ تم کو پھر اُسی غلامی میں لائیگا جس میں تم اُسکے مقید تھے یا اُس سے بھی بدتر تب تمہاری جانیں تمکو کیا فایدہ پہنچائینگی کیا تم اُسکے ساتھ ایسی ہی خوشی سے گذران کروگے جیسی اب تم کرتے ہو - نہیں نہیں بلکہ تم شریعت کے پابند ہوگے جو تم کو یہانتک دبائیگی کہ تم کو وہ کرنا پڑیگا جس سے اب نفرت رکھتے ہو - اگر تم میرے ہو تو میں بھی تمہارا ہوں - بہادرانہ طور پر مرنا دردناک غلاموں کی مانند زندگی کاٹنے سے بہتر ہی - لیکن میں کہتا ہوں کہ غلام کی زندگی اُسکے نزدیک زیادہ قدر ہوگی کہ آتانگر کے واسطے بخشی جائے - خون - خون - القادر کی تُرہی کی ہر ایک صدا میں جو بیچارہ آتانگر کے خلاف ہی بجز خون کے اور کچھ نہیں ہی - ذرا مہربانی کرکے فکرمند ہو کیونکہ میں سنتا ہوں کہ وہ آتا ہی - اُٹھو ہتھیار ہاتھ میں لو تاکہ جب تک تمہیں

وہ آتانگر کے ہاتھ سے نکل جانیکے خیال سے خوف کھاتا ہی

فرصت ہو میں لڑائی کے چند کرتب تمہیں سکھلا دوں۔ تمہارے لئے ہتھیار
میں رکھتا ہوں اور وہ میرے پاس ہیں ہاں ایسا کہ وہ سر سے لیکے تلوے
تک کافی ہیں اگر تم اُس سے اپنے تئیں بخوبی مسلح کر لو تو ہر چند اُسکی فوج
تم پر حملہ کرکے تم کو جہاں تک مار سکے مارے تسپر بھی تم کو کچھ ضرر نہ پہنچیگا
اِسواسطے خوشی سے میرے قلعہ میں چلو اور اپنے تئیں لڑائی کے لئے
مسلح کرو۔ میرے پاس خود۔ لوہے کا سینہ بند۔ تلوار۔ سپر اور کیا نہیں
ہو جس سے تم جنگی مردوں کی مانند لڑوگے ✣

(۱) میرا خود یا ٹوپ یہہ ہی کہ جو کچھ تم کرو یا جس طرح تم اپنی زندگی بسر
کرو۔ یہہ اُمید رکھو کہ انجام بھلا ہوگا۔ یہہ وہی ہی جو اُن پاس تھا جو کہتے تھے
کہ ہم چین کرینگے اگرچہ اپنے دل کی سرکشی میں چلیں تاکہ
[استثنا ۲۹ باب ۱۹ آیت -]
تشنگی پر نشہ بڑھائیں یہہ آزمودہ ہتھیاروں میں سے ایک ہی اور جو
کوئی اُسے رکھتا اور اُسے لئے رہتا ہی اُسپر نہ تیر نہ برچھی نہ تلوار نہ ڈھال
اثر کر سکتی اور نہ ضرر پہنچا سکتی ہیں اِسواسطے اِسے پہن لو اور تم بہت
سے ضرب سے بچوگے ✣

(۲) میرا سینہ بند لوہے کا سینہ بند ہی اُسے میں نے اپنے
ملک میں طیار کرایا تھا اور میرے سب سپاہی اُس سے
[مکاشفات ۹ باب ۹ آیت]
مسلح ہیں۔ سلیس زبان میں اِسے سنگدل کہتے ہیں یعنے ایسا دل جو
لوہے کی مانند سخت ہو اور پتھر کی مانند بےحس اور اگر تم اِسکو لے لو اور

اپنے پاس رکھو تو نہ رحمت تم کو جیتیگی اور نہ عدالت تمہیں ڈرائیگی۔ لہذا
یہہ ہتھیار تم سب کو جنہیں القادر سے نفرت آتی اور جو میرے جھنڈے
کے تلے اُسکے مقابلہ میں میری طرف سے لڑینگے نہایت ضرور ہی ✣

(۳) میری تلوار ایک جیبھہ ہی جو جہنم کی آگ سے جلتی ہی اور جو القادر
اور اُسکے بیٹے اور اُس کی راہوں اور اُسکے لوگوں
[زبور ۵ آیت ۱۴ زبور ۶۴ ۳ آیت ۳ اور یعقوب ۳ باب ۶ آیت -]
کو بُرا کہنے کے لئے خم ہو جاتی ہی اُسکو استعمال کرو
کیونکہ یہہ ہزارہا مرتبہ آزمائی گئی ہی۔ جو کوئی اُسے لیتا ہی اور اُسے اپنے پاس
رکھتا اور اُسکا ایسا استعمال کرتا ہی جیسا میں چاہتا ہوں وہ کبھی میرے
دشمن سے مغلوب نہ ہوگا ✣

(۴) میری سپر بے ایمانی کی ہی یا کلام کی سچائی پر اعتراض کرنا
اور اُن سب باتوں کو جو القادر کے انصاف کی جو اُسنے
[ایوب ۱۵ باب ۲۶ آیت اور زبور ۹۱ ۴ آیت ۱۳ اور مرقس ۶ باب ۵ آیت -]
شریروں کے لئے ٹھہرایا ہی خبر دیتی ہیں نہ ماننا۔ اِس
ڈھال کو استعمال کرو بڑی بڑی کوششیں اسپر ہوئی ہیں اور یہہ سچ ہی کہ
بعض وقت وہ ٹوٹ گئی ہی لیکن وہ جنکے پاس عمانوئیل کی لڑائی کے جو
اُس نے میرے بندوں سے کی ہی نوشتے موجود ہیں گواہی دیتے ہیں کہ وہ
اُن کی بے ایمانی کے سبب بہت سے معجزے نہ دکھلا سکا۔ اِس ہتھیار کو
درستی سے ہاتھ میں لینے کے لئے یہہ چاہئے کہ کسی بات پر جو سچ ہی ایمان
نہ لانا کسی قسم کی کیوں نہ ہو یا کیسے ہی معتبر سے کیوں نہ کہی گئی ہو نہ ماننا۔

اگر وہ عدالت کی کہے تو کچھ اندیشہ نہ کرو اگر وہ رحمت کی کہے تو کچھ پرواہ نہ کرو اگر وہ اقرار کرے اگر وہ قسم کھائے کہ جو آتمانگر کے لوگ پھریں تو میں اُن کی بُرائی نہیں بلکہ بھلائی کرونگا تو بھی جو کچھ کہا گیا ہی اسکا خیال مت کرو مگر سب بات کی سچائی پر اعتراض کرو کیونکہ بے ایمانی کی ڈھال کا سنید سہے طور سے بجا سمجھنا ہی ہی اور میرے بندوں کو ایسا کرنا مناسب ہی بلکہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ اور جو اُسکے خلاف کرتا ہی مجھے پیار نہیں کرتا اور میں اُسے سوا دشمن کے اور کچھ نہ سمجھونگا ÷

(۵) ابلیس نے کہا کہ میرے فائق ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار گونگی اور بے نماز روح ہی یعنے وہ روح جو خطرہ کیسا ہی بڑا کیوں نہ ہو رحمت کے لئے پکارنے سے نفرت کرتی ہی اسلئے ای میرے آتمانگر مقیقن ہوکے اسکا استعمال کرو۔ کیا رحمت کیواسطے چلانا اگر تم میرے ہو تو ہرگز ایسا مت کرو۔ میں تم کو دلاور مرد سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہی کہ میں نے تم کو آزمائے ہوئے ہتھیاروں سے مسلح کیا ہی اسواسطے القادر کے پاس رحمت کے لئے چلانا تم سے دور ہوجیو۔ ان سبھوں کے سوا میرے پاس منگری آگ کی لکٹیاں تیر اور موت ہیں جو بہتر دستی ہتھیار ہیں اور ایسے ہیں کہ وقت پر کارگر ہوں ÷

اپنے آدمیوں کو بکتروں اور ہتھیاروں سے یوں مسلح کرنیکے بعد وہ آپ اُن سے اسطور پر مخاطب ہوکے خطاب کرتا ہی یعنے وہ بولا۔ یاد

ا ر کہ میں ہی تمہارا حقیقی بادشاہ ہوں اور تم نے قسم کھائی ہی اور عہد باندھا ہی کہ میری طرف اور میرے معاملوں میں سچے رہوگے میں کہتا ہوں اُسے یاد رکھو اور اپنے تئیں آتمانگر کے دلاور اور بہادر مرد دکھاؤ اُس مہربانی کو بھی جو میں نے بغیر تمہارے سوال کرنے کے تم پر دکھائی ہی یاد رکھو۔ میں نے تم کو ظاہری چیزیں بخشدی ہیں اسواسطے ای میرے آتمانگر کے شیر مردو اُن حقوق و انعامات اور آزادیوں و منفعتوں اور عزتوں کو جنہیں میں نے تمہیں بخشدیا ہی یاد کرکے اُن کے بدلہ میں اپنی وفاداری دکھلاؤ۔ اور اس سے زیادہ کونسا ایسا مناسب وقت اُسکے دکھانے کا ہوگا جیسا اب ہی کہ جب دوسرے چاہتے ہیں کہ میری حکومت کو جو تم پر ہی اپنے ہاتھوں میں لے لیں میں سب کچھ کہہ چکا فقط ایکبات اور باقی ہی یعنے اگر صرف اسی ایک دھکے یا صدمے میں ہم ثابت قدم رہکے اُسپر غالب آئیں تو اس میں کچھ شک نہیں ہی کہ ایک تھوڑے سے عرصہ میں تمام جہان ہمارا ہو جائیگا۔ اور ای میرے دلی دوستو جبکہ وہ دن آجائے اور میں تم کو بادشاہ شہزادے اور سردار بناؤں تو وہ ہمارے لئے کیسی مردانگی کے دن ہونگے ÷

دسواں باب

الفادر کا ابلیس پر چڑھائی کرنیکی تیاری کرنا اپنے سرداروں کو
سندیں عطا کرنا۔ اور اُنکا آتمانگر کیطرف روانہ ہونا

ابلیس نے یوں آتمانگر میں اُن کے حقیقی اور نیک بادشاہ القادر کے مقابلہ کے لئے اپنے نوکروں اور رعیتوں کو مسلح اور آمادہ کر کے شہر کے پھاٹکوں پر دوہرے نگہبان بٹھلائے اور آپ قلعہ کی طرف جو اُسکا مضبوط گھر تھا گیا۔ اُس کی رعایا بھی اپنی خواہش اور فرضی (لیکن کمینی) بہادری دکھلانے کے لئے اپنے ہتھیاروں کی ہر روز مشق کرتے اور ایک دوسرے کو جنگ کے کرتب سکھلاتے اُنہوں نے اپنے مخالفوں کو دھمکی بھی دی اور اپنے ظالم کی تعریفیں گائیں اور اُنہیں یہہ کہکے بھی دھمکایا کہ اگر معاملہ یہاں تک بڑھ جائے کہ ہمارے بادشاہ اور القادر کے درمیان جنگ واقع ہو تو اُس وقت ہم دکھلائینگے کہ ہم کیسے مرد ہیں +

اب ایسا ہوا کہ اِس تمام عرصہ میں وہ نیک بادشاہ یعنے شاہ القادر شہر آتمانگر کو اُن کے حیلہ باز بادشاہ ابلیس کے پنجۂ ظلم سے پھر نکال لینے کے لئے ایک فوج بھیجنے کی تیاری کر رہا تھا لیکن پہلے اُسنے اُنکو اپنے بیٹے عمانوئیل بہادر کے ماتحت اور پیشوائی میں بھیجنا مناسب نہ جانا پر اپنے بعض خادموں کے ماتحت۔ تاکہ پہلے اُن کے ذریعہ سے آتمانگر کی

طبیعت دریافت کرے اور یہہ کہ آیا اُن کے وسیلہ سے وہ اپنے بادشاہ کے مطیع ہوتے ہیں یا نہیں۔ فوج مذکور چالیس ہزار سے اُوپر تھی اور اُسکے سب آدمی سپاہی تھے کیونکہ وہ خود بادشاہ کے دربار سے آئے تھے اور اُسکے برگزیدہ تھے +

خدا کے کلمات۔

فوج مذکور ماتحت چار قوی سرداروں کے آتمانگر پر چڑھائی۔ اِن میں سے ایک ایک شخص دس دس ہزار جوان کا تمندار تھا اور اُنکے نام و نشان یہہ ہیں پہلے کا نام بنی رعد تھا دوسرے کا نام کپتان الزام تیسرے کا نام کپتان عدل اور چوتھے کا نام کپتان سیاست تھا یہہ تمندار تھے جنکو القادر نے آتمانگر کے پھیر لینے کے لئے روانہ کیا تھا +

اِن چار تمنداروں کو جیسا کہ مذکور ہوا بادشاہ نے آتمانگر پر چڑھائی کرنے کے لئے پہلے بھیجنا مناسب جانا کیونکہ ہر ایک جنگ میں وہ اِنہیں چاروں تمنداروں کو ہراول کے طور پر بھیجا کرتا تھا اِس سبب سے یہہ بڑے زبردست اور نا تراشیدہ مرد تھے وہ مرد جو بیڑ چھاڑ کرنے میں قابل تھے اور تلوار کے زور سے اپنی راہ بنلاتے اور اُنکی سپاہ بھی اُنہیں کی مانند تھی +

زبور ۹۰ آیت ۸

اِن تمنداروں میں سے ایک ایک کو بادشاہ نے ایک ایک نشان دیا تاکہ وہ اُڑایا جائے۔ اِسلئے کہ اُسکا دعویٰ راست تھا اور اِسلئے بھی کہ آتمانگر پر اُسکا حق تھا +

پہلے کپتان بنی رعد کو کیونکہ وہ اُسکا مقدم تھا اور اُسکو دس ہزار جوان دیے گئے تھے اُسکا نشان بردار میاں گرج تھا اُسکا بیرق سیاہ تھا اور اُسکا تمغہ تین سوزندہ بجلی تھیں ✤ (مرقس ۳ باب ۱۷ آیت)

دوسرا تُمندار کپتان الزام تھا اُسکو بھی دس ہزار جوان ملے تھے۔ اُسکے نشان بردار کا نام میاں افسوس تھا اُسکا بیرق پیلے رنگ کا تھا اُسکا تمغہ کھُلی ہوئی شریعت کی کتاب تھی جس میں سے آگ کا شعلہ نکلتا تھا ✤ (استثنا ۳۳ باب ۲ آیت)

تیسرا تُمندار کپتان عدل تھا اُسکو دس ہزار جوان دیے گئے تھے اُسکے نشان بردار کا نام میاں وحشت تھا اُسکا بیرق سُرخ اور اُسکا تمغہ جلتا تنور تھا ✤ (متی ۳ باب ۱۰ و ۱۲ آیت)

چوتھا تُمندار کپتان سیاست تھا اُسکو بھی دس ہزار جوان ملے تھے۔ اُسکا نشان بردار میاں انصاف تھا اُسکا بھی بیرق سُرخ اور اُسکا تمغہ بے پھل درخت تھا جسکی جڑ پر ایک کلہاڑی رکھی ہوئی تھی ✤ (متی ۳ باب ۱۰ آیت)

ان چاروں تُمنداروں میں سے جیسا کہ مذکور ہوا ایک ایک اپنی حکومت میں دس دس ہزار جوان رکھتا تھا اور وہ سب کے سب بادشاہ کے نزدیک بڑے دیانتدار اور اپنے لشکری کاروبار میں بڑے مضبوط تھے ✤

خیر تُمنداران مذکور اور اُن کی فوجیں اُن کے جوان سمیت اُن کے ماتحت افسروں کے ایک دن جو القادر نے مقرر کیا تھا میدان میں جمع

ہوئے اور وہاں پر نام بنام پکارے گئے اور تب وہاں پر ایسے ساز و سامان سے آراستہ کئے گئے جیسے کہ اُن کے درج اور اُس خدمت کے لائق تھے جو اب وہ اپنے بادشاہ کے لئے بجا لانے کو جاتے تھے ✤

اب ایسا ہوا کہ جب بادشاہ اپنی فوج کی گنتی لے چکا (کیونکہ یہی ہے جو جنگ کے لئے فوج کا شمار کرتا ہے) تو اُس نے تُمنداروں کو اُنکی جدا جدا سندیں دیں اور سارے سپاہیوں کے روبرو اُن کو تاکید کی اور حکم دیا کہ تم کو چاہئے کہ بڑی وفاداری اور دلیری سے اِن اسناد کی شریعت بجا لاؤ۔ اُن کی سندوں کا مضمون ایک ہی تھا اور اُن کی صورت ایک سی اگرچہ نام مقام خطاب اور تُمنداروں کے مرتبہ میں قدرے فرق رہا ہو۔ چنانچہ میں یہاں پر اُن کی سندوں کے مضمون اور خلاصہ کی تھیں کیفیت بتاتا ہوں ✤

• بزرگ القادر شہر آتما نگر کے طرف سے سند ھذا شہر آتما نگر سے جنگ کرنے کے لئے اُسکے معتمد علیہ اور شریعت تمندار کپتان بنی رعد کے نام ہیں ✤

اے بنی رعد تو جو میرے شہزور اور گرجنے والے تُمنداروں میں سے ایک اور میرے دس ہزار بہادر اور وفادار سپاہیوں پر متعین ہے اپنی اِس فوج کے ساتھ میرے نام سے خراب حال شہر آتما نگر پر چڑھ جا اور جب تو وہاں پہنچے تو پہلے صلح کی شرطیں اُن کے (متی ۱ باب ۱۱ آیت - لوقا ۱ باب ۵ آیت -)

سامھنے پیش کر اور اُنہیں حکم کر کہ ابلیس خبیث کے ظلم کا جوآ اپنے کندھے پر سے اُتار پھینکیں اور میری طرف پھریں جو اُن کا بادشاہ اور خاوند حقیقی ہوں۔ اُنہیں یہہ حکم بھی کر کہ وہ اپنے تئیں اُس سب سے جو اُسکا شہر آتمانگر میں ہے پاک کریں اور خبردار اُن کی فرمانبرداری کی سچائی کی بابت کامل دلجمعی حاصل کر لینا۔ یوں جب تو اُنہیں حکم کر چکے (اگر وہ سچ مچ تیرے حکم کو مانیں) تو تو تامقدور جہاں تک تیرے اختیار میں ہو اُس نامدار شہر آتمانگر میں میرے لئے ایک قلعہ بنا اگر وہ میرے تابعدار ہو جائیں تو تو ایک کمترین باشندے کو بھی جو اُس میں ہلتا ڈولتا یا سانس لیتا ہے مت ستا بلکہ اُن سے ایسا سلوک کر کہ گویا وہ تیرے دوست یا بھائی ہیں کیونکہ ایسوں کو میں پیار کرتا ہوں اور وہ مجھ کو عزیز ہونگے اور اُن سے کہہ کہ میں کسی وقت تمہارے پاس آؤنگا اور اُنہیں جتاؤنگا کہ میں رحیم ہوں ۔

ا تسلونیقی ۲ باب ۔ ۱۱ آیت تک ۔

لیکن اگر وہ باوجود تیرے طلب کرنے اور تیرے اقتدار ظاہر کرنے کے مقابلہ کریں اور تیری مخالفت میں اُٹھ کھڑے ہوں اور باغی ہو جائیں تو میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ کے زور سے اُن کو اپنے بس میں کرنے کے لئے اپنی ہر طرح کی جنگی قدرت طاقت اور زور کا استعمال کر۔ زیادہ خدا حافظ ۔

یوں تم اُن کی سندوں کا خلاصہ دیکھتے ہو کیونکہ جیسا میں آگے کہہ چکا ہوں کہ اُنکا مضمون وہی تھا جو باقی اور امیر منشداروں کا تھا ۔

لہٰذا ہر ایک سردار نے اپنے بادشاہ سے فرمان پا کے اُس دن جو مقرر کیا گیا تھا اور اُس جگہہ پر جو جمع ہونے کے لئے آگے سے ٹھہرائی گئی تھی ہر ایک سردار ایسی جوانمردی کے ساتھ جو اُسکے مقصد اور عہدے کے مناسب تھی حاضر ہوا چنانچہ القادر کی طرف سے سرِ ضیافت کھانے کے بعد وہ اپنے نشان اُڑاتے ہوئے اُس نامدار شہر آتمانگر کی طرف کوچ کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ کپتان بنی رعد نے ہراول کی پیشوائی کی کپتان الزام اور کپتان عدل درمیانی فوج کے حکمران ہوئے اور کپتان سیاست چنداول کا رہنما ہوا۔ چونکہ اُن کو ایک بڑا دور دراز سفر پیش تھا (کیونکہ شہر آتمانگر القادر کے دربار سے بڑے فاصلہ پر تھا) اُنہوں نے بہت سے لوگوں کے اقلیموں اور ملکوں سے سفر کیا پر راہ میں اُنہوں نے کسی کو نہ چھیڑا اور نہ کسی سے بدسلوکی کی بلکہ جہاں کہیں وہ گئے سبھوں سے بھلائی کی اور برابر سفر بھر بادشاہ ہی کے خرچ سے کھاتے پیتے گئے ۔

افسیوں ۲ باب ۱۲ و ۱۳ آیت

بہت دنوں تک اِس طرح سے کوچ کرتے ہوئے وہ آخر کو آتمانگر کی دیکھا دیکھی میں پہنچے جب اُنہوں نے اُسکو دیکھا تو منشداروں کے دلوں میں تھوڑی دیر تک شہر مذکور کی حالت پر غم چھا گیا کیونکہ اُنہوں نے

فوراً دیکھ لیا کہ کس طرح وہ ابلیس کی مرضی اور اُس کی راہوں اور اُسکے ارادوں کی طرف جُھک گیا تھا ✦

الغرض تمنداران موصوف شہر مذکور کے مقابلہ میں آپہنچے اور کان پھاٹک کی راہ لیکر وہاں پر مقام کیا (کیونکہ وہ جائے سماعت تھی) چنانچہ جب اُنہوں نے خیمہ کھڑے کئے اور اپنی مورچہ بندی کر لی تب حملہ کرنے پر آمادہ ہوئے ✦

گیارھواں باب

اِسکے بیان میں کہ اِس جرار و شاندار فوج کے دیکھنے سے ابلیس کے دل میں کیسا خوف سمایا اور کہ اِس فوج سے آتمانگر والونکو کشادہ کرنیکے لئے اُسنے کیا تدبیر کی۔ القادر بزرگ کے سرداروں کا آتمانگر کو مطیع کرنیکے لئے کوشش کرنا

دنیا دار آدمی خدا پرست لوگوں کی آراستہ زندگی کو دیکھ کر قایل ہو جاتے ہیں

اب ایسا ہوا کہ پہلے ہی جب شہر کے لوگوں نے دیکھا کہ یہ ایسی ایک جوانمرد جماعت ہے اور ایسے دلیرانہ طور پر مسلح اور ایسی خاص طرح سے آراستہ اپنے چمکیلے ہتھیار لگائے ہوئے اور اپنے بھڑکیلے نشان اُڑائے ہوئے ہے تو وہ اپنے گھروں سے باہر نکلکے دیکھنے سے باز نہ رہ سکے لیکن وہ کانیان

لومڑی ابلیس اِس ڈر سے کہ مبادا لوگ اِس دید کے بعد ایک ناگاہ دعوت پر تمنداروں کے لئے پھاٹک کھول دیں کوٹ پر سے جھٹ پٹ اُتر آیا اور اُن سب کو شہر کے اندر لیگیا اور جب اُن کو وہاں لے آیا تو اُسنے یہ جھوٹھا اور مکر آمیز کلام کرنے لگا کہ

ابلیس آتمانگر والوں کے دلوں کو اِن سرداروں کی طرف سے برگشتہ کرتا ہے۔

اے صاحبو اگرچہ تم میرے معتبر اور پیارے دوست ہو تسپر بھی میں تم کو ایک ذرا ڈانٹنے سے باز نہیں رہ سکتا کیونکہ تم نے فی الحال بڑی نادانی کی ہے کہ اُس بڑی اور زبردست فوج کو دیکھنے کے لئے باہر نکل گئے جو کل کے دِن آکے ہمارے سامنے مقیم ہوئی ہے اور اب اُنہوں نے اپنی مورچہ بندی کی ہے تاکہ نامدار شہر آتمانگر کے محاصرہ کی تیاری کریں۔ تم جانتے ہو کہ وہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں اور کس مقصد کے لئے شہر آتمانگر کے مقابل خیمہ زن ہوئے ہیں یہہ وہی ہیں جن کی بابت میں نے بہت دن ہوئے تم سے کہا تھا کہ وہ اس شہر کو تباہ کرنے کے لئے آئینگے اور

اے شیطان تیری یہہ بات جھوٹھی ہے۔

جنکے مقابلہ کے لئے میں نے دام خرچ کرکے تم کو سر سے پاؤں تک مسلح کیا ہے اور تمہارے دلوں کی بڑی قلعہ بندی بھی کی ہے۔ تو کس واسطے تم نے اُنکے پہلے ہی ظہور پر مہتاب جلانے کے لئے شور نہیں مچایا اور ان کی بابت تمام شہر میں پُکار نہیں مچائی تاکہ ہم سب اپنی پناہ کے لئے ٹھیکا بناتے اور بڑی ہانک پکار کے ساتھ اُن کا استقبال کرنے کے لئے طیار رہتے۔ اگر تم ایسا کرتے

تو اپنے تئیں میری مرضی کے مطابق مرد کر دکھاتے برعکس اسکے جو کچھ تم نے کیا ہی اُس سے تم نے مجھے نیم خوفناک بنایا ہی میں اسلئے نیم خوفناک کہتا ہوں کہ جب وہ اور ہم بھالا چلانے لگیں تو میں تم کو اُن کے مقابلہ میں زیادہ تر ٹھہرے میں بے ہمت پاؤنگا کس واسطے میں نے ایک چوکیدار کو حکم کیا اور تم کو بھی کہ پھاٹکوں پر اپنے دو پہرے پہرے مقرر کرو کس واسطے میں نے تم کو لوہے کی مانند سخت بنانے میں کوشش کی ہی اور تمہارے دل کو چکّی کے تڑے پاٹ کی مانند۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہہ اسواسطے تھا کہ تم اپنے تئیں عورت کر دکھلاؤ اور ایک بے عیب جماعت کی مانند باہر جا کے اپنے قاتل دشمنوں پر نظر کرو۔ چھپی چھپی اپنی پناہ کے لئے مضبوط بیٹھکا بناؤ نقارہ بجاؤ اور جنگیوں کے طور پر جمع ہو تاکہ ہمارے دشمن جانیں کہ پیشتر اُسکے کہ ہم اِس دل کو جیتیں وہاں اور بھی بہادر مرد شہر آتمانگر میں باقی ہیں ✣

شیطان خدا کے کلام کے خادموں سے اسلئے ڈرتا ہی کہ اُسے خوف ہی کہ وہ آتمانگر والوں کو اُس کے مخالف کر دینگے۔

شیطان آتمانگر والوں کو اُکساتا ہی کہ خدا کے کلام کے خادموں کی مخالفت کریں۔

اب میں ڈانٹنا موقوف کرونگا اور زیادہ تم کو نہ جھڑکونگا لیکن میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ آگے کو مجھے ایسا کام نہ دکھلاؤ۔ آگے کو کوئی آدمی تم میں سے بغیر پہلے مجھ سے حکم پانے کے اپنا سر تک شہر آتمانگر کی شہرپناہ سے نہ اُٹھائے۔ اب تم نے میری سُنی تم ویسا ہی کرو جیسا میں نے تمہیں حکم کیا ہی اور اِس طرح سے تم مجھے اپنے ساتھ امان سے رہنے دوگے تاکہ

جیسا میں اپنی حفاظت کروں ویسا ہی تمہاری سلامتی اور عزّت کی بھی ۔ اُنکا خدا حافظ ✣

اب کہ شہر کے باشندے عجیب طور سے متبدّل ہو گئے وہ ڈر کے مارے ایسے خوف زدہ ہو گئے کہ شہر آتمانگر کی گلیوں اور کوچوں میں اِس سرے سے اُس سرے تک دوڑتے اور پکارتے پھرے۔ مدد مدد وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو اُلٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں۔ نہ اُن میں کا کوئی بعد اسکے چُپ رہ سکا لیکن ہنوز مست ہیں آدمیوں کی مانند چلایا کئے کہ ہماری صلح اور لوگوں کے ستیاناس کرنیوالے یہاں بھی آئے ہیں بلکہ یہہ خبر ابلیس کو پہنچی۔ ہاں اُس نے اپنے دل میں کہا اِسکو میں خوب پسند کرتا ہوں اب یہہ وہی ہی جو میں چاہتا تھا اب تم اپنی فرمانبرداری اپنے بادشاہ کی طرف ظاہر کرتے ہو۔ تم اسی جگہہ پر قایم رہو اور تب اگر وہ لے سکتے ہیں تو شہر کو اُنہیں لینے دو ✣

جب گنہگار شیطان کے خوشنود ہوتے ہیں تو وہ خدا ترسی پر غضبناک ہوتے ہیں

بھلا بادشاہ کی فوج شہر آتمانگر کے سامھنے تین روز تک بھی پڑی رہنے نہ پائی تھی کہ کپتان بنی رعد نے اپنے قرناچی کو فرمایا کہ کان پھاٹک پر جا اور وہاں بزرگ القادر کے نام سے آتمانگر والوں کو طلب کر کہ وہ اُس پیغام کو سُن جائیں جو تو اپنے آقا کے نام سے اُنکے لئے لایا ہی۔ چنانچہ قرناچی مذکور جسکا نام خبردار کیا تم سُنتے ہو تھا بموجب حکم کے کان پھاٹک پر گیا اور وہاں پر سماعت کے واسطے قرنا پھونکا لیکن وہاں کوئی نہ نکلا جو حاضر ہو کے



قرناچی کا انسان روح کو دعوت کرنا صفحہ ٦٢

جواب دے یا اُسکی بات کا کچھ لحاظ کرے کیونکہ ابلیس نے اُنکو ایسا ہی حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ قرناچی اپنے تمندار کے پاس لوٹ گیا اور جو کچھ کہ اُس نے کیا تھا اور اپنی ناکامیابی کا حال بھی اُس سے بیان کیا اسپر تمندار موصوف غمگین ہوا اور قرناچی سے کہا کہ اچھا اپنے ڈیرے کو جاؤ۔

وہ شنوا نہ ہونگے۔

کپتان بنی رعد نے اپنے قرناچی کو کان پھاٹک پر پھر بھیجا تاکہ آگے کی طرح سماعت کے لئے نرسنگا پھونکے لیکن چونکہ وہ اپنے بادشاہ ابلیس کے حکم کی طرف از حد متوجہ تھے اُنہوں نے دروازہ کو بند ہی رکھا نہ تو کوئی باہر آیا اور نہ اُنہوں نے اُسے کچھ جواب دیا ۔

تب تمنداروں اور دوسرے افسروں نے ایک جنگی مجلس اکٹھی کی اور سوچنے لگے کہ شہر آتماگر کے جیتنے کے لئے کیا تدبیر کی جائے اور اپنی اپنی سندوں کے مضمون پر بغور ملاحظہ کرنے اور آپس میں بحث کرنے کے بعد اُنہوں نے یہ ٹھہرایا کہ قرناچی مذکور کی معرفت اُس شہر کو سماعت کے لئے ایک اور پیام بھیجیں اور اُنہوں نے کہا اگر وہ اُس سے بھی انکار کریں اور شہر مذکور ہنوز ہٹ کرتا رہے تو اُنہوں نے قصد مصمم کیا بلکہ قرناچی سے کہہ بھی دیا کہ اُن سے ایسا کہے کہ جس طرح سے ہو وہ اُن کو بزور اپنے بادشاہ کی اطاعت میں لانے کے لئے کوشش کریں ۔

لوقا ١٤ باب ٢٣ آیت۔

چنانچہ کپتان بنی رعد نے اپنے قرناچی کو فرمایا کہ کان پھاٹک پر پھر جاؤ اور بزرگ بادشاہ القادر کے نام سے ایک بڑی بلند آواز سے دعوت

کروکہ وہ فی الفور بادشاہ کے تشنداران شریفان کی باتیں سُننے کے لئے
کان پھاٹک پر حاضر آئیں - غرض قرناچی گیا اور جو حکم اُسے ہوا تھا اُسنے
بجالایا یعنے وہ کان پھاٹک پر گیا اور اپنا نرسنگا پھونکا اور تیسری دفعہ
آتمانگر والوں کو پیام دیا - علاوہ اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ اگر وہ حکم ماننے
میں ہنوز اِنکار کرینگے تو بادشاہ کے تشنداریں بڑی قوت [یسعیاہ ۶۵ باب ۱۱ آیت]
کے ساتھہ اُن پر حملہ آور ہونگے اور بزور اُنکو اپنی اِطاعت میں لانے کی کوشش
کرینگے ۞

تب امیر خودمختار جو شہر کا حاکم اور شہر آتمانگر کے پھاٹکوں کا نگہبان
تھا اُٹھہ کھڑا ہوا (یہہ خودمختار وہی برگشتہ شخص تھا جسکا ذکر آگے ہوچکا ہی)
اور لمبی چوڑی اور اُلٹی پُلٹی باتیں کرکے قرناچی سے پوچھا کہ تو کون ہی اور کہاں
سے آیا اور پھاٹک پر ایسی ہیبت ناک آواز کرنے اور شہر آتمانگر کے خلاف
ایسی غیر برداشتنی باتیں بولنے کا کیا سبب ہی ۞

قرناچی نے جواب دیا کہ میں تشندار شریف یعنے کپتان بنی رعد کا جو بزرگ
بادشاہ القادر کی فوج کا سردار ہی خادم ہوں جسکے خلاف تو نے مع تمام شہر
آتمانگر کے بغاوت کی اور لات اُٹھائی ہی اور میرا آقا تشندار موصوف اِس شہر
کے اور تیرے لئے جو اِسکا ایک رُکن ہی ایک خاص پیام رکھتا ہی جسکو اگر تم
جو آتمانگر کے باشندے ہو صلح کے ساتھہ سُنو تو بہتر ہی ورنہ تم کو اِسکا عوض
بھگتنا پڑیگا ۞

تب امیر خود مختار بولا کہ میں تمہاری باتیں اپنے مالک کے پاس پہنچاؤنگا اور دیکھوں کہ وہ کیا کہتا ہی ✣

لیکن قرناچی نے جلدی سے یہہ کہکے جواب دیا کہ ہمارا پیام دیوابلیس کے لئے نہیں ہی بلکہ اِس آفت زدہ شہر آتمانگر کے لئے ہی سو ہم نہ تو اسکا کچھ لحاظ کرینگے کہ اُس نے کیا جواب دیا ہی نہ اور کسی کا جو اُسکے لئے جواب دے ہم اِس شہر پر بھیجے گئے ہیں تاکہ اُسکو اِس ابلیس کی بیرحمی کے ظلم سے چھڑائیں اور کہ اُسکو ترغیب دیں کہ وہ آگے کی طرح اپنے عظیم الشان بادشاہ القادر کی تابعداری اختیار کرے ✣

تب امیر خود مختار نے کہا کہ میں تمہارا پیام شہر کو پہنچاؤنگا ✣

قرناچی نے تب جواب دیا ای صاحب ہمیں فریب نہ دو مبادا ایسا کرکے تم آپ اپنے تئیں زیادہ تر فریب دو علاوہ اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ ہم نے یہہ قصد کیا ہی کہ اگر تم صلح کے طور پر اپنے تئیں تابعدار نہ بناؤگے تو ہم تم سے جنگ کرینگے اور تم کو بزور اپنے ماتحت کر لینگے۔ اور جو میں ابھی تم سے کہتا ہوں اُس کی سچائی کا تمہارے لئے یہہ نشان ہوگا کہ کل کے دن تم سیاہ جھنڈے کو اُس کی گرم اور سوزندہ بجلیوں کے ساتھ اِس پہاڑ پر کھڑا کیا ہوا دیکھوگے یہہ تمہارے بادشاہ کے خلاف دھمکی اور تم کو اپنے خداوند اور حقدار بادشاہ کی طرف پھیرنے کے لئے ہمارے قصد کی ایک علامت ہوگی ✣

چنانچہ امیر خود مختار مذکور دیوار کے پاس سے ہٹا اور قرناچی لشکرگاہ میں آیا۔ جب قرناچی لشکرگاہ میں آپہنچا تو قوی بادشاہ القادر کے تمندار اور افسران باہم اکٹھے آئے تاکہ دریافت کریں کہ اُس نے سماعت حاصل کی یا نہیں اور کہ اُسکے پیام کا نتیجہ کیا ہوا۔ چنانچہ قرناچی یہہ کہکے بولا کہ جب میں نے اپنا نرسنگا پھونکا اور شہر کو سماعت کے لئے باواز بلند پکارا تو امیر خود مختار جو شہر کا حاکم اور پھاٹکوں کا نگہبان ہی میرے نرسنگے کی آواز سُنکے آیا اور دیوار پر جھانک کے مجھ سے پوچھا کہ تو کون ہی اور کہاں سے آیا اور ایسے شور کرنے کا کیا سبب ہی۔ تب میں نے اُس سے اپنا پیام کہا اور یہہ بھی بتایا کہ کسکے حکم سے میں اُسے لایا ہوں اِسپر اُس نے کہا کہ میں اُسے حاکم سے اور آتمانگر سے کہونگا اور تب میں اپنے امیروں پاس لوٹ آیا ✣

تب بہادر بنی رعد بولا اوہ۔ ہم تھوڑی دیر اور اپنے سورچوں میں چُپ چاپ پڑے رہیں اور دیکھیں کہ یہہ باغی کیا کرتے ہیں ✣

نفسانی آدمی انجیل کی منادی کے سننے کی بابت تغیر کرتا ہی

بارھواں باب

القادر کے سرداروں کا آتمانگر کو شنوائی کی طرف مخاطب ہونا اور اُسکو اپنا پیام سُنانا

اب ایسا ہوا کہ جب وہ وقت آپہنچا کہ آتمانگر کی طرف سے بنی رعد بہادر اور اُسکے رفیقوں کے لئے بارعام کیا جائے تو یہہ حکم جاری کیا گیا کہ القادر کی لشکرگاہ کے سب مردان جنگ ایکدل ہو کے اپنے ہتھیار اُٹھائیں اور اپنے تئیں طیار رکھیں کہ اگر آتمانگر سماعت کرے تو فوراً اُسکو رحمت کے لئے قبول کریں اور اگر نہ سُنے تو اُسکو بزور قابو میں لائیں۔ غرض جب وہ دن آیا تو قرناچیوں نے سرتاسر تمام لشکرگاہ میں نرسنگا پھونکا کہ مردان جنگ اُس کام کے لئے جو آج ہوگا طیار ہو رہو۔ لیکن جب آتمانگر کے اندر والوں نے القادر کی لشکرگاہ میں سرتاسر قرنا کی صدا سُنی تو اس خیال سے کہ یہہ اور کیا ہو سکتا ہی بجز اسکے کہ وہ ہماری جماعت پر دھاوا ماریں اُنکے دل میں پہلے تو ہلچل پڑا لیکن بعد اسکے کہ اُن کو کچھہ قرار ہوا اُنہوں نے بھی جہاں تک اُن سے ہو سکا لڑائی کے لئے طیاری کی تاکہ جب وہ حملہ کریں تو اُن سے مقابل ہوں نہیں تو اپنی حفاظت ہی سہی +

خیر جبکہ روز مخصوص پہنچا تو بنی رعد نے شہر والوں کے جواب سُننے کا عزم کیا اسواسطے اُس نے اپنے قرناچی کو پھر روانہ کیا کہ آتمانگر کو اطلاع

ذکریاہ ۹ باب ۱۱ آیت۔

دے تاکہ وہ اُس پیغام کو جو وہ القادر کیطرف سے لانے ہیں سُنے۔ چنانچہ وہ گیا اور قرنا پھونکا اور شہر کے لوگ دیواروں کے اُوپر چڑھہ آئے لیکن اُنہوں نے کان پھاٹک کو جہانتک ہو سکا بڑی مضبوطی سے بند کر لیا۔ جب وہ دیوار کے اُوپر چڑھہ آئے تو کپتان بنی رعد نے خداوند ناظم کو دیکھنے چاہا لیکن خداوند بے اعتقادی اُسوقت کا ناظم تھا کیونکہ وہ نفسانیت کے خداوند کی جواز میں تھا۔ چنانچہ حضرت بے اعتقاد نے دیوار پر چڑھکے اپنے تئیں ظاہر کیا لیکن جب کپتان بنی رعد نے نگاہ بلند کرکے اُسپر نگاہ کی تو زور سے چلا اُٹھا کہ یہہ وہ نہیں ہی۔ خداوند فہم کہ شہر آتمانگر کا قدیم خداوند ناظم کہاں ہی میں اُسی کو اپنا پیام دینا چاہتا ہوں +

تب وہ خبیث (کیونکہ ابلیس بھی آپہنچا تھا) کپتان سے یوں مخاطب ہوا۔ کپتان صاحب تم نے اپنی دلاوری سے آتمانگر کو اپنے بادشاہ کا مطیع کرنے کے لئے چار مرتبہ اطلاعنامہ دیا ہی لیکن میں نہیں جانتا کہ اس اقتدار سے تم نے یہہ کیا ہی اور نہ میں فی الحال اس مقدمہ میں تم سے باحثہ کرونگا میں فقط یہہ پوچھتا ہوں کہ اس تمام دوڑ دھوپ کا سبب کیا ہی یا اگر تم اپنی حقیقت کو پہچانو تو تم کیا کروگے +

تب کپتان بنی رعد نے جس کے بیرق سیاہ اور جسکا تمغہ تین سوزندہ بجلیاں تھیں اُس خبیث اور اُس کی باتوں کا لحاظ نکرکے آتمانگر سے

بنی رعد شنوائی حاصل کرتا ہی۔

آپ خود یوں متکلم ہوا ای بدبخت اور باغی آتانگر یہہ تجھ کو معلوم ہو کہ اُس نہایت رحیم بادشاہ یعنے بزرگ بادشاہ القادر میرے آقا نے مجھ کو سند دیکے تمہارے پاس بھیجا ہی تاکہ تمہیں اُس کی اطاعت میں لاؤں (یہہ کہکے اُس نے شہر کو اپنی بڑی مہر دکھلائی) اور اگر تم میرے اطلاع کرنے پر مطیع ہو جاؤ تو تم سے اپنے دوستوں یا بھائیوں کی طرح پیش آؤں لیکن اُس نے یہہ بھی کہا ہی کہ اگر تابعدار ہونے کی اطلاع پانے کے بعد تم ہٹ اور بغاوت کرو تو تم کو بزور اپنے قبضہ میں کرلوں ÷

تب کپتان الزام اُٹھہ کھڑا ہوا۔ اور بولا (اُس کے ایبرق پیلے رنگ کے تھے اور اُسکا تمغہ شریعت کی کُھلی ہوئی کتاب تھی) سُن آتانگر تو ای آتانگر ایک

رومی ۳ باب ۱۰ اور ۱۹ سے ۲۳ آیت اور ۱۹ باب ۱۷ و ۱۸ آیت۔

مرتبہ معصومیت میں مشہور تھا لیکن اب تو جھوٹھہ اور فریب میں پڑ گیا ہی تو نے سُنا ہوگا جو میرے بھائی کپتان بنی رعد نے کہا اور یہی تمہاری دانائی ہی اور تمہاری نیکبختی ہوگی کہ تم جھک جاؤ اور صلح اور رحمت کی شرطوں کو جب پیش کی جائیں تو اُنہیں قبول کرلو خصوصًا جب اُس کی طرف سے پیش کی جائیں جسکے خلاف تو نے بغاوت کی ہی اور اُس کی طرف سے جس میں ایسی قدرت ہی کہ تجھے پارہ پارہ کر ڈالے کیونکہ ہمارا بادشاہ القادر ایسا ہی ہی اور جبکہ وہ غصہ ہو تو کیا کوئی شی اُسکے

۵۰ زبور ۲۱ و ۲۲ آیت۔

سامھنے کھڑی رہ سکتی ہی۔ اگر تم کہو کہ ہم نے گناہ نہیں کیا نہ ہمارے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی تو تمہارے سارے اعمال جس دن

سے کہ تم نے اُس کی اطاعت کا جوا اپنے کندھے پر سے اُتار پھینکا ہی (اور وہی تمہارے گناہ کا شروع تھا) بخوبی تمہارے خلاف گواہی دینگے۔ اُس ظالم کی باتیں سُننے اور اُسکو اپنا بادشاہ بنانے سے

لوقا ۱۱ باب ۲۰ و ۲۱ آیت۔

تمہارا اور کیا مطلب ہی۔ اور ہمارے مقابلہ میں ہتھیار اُٹھانے سے جو تمہارے بادشاہ کے ایماندار خادم ہیں اور ہم پر اپنے پھاٹکوں کو بند کرنے سے تمہارا کیا مطلب ہی پس محکوم ہو اور میرے بھائی کی دعوت کو قبول کرو اور رحمت کے وقت میں تاخیر نہ کرو بلکہ اپنے مدعی سے جلد میل کرلو۔ ای آتانگر ابلیس کی مکر آمیز خوشامدوں میں پڑکے اپنے تئیں رحمت سے باز مت رکھو اور ہزاروں خرابیوں میں اپنے تئیں مت ڈالو شاید اُس کی فریب بازی سے تجھے یہہ یقین کرنے کی ہمت ملے کہ ہم اِس خدمت میں اپنا فایدہ ڈھونڈھتے ہیں لیکن جان رکھو کہ بادشاہ کی فرمانبرداری اور تمہاری خوشوقتی کی چاہ کے سبب سے ہم نے یہہ جوکھم اپنے اُوپر لی ہی ÷

آتانگر میں تجھ سے پھر کہتا ہوں تو اسکو سوچ کہ آیا یہہ حیرت انگیز فضل ہی یا نہیں کہ القادر اپنے تئیں اسقدر حلیم بناتا ہی کہ اب

۲ قرنتی ۵ باب ۱۸ سے ۲۱ آیت۔

وہ ہمارے وسیلہ سے تمہارے ساتھہ التجا اور شیریں ترغیب کے طور پر بحث کرتا ہی کہ تم اپنے تئیں اُسکا مطیع بناؤ۔ کیا وہ تمہاری اسقدر احتیاج رکھتا ہی جیسا ہمیں یقین ہی کہ تم اُسکے محتاج ہو ہرگز نہیں وہ رحیم ہی اسلئے نہیں چاہتا ہی کہ آتانگر مرے بلکہ یہہ کہ وہ اُسکی طرف پھرے اور جئے ÷

تب کپتان عدل جسکا بیرق سُرخ اور جسکا تمغہ جلتا تنور تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا - اے شہر آتمانگر کے باشندو جواب تک بادشاہ القادر کے خلاف بغاوت اور گمراہی کے کردار میں رہے ہو تم پر واضح ہو کہ ہم آج کے دن اِس مقام پر اپنا پیغام اپنے دل سے بناکے نہیں لائے ہیں نہ اپنے جھگڑے کا بدلا لینے کو آئے ہیں پر ہمارے بادشاہ اور آقا نے ہم کو بھیجا ہے تاکہ تم سے اُس کی اطاعت اختیار کرائیں پر اگر تم صلح کے ساتھ تابعدار ہونے سے اِنکار کروگے تو ہم کو حکم ہے کہ تم کو بزور اُسکے تابع میں لائیں - تم ہرگز اپنے دل میں یہہ خیال نہ کرو اور نہ وہ ظالم اِبلیس تم کو ایسا خیال کرنیکی ترغیب دینے پائے کہ ہمارا بادشاہ اپنی قدرت سے تمہیں زیر کرنے اور اپنے قدموں کے نیچے رکھنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ وہ ساری چیزوں سے قدیم ہے اور

ملاکی ۴ باب ۱ آیت
۲ پطرس ۳ باب ۱۰ آیت

اگر وہ پہاڑوں کو چھوئے تو وہ دُھواں ہوکے اُڑ جائیں پر بادشاہ کی رحمت کا دروازہ ہمیشہ کھُلا نہ رہیگا کیونکہ وہ دن جو بھٹی کی مانند جلیگا اُسکے سامھنے ہے ہاں وہ بڑی تیزی سے آتا ہے وہ اُونگھتا نہیں +

اے آتمانگر کیا یہہ تمہاری نگاہ میں چھوٹی بات ہے کہ ہمارا بادشاہ اِسقدر آزردہ کیا جانے کے بعد بھی اپنی رحمت کو تمہارے آگے پیش کرتا ہے ہاں وہ ہنوز اپنے سُنہلی عصا کو تمہارے لئے بڑھاتے ہے اور اپنے پھاٹک کو ہنوز تمہارے خلاف بند ہونے نہ دیگا کیا تم یہہ کرنے کے لئے اُسے

ایوب ۲۶ باب ۱۴ و ۱۵ آیت
و زبور ۷ آیت یسعیاہ ۶۶ باب ۱۵ آیت -

غضبناک کروگے - اگر ایسا ہو تو جو میں نے کہا ہے اُسے یاد رکھو کہ وہ تمہارے لئے ابد تک کھُلا نہ رہیگا - اگر تم کہو کہ میں اُسے نہ دیکھونگا تسپر بھی جان رکھو کہ عدالت اُسکے سامھنے ہے اسواسطے تم اُسپر اعتماد رکھو - ہاں اِسواسطے کہ وہاں غضب موجود ہے ہوشیار رہو شاید وہ تمہیں اپنے حملہ میں نہ لے تب تم ایک بڑے کفارہ سے بھی مخلصی نہ پاؤگے - کیا وہ تمہاری دولت کی چاہ کریگا نہیں نہ تو سونے کی اور نہ تمام لشکر جرار کی - اُس نے اپنا تخت عدالت کے لئے طیار کیا ہے کیونکہ وہ آگ کے ساتھ اور اپنی گاڑیوں کے ساتھ جو بگولے کی مانند ہیں آئیگا تاکہ وہ اپنے غصہ کو غضبناک کرے اور اپنی سرزنشوں کو آگ کے شعلے بنائے اسواسطے اے آتمانگر خبردار رہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب تو شرارت کی عدالت پوری کر چکے تو اِنصاف و عدل تم کو پکڑ لے +

اب ایسا ہوا کہ جب کپتان عدل شہر آتمانگر سے یہہ کلام کر رہا تھا تو بعضوں نے دریافت کیا کہ اِبلیس تھرتھرا گیا لیکن وہ اپنی شکل بڑھاتا گیا

حزقیل ۲۲ باب ۱۴ آیت -

اور کہا اے اندوہگین شہر آتمانگر کیا تم اب بھی ہم کو جو تمہارے بادشاہ کے ایلچی ہیں اور جو تم کو زندہ دیکھنے سے شادمان ہونگے اپنے اندر لینے کے لئے پھاٹک نہ کھولوگے - کیا اُس دن تمہارا دل قائم رہیگا یا تمہارے ہاتھ مضبوط ٹھہرینگے جبکہ وہ عدالت میں تمہارے ساتھ معاملہ کریگا - کیا تم اُس غضب کے دریا کو جو ہمارے بادشاہ نے اِبلیس اور اُسکے

فرشتوں کے لئے طیار کیا ہی بجبر پینے کی برداشت کرسکوگے جیسا کوئی شُشیریں شراب کو پیتا ہی سوچو سوچو سویرے سوچو +

تب چوتھا تُمندار اُٹھہ کھڑا ہوا یعنے وہ شریف کپتان سیاست اور بولا ای شہر آتما نگر جو ایک مرتبہ نامدار تھا لیکن اب بے پھل شاخ کی مانند ہی جو ایک مرتبہ عالی رُتبہ لوگوں کی خوشنودی تھا لیکن اب اطمیں کا ماند ہی میری بھی سُن اور اُن باتوں پر جو میں تجھے بزرگ القادر کے نام سے کہونگا کان دھر۔ دیکھہ کلہاڑی درختوں کی جڑ پر دھری ہی اسلئے جو درخت اچھے پھل نہیں لاتا سو کاٹا جاتا اور آگ میں ڈالا جاتا ہی + (متی ۳ باب ۱۰ آیت)

ای شہر آتما نگر تو ابتک یہہ بے پھل درخت رہا ہی تو سوا کانٹوں کے اور کچھہ نہیں لایا۔ تیرے بُرے پھل تیری بابت کہتے ہیں کہ تو اچھا درخت نہیں ہی تیرے انگور زہر کے انگور ہیں تیرے خوشے تلخ ہیں۔ (استثنا ۳۲ باب ۳۲ آیت) تو نے اپنے بادشاہ سے بغاوت کی ہی اور دیکھہ ہم ہی جو القادر کی قوت اور طاقت ہیں وہ کلہاڑی ہیں جو تیری جڑوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ بھلا اب تو کیا کہتا ہی کیا تو پھریگا۔ میں تجھہ سے پھر کہتا ہوں کہ پیشتر اُس سے کہ پہلا ضرب دیا جائے مجھے بتا کیا تو پھریگا۔ ہماری کلہاڑی پیشتر اُسکے کہ تیری جڑ کے اُوپر رکھی جائے پہلے ہی سے تیری جڑ کے آگے ضرور رکھی جائیگی پیشتر اُسکے کہ قصاص کے طور پر وہ تیری جڑ پر رکھی جائے پہلے

وہ ضرور دھمکی کے طور پر تیری جڑ کے آگے رکھی جائیگی اور انہیں دونوں کے درمیان تجھہ سے توبہ طلب کی جاتی ہی اور یہی ساری مُہلت ہی جو تجھے ملتی ہی۔ بتلا تو کیا کریگا تو پھریگا یا کہ میں ماروں۔ اگر میں وار کروں تو ای آتما نگر تم ڈھائے جاؤگے کیونکہ مجھے حکم ہی کہ اپنی کلہاڑی نہ صرف تیری جڑوں کے آگے رکھوں پر اُسکے اُوپر بھی رکھہ دوں اور بجز اسکے کہ تو ہمارے بادشاہ کی تابعداری اختیار کرے اور کوئی شے اِس قصاص سے مجھے باز نہیں رکھہ سکتی۔ پس ای آتما نگر اگر رحم نہ رُوکے تو تو بجز کاٹے جانے اور آگ میں ڈالے اور جلائے جانے کے اور کِس کام کے لایق ہی +

ای آتما نگر صبر اور تحمّل ہمیشہ کام نہیں کرتے وہ ایک دو یا تین سال ایسا کرسکتے ہیں لیکن اگر تو تین برس تک بغاوت کرکے خشمناک کرے (اور تو فی الحال اِس سے زیادہ کرچکا ہی) تو انجام کیا ہوگا بجز اِس کے کہ اُسے کاٹ ڈال بلکہ بعد اُسکے کاٹ ہی ڈالنا۔ اور (لوقا ۱۳ باب ۹ آیت) کیا تو خیال کرتا ہی کہ یہہ فقط دھمکیاں ہیں یا یہہ کہ ہمارا بادشاہ اپنی بات پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہی ای آتما نگر تو ہمارے بادشاہ کے کلام کو جبکہ گنہگار اُسے ہلکا یا سُبک سمجھیں فقط دھمکی ہی نہیں بلکہ آگ کے جلتے ہوئے انگارے پائیگا +

تو نے ایک مدّت سے زمین کو عبث رُوک رکھا ہی اور کیا تو ہنوز ایسا ہی بنا رہیگا تیرا گناہ اِس فوج کو تیری دیواروں تک لایا ہی اور کیا

وہ اِسکو عدالت میں لیجائے تاکہ تیرے شہر میں خون بہایا جائے۔ تونے سُنا ہی جو کچھ کہ اُن تمُنداروں نے کہا لیکن تسپر بھی تو اپنے پھاٹکوں کو بند کئے رہتا ہی۔ بول اَی آتمانگر بول کیا تو ہنوز ایسا ہی کرتا رہیگا یا تو صلح کی شرطوں کو منظور کریگا ✣

تیرھواں باب

القادر بزرگ کے شریف تمُنداروں کے پیام کا جواب جو ابلیسوں نے دیا اور دونوں جانب سے لڑائی کی طیاری ہونا

اِن چاروں امیر تمُنداروں کی دلیرانہ کلام کے سُننے سے آتمانگر والوں نے اِنکار کیا لیکن اُس کی ایک صدا نے کان پھاٹک کو مارا اگرچہ اسکا زور اُسکو توڑ کے کھول نہ سکتا۔ غرض اِن سوالوں کے جواب کی طیاری کے لئے شہر مذکور نے کچھ مُہلت چاہی۔ تب تمُنداروں نے اُن سے کہا کہ اگر تم میاں بیجا توقف کو جو شہر میں رہتا ہی ہمارے لئے نکالدو تاکہ ہم اُسے اُسکے اعمال کے مطابق سزا دیں تب ہم تمہیں سوچنے کے لئے مُہلت دینگے لیکن اگر تم اُسے آتمانگر کی دیوار پر سے ہمارے لئے پھینک نہ دوگے تو ہم تم کو کسی طرح کی مُہلت نہ دینگے۔ کیونکہ اُنہوں نے کہا

جب تک بیجا توقف نامے آتمانگر میں سانس لیتا ہی ہر ایک اچھے خیال درہم برہم رہینگے اور سوا شرارت کے اور کچھ برپا ہونے نہ پائیگا ✣

تب اِبلیس جو وہاں حاضر تھا اپنے بیجا توقف کو گنوانا گوارا نہ کرکے اِسلئے کہ وہ اُسکا متکلم تھا خود اُنہیں جواب دینے کا قصد کرنے چاہا لیکن پھر اپنے اِرادہ کو بدلکے اُس وقت کے خداوند ناظم یعنے خداوند بے اِعتقادی کیطرف مخاطب ہوکے اُس سے کہا کہ میرے خداوند تم اِن بھگوڑوں کو جواب دو اور زور سے بولو تاکہ آتمانگر والے تمہاری باتیں اور سمجھیں ✣

چنانچہ بے اِعتقادی نے اِبلیس کے حکم سے بولنا شروع کیا اور کہا اَی صاحبو ہم دیکھتے ہیں کہ تم یہاں پر ہمارے بادشاہ کو گھبرانے اور شہر آتمانگر کو اِیذا دینے کے لئے اُسکے مقابل خیمہ زن ہوئے ہو لیکن ہم یہہ نہیں جاننے چاہتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو اور ہم یہہ بھی یقین نہ کرینگے کہ تم کون ہو البتہ تم اپنے ہولناک کلام میں ہم سے کہتے ہو کہ تم کو یہہ اِقتدار القادر کی طرف سے ملا ہی لیکن کس حق سے وہ تمکو اسکے کرنے کا حکم دیتا ہی اِس سے بھی ہم اِسوقت بے علم رہا چاہتے ہیں ✣

تم نے اِقتدار مذکور کے بموجب اِس شہر کو طلب بھی کیا ہی کہ اپنے مالک کو ترک کرے اور حمایت کے لئے اپنے تئیں القادر بزرگ یعنے تمہارے بادشاہ کے سپرد کرے اور خوشامد کی راہ سے اُسے کہتے

ہو کہ اگر وہ یہہ کرے تو وہ اُس کی پچھلی خطاؤں سے درگذر کریگا اور
اُن سے اُسکو متہم نہ کریگا ❊

علاوہ اِسکے تم نے آتانگر کو خوف دلانے کے لئے یہہ دھمکی بھی
سُنائی ہو کہ اگر وہ تمہاری مرضی بجالانے پر راضی نہ ہو تو تم اُسے
بڑی سخت ہلاکت میں ڈالوگے ❊

اب ای تُندارو تم کہیں سے کیوں نہ آئے ہو اور تمہاری غرض کیسی
ہی راست کیوں نہ ہو تو بھی تم جان رکھو کہ نہ تو میرا آقا اِبلیس نہ میں
بے اِعتقادی جو اُسکا خادم ہوں اور نہ ہمارا بہادر آتانگر تمہاری شخصیت
یا پیام یا اُس بادشاہ کا جسے تم کہتے ہو کہ اُس نے تمہیں بھیجا ہی کچھ
لحاظ کرینگے۔ اُس کی قدرت اُس کی بزرگی اور اُسکے
انتقام سے ہم نہیں ڈرتے اور ہم تمہاری درخواستوں کی متابعت مطلق اِختیار
نہ کرینگے ❊

بے ایمانی کی صحیح تصویر۔

تم جو ہم سے لڑائی کرنے کی دھمکی سُناتے ہو اُس میں بھی جہانتک
ہو سکیگا ہم اپنے تئیں بچائینگے اور تم یہہ بھی جان رکھو کہ ہم بھی تمہارے
مقابلہ کے لئے کچھ کم نہیں ہیں اور قصہ کوتاہ میں تم سے کہتا ہوں کہ
ہم تم کو ایک آوارہ گرد بھگوڑی جماعت سمجھتے ہیں جو اپنے بادشاہ کی
اِطاعت سے روگردان ہو کے دنگیت کے طور پر اُٹھے ہو اور جگہہ بجگہہ
گھومتے اور دیکھتے پھرتے ہو کہ اپنی خوشامدوں سے جن میں تم ماہر ہو اور

اپنی دھمکیوں سے جن سے تم یہہ خیال کرتے ہو کہ کسی نادان بستی یا
شہر یا ملک کو ڈراکے اُن کو اُن کی جگہہ سے بھگا دو اور آپ اُن کو
لے لو لیکن آتانگر اُن میں سے نہیں ہی ❊

القصہ ہم تم سے خوف زدہ نہیں ہوتے ہم تم سے نہیں ڈرتے
اور نہ ہم تمہاری درخواست پر عمل کرینگے۔ ہم اپنے پھاٹکوں کو تم پر بند
رکھینگے اور تم کو اپنے مقام میں گھسنے نہ دینگے۔ نہ ہم تم کو اِس طرح سے
بہت دن تک اپنے سامھنے ٹکنے دینگے ہم اپنے
لوگوں کو اطمینان میں رکھینگے۔ تمہارا ظہور انہیں گھبراتا ہی۔ لہٰذا اپنا
تان توبڑا اُٹھاؤ اور یہاں سے چلدو نہیں تو ہم
اپنی دیواروں پر سے تم پر چھپٹا مارینگے ❊

لوقا ۱۴ باب ۱۲ آیت۔

جسم۔

یہہ کلام اُس بوڑھے بے اِعتقادی نے کیا اور بعد اِسکے خودمختار
نے بھی اِسی طرح کی باتیں کہکے اُس کی پُشتی کی کہ ای صاحبو ہم نے
تمہاری گذارشیں تمہاری دھمکیوں کی آوازوں اور تمہاری درخواستوں
کی صدا بھی سُنی ہیں ہم تمہاری فوج سے نہیں ڈرتے ہم تمہاری دھمکیوں
کی پرواہ نہیں کرتے اور ہنوز اُسی طرح پر ہیں جس طرح تم نے ہمکو دیکھا تھا
اور ہم تم کو حکم کرتے ہیں کہ تین دن کے عرصہ میں تمہاری صورت یہاں
نظر نہ پڑے ورنہ تم جان جاؤگے کہ شیر ببر اِبلیس کو جو شہر آتانگر میں
سو رہا ہی جگانے کی جُرات کرنا کیا ہی ❊

حضرت اظہار نویس نے بھی جسکا نام نیکی فراموش تھا یہہ باتیں کہیں جو ذیل میں لکھی ہیں یعنے ای صاحبو تم دیکھتے ہو کہ میرے امیروں نے تمہاری سخت اور خشمناک کلام کا جواب ملایم اور دھیمی باتوں سے دیا ہی۔ علاوہ اِسکے میرے سُننے میں اُنہوں نے تم کو مُہلت دی ہی کہ جیسا تم آئے ہو چُپکے سے روانہ ہو جاؤ۔ لہذا اُن کی مہربانی کو قبول کرو اور چلدو۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ ہم تم پر زور کے ساتھہ آ سکتے اور اپنی تلواروں کی ضرب تم کو دکھلا سکتے تھے لیکن جیسا کہ ہم صلح اور امان کو اپنے لئے چاہتے ہیں ویسا ہی ہم دوسروں کو بھی آزار دینے اور ستانے نہیں چاہتے ہیں ۔

تب تو شہر آتمانگر مارے خوشی کے للکارا گویا کہ اِبلیس اور اُسکی جماعت نے بڑی فتح تمنداروں پر پائی تھی اُنہوں نے گھنٹی بھی بجائی اور خوش ہوئے اور دیواروں پر ناچنے کودنے ۔

اِبلیس بھی اپنے قلعہ کو لوٹ گیا اور خداوند ناظم اور اظہار نویس اپنے اپنے مقام کو لوٹ گئے۔ لیکن خداوند خود مختار نے اِس بات کی خاص خبرگیری کی کہ پھاٹک دوہرے پہروں دوہرے چٹکنوں اور دوہرے قفلوں اور بندوں سے محفوظ رکھے جائیں اور خصوصاً یہہ کہ کان پھاٹک کی بڑی چوکسی کی جائے کیونکہ وہی پھاٹک تھا جس سے ہوکے بادشاہ کی فوج اندر جانے کی بڑی خواہش رکھتی تھی۔ خداوند

خود مختار نے ایک بڑے میاں متعصب کو جو خشمناک اور بداطوار شخص تھا اُس پھاٹک کے پہرہ کا کپتان مقرر کیا اور اُسکے ماتحت ساٹھہ آدمی تھے جو پہرے لوگ کہلاتے تھے اور اُس خدمت کے لئے وہ لوگ مفید تھے اِسلئے کہ وہ تمنداروں اور اُسکے سپاہیوں کی باتوں کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے تھے ۔

جب تمنداران موصوفین نے اُن بزرگوں کا جواب سُنا اور یہہ دیکھا کہ شہر کے قدیم باشندوں نے اُن کی سماعت نہ کی اور یہہ کہ آتمانگر نے بادشاہ کی فوج سے جنگ کرنے کا قصد کیا تب اُنہوں نے بھی اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے تئیں آمادہ کیا اور ہتھیار کے زور سے اُسے آزمانا چاہا۔ چنانچہ پہلے اُنہوں نے اپنی فوج کو کان پھاٹک کے مقابل میں زیادہ مضبوط کیا کیونکہ اُنہوں نے یہہ معلوم کیا کہ بغیر اِسکے توڑنے کے آتمانگر کی نسبت کسی طرح کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ہی۔ یہہ کرکے اُنہوں نے اپنے باقی سپاہیوں کو اُن کی الگ الگ جگہوں میں کھڑا کیا۔ بعد اِسکے اُنہوں نے لفظ معیّن مقرر کئے اور وہ یہہ تھا کہ تم کو سرنو پیدا ہونا ضرور ہی۔ تب اُنہوں نے نرسنگا پھونکا اور تب اُنہوں نے شہر کے باشندوں سے للکار پر للکار اور مار پر مار کا جواب پایا غرض کہ لڑائی شروع ہوگئی۔ شہر کے لوگوں نے کان پھاٹک کے بُرج پر دو بڑی بڑی توپیں لگا رکھی تھیں جن میں سے ایک کا نام عالی دماغ اور

پیش کیا۔ تب تُمندداروں نے اپنا اِرادہ اُن پر ظاہر کیا اور اُن سے کہا کہ اپنی درخواست میں اُنا ولی نکرنا اُن جوانوں نے جواب میں اُنسے کہا کہ ہم اِس بات کو پہلے ہی سوچ چُکے ہیں اور یہہ سُنکے کہ آپ ایسی ایک عزیمت کے لئے کچھہ کئے جاتے ہیں ہم یہاں اِس مقصد پر آپ سے ملنے کو آئے ہیں کہ ہمارے نام بھی جناب عالی کے ماتحت لکھے جائیں۔ تب کپتان بنی رعد نے اِسلئے کہ وہ صاحب ہمت تھا اُن کے نام اپنی جماعت میں لکھہ لئے چنانچہ وہ بھی لڑائی پر گئے ؞

جب لڑائی شروع ہوئی تو ایک خُبثت ترین حرب میں خداوند خود مختار کے سپاہیوں میں سے ایک جماعت شہر کے کھڑکی دروازہ سے چھپکے نکل آئی اور کپتان بنی رعد کے جھنڈا ول پر جا پڑے جہاں یہہ تینوں شخص مذکور الصدر موجود تھے چنانچہ وہ اُن کو اسیر کر کے شہر میں لیگئے جہاں اُنہیں بہت دِن نہ گذرے تھے کہ شہر کے چاروں طرف گلی کوچوں میں شور مچ گیا کہ خداوند خود مختار کے سپاہی کیسے تین مشہور قیدیوں کو القادر کی لشکرگاہ سے اسیر کر لائے ہیں۔ آخر کار خداوند خود مختار کے سپاہیوں کے کردار اور ان اسیروں کی خبر اِبلیس کو قلعہ میں پہنچی ؞

تب اِبلیس نے خود پسند کو طلب کیا تاکہ اِس معاملہ کی حقیقت کو دریافت کرے چنانچہ اُس نے اُن سے پوچھا اور اُس نے اُسکو بتلایا۔

تب دیو خور نے اُن قیدیوں کو طلب کیا اور جب وہ آئے تو اُن سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور القادر کی لشکرگاہ میں تم نے آیا کیا۔ چنانچہ اُنہوں نے حسب درخواست بیان کیا۔ یہہ سُنکے اُسنے اُنہیں پہرے میں پھر بھیجدیا۔ پر تھوڑے ہی عرصہ بعد اُسنے اُنہیں پھر طلب کر کے اُن سے پوچھا کہ تم میری خدمت اِختیار کر کے اپنے قدیم تُمنداروں سے لڑنا منظور کروگے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم اِسقدر دین سے علاقہ نہیں رکھتے جیسا کہ نصیبے کی قسمت سے رکھتے ہیں اور چونکہ حضرت ہم کو نوکر رکھنا چاہتے ہیں تو ہم بھی آپ کی خدمت کرنے کو راضی ہیں۔ جسوقت کہ یہہ معاملہ اِسطرح درپیش تھا اُسوقت شہر آفاگر میں ایک بڑا کارندہ کپتان کچھہ چیز نامے ایک شخص تھا چنانچہ اِبلیس نے اپنے ہاتھہ سے ایک خط لکھکر اُسکے ہمراہ اِن مردوں کو اُسی کپتان کچھہ چیز پاس روانہ کیا تاکہ وہ اُنہیں اپنی گروہ میں قبول کرے اُس خط کا مضمون یہہ تھا ؞

ای میرے لاڈلے کچھہ چیز یہہ تین شخص جو اِس خط کے حامل ہیں جنگ میں ہماری نوکری کرنے کی آرزو رکھتے ہیں میں تجھہ سے بہتر کسی کو نہیں جانتا جسکے اہتمام میں میں اُنہیں سپرد کروں اِسلئے اُنہیں میرے نام سے قبول کر اور جیسی ضرورت پڑے اُسے القادر اور اُسکے سپاہیوں کے مقابلہ میں اِستعمال کر۔ باقی خدا حافظ ؞

چنانچہ وہ آئے اور اُس نے اُنہیں قبول کر کے اُن میں سے ذو کو تو وفعداری کے عہدے پر سرفراز کیا۔ لیکن میاں ایجادِ انسان کو اپنا قدیم بردار بنایا۔ اِسقدر بیان تو اِسکا ہوا اور اب ہم لشکر گاہ کا بیان کرتے ہیں ٭

لوٹ سے بے اعتقادی کے گھر کی چھت کا توڑ کے گرادیا جانا۔

لشکر والوں نے بھی شہر مذکور میں کچھ خون خرابا کیا کیونکہ اُنہوں نے خداوند ناظم کے گھر کی چھت کو توڑ کے گرادیا اور اِس طرح اُنہوں نے اُسکو آگے کی بہ نسبت زیادہ بُرا بنا دیا۔ اُنہوں نے ایک ڈھلوانس سے خداوند خود مختار کو عنقریب مار ہی ڈالا ہوتا۔ لیکن وہ ایک حکمت کر کے پھر تندرست ہوگیا۔ مگر اُنہوں نے اُن کے عاملوں کے درمیان بڑی سخت خونریزی کی کیونکہ اُنہوں نے صرف ایک ہی ضرب میں اُن میں سے چھہ کو مار ڈالا یعنے میاں سوگند۔ میاں کسبی باز۔ میاں غضب۔ میاں دروغ گو۔ میاں نشہ باز۔ اور میاں فریب بازکو ٭

اُنہوں نے اُن دونوں توپونکو بھی جو کان پھاٹک کے بُرج پر چڑھائی تھیں گرادیں اور اُنہیں گرد میں ملا دیا۔ میں تم سے آگے بھی کہہ چکا ہوں کہ بادشاہ کے تمندارانِ شریفین اپنے سرمائی ڈیروں میں چلے گئے تھے اور وہاں اپنے تئیں اور اپنی گاڑیوں کو مورچہ میں رکھا تھا تاکہ اپنے بادشاہ کے بہترین غلبہ اور دشمن کی بڑی ایذا کے لئے

وہ شہر آتا نگر کو برمحل اور سخت خوف دلائیں۔ اور اُن کا یہہ منصوبہ ایسا بن پڑا کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اُنہوں نے اُس جماعت کے ستانے کے لئے جیسا چاہا تھا ویسا ہی کیا۔ کیونکہ اب آتا نگر آگے کی طرح سلامتی سے سو نہ سکا۔ نہ وہ گذشتہ زمانوں کی طرح اپنی بدکاریٔیں چین کے ساتھہ کر سکا۔ کیونکہ وہ القادر کی لشکرگاہ سے اِسقدر بار بار محنت اور دہشتناک خوف پاتے تھے ہاں خوف پر خوف پہلے ایک پھاٹک پر۔ پھر دوسرے پر اور پھر ایک ہی مرتبہ سب پھاٹکوں پر۔ یہانتک کہ اُنکا اگلا اَمن بالکل جاتا رہا۔ ہاں اُن کو ایسا بار بار خوف آتا کہ جب راتیں درازترین ہوتیں اور موسم سرد ترین اور اِس سبب سے موسم نہایت ناموافق ہوتا تو وہ جاڑا شہر آتا نگر کے لئے خود ہی ایک جاڑا تھا۔ کبھی تو قرنا کی آواز آتی اور کبھی ڈھلوانس کے پتھر شہر میں پھینکے جاتے بعض اوقات بادشاہ کے دس ہزار سپاہی آدھی رات کو آتا نگر کی چار دیواری کے اِردگرد دوڑتے پھرتے اور لڑائی کے لئے للکارتے اور آواز بلند کرتے۔ پھر اکثر اوقات بعض اُن میں کے شہر کے اندر زخمی ہوجاتے اور اُن کی گریہ وزاری اور ماتم کی آواز سُنائی دیتی جس سے کہ شہر آتا نگر کے پریشان آدمی گھبرا اُٹھتے۔ ہاں وہ اپنے محاصرہ کرنیوالوں سے ایسے مضطرب کئے گئے تھے کہ میں جُرات کر کے یہہ کہہ سکتا ہوں کہ اُن کے بادشاہ ابلیس کو اُن دنوں میں بہت کم آرام ملتا تھا ٭

اُن دنوں میں جیسی ہیں نے خبر پائی تھی نئے نئے خیال دوڑنے شروع ہوئے یعنے شہر آتمانگر کے لوگوں کے دلوں میں ایکدوسرے کے برعکس خیالات آنے لگے۔ مثلاً بعض تو کہتے کہ زندگی یوں نہیں بسر ہو سکتی تب دوسرے جواب دیتے یہہ جلد رفع ہو جائیگا۔ تب ایک تیسرا بول اُٹھتا اور جواب دیتا۔ آؤ ہم بادشاہ القادر کی طرف پھریں اور اِس طرح سے اِن مصیبتوں کو طے کرائیں بعد اسکے ایک چوتھا ڈرتا ہوا آتا اور کہتا مجھے شک ہی کہ وہ ہمیں قبول نہ کریگا۔ وہ پیرمرد میاں اظہار نویس بھی جو ابلیس کے آتمانگر کو لینے سے پیشتر ایسا ہی تھا زور زور بولنے لگا اور اُس کی باتیں اب شہر آتمانگر کے لئے باتیں تو گیا تھیں گویا بجلی کی بڑی کڑک سی تھیں آتمانگر کے لئے مثل آواز اور اُسکے

ضمیر کا کلام کرنا۔

سپاہیوں کے شور اور تمنداروں کی للکار کی کوئی دوسری آواز خوفناک نہ تھی ❊

آتمانگر میں چیزیں بھی کمیاب ہونے لگیں اب وہ چیزیں جن کی

آتمانگر میں قحط پڑگیا۔

خواہش اُسکا نفس کرتا تھا اُس سے وداع ہو گئیں اُس کی خوشنما چیزوں پر جھلس اور خوبصورتی کی جواز میں سوز ندگی

لوقا ۱۵ باب ۱۴ و ۱۵ آیت۔

چھاگئی تھیں۔ آتمانگر کے باشندوں کے چہروں پر اب شکن پڑگئے تھے اور موت کے سایہ کے کچھ آثار ان پر عیاں تھے۔

اب آتمانگر کسقدر خوش ہوتا اگر وہ دلی آرام اور خاطرجمعی سے متمتع ہوتا گو کہ وہ دنیا میں پست ترین حالت کے ساتھ لٹک گیا تھا ❊

چودھواں باب

کپتانوں کا بنی رعد کے قرناچی کی زادی سے آتمانگر والوں کے پاس دوبارہ سہ بارہ پیام بھیجنا۔ اُنکا اپنی تابعداری کے لئے شرائط پیش کرنا اور اِس مقدمہ میں جانبین کی گفتگو اور آتمانگر کی حالت کا تذکرہ

اب اِس اثنا میں ایسا ہوا کہ القادر کے تمنداروں نے پھر سے جاڑے میں بنی رعد کے قرناچی کی زبانی آتمانگر کو اِس مضمون کا اطلاعنامہ بھیجا کہ اپنے بادشاہ یعنے بزرگ بادشاہ القادر کی حلقہ بگوشی اختیار کرلو۔ اُنہوں نے یہہ اطلاعنامہ نہ صرف ایک بار بلکہ دوبارہ سہ بارہ بھیجا اِس غرض سے کہ کیا جانیں شاید کسی وقت آتمانگر میں اپنے تئیں اُن کی متابعت اختیار کرنے کی کسی طرح رضامندی پائی جائے جس کام کے کرنے کے لئے یہہ دعوت ایک بہانہ ہو سکے۔ بلکہ جہانتک میں دریافت کر سکا یہہ معلوم ہوا کہ اگر بڈھے بے اِعتقادی کی مخالفت اور خداوند خود مختار کے خیالوں کی ناپائداری کا سبب نہ ہوتا تو شہر

مذکور اُس سے قبل ہی اپنے تئیں اُن کے تابع کر چکا ہوتا۔ ابلیس بھی بڑبڑانے لگا اور اِسی باعث سے کُل آتمانگر تابع ہونے کے باب میں ایک دل نہ ہو سکا۔ لہٰذا وہ اِن پریشان کرنیوالے خوف میں پڑے چھٹپٹاتے رہے ✣

میں ابھی تم سے کہہ چکا کہ بادشاہ کی فوج کے لوگوں نے اِس جاڑے کے موسم میں تین مرتبہ آتمانگر کو کہلا بھیجا کہ اپنے تئیں تابعدار بنائیں ✣

چنانچہ پہلی مرتبہ قرناچی صلح کا پیغام لیکے گیا اور اُن سے کہا کہ تمنداروں یعنے القادر کے شریف تمنداروں کو ہلاک ہونیوالے شہر آتمانگر کی خراب حالی پر بڑا ترس آیا ہے اور وہ تم پر ماتم کرتے ہیں اور تمہیں اِسقدر اپنی رہائی کی راہ میں روک ڈالتے ہوئے دیکھکر وہ بہت ہی مضطرب ہیں ✣

علاوہ اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا تھا کہ تمنداروں نے مجھے حکم کیا ہے کہ تم سے یہہ بات کہدوں کہ اگر یہہ بیچارہ آتمانگر اب بھی اپنے تئیں فروتن کرے اور توبہ کرے تو اُس کی اگلی بغاوتیں اور شہور دغابازئیں اُن کا رحیم بادشاہ اُنہیں معاف کر دیگا بلکہ بھول بھی جائیگا۔ اور اُنہیں یہہ کہکر کہ خبردار اپنی راہ میں روک نہ ڈالو اور آپ اپنے مخالف نہ بنو اور اپنے نقصان کے خواہاں نہ بنو وہ لشکرگاہ کو واپس گیا ✣

دوسری مرتبہ جو قرناچی گیا تو اُن سے اَور ذرا سختی سے پیش آیا کیونکہ قرنا پھونکنے کے بعد اُس نے اُن سے کہا کہ تمہاری اپنی بغاوت میں بنے رہنے سے تمنداروں کے جی غصہ اور غضب سے جل رہے ہیں اور اُنہوں نے آتمانگر کو فتح کرنیکا قصد کیا ہے اور اُنہیں تو تمہاری ہڈیوں کو شہرپناہ کی دیوار کے سامھنے بکھرا دینگے ✣

وہ تیسری مرتبہ پھر گیا اور زیادہ تر سختی کے ساتھ اُنسے معاملہ کیا اور اُنہیں کہا کہ چونکہ اب تم ایسے خوفناک طور پر بیہودہ ہو گئے ہو مجھے واقعی اِس بات کا علم نہیں ہے کہ آیا تمنداران موصوف رحم کی طرف مائل ہیں یا انصاف کی طرف پر مجھے یہہ حکم ملا ہے کہ تم سے یہہ درخواست کروں کہ تم اُن کے لئے پھاٹک کھولدو وہ یہہ باتیں کہکر لشکرگاہ کو لوٹ گیا ✣

اِن تینوں درخواستوں خاصکر پچھلی دو درخواستوں نے اُس بستی کے لوگونکو یہانتک پریشان کیا کہ اُنہوں نے بے تامل ایک مجلس قرار دی اور اُس مجلس کی یہہ تجویز ٹھہری کہ خداوند خودمختار کان پھاٹک پر جاکے قرنا پھونکیں تاکہ تمنداران موصوف جمع آئیں اور اُن سے اِس مقدمہ میں معاملہ کریں۔ چنانچہ حسب تجویز خداوند خودمختار نے وہاں جاکر قرنا پھونکا اور اُس کی آواز سُنتے ہی وہ سب تمنداران معہ سواری دس ہزار فوج کے حاضر ہوئے۔ تب اُس بستی والوں نے

تمُنداران موصوف سے کہا کہ ہم لوگوں نے آپ کی درخواستیں سُنیں اور اُن پر غور بھی کیا ہی۔ چنانچہ ہم آپ لوگوں سے اور آپکے بادشاہ القادر سے مصالحت کرنے پر رجوع ہیں بشرطیکہ آپ ہماری ان شرائط کو منظور کریں جو ہم اپنے بادشاہ کے حسب فرمان آپکے سامھنے پیش کرتے ہیں یعنے کہ ہم اِن شرطوں پر آپ کے ساتھہ ایک ہونگے +

(۱) کہ ہمارے ہمراہیوں میں سے یہہ لوگ مثلاً فی الحال کے خداوند ناظم اور نیکی فراموش اور خدا و ند خود مختار بہادر بادشاہ القادر کے ماتحت آتمانگر کی بستی اور اُسکے قلعے اور اُسکی پھاٹکونکے مہتمم رہیں +

(۲) کہ بادشاہ القادر ہمارے بزرگ اِبلیس کے خدمتگذاروں میں سے کسی کو اُن کے مکان و بندر سے خارج نہ کریں اور نہ اُن کو اُس آزادی سے محروم کریں جو اُنہیں ابتک آتمانگر کی بستی میں حاصل رہی ہی +

(۳) کہ آتمانگر کی بستی کے لوگوں کو بعض بعض اِستحقاق بخشے جائیں یعنے وہ اِستحقاق جو اُنہیں قدیم زمانہ سے بادشاہ اِبلیس کے تسلّط میں حاصل تھے جو کہ ایک مدت مدید سے اُن کا اکیلا بادشاہ اور بزرگ حامی تھا بلکہ اب بھی ہی +

(۴) کہ کوئی نیا قانون جاری نہ کیا جائے اور کوئی نیا حاکم یا سردار اُن پر اِختیار نہ پائے تا وقتیکہ وہ خود اِس بات پر راضی نہوں +

یہہ ہمارے صلح کے شرائط ہیں اور ان شرطوں پر ہم آپ کے بادشاہ کی تابعداری اِختیار کرینگے +

لیکن جبکہ تمنداران موصوفین نے آتمانگر کی بستی کی یہہ گزارشیں اور اُن کی گستاخ درخواستیں سُنیں تو اُنہوں نے اپنے شریف تمندار بنی رعد کے وسیلہ سے اُنسے اِسطرح پر پھر کلام کیا کہ۔ اے باشندگان آتمانگر جب ہم نے تمہارے قرنا کی آواز با بجائے طلبی مسالمہ سُنی تو ہمیں خوش ہوا اور جب تم لوگوں نے ہمارے بادشاہ اور مالک کی تابعداری اِختیار کرنے کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی تو ہمیں اور زیادہ خوش ہوا۔ لیکن جب تم نے اپنی بیہودہ درخواستوں اور بیوقوفی کی گفتگو سے اپنی بدی کی ٹھوکر کھلانیوالی چٹان اپنے سامھنے رکھی تو ہماری خوشی غم میں مبتدل ہوگئی اور تمہاری لوٹ آنے کی ہماری بعُید تمنا ناُامیدی و پژمردہ خوف سے بدل گئی +

ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِن شرائط کی تمہید جو تم نے ہمارے آگے پیش کی ہیں بوڑھے میاں بیجا توقف نے باندھی ہیں لیکن وہ اِس قابل بھی نہیں ہیں کہ اُن کی آواز تک القادر کے خادموں کے کان تک پہنچے۔ چنانچہ ہم بالاتفاق بڑی نفرت کے ساتھہ ان شرطوں کو ایک بڑی بدی سمجھکر اُسکے شُنوا ہونے سے باز آسکتے ہیں +

[illegible] باب [illegible] آیت۔

لیکن ای ساکنان آتما اگر تم اپنے کو ہمارے بادشاہ کے ہاتھ میں سپرد کر دو اور اُسپر توکل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ اور تمہارے لئے ایسی شرطیں باندھے جو تم قبول کر لو (اور ہمیں یقین ہی کہ وہ ایسی ہی ہونگی کہ جس سے تم کو فایدہ پہنچے) تو ہم تمہیں قبول کر کے تمہارے ساتھ صلح کرینگے۔ لیکن اگر تم ہمارے بادشاہ القادر کے بازوؤں پر بھروسا رکھنا قبول نہ کرو تو یہہ معاملہ جوں کا توں رہیگا اور ہم اِس سے بھی واقف ہیں کہ ہمیں کیا کرنا لازم ہی ؛

اِس پر بوڑھے بے اعتقادی یعنے خداوند ناظم نے کہا کہ ہماری مانند اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی پا کر کون ایسا بیوقوف ہوگا کہ اپنے ہاتھ کا عصا ایسے لوگوں کے سپرد کرے جن سے وہ محض ناآشنا ہیں میں تو ہرگز ایسی بے پایان شرطیں منظور نہ کرونگا۔ کیا ہم اُن کے بادشاہ کے طریقے اور اُسکے مزاج سے واقف ہیں۔ سُننے میں آتا ہی کہ اگر اُس کی رعایا اُسکی روشوں سے ایک بال برابر بھی تجاوز کرے تو وہ اُن پر خفا ہوتا ہی بلکہ بعض بعض ایسا بھی کہتے ہیں کہ وہ اُن کی وسعت سے زیادہ کام طلب کرتا ہی۔ سوا ای آتما اگر تمہاری دانشوری اِسی بات میں ہی کہ جو تم کرتے ہو اُسے سوچ سمجھکے کرو۔ اِسلئے کہ اگر تم ذرا بھی فرمانبرداری اِختیار کرو تو تم اپنے کو دوسرے کے سپرد کرتے ہو۔ اور تمہارا اپنا اِختیار مطلق باقی نہ رہ جائیگا۔ اِسلئے اپنے کو قدرت

بے اتفاقی ہرگز کام کرنے میں فایدہ نہیں پہنچاتی بلکہ ہمیشہ شرارت کے ساتھ باتیں کرتی ہو۔

بے پایان کے قبضہ میں سپرد کر دینا حماقت لاثانی ہی۔ کیونکہ ابھی تم فی الحقیقت توبہ تو کر سکتے ہو لیکن ہرگز راستی کے ساتھ شکایت نہیں کر سکتے۔ اور کیا تم فی الحقیقت اِس بات سے واقف ہو کہ جب تم اُسکے قبضہ میں آجاؤ تو تم میں سے کون قتل کیا جائیگا اور وہ کسے زندہ رکھیگا۔ یا کون کہہ سکتا ہی کہ وہ ایک ایک کو نہ قتل کروا لے اور اِس بستی کے آباد کرنے کے لئے اپنے ملک سے نئے نئے آدمی بھیجے ؛

خداوند ناظم کے اِس کلام نے ساری باتیں اُلٹ ڈالیں اور اُنکی مصلحت کی اُمید منقطع ہو گئی۔ چنانچہ وہ سب تمندار ان جوں کے توں اپنی کھائیوں اور اپنے خیموں میں اور اپنے آدمیوں کے پاس واپس گئے۔ اور خداوند ناظم بھی اپنے قلعہ کو اور اپنے بادشاہ پاس لوٹ گیا ؛

حضرت ابلیس اُسکے لوٹ آنے کے بڑے مشتاق تھے کیونکہ اُنہوں نے سُنا تھا کہ آج اُن سے مقابلہ ہی۔ چنانچہ جب وہ دربار میں پہنچا حضرت ابلیس نے تسلیم بجا کر کہا ای میرے صاحب فرمائیے تو آج کیا کیا کیفیت گذری۔ امیر بے اِعتقادی نے بہت ہی مودب تعظیم بجا لا کے اُن سے کُل ماجرا کہہ سُنایا کہ القادر کے سرداران نے یہہ یہہ باتیں کہیں اور میں نے اِس اِس طور پر اُنہیں جواب دیا۔ یہہ باتیں سُنکر حضرت ابلیس بہت خوش ہوئے اور بولے۔ ای میرے خداوند ناظم میرے وفادار بے اعتقادی میں نے بارہا آپ کی وفاداری کا اِمتحان کیا۔ اور ہرگز

آپ سے خطا نہ ہوئی میں آپ سے یہہ وعدہ کرتا ہوں کہ اِس آمنت کے طے پا جانے پر ہم آپکے تئیں آقانگر کی نظامت سے بڑھکر مرتبہ دینگے۔ میں آپ کو اپنی کُل ریاست پر نایب مقرر کرونگا اور ساری قومیں آپ ہی کے قبضہ میں میرے بعد ہونگی بلکہ آپ اُنہیں باندھنوں سے جکڑینگے تاکہ وہ آپ کا مقابلہ نہ کر سکیں اور ہمارے خانہ میں سے کوئی آزادی سے چل پھر نہ سکیگا۔ بجز اُن کے جو آپ کی بیڑیاں پہنے ہوئے چلنے پھرنے پر قناعت کریں +

یہہ باتیں سُنکر خداوند ناظم ابلیس کے حضور سے ایسے نکلے گویا کہ بڑی بُردان کے ہاتھ لگی۔ اور بڑی تزک کے ساتھ وہ اپنے مکان کو تشریف لیگئے اور برابر اسی تمنا میں اوقات بسر کی کہ دیکھئے وہ دن کب آئے کہ مجھے یہہ ثروت حاصل ہو +

لیکن ہرچند خداوند ناظم اور ابلیس میں خوب ہی موافقت رہی پر ان بہادر سرداروں کی شکستگی کے باعث سے آقانگر میں ایک بلوہ مچ گیا۔ اِسلئے کہ جب بڈھا بے اعتقادی اِس معاملہ کی نسبت اپنے آقا کو مبارکباد دینے کی نیت سے قلعہ میں داخل ہوا قدیم خداوند ناظم نے جو ابلیس کی اِس بستی میں آنے کے پیشتر یہہ عہدہ رکھتا تھا یعنے ہمارے خداوند فہم اور قدیم قانونگو یعنے میاں ضمیر نے اُن باتوں کی خبر پاکے جو کان پھاٹک پر ہوئی تھیں بستی

فہم اور ضمیر دونوں مشغول ہوئے لگتے ہیں چنانچہ انہوں نے روح میں ہنگامہ برپا کر دیا

کے اکثر لوگوں کو اپنے ہمراہ لیا اور وہ آپس میں اِس بات پر بحثنے لگے کہ ان شریف سرداروں کی باتیں کیسی درست تھیں اور کہ خداوند ناظم بڈھے بڈھے بے اعتقادی کے کلام کے باعث کیسی خرابی برپا ہوگی۔ اسلئے کہ اُس نے نہ تو ہمارے بادشاہ کی تعظیم کی نہ سرداروں کی کچھ توقیر کی۔ بلکہ اُن پر بے ایمانی اور دغابازی کا بہتان لگایا ہی۔ کیونکہ اُنہوں نے کہا کہ اُس کی ان باتوں کا کہ ہم تمہاری درخواستیں منظور نکرینگے اِس سے کمتر اور کیا مطلب ہو سکتا ہی۔ اور اِسکے شامل حال اُن لوگوں پر ایک نیا خیال یہہ گذرا کہ ہرچند پہلے اُس نے یہہ بات کہلا بھیجی تھی کہ ہم تم پر رحم کرینگے۔ لیکن وہ اب ہم سب کو قتل کر ڈالیگا۔ چنانچہ تمام جماعت بوڑھے بے اعتقادی کی بدی کے قایل ہوکر غول کے غول آقانگر کی سڑکوں کے کونے کونے دوڑنے لگے

آقانگر میں بغاوت کا ہونا۔

تو وہ کچھہ گنگنانے لگے اِسکے پیچھے علانیہ باتیں کرنے لگے۔ بعد ازاں دوڑنے پھرنے اور یہہ چلا چلا کے کہنے لگے کہ ای القادر کے بہادر سردارو کاش کہ ہم اپنے سرداروں اور اپنے بادشاہ القادر کے زیر حکومت ہوتے۔ جب خداوند ناظم کو یہہ خبر پہنچی کہ آقانگر میں بلوہ ہو رہا ہی تو وہ اُن لوگوں کی تشفی کرنے کے لئے نکلا اور اُسے یہہ گمان تھا کہ میری بزرگی اور میری حضوری کے دبدبہ کے سامھنے اُن کا غصہ فرو ہو جائیگا۔ لیکن جب اُنہوں نے اُسے دیکھا تو اُسپر لپکے اور اگر وہ اپنے مکان کو بھاگ

نہ جاتا تو بیشک ماربیٹ کرتے۔ بعد اِسکے اُنہوں نے اُسکے مکان پر حربہ کیا اور چاہا کہ اُسکے کان کے پاس سے اُسے ڈھا دیں۔ لیکن وہ مکان ایسا مضبوط تھا کہ وہ اُسپر غالب نہ آئے۔ تب حضرت ناظم نے ہمت پیدا کرکے ایک کھڑکی میں کھڑے ہوکر لوگوں سے پوچھا کہ ای صاحبو آپکے اِس فساد کی کیا وجہ ہی +

تب خداوند فہم نے یوں جواب دیا کہ اِس کی وجہ یہہ ہی کہ تم نے اور تمہارے آقا نے جیسا چاہئے تھا القادر کے سرداروں سے سلوک نہیں کیا اور نہ حق کیا تم نے تین باتیں بیجا کیں۔ پہلے تم نے میاں ضمیر کو اور ہم کو اپنی باتیں سُننے نہ دیں۔ دوسرے کہ تم نے صلح کے ایسے شرائط سرداروں کے آگے پیش کئے کہ اُنکا منظور کرنا کسی طرح ممکن نہیں بشرطیکہ وہ ایسی نیت کرلیں کہ ہمارا القادر صرف برائے نام بادشاہ رہے اور کہ آتمانگر کو شہوت اور بیہودگی میں رہنا جائز ہی اور یہہ بات فرض ٹھہرائیں کہ ابلیس کو کُل اختیار حاصل ہو اور القادر محض برائے نام اُس میں سکونت کرے۔ تیسرے جبکہ سرداروں نے ہم پر رحیم ہونے کی شرطیں پیش کیں تم نے اپنی بے لذت اور بے موقع اور بیدین گفتگو سے سب باتیں بگاڑ ڈالیں +

جبکہ بڈھے بے اعتقادی نے یہہ باتیں سُنیں اُس نے آتمانگر

میں ابلیس کے معتمد دوستوں سے کہا کہ یہہ بغاوت ہی بغاوت ہی مسلح ہو مسلح ہو +

گناہ اور روح میں مخالفت

تب فہم نے کہا ہی کہ ای صاحب آپ ہماری باتوں کو جیسا چاہیں ویسا سمجھیں لیکن آپ پر فرض تھا کہ آپ ہمارے ایسے آقا کے نامدار کے سرداروں کے ساتھ زیادہ تر تعظیم کے ساتھ پیش آتے +

بڈھے بے اعتقادی نے جواب میں کہا کہ یہہ تو کچھ بہتر بات ہی لیکن آپ کو تصور کرنا چاہئے کہ جو کچھ میں نے کہا سو اپنے بادشاہ اور اُس کی حکومت کے حق میں اور اُن لوگوں میں امان پیدا کرنے کے لئے کہا جنہیں آپ نے اپنے ناجائز کاموں سے آج کے دن باغی بنا رکھا ہی +

اسیر بڈھے قانونگو نے جسکا نام حضرت ضمیر تھا جواب دیکر کہا کہ ای صاحب آپ کو ہمارے خداوند فہم کی باتوں کو خلاف نہ سمجھنا چاہئے۔ اُس نے واقعی سچ کہا ہی کہ آپ آتمانگر کے دشمن ہیں۔ چنانچہ آپ کو یقین کرنا چاہئے کہ آپ کی گستاخی اور کینہ کش باتیں نہایت مضر تھیں اور آپ نے اُس سے سرداروں کو رنجیدہ کیا ہی اور آتمانگر کو اُس سے بڑا نقصان پہنچا ہی۔ اگر آپ شرط مذکورہ بالا کو منظور کرلیتے تو قرنا کی آواز اور لڑائی کا شور آتمانگر سے موقوف ہوگیا ہوتا لیکن آپکی نادانی کے باعث سے یہہ خوفناک صدا اب تک قایم ہی +

اِس پر بوڑھے بے اِعتقادی نے کہا کہ ای صاحب بشرط زندگی میں آپ کا پیام اِبلیس پاس پُہنچاؤنگا اور وہاں آپ اپنی باتوں کا جواب پائینگے۔ پر تا وقتیکہ یہہ امر وقوع میں آئے ہم بستی کی بہتری مطلوب رکھکے آپ سے مشورہ کرنا موقوف کرینگے ✣

فہم نے کہا ای صاحب آپ کے بادشاہ اور آپ دونوں آقا کی نگر سے مغایرت رکھتے ہیں اور اِس بستی کے باشندے نہیں ہیں اور کون کہہ سکتا ہی کہ آپ ہم کو زیادہ تر آفت میں مبتلا کرکے چھوڑکر کافور ہو جائینگے (جس حال میں آپ بھی اِس بات کو دریافت کرلینگے کہ بجز بھاگنے کے اور کوئی تدبیر آپ کی سلامتی کی باقی نہیں) یا کیا جانیں کہ آپ ہم میں آگ لگاکے دُھوئیں میں یا آگ کی روشنی میں ہوکر اُڑ جائینگے اور ہمکو ہماری خرابی میں چھوڑ جائینگے ✣

بے اِعتقادی نے اِسکے جواب میں کہا کہ ای صاحب آپ اِس بات کو فراموش کرتے ہیں کہ آپ ایک حاکم کے ماتحت ہیں اور کہ آپکو رعیت کی مانند باادب رہنا لازم ہی اور یہہ بھی سمجھ لیجئے کہ جس وقت ہمارا بادشاہ یعنے آقا آپکے کاموں کی اِطلاع پائیگا تو وہ آپ کی محنت کے لئے آپ کا ممنونِ احسان نہ ہوگا ✣

ہنوز یہہ باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ اُس بستی کی دیوار اور اُس کے پھاٹکوں سے خداوند خود مختار اور حضرت وہم اور بیجا توقف ہمراہ کئی ایک

ملازم اور رئیس جدید کے حاضر آئے اور اُس فساد و ہنگامہ کی وجہیں دریافت کرنے لگے چنانچہ ہر ایک نے اُن کے سوالات کے جواب میں اپنا اپنا قصہ علیحدہ علیحدہ اِس انداز پر کہنا شروع کیا کہ کسی کی آواز صاف نہ معلوم ہوتی تھی۔ اِسپر لوگوں کو چُپ کرواکے بوڑھے لومڑی بے اعتقادی نے یوں کہنا شروع کیا کہ ای صاحبوان دو ترشرو آدمیوں نے اپنی بدمزاجی کے سبب سے اور مجھے یہہ خوف ہی کہ حضرت حواس کی صلاح سے آج کے دن بلوہ ہمارے برعکس مچا رکھا ہی بلکہ اُنہوں نے یہہ بھی کوشش کی ہی کہ بستی کے لوگوں کو ہمارے بادشاہ سے مخالف کراکے اُن سے بغاوت کرائیں ✣

جب حضرت کی یہہ باتیں ختم ہوئیں تو اِبلیس کی جانب کے سب حاضرین اُٹھہ کھڑے ہوئے اور سب نے اِن باتوں کی تصدیق کی ✣

جب کہ خداوند فہم اور حضرت ضمیر کے فریق والوں نے دیکھا کہ ہم آفت میں مبتلا ہوا چاہتے ہیں اِس باعث سے کہ فریق ثانی کے لوگ صاحب اِقتدار اور زبردست ہیں تو وہ اُن کی مدد کے لئے جمع ہوئے چنانچہ دونوں طرف اِجماع کثیر ہو گیا۔ تب بے اِعتقادی کے فریق کے لوگوں کی یہہ رائے ہوئی کہ اُن دو بڑے صاحبوں کو قید کرلیں۔ لیکن دوسرے فریق کے لوگوں نے اُن کی رائے پیش نہ جانے دی۔ جب یہہ نوبت پہنچی تو دونوں فریق والوں نے پھر اپنی اپنی جانب

کے سرداروں کی توصیف کرنی شروع کی ابلیس والوں نے بڑے
بے اعتقادی اور نیکی فراموش نئے حاکم اور اپنے بزرگ ابلیس کی
تعریف کی اور دوسری جانب کے لوگوں نے القادر اور اُس کے
سرداران و قوانین اور اُن کی رحمت اور اُن کی شریعت اور اُنکے
طور کی توصیف کی۔ اِس طرح ایک عرصہ تک رد و بدل رہا بعد ازاں
باتوں بات گھونسے چلنے لگے اور گتھم گتھا ہوتے ہوتے دونوں طرف
زد و کوب کی نوبت پہنچی۔ چنانچہ ابلیس کی جانب سے میاں بیہوش
نامے ایک شخص نے حضرت ضمیر کو دو مرتبہ مار کر زمین پر ڈالدیا اور خداوند
فہم کی بھی جان کی نوبت پہنچی اور قریب تھا کہ ایک شخص نے اُسے
اپنی بندوق سے مار ہی ڈالا ہوتا لیکن اُسکا نشانہ چوک گیا۔ اور ابلیس
والوں کا یہہ حال ہوا کہ حضرت دل خداوند خود پسند کے لڑکے میاں
جلد باز کو یہاں تک مارا کہ میاں کے سر کا بھیجا تک نکل پڑا اور میاں وہم
کو وہ وہ لاتیں لگیں اور کیچ میں یہاں تک لت پت ہو گئے کہ ہنستے
ہنستے پیٹ پھول گیا کیونکہ ہرچند کچھ عرصہ گذرا تھا کہ وہ بستی کو ضرر
اور نقصان پہنچانے کے لئے ابلیس کی ایک جماعت کا سردار مقرر
ہوا تاہم اُنہوں نے اب اُسکو اپنے قبضہ میں کر پایا چنانچہ خداوند فہم
کے ساتھیوں میں سے ایک نے حضرت کو وہ مزہ دکھلایا کہ میاں کے
ہوش غایب ہو گئے۔ میاں کچھہ چیز بھی اِس ہنگامہ میں بڑے چالاک

نظر آئے لیکن دونوں جانب والے اُس سے مخالف تھے اِسلئے کہ وہ
کسی کے ساتھہ وفاداری سے پیش نہ آیا تھا۔ سو اُن کی شوخی کے باعث
سے کسی نے اُن کی ایک ٹانگ توڑ ڈالی اور جس نے اُسکی ٹانگ توڑی
تھی اُسکو یہہ حسرت رہ گئی کہ اُس کی گردن نہ ٹوٹی۔ ماسوا اِسکے دونوں
طرف اَور بھی بہت سا نقصان ہوا لیکن یہہ یاد رکھنے کے قابل ہے
حیرت کی بات ہے کہ امیر خود مختار بالکل بغرض سے معلوم ہوتے تھے
اور اُن کی طبیعت کسی جانب کی طرف راغب نہ نظر پڑتی تھی اِتنی
بات البتہ نمایاں تھی کہ جب میاں وہم کیچڑ میں اُلٹ پلٹ رہے تھے
تو وہ دیکھہ دیکھہ مسکراتے تھے۔ اور جب میاں کچھہ چیز لنگڑاتے ہوئے
اُن کے آگے آئے اُسکا اُنہوں نے کچھہ خیال نہ کیا +

جب یہہ فساد فرو ہو گیا تو خداوند فہم اور حضرت ضمیر کو بلا بھیجا اور
تمانگکی اِس سخت بغاوت میں اُنہیں سرغنہ متہم کرکے دونوں کو
قیدخانہ میں ڈالدیا۔ اُن کے مقید ہونے پر بستی میں امان کی صورت
ہو گئی اور وہ اُن قیدیوں کے ساتھہ زیادہ تر سختی سے پیش آئے بلکہ
اُن کی یہہ خواہش تھی کہ اُنہیں بالکل ختم ہی کر ڈالے لیکن سر دست
اُنسے موقع نہ ملا اِسلئے کہ ہر ہر پھاٹک پر لڑائی لگی تھی +

پندرھواں باب

القادر کے سرداروں کا اپنے سرمائی ڈیروں میں لوٹ آنیکے بعد، آتمانگر کو محکوم بنانیکی نسبت تدبیریں سوچنا اُنکی آخیر کوشش۔ اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہونے کے باعث سے سرداروں کا القادر کے پاس مدد کیلئے نامہ بھیجنا اور شہزادہ عمانوئیل کا اِن کی اِمداد کے لئے جانے پر راضی ہونا

الحاصل جب وہ سرداران پھاٹک سے رخصت ہوکر لشکر کو لوٹے اُنہوں نے مجلس قرار دیکے اِس لڑائی کے مقدمہ میں مشورہ کیا۔ بعضوں نے یہہ صلاح دی کہ چلو ایکبارگی چلکر چھاپا ماریں پر اکثروں نے یہہ کہا کہ اُن کی تبعیت اختیار کرنے کے لئے ایکبار اَور گذارش کرنا بہتر ہوگا اور اِس تصور کی یہہ وجہ تھی کہ اُنہیں یہہ گمان تھا کہ آتمانگر کے لوگوں کا دل بہ نسبت آگے کے اب زیادہ تر مصلحت پر ہے اور اِس لحاظ سے اُنہوں نے کہا کہ ہرچند اُن میں سے بعضے رجوع سے معلوم ہوتے ہیں تو بھی اگر ہم اپنی تلخ کلامی سے اُن کا جی چھوٹا کردیں تو اپنی مرضی کی مانند اُن سے اِس درخواست کا قبول کرانا امر محال ہوگا ÷

چنانچہ وہ اِس بات پر متفق ہوئے اور قرناچی کو بُلا کے اُسے حکم دیکر

رخصت کیا اور اُسے خدا کو سپرد کیا۔ اِس حکم کو پا کے قرناچی تھوڑے ہی عرصہ میں راہی ہوا اور زیر دیوار آ کے کان پھاٹک کی طرف چلا اور بموجب حکم کے اُس نے وہاں قرنا پھونکا۔ اُس کی آواز کے سُنتے ہی بستی کے لوگ نکل آئے اور قرناچی نے اُن سے اِسطرح پر کلام کیا ÷

اے آتمانگر کے سخت دل اور کمبخت لوگو تم کب تک اپنی گناہ آلودہ سادگی سے خوش رہو گے اور اے بیوقوفو تم اپنی اہانت میں کب تک مسرور ہوگے کیا تم اُس کی صلح اور مخلصی کے پیام کی تحقیر کرتے ہی رہو گے۔ اور کیا تم قادر مطلق کی سُنہلی درخواستوں کو قبول نہ کرو گے۔ اور ابلیس کے جھوٹھ اور دروغگوئی پر بھروسا کرو گے۔ کیا تمہیں یہہ گمان ہے کہ جب قادر مطلق تمہیں سر کرڈالیگا تو اِن سلوکات کی یادگاری سے تمہیں آرام و تسکین حاصل ہوگی یا کہ تم اپنی سخت باتوں سے اُسے پتنگے کی مثل خوف دلاؤ گے۔ کیا وہ خوف کے مارے تم سے التجا کرتا ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اُس سے قوی تر ہو آسمان کی طرف دیکھو اور ستاروں پر ملاحظہ کرو کہ وہ کسقدر بلند ہیں کیا تم آفتاب کو اُسکے دورے سے باز رکھ سکتے ہو اور مہتاب کو روشنی بخشنے سے منع کرسکتے ہو کیا تم ستاروں کا شمار بتلا سکتے ہو یا آسمان کے چشموں کو روک سکتے ہو۔ کیا تم سمندر کے پانی کو حکم کرسکتے ہو کہ وہ روئے زمین کو ڈھانپ لیں۔ کیا تم مغروروں پر نظر کر کے اُنہیں پست اور شرمندہ کرسکتے ہو تاہم یہہ ہمارے اُس

بادشاہ کے تھوڑے سے کام ہیں جس کی متابعت اختیار کر اُنکے لئے ہم یہہ پیغام لیکر تمہارے پاس آئے ہیں چنانچہ ہم اُسکی طرف سے تم سے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ تم اُسکے سرداروںکے تابع ہوجاؤ +

اِن باتوں کے سُنتے ہی آتمانگر والے ٹھٹک رہے اور شش و پنج میں آئے کہ کیا جواب دیں اِتنے میں اِبلیس خود حاضر ہوا اور اِسکے جواب دینے کا ذمہ اپنے اُوپر اُٹھا لیا پر آتمانگر والوں کی طرف مخاطب ہوکے اُس نے اُن سے یوں کہنا شروع کیا +

اے صاحبو اور میری وفادار رعایا اگر اِس شخص کا کلام اُن کے بادشاہ کی بزرگی کی نسبت سچ ہو تو اُسکے خوف کے مارے تم سدا غلامی میں دبکتے ہی رہوگے۔ اور باوجود اِسکے کہ وہ ہم سے دور ہی تاہم تم اِسوقت ایسے قادر کی تاب کیونکر لاسکتے ہو۔ اور اگر جس حال میں کہ وہ اِتنی دور ہی تم اُسکے خیال کی تاب نہیں لاسکتے تو تم اُسکے حضور میں کیونکر ٹھہر سکوگے۔ میں جو تمہارا بادشاہ ہوں تمہارے حال سے بخوبی واقف ہوں اور تم میرے ساتھ اِسطرح کھیلتے ہو جیسا کسی پتنگے کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ چنانچہ جو بات تمہارے فایدہ کے لئے ہی اُسپر خوب غور کرو اور اُن اِستحقاق پر ملاحظہ کرو جو میں نے تمہیں بخشے ہیں +

علاوہ اِسکے اگر اِس شخص کی ساری باتیں سچ ہوں تو کیا باعث ہی کہ القادر کی رعایا جہاں کہیں جاتی ہی غلام کی سی رہتی ہی۔ اُسکے

اِس تمام عالم میں کوئی ناخوش نہیں اور نہ کوئی اُنکے سا بیس باہی +

اے میرے آتمانگر تو اِن باتوں پر تامل کر کاش کہ جیسا میں تجھے چھوڑنے سے ناخوش ہوں ویسا ہی تو بھی مجھے چھوڑنیکا خیال ترک کرتا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اِن باتوں پر غور کرو گیند اب تک تمہارے قدموں کے پاس ہی تمہیں آزادی تو حاصل ہی پر اُسے اِستعمال میں لانیکا حکم شرط ہی اور تم بادشاہ بھی رکھتے ہو پر اُس سے محبت رکھنا اور اُسکی فرمانبرداری کرنی بھی شرط ہی +

اِن باتوں کے سُننے سے آتمانگر کے لوگوں نے القادر کے سرداروں کی طرف سے اپنا دل زیادہ تر سخت کرلیا۔ اُس کی بزرگی کے خیال نے اُنہیں دفعتاً مغلوب کیا اور اُس کی پاکیزگی کے خیال نے اُنہیں نااُمیدی میں غرق کردیا۔ چنانچہ ایک تھوڑے عرصہ تک مشورہ کرکے اُنہوں نے (جو اِبلیس کے جانبدار تھے) قرناچی کی معرفت یہہ کہلا بھیجا کہ ہم اپنے بادشاہ کی متابعت ترک کرکے القادر کی تابعداری ہرگز اِختیار نہ کرینگے اور کہ اب اَور زیادہ درخواست کرنا عبث ہی کیونکہ تابعداری اِختیار کرنے کے جواز میں ہمیں اِس جگہہ مرجانا قبول ہی۔ اِسطرح پر ساری باتیں اُلٹ گئیں اور آتمانگر پہونچ سے باہر ہوگیا۔ تاہم کسی طرح سردار پست ہمت نہ ہوئے کیونکہ وہ اپنے آقا کی طاقت و حقیقت سے واقف تھے۔ سو اُن کے پاس اُن لوگوں نے اِس

پچھلی سے سخت تر درخواست بھیجی لیکن جتنا زیادہ اُن کے پاس اِس مضمون کا پیام جاتا تھا کہ القادر سے صلح کرو وہ اُس سے اُتنا ہی دور بھاگتے تھے جتنا اُنہوں نے اُن کو بُلایا اُتنا وہ اُنسے دور گئے ہاں ہرچند اُنہوں نے اُنہیں القادر کی طرف پھیرنے کو بُلایا +

سو اُن لوگوں نے اُن کے ساتھ اِس طرح پر معاملہ کرنا مقرر کیا اور دوسری تدبیر سُوچی چنانچہ سرداران جمع ہوئے تاکہ آپس میں بحث کریں اور دیکھیں کہ اِس بستی کے پھر حاصل کرنے کے لئے کونسی تدبیر ہوسکتی ہی اور تاکہ اُنہیں اِبلیس کے ظلم سے چھڑائیں اِسپر ایک نے یہہ کہا اور دوسرے نے وہ۔ پر شریف سردار الزام نے کھڑے ہوکر کہا بھائیو میری رائے یہہ ہی +

(پہلی) کہ ہم اِس بستی میں برابر اپنی ڈھلوانس چلاتے رہیں اور اُنہیں نت خوف میں رکھیں اور دن رات دق کیا کریں۔ اِس تدبیر سے ہم اُن کی شوخ طبیعت کو ترقی پانے سے باز رکھینگے اِسلئے کہ ہمیشہ کی وقت سے شیر ببر بھی ہلالیا جاسکتا ہی +

(دوسری) کہ ہم سب ایک دل ہوکر اپنے آقا القادر کے لئے ایک درخواست طیار کریں اور اُس میں آقانگر کی حالت اور یہاں کے معاملوں کا حال درج کرکے اور زیادہ تر کامیاب نہ ہونے کے باعث سے اپنے بادشاہ سے عفو چاہکے اُن سے مدد کے طلبگار رہوں کہ ازراہ

مہربانی ہمارے پاس فوج اور اُن کی سربراہی کے لئے بہادر اور لسّان افسر بھیجدیں تاکہ یہہ نیک شروع ضایع نہ ہو لیکن آقانگر کی فتحیابی کامل ہو +

شریف سردار الزام کی اِن باتوں کو لوگوں نے بالاتفاق منظور کیا اور اِس بات پر آمادہ ہوئے کہ ایک درخواست طیار کرکے ایک لایق شخص کے ہاتھ جلد بھیجنا چاہئے۔ اُس درخواست کا مضمون یہہ تھا +

اے بادشاہ رحمٰن وجلیل۔ عالم بہترین کے مالک اور حامی بستی آقانگر۔ اے صاحب ذوالاقتدار حضور کے حکم شاہی کے بموجب ہمنے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالکے آقانگر کی مشہور بستی سے جنگ کی۔ جب ہمنے اُسپر چڑھائی کی تو ہم نے حسب الحکم ابتدا میں صلح کے شرائط اُسکے آگے پیش کئے۔ لیکن اے شاہ بزرگ اُنہوں نے ہماری مصالحت کو حقیر جانا اور ہماری گھرگیوں کو قبول نہ کیا۔

متی ۲۲ باب ۵ آیت۔ امثال ۱ باب۔ ذکریاہ ۷ باب ۱۰۔۱۱ آیت۔

اُنہوں نے چاہا کہ پھاٹک بند کرلیں اور ہمیں بستی کے اندر گھُسنے نہ دیں اُنہوں نے اپنی توپیں رینیوں پر چڑھا دیں ہمارے اُوپر حملہ کیا اور حتی المقدور ہمیں ضرر پہنچایا لیکن ہم نے اُن کا پیچھا کرنا نہ چھوڑا اور اُنکو واجب بدلا دیا بلکہ بستی میں بہت سا نقصان بھی کیا +

اِبلیس۔ بے اعتقادی۔ خود مختار۔ ہمارے بڑے زبردست مخالف ہیں۔ بالفعل تو ہم جاڑے کے باعث سے یہاں مقیم ہیں لیکن اِس انداز

پر پڑے ہیں کہ بڑی بالادستی سے بستی کے لوگوں کو حیران و پریشان رکھتے ہیں ❖

ایک مرتبہ ہمارا یہہ گمان تھا کہ ہمارا ایک دوست حقیقی اُس بستی میں ہی جو اگر ہماری درخواستوں کی وا جبی پشتی کرتا تو بستی والے کب کے متابعت اختیار کر چکتے ۔ لیکن سب دشمن ہی نکلے اور ایک بھی نہ نکلا جو ہمارے آقا کی پشتی میں لوگوں سے کچھہ کہتا ۔ سو ہرچند جو کچھہ ہم سے ہو سکا ہم نے کیا تو بھی آقا نگر اب تک حضور سے باغی ہی ہی ❖

اور اب ای شہنشاہ از راہ مہربانی حضور اپنے آدمیوں کی ناکامیابی کو معاف کیجئے کہ آقا نگر کے فتح کرنیوالے امر ضروری ہم سے بہتر انتظام کو نہیں پہنچے اور ہماری خواہش کے مطابق آقا نگر میں زیادہ فوج بھیجیے تاکہ وہ مغلوب ہو جائے اور اُن کی سربراہی کے لئے ایک آدمی دیجیے تاکہ بستی حضور سے محبت بھی رکھے اور خائف بھی ہو ❖

ہماری درخواست کی اس طرز سے حضور یہہ گمان نکریں کہ ہم یہہ چاہتے ہیں کہ لڑائی موقوف ہو جائے (ہم تو اس جگہہ کے لئے اپنی جان تک دینے کو طیار ہیں) لیکن اس کی یہہ وجہ ہی کہ ہماری عین تمنا یہہ ہی کہ آقا نگر حضور کے تابع ہو جائے ۔ آپ کے حضور شاہی سے ہماری یہہ بھی منت ہی کہ حضور اس مقدمہ میں جلدی کریں تاکہ اسکے فتح ہو جانے کے بعد ہم حضور کے اور رحمت کے ارادوں کو پورا کرنیکے لئے بھیجے جا سکیں آمین ❖

یہہ درخواست باتعجیل بادشاہ کے پاس نیک مردمیاں محبت کے ہاتھہ آقا نگر میں بھیجی گئی ❖

جب یہہ نامہ محل شاہی میں پہنچا تو شہزادہ ہی کے ہاتھہ پڑا ۔ چنانچہ اُس نے اُس کی تلاوت کی اور اس باعث سے کہ اُسکا مضمون اُسے پسند آیا اُس نے اُسے درست کر دیا اور خود بھی اُس میں کئی ایک باتیں ملائیں جب وہ درخواست اُن کی حسب دلخواہ درست ہو چکی تو وہ خود اُسے بادشاہ کے پاس لیگئے اور اُسکے مقدمہ کی آپ پشتی کی ❖

بادشاہ اُس درخواست کو دیکھکے بہت خوش ہوا پر جب اُنہوں نے اپنے شہزادہ کو اُس کی پشتی کرتے دیکھا تو باغ باغ ہو گئے ۔ اُنکو اس سے بھی خوشی حاصل ہوئی کہ ہمارے آدمی آقا نگر کے گرد خیمہ زن ہیں بدل اپنے اپنے کام پر ایسے مستعد ہیں اور اپنے ارادوں میں یہاں تک مستحکم ہیں کہ اُنہوں نے آقا نگر کی بستی کے اندر کسیقدر قبضہ کر رکھا ہی ❖

چنانچہ بادشاہ نے اپنے شہزادہ عمانوئیل کو اپنے پاس بُلایا اُس نے جواب دیا ای میرے باپ میں یہاں حاضر ہوں جب شہزادہ پاس آیا بادشاہ نے اُس سے کہا ہم آقا نگر کی بستی کی حالت سے اور اُس کی نسبت اپنے ارادوں سے اور جو کچھہ تو نے اُس کی مخلصی کے لئے کیا ہی بخوبی واقف ہیں ۔ سوای میرے بیٹے تو اپنے تئیں لڑائی

کے لئے طیار کر اسلئے کہ میں تجھ ہی کو آتمانگر کی لشکرگاہ میں بھیجونگا۔ تو وہاں کامیاب اور غالب ہوگا اور آتمانگر کو مفتوح کریگا ❊

تب بادشاہ کے بیٹے نے کہا تیری شریعت میرے دل میں ہے میں تیری مرضی بجالانے سے خوش ہوں۔ یہی وہ دن ہے جس کی مجھے تمنا تھی۔ اور یہی کام ہے جسکا میں ابتک منتظر رہا ہوں۔ سو جتنی فوج کہ آپ کی دانست میں مجھے دینا مناسب معلوم ہو مجھے عنایت کیجئے تاکہ میں جاکر آتمانگر کی تباہ حال بستی کو ابلیس سے اور اُس کے اختیار سے رہائی بخشوں۔ میرے دل میں بارہا آتمانگر کی تباہ حال بستی کی خاطر درد پیدا ہوا ہے پر اب وہ شاد ہے اور اب وہ خوش ہے۔ اِتنا کہکر وہ خوشی کے مارے پہاڑوں کو کود گیا اور یہہ صدا دی کہ میں نے آتمانگر کے لئے کسی چیز کو عزیز تر نہیں سمجھا۔ اے آتمانگر تیرے اِنتقام کا دن میرے دل میں ہے اے میرے باپ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے مجھے اُن کی نجات کا سردار مقرر کیا ہے۔ اب میں اُن سب کو آزار دینا شروع کرونگا جنہوں نے میرے آتمانگر کو آزار پہنچایا ہے اور اُسے اُن کے ہاتھ سے بچاؤنگا ❊

عبرانیوں کو خط ۱۰ باب

عبرانیوں کو خط ۲ باب ۱۰ آیت

جب شہزادہ نے یہہ باتیں اپنے باپ سے کہنی ختم کیں یہہ خبر بجلی کی مانند دربار میں فوراً پھیل گئی بلکہ وہاں صرف اِسی ایک بات کا چرچا رہا کہ عمانوئیل آتمانگر کی مشہور بستی کے لئے یہہ یہہ کرنے پر آمادہ

درباری بھی شہزادہ کے اِس ارادہ پر مفتون ہوگئے بلکہ اِس کام نے اور اِس لڑائی کی مناسبت نے اُن پر ایسی تاثیر کی کہ اُس سلطنت کے اعلیٰ ترین سرداران اور بزرگترین اُمرا نے بھی اِس بات کی تمنا رکھی کہ کاش کہ ہمیں عمانوئیل کے ماتحت عہدہ ملتا کہ ہم بھی جاتے اور آتمانگر کی آفت زدہ بستی کے القادر کے ہاتھ میں پھر لانے کے لئے ممد ہوسکتے ❊

تب یہہ بات ٹھہری کہ کوئی جاکر لشکرگاہ میں یہہ پیغام پہنچائے کہ عمانوئیل آتمانگر کے پھر حاصل کرنے کے لئے آتا ہے اور کہ اُسکے ہمراہ اتنی بڑی اور زبردست فوج ہوگی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہ کرسکیگا۔ اور وہ دربار کے معزز آدمی بھی اِس خبر کو لشکرگاہ میں لیجانے کے لئے مثل پیادوں کے کس قدر مستعد ہوئے۔ جب سرداروں کو یہہ خبر ملی کہ بادشاہ اپنے بیٹے عمانوئیل کو بھیجیگا اور کہ شہزادہ بھی اپنے باپ القادر بزرگ کی خواہش پوری کرنے سے خوش ہے تو انہوں نے اُس کی آمد پر خوشی ظاہر کرنے کے لئے ایسا نعرہ مارا کہ اُن کی آواز سے زمین ہل گئی۔ پہاڑوں نے بھی بطور جواب دینے کے اپنی صدا بلند کی اور ابلیس مارے خوف کے کانپنے اور تھرتھرانے لگا ❊

ہرچند آتمانگر والے اِس تدبیر سے بیغم تھے اِسلئے کہ وہ ایسے احمق ہوگئے تھے کہ اپنے عیش اور لذات نفسانی کے سوا کسی بات کا

خیال نہ رکھتے تھے) پر ابلیس اُن کا حاکم اِس سے بیخبر نہ تھا کیونکہ اُن کے جاسوس ہر چہار طرف پھیلے ہوئے تھے اور ساری باتوں کی اُسکو اطلاع دیتے تھے اور اُسے اِس بات کی خبر دی گئی تھی کہ دربار میں آپ کی ضدّ میں یہہ یہہ تدبیریں ہو رہی ہیں اور کہ عمانوئیل چند عرصہ میں آپ کو مفتوح کرنے کے لئے بڑی فوج لیکر آیا ہی چاہتا ہے۔ اب ابلیس اِس شہزادہ سے اِتنا ڈرتا تھا کہ کسی درباری اور امیر سے وہ اِسقدر خوف نہ رکھتا تھا اِسلئے کہ ابلیس اُسکا زور دیکھ چکا تھا۔ سو جب اُس نے اِس شہزادہ کے آنے کی خبر پائی تو وہ زیادہ تر ڈرا ✢

سولھواں باب

شہزادہ عمانوئیل کا آتمانگر کو ابلیس کی غلامی سے رہائی دینے کے لئے اِس اقلیم کی طرف کوچ کرنا۔ اور اُسکی فوج و سرداران آتمانگر کی نسبت اُسکی تدابیرات کا بیان

اُوپر مذکور ہو چکا کہ بادشاہ کے بیٹے نے دربار میں آتمانگر کے بچانے کے لئے آنے کا ذمہ اپنے اُوپر عاید کیا تھا اور کہ اُسکا باپ اُسے اپنی فوجوں کا سردار مقرر کر چکا تھا۔ چنانچہ جب وقت پہنچا تو شہزادہ نے کوچ کی طیاری کی اور اپنے ہمراہ پانچ شریف سردار اور اُنکی فوجیں لیں ✢

(١) پہلا سردار شریف اور مشہور کپتان ایمان تھا اُس کا نشان سرخ رنگ تھا اور میاں وعدہ اُسکا جھنڈا بردار تھا اور اُسکے جھنڈے کا تمغہ پاک اور سپر طلائی تھا اُسکے ہمراہ دس ہزار آدمی تھے ✢ [یوحنا ۱ باب ۲۹ آیت۔ افسی ۶ باب ۱۷ آیت۔]

(٢) دوسرا سردار مشہور کپتان نیک اُمید تھا۔ اُسکا نشان نیلے رنگ کا تھا اور میاں اِنتظار اُسکا جھنڈا بردار تھا اور اُسکے جھنڈے کا تمغہ تین طلائی لنگر تھا اور اُسکے ہمراہ دس ہزار آدمی تھے ✢ [عبرانی ۶ باب ۱۹ آیت۔]

(٣) تیسرا سردار بہادر کپتان محبت تھا۔ رحم اُسکا جھنڈا بردار تھا اُسکا نشان سبز رنگ تھا اور اُسکا تمغہ تین ننگے یتیم سینہ بسینہ بغلگیر تھا اور دس ہزار آدمی اُسکے ہمراہ تھے ✢ [۱ قرنتی ۱۳ باب۔]

(٤) چوتھا سردار دلیر کپتان معصوم تھا۔ اُسکا جھنڈا بردار بے بدنامی تھا اُسکا نشان سفید رنگ تھا اور اُسکا تمغہ تین طلائی فاختہ تھا ✢ [متی ۱۰ باب ۱۶ آیت۔]

(٥) پانچواں سردار واقعی وفادار اور عزیز کپتان صبر تھا۔ اُسکا جھنڈا بردار صبر دراز تھا اُسکا نشان سیاہ رنگ تھا اور اُسکا تمغہ تین تیر ایک جگر طلائی میں گھسا ہوا تھا ✢

عمانوئیل اِن سرداروں اور جھنڈہ برداروں اور نشانوں اور آدمیوں

ایمان اور صبر کام کو انجام دیتے ہیں عبرانی ۱۱باب ۳۰آیت۔

کے ہمراہ آتمانگر کی بستی کی طرف چلا۔کپتان ایمان
آگے آگے چلا اور کپتان صبر سب کے پیچھے ہوا اور
باقی تین اپنی اپنی فوجیں لیکر بیچ میں چلے اور شہزادہ
اپنی رتھ پر سوار پیشوائی کے لئے سب کے آگے ہو لیا ٭

جب فوجوں نے کوچ کی تو اُن کی قرنا کیسی بجی۔اُن کے بکتر کیسے
جگمگانے لگے اور اُن کے نشان ہوا میں کیسے پھرانے لگے۔شہزادہ
کا بکتر بالکل طلائی تھا اور وہ فلک کے آفتاب کی مانند چمکتا تھا سرداروں کا
زرہ آزمودہ تھا اور بظاہر ستاروں کی مانند چمکتی تھی علاوہ اِسکے دربار
میں سے اکثر آدمی بطور کارگذاری بادشاہ القادر کی محبت کے باعث
سے آتمانگر کی آزادی خوش نصیب دیکھنے کے لئے اُنکے ہمراہ ہوئے ٭

عمانوئیل نے بھی جب طیاری کی تو اپنے ساتھ اپنے باپ کے

بیبل کی ۶۶ کتابیں۔

حکم کے بموجب چون ضرب دیوارشکن ہتھیار اور بارہ
فلاخوں پتھر پھینکنے کے لئے اپنے ساتھ لئے۔یہہ سب خالص سونے
کے بنے تھے اور آتمانگر کو جاتے ہوئے راہ بھر انہیں گھیر کر بیچ میں
کرکے لئے چلتے تھے ٭

وہ اپنی راہ طے کرتے ہوئے بستی سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ
پر مقیم ہوئے اور وہاں سے پہلے چار سردار چلے کہ آتمانگر کو اِس ماجرے
کی اطلاع دیں۔چنانچہ وہ سدھار کے آتمانگر میں پہنچے۔جب وہ آتمانگر

میں وارد ہوئے اور پرانے سپاہیوں نے جو لشکر میں تھے دیکھا کہ
ہماری مدد کے لئے تازہ فوج وارد ہوئی تو اُنہوں نے زیردیوار ایسا
نعرہ مارا کہ ابلیس پر اَور زیادہ خوف غالب آیا۔یہہ سب اُگلے سرداروں
کی مانند صرف آتمانگر کے پھاٹکوں ہی پر نہیں ٹھہرے لیکن اُنہوں
نے ہر چہار طرف سے اُسکا محاصرہ کیا اور اُسے آگے اور پیچھے گھیر لیا
یہاں تک کہ آتمانگر جس طرف نگاہ کرتا تھا اُسے فوج ہی فوج چاروں
طرف محاصرہ کئے ہوئے نظر پڑتی تھی۔سوا اِسکے انہوں نے اُس کے
مقابلہ میں ٹیلے نصب کئے۔ایک طرف رحمان ٹیلا تھا اور دوسری
طرف ٹیلۂ عدل تھا۔علاوہ اِسکے اور بھی کئی ایک چھوٹے چھوٹے دھس اور ٹیکر
قایم کئے گئے جیسے سادی سچائی کا ٹیکرا اور نہیں گناہ کا دھس اور یہاں
پر بہت سے فلاخوں بستی پر چلانے کی نیت سے قایم کئے گئے۔رحمان
ٹیلے پر چار فلاخوں اور چار ہی عدل ٹیلے پر بھی نصب کئے گئے باقی
موقع موقع سے بستی کے گرد رکھے گئے۔پانچ سب سے عمدہ اور نہایت
بڑے بڑے ہتھیار دیوارشکن کوہ شنوا پر جو کان پھاٹک کے قریب
بنایا گیا تھا اِس نیت سے رکھے گئے کہ اُس پھاٹک کو توڑ ڈالیں ٭

جب بستی کے آدمیوں نے اُن سپاہیوں کا ہجوم جو اُس سے
لڑنے کو آئے تھے اور ہتھیاروں اور فلاخنوں کو اور اُن ٹیلوں کو جن پر
وہ نصب کئے گئے تھے دیکھا اور بکتر کی جگمگاہٹ اور نشانوں کے

پھر اُنے پر نگاہ کی تو اُنہوں نے بمجبوری اپنے خیالات بدلنا شروع کیا پر اُن کے خیالات میں مضبوطی نہ پائی گئی بلکہ وہ زیادہ تر ضعیف ہوتے گئے کیونکہ باوجودیکہ اب تک اُنہوں نے اپنے تئیں محفوظ سمجھا تھا پر اب اُن کے دل پر یہہ خیال گذرنے لگا کہ نہیں معلوم اب ہمارا کیا حال ہوگا ❊

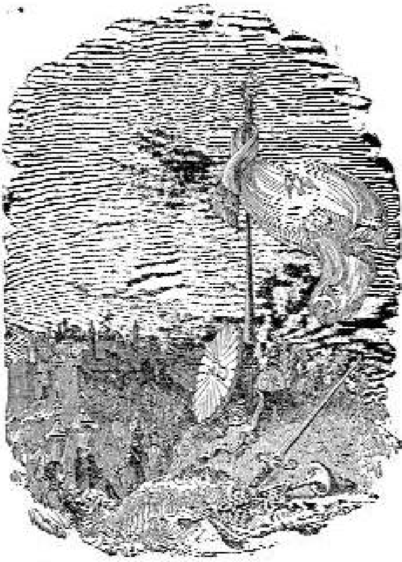
جب نیک خصال شہزادہ عمانوئیل اِس طور پر شہر کا محاصرہ کر چکا اُس نے شروع میں سفید نشان کو اُن طلائی فلاخنوں کے درمیان میں نصب کیا جو رحمان ٹیلے پر مقیم تھے۔ اِس نشان کے نصب کرنے کی دو وجہیں تھیں ❊

(۱) یہہ کہ آدمانگر والوں پر یہہ بات روشن ہو کہ اگر وہ اُسکی طرف رجوع لائیں تو وہ اب بھی اُن پر رحم کریگا اور —

(۲) یہہ کہ اگر وہ اپنی بغاوت میں قایم رہیں تو جب اُنکی ہلاکت کا وقت آئے تو وہ زیادہ تر بے عذر ہوں ❊

یہہ سفید نشان جسکا تمغہ تین طلائی فاختہ تھا دو دن تک برابر اُڑتا رہا تاکہ لوگوں کو سوچنے کا وقت اور موقع ملے پر جیسا کہ اُوپر مذکور ہو چکا وہ ایسے بیغم تھے کہ اُسکو مطلق خیال میں بھی نہ لائے ❊

بعد اسکے اُس نے حکم کیا اور سُرخ نشان ٹیلۂ عدل پر نصب کیا گیا۔ وہ سردار عدالت کا سُرخ بیرق تھا جسکا تمغہ شعلہ زن آتشی تنور



رحمان ٹیلے پر سفید نشان کا نصب کرنا صفحہ ۱۱۶

تھا یہ بھی کئی دن تک برابر نصب تھا۔ پر جیسا کہ وہ سفید نشان سے
نہ بہ تھے ویسا ہی وہ اُس سُرخ نشان سے بھی بے پرواہ رہے اور
اپنے ان موقعوں پر مطلق لحاظ نہ کیا ❊

تب اُس نے حکم دیا کہ اُن سے لڑائی لینے کی علامت میں سیاہ
نشان کھڑے رکھیں اِس نشان کا تمغہ تین سوزندہ بجلیں تھیں پر آتمانگر
اُنکو بھی خیال میں نہ لایا۔ جب شہزادہ نے دیکھا کہ آتمانگر پر نہ تو رحمت
کی نہ عدل کی تاثیر ہوئی اور نہ عدل کا عمل میں لانا اُسکے دل پر متحرک
ہوا تو اُسکے دل میں بڑا تاسف پیدا ہوا اور اُس نے کہا۔ فی الحقیقت
آتمانگر کا یہہ عجیب طریقہ اِس سبب سے نہیں ہے کہ وہ ہم سے خفیہ لڑائی
کیا چاہتے ہیں یا کہ وہ اپنی جان سے نفرت رکھتے ہیں۔ لیکن شاید اِسکی
وجہ یہہ ہے کہ وہ جنگ کے عمل اور طریقہ سے ناواقف ہیں یا بالفرض
اگر وہ اپنی لڑائی کے طور سے واقف بھی ہوں پر شاید وہ نہیں جانتے
کہ جب ہم ابلیس سے لڑائی کرتے ہیں تو کس کسطرح
کے رسوم و رسومات عمل میں لاتے ہیں ❊

مسیح دنیا کے طور پر جنگ نہیں کرتا ہے۔

چنانچہ اُس نے آتمانگر میں قاصد بھیجے تاکہ اُنہیں ان علامتوں
اور نشانوں سے رسمیات سے آگاہ کریں اور کہ وہ خود بھی اِس بات
سے واقف ہو جائیں کہ وہ فضل اور رحمت کو پسند کرتے ہیں آیا عدالت
اور عدل کی سزا کو۔ اِس اثنا میں وہ اپنے پھاٹکوں کو مقفل اور مضبوطی

کے ساتھ بند کرنے میں بدل مشغول تھے۔ اُنہوں نے اپنے پہاڑوں کو بھی دوچند بڑھایا اور اُنہیں اپنے نگہبانوں کو خوب مضبوط کر دیا۔ ابلیس نے بھی حتی المقدور دلیری ظاہر کی تاکہ بستی والے مقابلہ کرنے کے لئے اشتعال پیدا کریں ✠

بستی والوں نے بھی شہزادہ کے قاصدوں کے وسیلے اِس مدعا کا جواب بھیجا ✠

اے سردار ذیشان۔ واضح ہو کہ جو کچھ حضور نے اپنے قاصدوں کے ہاتھ ہمارے پاس کہلا بھیجا ہم نے اُسے سُنا اور آپ کی رحمت کے قبول کرنے یا آپ کی عدالت کے آگے مقتول ہونے کی نسبت آپ پر روشن ہو کہ ہم اِس جگہ کے آئین اور قانون کے پابند ہونے کے باعث سے آپ کو اِسکا واضح جواب نہیں دیسکتے اِسلئے کہ بغیر اپنے بادشاہ کی رضامندی کے صلح یا جنگ کا اِرادہ کرنا اُسکے اِستحقاق شاہانہ اور اُس کی حکومت اور قوانین کے برعکس ہے۔ ایک بات البتہ ہم کرینگے کہ اپنے بادشاہ سے اِس امر کی درخواست کرینگے کہ وہ دیوار کے اُوپر آکے حضور سے اِس طور پر معاملہ کرے جو اُس کی دانست میں مناسب اور ہمارے لئے فایدہ مند معلوم ہو ✠

جب اِس نیک شہزادہ عمانوئیل نے یہہ جواب سُنا اور بستی والوں کی قید اور غلامی پر تصور کیا اور یہہ کہ اُنہیں اُس ظالم ابلیس کی زنجیروں

میں بندھا رہنا کس قدر پسند ہے تو وہ بدل رنجیدہ ہوا بلکہ جب وہ اِس پر غور کرتا تھا کہ لوگ کیونکر اِس شیطان کی غلامی کو اختیار کرتے ہیں تب تب اُسکے دل پر بہت ہی اثر ہوتا تھا ✠

سترھواں باب

اِسکا تذکرہ کہ عمانوئیل کی خبر کے سُننے سے ابلیس کیسا خوف زدہ ہوا اور اُسکے اور شہزادہ کے درمیان بات چیت ہونا۔ شہزادہ کا آتما نگر سے لڑائی شروع کرنے کے پہلے آخیر مرتبہ پیغام کرنا

جب کہ بستی والے اِس خبر کو ابلیس پاس لیگئے اور اُسے اِس بات کی خبر دی کہ شہزادہ جو دیوار کے باہر محاصرہ کئے پڑا ہے جواب کا منتظر ہے تو اُس نے جواب دینے سے اِنکار کیا۔ اور مارے شیخی کے پھُولا نہ سمایا لیکن دل ہی دل ڈر کے مارے مرا جاتا تھا ✠

تاہم اُس نے کہا کہ میں خود ہی پھاٹکوں پر جاؤنگا اور جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا ویسا اُسے جواب دونگا۔ چنانچہ وہ وہاں پھاٹک پر گیا اور عمانوئیل سے کلام کرنے کو مخاطب ہوا لیکن اجنبی زبان میں جس سے بستی کے لوگ واقف نہ تھے کلام کرنے لگا۔ اُسکے کلام کی منشا یہہ تھی ✠

ای عمانوئیل بزرگ رب العالمین میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ بزرگ القادر کے فرزند ہیں آپ ہمیں کیوں آزار دینے اور ہماری ریاست سے ہمیں خارج کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ اِس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ آتمانگر کی یہہ بستی ہماری ہی اور اسپر ہمارا دوہرا حق ہی پہلے میں نے اِسے فتح کیا ہی میں کھُلے میدان میں لڑکر اُسپر قابض ہوا ہوں اور کیا شکار زبردست سے لے لیا جائیگا یا اسیر آزاد کر دیا جائیگا۔ دوسرے ہمارا حق اسپر یوں بھی ثابت ہی کہ اِن لوگوں نے ہماری متابعت اختیار کی ہی۔ اِن لوگوں نے اپنی بستی کے پھاٹکوں کو ہمارے لئے کھول دیا ہی اُنھوں نے مجھہ سے وفاداری کی قسم کھائی ہی اور علانیہ مجھے اپنا بادشاہ دل۔ انتخاب کرلیا ہی۔ اُنھوں نے اپنا قلعہ بھی ہمیں سونپ دیا ہی۔ بلکہ آتمانگر کی ساری طاقت اُنھوں نے ہمارے زیر حکومت کردی ہی☩

علاوہ اِسکے آتمانگر کے لوگوں نے آپ کو رد کیا ہی اُنھوں نے آپکی شریعت کو اور آپ کے نام اور آپ کی صورت کو اور جو کچھہ آپ کا ہی سب کو اپنے پیچھے پھینکدیا ہی اور اُن کے عوض میں اُنھوں نے ہماری شریعت اور ہمارے نام اور ہماری صورت کو اور سب کچھہ کو جو ہمارا ہی اختیار کرلیا ہی۔ آپ اپنے سرداروں سے دریافت کرلیجئے وہ آپ کو بتلا دینگے کہ اُن کی ساری درخواستوں کے جواب میں اِن لوگوں نے ہم سے محبت اور وفاداری دکھلائی ہی۔ لیکن آپ سے اور آپکی باتوں سے

ہمیشہ نفرت اور اہانت اور حقارت و استہزا ظاہر کی ہی۔ بھلا آپ تو صادق اور قدوس ہیں اور آپ کو کسی طرح کی بدی نہ کرنا چاہئے۔ اِسلئے میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس سے چلے جائیں اور ہماری راست میراث میں ہمیں سلامت رہنے دیں☩

یہہ باتیں اِبلیس نے اپنی خاص زبان میں کہیں اِسلئے کہ وہ ہرچند ہر اِنسان سے اُن کی متفرق زبانوں میں گفتگو کر سکتا ہی ورنہ وہ کسی کو بہکا نہ سکتا تاہم اُس کی ایک زبان خاص ہی اور یہہ زبان قعر جہنم یا سیاہ گڑھے کی ہی☩

اِس جہت سے بیچارے آتمانگر کی بستی والے اُس کی بات نہ سمجھے اور اُن کو یہہ بات بھی نہ دریافت ہوئی کہ وہ اُن کے شہزادہ عمانوئیل کے سامھنے کسقدر دبکتا اور خوشامد کرتا تھا☩

بلکہ اِس اثنا میں اُن لوگوں کا یہہ گمان تھا کہ وہ ایسا زبردست ہی کہ کوئی شی ہرگز اُسکے مقابل پر ٹھہر نہیں سکتی چنانچہ جس حال میں کہ وہ عمانوئیل سے اِس بات کی اِلتجا کر رہا تھا کہ مجھے یہاں سے خارج نہ کیجئے اور آتمانگر کو میرے ہاتھہ سے چھین نہ لیجئے۔ اُسوقت بھی لوگ اُسکی جوانمردی پر فخر کرکے کہتے تھے کہ کون اُس سے لڑنے کی لیاقت رکھتا ہی☩

جب یہہ بادشاہ صاحب دعویٰ اپنی باتیں ختم کر چکا تو شہزادہ طلائی یعنے عمانوئیل کھڑا ہوا اور اُس سے اِس طور پر کلام کیا☩

اے فریبی مجھے اپنے باپ کے نام میں اور اپنی خاطر اور آتھانگر کی
بدبخت بستی کے حق میں اور اُس کی بہبودی کی خاطر تجھ سے کچھ کہنا ہے۔
تو آتھانگر کی آفت زدہ بستی کی نسبت واجب حق رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے
جبکہ میرے باپ کے دربار میں یہہ بات بخوبی عیاں ہے کہ تو آتھانگر کے
پھاٹکوں پر جھوٹھ بولکے اور فریب کرکے داخل ہوا ہے تو نے میرے باپ
کو اور اُس کی شریعت کو جھوٹھا ٹھہرا کے آتھانگر کے لوگوں کو فریب دیا ہے۔
تو اِس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ لوگوں نے تجھے اپنا بادشاہ اور سردار اور
معتمد آقا ہونے کے لئے پسند کر لیا ہے پر یہہ بھی تو نے فریب اور مکر سے
حاصل کیا ہے۔ بھلا اگر میرے باپ کے دربار میں جھوٹھ اور گناہ آلودہ مکر
و فطرت اور ہر طرح کی شدید ریاکاری راست و مناسب سمجھی جائیں تو میں
بھی اِس بات کو مان لونگا کہ تو نے واجبی فتح حاصل کی ہے۔ پر افسوس کونسا
چور کونسا ظالم اور کونسا شیطان ایسا ہے جو اِسطور پر فتحیابی حاصل نہیں
کر سکتا۔ اے ابلیس میں تجھ پر یہہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ باوجود اِسکے
کہ تو آتھانگر کے فتح کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو فی الحقیقت اِس مقدمہ میں
کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیا تو میرے باپ کے تئیں جھوٹھا بنانا اور آتھانگر
کی نسبت اُسے جہان کا دغاباز قرار دینا راست سمجھتا ہے اور شریعت کے
اصل مطلب اور مقصد کو دیدہ و دانستہ اُلٹنے کی نسبت تو کیا کہہ سکتا ہے۔
کیا یہہ اچھی بات ہے کہ تو نے آتھانگر کی اِس مصیبت زدہ بستی کی بیگناہی

اور سادگی کو اپنی غنیمت بنایا ہے۔ تو آتھانگر پر اِس طور سے غالب آیا
نہ کہ میرے باپ کی شریعت کی عدول حکمی کرکے تو نے خوشی بخشنے کا
وعدہ کیا جبکہ تو خود ہی جانتا تھا اور اگر اپنے تجربہ کے سوا کسی دوسری
شے سے مشورت نہ کرتا تو بھی تجھ پر یہہ بات روشن ہو جاتی کہ اُنہیں
خراب خستہ کرنے کا یہی طور تھا۔ اے صاحب رشک تو نے خود بغض کی راہ
سے آتھانگر میں سے میرے باپ کی صورت کو محو کر ڈالا اور اپنی صورت
کو اُس کی جگہہ پر نصب کیا ہے تاکہ میرے باپ کی بڑی اہانت ہو۔ اور
تیرا گناہ از حد بلندی کو پہنچ جائے اور آتھانگر کے ہلاک ہوتی ہوئی بستی
کا لاثانی زیان ہو +

علاوہ بریں تو نے (اِن باتوں کو بے حقیقت سمجھکر) اِس جگہہ کو فریب
دیکے صرف برباد ہی نہیں کیا لیکن اپنی جھوٹھ اور فریب آمیز وضع سے
اُن کو اُن کی مخلصی کا مدعی بنا دیا ہے۔ تو نے اُن کو میرے باپ کے سرداروں
کی طرف سے کہاں تک ورغلایا ہے اور اُنہیں ایسے لوگوں سے لڑایا ہے
جو اُن کو غلامی سے رہائی کرنے کے لئے اُن کے پاس اُس کی طرف سے
بھیجے گئے تھے۔ ایسے ایسے کام اور بہت سی اور باتیں تو نے اپنی روشنی
اور میرے باپ اور اُس کی شریعت کی مخالفت میں کی ہیں اور خاص اِس
مقصد سے کہ ہمارے باپ کا غضب ہمیشہ تک آتھانگر کی مصیبت زدہ
بستی پر مشتعل رہے۔ سو میں نے ساری بدیوں کا جو تو نے میرے باپ

کے ساتھ کی ہیں بدلا لینے کو آیا ہوں اور تاکہ میں آتمانگر کے لوگوں کے
کفر کے بدلہ میں تجھے جواز دوں - ای قعر جہنم کے شاہ میں تیرے ہی سر پر
اس ساری آفت کو بٹھاؤنگا ؞

ای ابلیس میں اختیار کے ساتھ تیرے مقابلہ میں آیا ہوں تاکہ
اپنے ہاتھ کے زور سے آتمانگر کی بستی کو تیرے جلتے ہوئے ہاتھوں
سے مخلصی دوں اسلئے کہ آتمانگر ہمارا ہی اور میرے حق کی نسبت کسی
طرح کی تکرار نہیں کیونکہ جتنے آدمی دلدہی کے ساتھ نہایت قدیم
اور صحیح دفتروں میں تلاش کرینگے وہ سب اس بات کی حقیقت کو
دریافت کرلینگے اور میں اپنے اُس حق کو ثابت کرنے کے لئے تجھے
پریشانی اور رسوائی میں مبتلا کرونگا ؞

پہلے اسلئے کہ آتمانگر کی بستی کو میرے باپ نے تعمیر کیا ہی اور اُسے
اپنے ہاتھوں سے بنایا ہی - یہہ محل بھی جو بستی کے بیچ میں ہی اور اُسنے
اپنے حظ کے لئے بنایا ہی - اس جہت سے آتمانگر میرے باپ کا ہی اور وہ
اُسپر سب سے بہترین حق رکھتا ہی اور وہ جو اس حقیقت کو باطل کرتا ہی سو
اپنی جان سے جھوٹھ بولتا ہی ؞

دوسرے ای جھوٹھ کے بانی آتمانگر کی یہہ بستی ہماری ہی اور یہہ
بات اِن دلیلوں سے ثابت ہی ؞

(پہلی) اس جہت سے کہ میں اپنے باپ کا وارث اور اُسکا پہلوٹھا

اور اُسکے دل کی اکیلی خوشی ہوں - چنانچہ میں اپنے
حق کے لئے تیرے پاس آیا ہوں تاکہ میں اپنی
ملکیت کو تیرے ہاتھ سے چھڑاؤں ؞

عبرانی ۱ باب ۲ آیت
یوحنا ۱۰ باب ۱۸ آیت -

(دوسرے) ہر چند کہ میں اپنے باپ کا وارث ہونے کے باعث
سے آتمانگر پر حق رکھتا ہوں میں اُسکا اس سبب سے بھی دعوی کرسکتا
ہوں کہ میرے باپ نے اُسے مجھے بخشدیا ہی - وہ

یوحنا ۱۰ باب -

اُسکا تھا اور اُس نے مجھے دیدیا ہی اور میں نے ہرگز اپنے باپ کو آزردہ
نہیں کیا کہ وہ اُس بستی کو مجھ سے لیکر تجھے دے ڈالے - نہ میں کبھی
ایسا محتاج ہوا کہ بمجبوری اپنے آتمانگر کی عزیز بستی کو فروخت کرڈالوں - آتمانگر
تو تنہا میری خوشی اور میرے دل کا سرور ہی لیکن

یسعیاہ ۵ باب ۱۱ آیت -

(تیسرے) آتمانگر خریداری کے حق سے بھی ہمارا ہی - ای ابلیس میں
نے اُسے اپنے واسطے خریدا ہی - تو جس حال میں کہ یہہ بستی میرے باپ
کی ہی اور میری اس جہت سے کہ میں اُسکا وارث ہوں اور میں نے اُسکو
خرید کرکے اپنا کیا ہی - لہذا اس سب سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ میری حقداری
آتمانگر پر ثابت ہی اور کہ تو محض غاصب اور ظالم اور دغاباز ہی - میری وجہ
آتمانگر کے خریدنے کی یہہ ہی آتمانگر نے میرے باپ کی حکم عدولی کی ہی اور
میرے باپ نے کہا تھا کہ جس دن وہ اُس کی شریعت کو توڑینگے وہ
مرجائینگے - چنانچہ آسمان اور زمین کا ٹلنا ممکن ہی پر میرے باپ کی باتوں

متی ۵ باب ۱۸ آیت۔

کا تو ٹوٹنا ناممکن ہی۔ اِسلئے جب آتمانگر نے تیرے جھوٹھ کا شنوا ہوکر فی الحقیقت اُسکا گناہ کیا میں اپنے باپ کے سامھنے اُن کے لئے کفیل ہوا اور جسم کے بدلے میں جسم اور روح کے جوازمیں روح دی تاکہ میں آتمانگر کی خطاؤں کا معاوضہ کروں اور میرے باپ نے اُسے منظور کرلیا۔ سو جب مقرری وقت آیا میں نے جسم کے عوض میں جسم اور روح کے بدلے میں روح جان کے عوض میں جان اور خون کے بدلے میں خون دیکر اپنے عزیز آتمانگر کو مخلصی دی ہی ✣

(چوتھے) میرا یہہ کام ادھورا نہیں ہی میرے باپ کی شریعت اور عدالت جو خطا کی نسبت تہدید کرنے میں متفق تھی دونوں کی تسکین ہوگئی اور وہ اِس بات پر راضی ہیں کہ آتمانگر مخلصی پائے ✣

(پانچویں) میں اپنے باپ کے بدون حکم تیرے مقابل میں نہیں آیا ہوں اُسی نے مجھہ سے کہا کہ جا اور آتمانگر کو مخلصی دے ✣

لہٰذا ای فریب کے چشمہ اور ای آتمانگر کی احمق بستی تم پر یہہ بات آشکارا ہو کہ میں آج کے دن اپنے باپ کے بغیر اجازت تمہارے مقابل میں نہیں آیا ہوں ✣

اور ای آتمانگر مجھے تجھہ سے بھی کچھہ کہنا ہی لیکن جوں ہی آتمانگر کی احمق بستی سے کلام کرنے کا مذکور ہوا فوراً پھاٹکوں پر دوہرے پہرے بیٹھہ گئے اور سب کو یہہ حکم ملا کہ کوئی اُس کی بات کا شنوا نہ ہو۔ پر وہ

آتمانگر کی طرف مخاطب ہوکر اُن سے کہنے لگا کہ ای آتمانگر کی کمبخت بستی مجھے تجھہ پر بڑا رحم اور بہت ہی ترس آتا ہی۔ تو نے اِبلیس کو اپنا بادشاہ بنایا ہی اور اپنے آقاءِ اعظم کے برخلاف اِبلیس کی خدمت اور پاسداری کرتا ہی۔ تو نے اُسکے لئے اپنے پھاٹک کھول دیئے پر میرے لئے اُنہیں بند کر رکھا ہی تو اُس کی باتوں کا شنوا ہوا پر میری آواز سے اپنے کان بند کرتا ہی۔ وہ تیرے پاس ہلاکت لایا تو بھی تو نے اُس ہلاکت کو اور اُسکو بھی قبول کیا میں تیرے پاس نجات لیکر آیا ہوں پر تو مجھے خیال میں نہیں لاتا۔ علاوہ اِسکے تو نے دزدیدہ ہاتھوں سے اپنے کو اور میرا جو کچھہ تیرے اِن تھا سب لیکر میرے مدعی کو اور میرے باپ کے سب سے زبردست مخالف کو سونپ دیا ہی۔ تو اُسکے آگے خم ہوا اور اُسکا تابعدار ہوگیا تو نے اُس کی تبعیت اختیار کرنے کے لئے عہد کیا اور قسم کھائی ہی۔ ای آتمانگر افسوس میں تیرے لئے کیا کروں میں تجھے بچاؤں یا تجھے ہلاک کروں میں تیرے ساتھہ کیا کروں۔ میں تجھہ پر گر کے تجھے پُرزے پُرزے کر ڈالوں یا تجھے فضلِ عظیم کا یادگار بناؤں میں تجھہ سے کس طرح پیش آؤں ای آتمانگر کی بستی تو میری باتوں کی شنوا ہو تب تو زندہ رہیگی۔ ای آتمانگر میں رحیم ہوں اور تو مجھے رحیم پائیگا سو میرے لئے اپنے پھاٹک بند مت کر ✣

غزل الغزلات ۵ باب ۲ آیت۔

ای آتمانگر مجھے تجھہ کو نقصان پہنچانے کے لئے نہ اجازت ہی نہ رغبت

ہی۔ تو کیوں اپنے دوست سے اِتنا دور بھاگتا ہی اور اپنے دشمن سے اِتنا نزدیک رہتا ہی۔ فی الحقیقت میں تجھے چاہتا ہوں اِسلئے کہ اپنے گناہوں پر افسوس کھانا تجھ کو زیبا ہی تو اپنی جان کی نسبت اندیشہ مت کر یہہ بڑی فوج جو تو دیکھتا ہی اُس کی منشا تجھے ضرر پہنچانے کی نہیں ہی لیکن یہہ اِسلئے ہی کہ تجھے تیری غلامی سے رہائی بخشے اور تجھ سے متابعت اِختیار کرائے ❖

یوحنا ۱۲ باب ۳۱ آیت
لوقا ۹ باب ۵۶ آیت۔

مجھے بیشک یہہ حکم تو ہی کہ میں تمہارے بادشاہ ابلیس اور اُسکے ساتھ سارے ابلیس والوں سے جنگ کروں اِسلئے کہ وہی مضبوط و مسلح آدمی ہی جو گھر کی حفاظت کرتا ہی پر میں اُسے نکالدونگا اُس کی غنیمت کو میں تقسیم کرونگا اُسکا بکتر میں اُس سے چھین لونگا میں اُسے اُسکے مسکن سے نکالدونگا اور خود اُس میں اپنی سکونت اِختیار کرونگا۔ اور ابلیس پر یہہ بات اُسوقت روشن ہوگی جب وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا میرے پیچھے پیچھے چلیگا اور جب آتمانگر اُسے اُس حالت میں دیکھکر خوش ہوگا ❖

اگر میں اپنا اِقتدار دکھلایا چاہوں تو میں فوراً اُسکو یہاں سے خارج کر دیسکتا ہوں۔ پر میں اُسکے ساتھ اِس انداز پر پیش آیا چاہتا ہوں کہ سب ناظرین اِس بات کے قایل ہوں کہ میرا جنگ کرنا بجا ہی

اُس نے دغا سے آتمانگر کو لیلیا ہی اور ظلم اور فریب سے اُسپر قابض ہوا ہی پر میں سب حاضرین کے روبرو اُسے برہنہ کرونگا ❖

میری ساری باتیں سچی ہیں میں بچانے پر قادر ہوں اور میں اپنے آتمانگر کو اُسکے پنجہ سے نکالونگا ❖

یہہ باتیں خاص آتمانگر سے کہی گئی تھیں پر وہ اُسکا شُنوا نہ ہوا۔ اُنہوں نے کان پھاٹک کو بند کر لیا اُنہوں نے اُسے چھینکدیا اُسمیں قفل اور اڑانگے لگا دیئے اُسپر پہرے بٹھلا دیئے اور یہہ حکم جاری کیا کہ کوئی آتمانگر والا اُسکے باہر گذر نہ کرے اور نہ لشکر میں سے کوئی بستی میں داخل ہونے پائے ابلیس نے اُنکے دلونکو اِسقدر فریفتہ کر رکھا تھا کہ اُنہوں نے اپنے حقدار بادشاہ اور سلطان کے ساتھ یہہ یہہ تدبیریں کیں چنانچہ اِس جلیل لشکر میں سے آتمانگر کی بستی میں نہ تو کوئی آدمی جا سکتا تھا اور آغا تو کیا کسی کی آواز تک سُننے میں بھی نہ آتی تھی ❖

جب عمانوئیل نے دیکھا کہ آتمانگر اِسقدر گناہ میں مبتلا ہی تو اُسنے اپنی فوج کو جمع کیا اور اِس باعث سے کہ لوگ اُس کی باتوں تک کے روادار نہ تھے اُس نے اپنے لشکر کو وقت معینہ کے لئے طیار رہنے کا حکم جاری کر دیا اور اِس سبب سے کہ بجز پھاٹکوں کے اور کوئی راہ نہ تھی جس سے آتمانگر قبضہ میں آسکے اُس نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ صدر

پھاٹکوں یعنے کان پھاٹک اور آنکھہ پھاٹک پر اپنے سامان جنگ اور اپنے ڈھلوانس اور آدمیوں کو مقیم کریں ÷

جب عمانوئیل ابلیس سے لڑائی کرنے کے لئے سب سامان طیار کرچکا تو اُس نے آتمانگر کے پاس پھر خبر بھیجی تاکہ اُن سے یہہ بات دریافت کرے کہ وہ سلامتی کے ساتھہ تابعداری اختیار کرنا منظور کرینگے یا وہ اب تک لڑائی ہی پر آمادہ ہیں۔ چنانچہ اُن لوگوں نے معہ ابلیس اپنے بادشاہ کی لڑائی کے لئے ایک مجلس جمع کی اور کئی ایک گذارشیں سوچیں تاکہ عمانوئیل کی منظوری کے لئے اُس کے آگے پیش کی جائیں اور وہ سب اِس بات پر متفق ہوئے اور صرف اِس بات کی تجویز باقی رہ گئی کہ اِس پیغام کو کسکے ہاتھہ بھیجیں۔ سو آتمانگر کی بستی میں ابلیسیوں کے درمیان ایک بڑھا تھا جسکا نام میاں انگرخان تھا یہہ آدمی بڑا تُند اطوار اور ابلیس کا بڑا کارگذار تھا چنانچہ لوگوں کی رائے میں یہہ آیا کہ اسی کو بھیجیں اور جو کچھہ اُسے کہنا تھا وہ کہہ سُنایا۔ وہ حسب منشا وہاں سے روانہ ہوکر عمانوئیل کے لشکر میں آیا اور جب وہ وہاں پہنچگیا تو اُس کی شنوائی کے لئے ایک دن مقرر ہوا۔ وہ وقت معینہ پر حاضر ہوا اور ابلیسیوں کی دو ایک رسوم ادا کرکے یوں کہنا شروع کیا۔ ای صاحب بزرگ تاکہ یہہ بات آپ پر آشکارا ہو کہ ہمارا آقا کیسا نیک خصال شاہ ہی۔ اُس نے مجھے حضور کو یہہ اطلاع

طیطس ۱ باب ۱۶ آیت۔

کرنے کو بھیجا ہی کہ بعوض لڑنے کے وہ اِس بات پر راضی ہی کہ آتمانگر کی آدھی بستی کو سپرد کردے۔ سو حضور ازراہ مہربانی یہہ فرمائیں کہ یہہ امر آپ کو منظور ہی یا نہیں ÷

عمانوئیل نے جواب میں اُس سے کہا کہ بخشش اور خریداری کے حق سے کُل میرا ہی سو آدھے کا نقصان سہنا مجھے ہرگز گوارا نہ ہوگا ÷

تب میاں انگرخان نے کہا ای صاحب میرے آقا نے کہا ہی کہ میں اِس بات پر راضی ہوں کہ آپ برائے نام کُل پر قابض ہوں بشرطیکہ آپ اُنہیں بھی کسی قدر حصہ دیں ÷

اسپر غور کرو لوقا ۱۵ باب ۱۲ آیت۔

عمانوئیل نے پھر جواب دیا کہ میرا تو کُل ہی حقیقت میں ہی سو میں یا تو آتمانگر پر کُلیتاً قابض ہونگا یا مطلق نہیں ÷

اِس پر میاں انگرخان نے پھر کہا کہ ای صاحب میرے آقا کی توجہ پر تو لحاظ کیجئے۔ وہ فرماتا ہی کہ میں قانع ہونگا اگر کوئی خفیہ مکان میرے رہنے کے لئے آتمانگر میں ملے اور آپ باقی سب کے مالک ہونگے ÷

اعمال ۵ باب ۱-۵ آیت۔

شہزادہ طلالی نے اُسکے جواب میں یہہ فرمایا کہ سب جو میرے باپ نے مجھے دیا ہی میرے پاس آئیگا اور اُن میں سے ایک بال تک بھی میں کسی کا نقصان نہ سہونگا۔ میں اُسکے رہنے کے لئے آتمانگر کا

ایک ادنیٰ سا کونہ تک تو اُسے دونگا ہی نہیں میں کل پر اکیلا ہی قابض ہونگا ❊

میاں آنکڑخان پھر بولے کہ صاحب فرض کیا کہ ہمارا آقا ساری بستی آپ کے قبضہ میں کر دے اور صرف یہی ایک شرط رکھے کہ وہ جب کبھی اِس مُلک میں آئے تو قدیم رفاقت کے سبب سے بطور مسافر یا دو روز یا دس روز یا قریب ایک مہینے کے اُس کی مہمانداری کیجائے کیا آپ اِس ادنیٰ سی بات کو منظور نہ کرینگے ❊

عمانوئیل نے کہا کہ نہیں وہ بطور مسافر کے ہی داؤد کے پاس گیا

۲ سموئیل ۱۲ باب ۱-۵ آیت

اور بہت دن تک اُسکے ہمراہ نہ رہا تاہم وہ داؤد کی جان ہی کا گاہک ہوچکا تھا۔ میں اُسکے وہاں رہنے پر ہرگز راضی نہونگا ❊

تب تو میاں آنکڑخان بولے کہ اے صاحب آپ تو بڑے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ بھلا فرض کیا کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں اُس سب

گناہ اور لذات نفسانی

کو میرا آقا منظور کرے اِس شرط پر کہ اُن کے دوست اور قرابتی جو آتمانگر میں رہتے ہیں اُن کو اُس بستی میں تجارت کرنے کا اِختیار حاصل رہے اور وہ اپنے فی الحال کے مکانوں میں رہنے پائیں تو کیا آپ اِسکو منظور نہ کرینگے ❊

رومی ۸ باب ۱۳ آیت
گلسی ۳ باب ۵ آیت
گلتی ۵ باب ۲۴ آیت

عمانوئیل نے جواب دیا نہیں یہہ بات میری مرضی کے خلاف ہے کیونکہ ابلیسیوں میں سے جتنے کہ اب

وہاں موجود ہیں اور جتنے کہ آتمانگر میں اِسکے بعد پائے جائینگے اُنکو نہ صرف اُن کی زمین اور آزادی ہی سے محروم ہونا پڑیگا بلکہ اُنہیں اپنی جانیں بھی کھونا پڑیگا ❊

اِسپر میاں انکڑخان نے پھر کہا کہ اگر میرا آقا اور بزرگ خداوند آپ کو کل کا مالک کردے تو کیا آپ اِس بات کو قبول کرینگے کہ وہ خطوں کے یا راہ گیروں کے یا اِتفاقی موقعوں کے وسیلہ سے آتمانگر کے ساتھہ کبھی قدر اپنی قدیم رفاقت کا سلسلہ قایم رکھے ❊

یوحنا ۱۰ باب ۱۰ آیت

عمانوئیل نے جواب میں کہا نہیں ہرگز نہیں اِس وجہ سے کہ اِس طرح کی رفاقت اور دوستی اور اِتحاد یا واقفیت کسی انداز پر کیوں نہ ہو آتمانگر کی بربادی کی رغبت رکھتی ہے اور اُس سے اُس سلامتی میں خلل پڑتا ہے جو اُن کو میرے باپ کی ہمراہی میں حاصل ہے ❊

میاں آنکڑخاں نے پھر کہا کہ اے سردار بزرگوار چونکہ ہمارے آقا کے بہت سے دوست اور عزیز آتمانگر میں ہیں کیا اُسکو یہہ بات حاصل نہیں ہوسکتی کہ باوجود اِسکے کہ وہ یہاں سے رخصت کرجائے تاہم اپنی فیاضی اور نیک خصالی کے باعث سے وہ اپنی اگلی محبت اور مہربانی کے ایسے نشان چھوڑ جائے جو اُسے مناسب معلوم

رومی ۸ باب ۱۲ و ۱۳ آیت

ہوں تاکہ اُس کی روانگی کے بعد آتمانگر اپنے قدیم دوست کی مہربانیوں

پر ملاحظہ کرے اور اُسے یاد کرے جو کسی زمانہ میں اُن کا بادشاہ تھا اور اُن خوشی بخش اوقات پر تصور کرے جن میں وہ بہمدیگر سلامتی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے ٭

عمانوئیل نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اگر آتمانگر ہمارا ہو تو میں ابلیس کے آتمانگر میں نشان چھوڑ جانے کی نسبت ایک دھجی یا دھاگہ بلکہ خاک تک کا بھی روادار نہ ہونگا جس سے آتمانگر کے دل میں اُسکی ہیبت ناک صحبت کی یادداشت پیدا ہو ٭

یہہ سُنکے میاں انکرخان بولے کہ بھلا صاحب میں ایک ہی مرتبہ اور گذارش کرکے اپنی فرمائشوں کو ختم کرتا ہوں بھلا اگر بعد اسکے کہ میرا آقا آتمانگر میں سے رخصت ہو جائے اور جو لوگ کہ بستی میں رہ جائیں اُن کو کسی طرح کا ایسا اہم درپیش ہو کہ جس سے غافل رہنے میں اُن لوگوں کا کام تمام ہو جائے اور اگر ایسی مہم میں میرے آقا اور خداوند کے سوا کوئی اُن کی حسب دلخواہ دستگیری کی قابلیت نہیں رکھہ سکتا تو کیا ایسے امر ضروری کے لئے میرا آقا ارسال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یا بالفرض اگر وہ بستی کے اندر داخل نہ ہونے پائے تو کیا وہ آوارہ لوگ جنکو یہہ مہم درپیش ہے آتمانگر کے قریب کسی بستی میں جمع نہیں ہو سکیں تاکہ وہاں اپنے سر ماریں اور مقدمات حل کریں ٭

۲ سلاطین ۱ باب ۹۰۳
و ۲ آیت۔

یہہ میاں انکرخان کی پچھلی حیلہ باز گذارش تھی جو اُس نے اپنے آقا ابلیس کی نسبت عمانوئیل کے آگے پیش کی لیکن عمانوئیل اُسکی درخواست قبول کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوا کیونکہ اُس نے یہہ بات کہی کہ ادنی بات یا مقدمہ آتمانگر میں ایسا برپا نہیں ہو سکتا ہے جسکے حل کرنے میں میرا باپ عاجز ہو علاوہ بریں آتمانگر میں سے کسیکو صلاح کے لئے ابلیس کے پاس جانے کی اجازت دینا جس حال میں کہ اُنہیں پیشتر ہی سے یہہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہر بات میں دُعا اور التجا کے ساتھہ اپنی درخواستوں کو میرے باپ پر ظاہر کریں تو یہہ گویا ہمارے باپ کی دانش اور عقلمندی کی تسلیم کرنا ہے۔ سوا اسکے اگر ہم تمہاری اس درخواست کو تسلیم کریں تو یہہ گویا ابلیس کے لئے اور آتمانگر میں ابلیسیوالوں کے لئے ایک راہ کھولنا ہے تاکہ وہ بندشیں باندھنے اور منصوبہ کرنے اور بغاوت کی تدبیریں پختہ کریں جسکے باعث سے مجھے اور میرے باپ کو رنج ہو اور آتمانگر بالکل تباہ ہو جائے ٭

اٹھارھواں باب

عمانوئیل کا ابلیس سے مقابل ہونیکی طیاری کرنا عمانوئیل کے سرداروں اور اُنکے کاموں کا تذکرہ پہلی لڑائی کی کیفیت ابلیس کا عمانوئیل کی طرف مصلحت کے لئے رجوع ہونا اور عمانوئیل کا جواب

جب میاں آنکڑخان یہہ سارا جواب سُن چُکے تو عمانوئیل سے وداع ہوکر رخصت ہوئے اور یہہ کہکے چلے کہ ہم اِس کُل معاملہ کی اطلاع اپنے آقا کو دینگے۔ چنانچہ وہ وہاں سے راہی ہوا اور آتمانگر میں ابلیس کے آگے حاضر ہوکر اُن سے کُل ماجرا کہہ سُنایا کہ عمانوئیل کسی نوع سے اِس بات پر قوی نہیں ہوتا کہ آپ اُس میں سے نکلکر اُس سے کسی طرح کا سروکار رکھیں یا آتمانگر والوں سے کسی طور پر تعلق رکھیں +

جب آتمانگر اور ابلیس نے یہہ سارا بیان سُنا تو اُنہوں نے بالاتفاق اِس بات پر ایکا کیا کہ حتی المقدور اِس بات پر ساعی ہوں کہ عمانوئیل آتمانگر کے اندر آنے نہ پائے اور اُس شہزادے اور اُسکے سرداروں کو اِس بات کی اطلاع دینے کے لئے میاں توقف بھیجا بھیجے گئے جسکا ذکر آگے ہوچکا ہی۔ چنانچہ یہہ بڑے میاں کان پھاٹک کے اُوپر حاضر ہوئے اور تمام لشکر کو سماعت کے لئے طلب کیا اور جب

وہ مخاطب ہوئے تو اُس نے اُن سے یوں کلام کیا کہ ہم نے اپنے بزرگ خداوند سے یہہ حکم پایا ہی کہ تم سے اِس بات کی اطلاع کریں کہ اپنے شہزادہ عمانوئیل سے کہدو کہ آتمانگر اور اُن کے بادشاہ نے یہہ ارادہ کیا ہی کہ خواہ قایم رہیں خواہ لیں یا ہو جائیں پر دونوں ساتھہ ہی کرینگے۔ چنانچہ بجز اِسکے کہ تمہارا بادشاہ جبراً اُسپر قابض ہوسکے اور کسی طرح اُسکو اپنے قبضہ میں لانے کا خیال کرنا عبث ہی۔ اِسپر کسی نے جاکے عمانوئیل سے کہہ دیا کہ میاں توقف بیجا یہہ فرماگئے ہیں۔ یہہ سُنکر شہزادہ نے کہا کہ اپنی تیغ کا زور آزماؤنگا اور (باوجودیکہ آتمانگر نے مجھہ سے بغاوت کی اور میرا مقابلہ کیا | افسی ۶ باب ۱۱ آیت۔ | ہی تاہم) میں محاصرہ سے باز نہ آؤنگا لیکن فی الحقیقت اپنے آتمانگر پر قابض ہونگا اور اُسے اُسکے دشمن کے ہاتھہ سے خلاصی بخشونگا سو اُس نے فوراً حکم صادر کیا کہ کپتان بنی رعد اور کپتان قابلیت کپتان اِلقاف اور کپتان قاتل قرنا پھونکتے ہوئے نشان اُڑائے ہوئے جنگ کا نعرہ مارتے ہوئے کان پھاٹک کی راہ لیں۔ کپتان یقین کو بھی اُن میں شامل ہونے کا حکم ملا۔ اِسکے سوا عمانوئیل نے یہہ بھی حکم دیا کہ کپتان نیک اُمید اور کپتان اُلفت آنکھہ پھاٹک کے آگے صف آرا ہوں۔ باقی کپتانوں اور اُن کے لشکروں کو یہہ حکم ملا کہ بستی

کے گرد دشمن کے مقابل میں جہاں اُن کو بہتر موقع ملے وہیں مقیم ہوں چنانچہ اُسکے حسب فرمایش سب سرداروں نے عمل کیا ÷

تب شہزادہ نے حکم دیا کہ پرول یعنے اشارت جنگ معین کی جائے چنانچہ پرول کا لفظ جو موضوع ہوا سو عمانوئیل تھا۔ تب تو لڑائی کی طیاری کا آوازہ ہوا اُن کے اسباب جنگ کارآمد ہونے لگے اور فلاخنوں سے پتھر بشدت بستی میں پڑنے لگے غرض کہ لڑائی شروع ہوگئی پر ابلیس خود اِس لڑائی میں ہر ہر پھاٹک پر اپنی بستی والوں کا انتظام کرتا رہا اِس لحاظ سے اُن کی مخالفت عمانوئیل کی نسبت بہت ہی سخت وحشی اور مضر ہوئی۔ اِس انداز پر یہہ نیک شہزادہ کئی دن تک متواتر ابلیس اور آتمانگر والوں سے جھگڑا رہا اور قادر مطلق کے سرداروں کی بہادری اِس جنگ میں قابل دیکھنے کے تھی ÷

اولاً کپتان بنی رعد نے پے در پے کان پھاٹک پر تین ایسے سخت حملے کئے کہ اُسکے ستون تک ہل گئے۔ کپتان قابلیت نے بھی حتی الوسع کپتان بنی رعد کا ساتھ دیا اور جب اِن دونوں نے یہہ دیکھا کہ قریب ہے کہ یہہ پھاٹک ٹوٹ جائے تو حکم دیا کہ ابھی ہتھیار چلانا موقوف نہ کرو۔ کپتان قابلیت نے پھاٹک کے قریب ہو جانے کے باعث سے سخت ہزیمت پائی اور اُسکے مُنہہ میں تین زخم لگے۔ اور وہ جو براہ کارگذاری اُن کے ہمراہ رکاب تھے وہ کپتانوں کو اِشتعالہ دیتے پھرتے تھے

ان دونوں کپتانوں کی بہادری کے باعث سے شہزادہ نے اُنہیں اپنے خیمہ میں بلوا بھیجا اور اُنہیں حکم دیا کہ چندے آرام کرو اور کچھ کھا پیکر تازہ دم ہو لو۔ کپتان قابلیت کے زخموں کی بھی خبرگیری ہوگئی شہزادہ نے اِن دونوں کو سونے کی زنجیریں پہنائیں اور اُنہیں بہت کچھ ہمت دلائی ÷

کپتان نیک اُمید اور کپتان محبت اِس سخت محاربہ میں کچھ کم نہ رہے اور آنکھہ پھاٹک پر اُنہوں نے ایسی بہادری دکھائی کہ قریب تھا کہ پھاٹک ٹوٹ جاتا۔ اِن کپتانوں نے بھی اپنے شہزادہ سے انعام پایا اور باقی اَور کپتانوں نے بھی بستی کے گرد دلیری دکھلانیکے باعث اپنے اپنے حسب لیاقت صلہ پایا ÷

اِس حرب میں ابلیس کے کئی ایک سردار مقتول ہوئے اور اکثر بستی والے مجروح ہوگئے۔ سرداروں میں سے کپتان فخر مارا گیا۔ یہہ فخر سمجھتا تھا کہ کوئی اِس قابل نہ تھا کہ کان پھاٹک کے ستونوں کو ہلا سکے اور ابلیس کے دل کو ڈگا سکے۔ بعد اُسکے ایک کپتان محفوظ نامے مارا گیا یہہ محفوظ کہا کرتا تھا کہ آتمانگر کے اندھے اور لنگڑے اِس قابل ہیں کہ شہر کے پھاٹکوں کی ایسی حفاظت کریں کہ اُنکے مارے عمانوئیل کی فوج میں کا ایک بھی اندر پھٹکنے نہ پائے۔ اِس کپتان محفوظ کو کپتان محبت نے ایسی دو دستی تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا ÷

۲ سموئیل ۵ باب ۷ آیت۔

سو اِن سب کے ایک کپتان ڈنگیا نامے ایک بڑا اکھڑ شخص تھا اور وہ اُس گروہ کے اُوپر کپتان تھا جو آگ کی لُکٹھیاں اور تیر اور موت چلاتے تھے اِن کو بھی آنکھہ پھاٹک پر کپتان نیک اُمید نے سینہ پر ایک زخم کاری دیا ✣

علاوہ بریں ایک میاں آسا نامے تھے وہ سرداروں میں تو نہ تھا پر آتمانگر میں بغاوت کرنے میں نہایت چالاک تھا۔ اِسکی بھی آنکھہ کو کپتان بنی رعد کے سپاہیوں میں سے ایک نے زخمی کیا بلکہ اگر وہ دفعتًا بھاگ نہ نکلتا تو قریب تھا کہ یہہ کپتان خود ہی اُسے مار لیتا ✣

پر میں نے اپنی تمام عمر میں خود مختار نامے کو ہرگز ایسا خوف زدہ نہ دیکھا تھا وہ اپنی معمولی عادت کے مطابق کام نہ کر سکتا تھا بلکہ بعض یہہ کہتے ہیں کہ اُسکے بھی پاؤں میں زخم لگا تھا اور کہ شہزادہ کی فوج کے اکثر لوگوں نے اُسے بعد اِس کی دیوار پر لنگڑاتے چلتے دیکھا ✣

اِن سپاہیوں کا جو بستی میں قتل کئے گئے نام بنام تذکرہ کرنے کی کچھہ حاجت نہیں ہی اِسلئے کہ بہتیرے ٹنڈے و لنگڑے اور زخمی و مقتول ہوئے چنانچہ جب ابلیسیوں نے یہہ بات دیکھی کہ کان پھاٹک کے ستون ہل گئے اور آنکھہ پھاٹک ٹوٹنے کے قریب ہی اور کہ ہمارے سردار مارے پڑے تو اُنکے چھکے چھوٹ گئے اور بہتیرے تو اُن گلتوں

اَور پتھاروں سے جو اُنکی سُنہلی ڈھلوانسوں میں سے آتمانگر کی بستی کے اندر پھینکے گئے تھے مر مٹے ✣

بستی والوں میں سے ایک میاں اُلفت نہ نیکی تھے وہ بستی ہی کا باشندہ تھا پر ابلیس کا جانب دار تھا اُس نے بھی آتمانگر میں قاتل زخم کھایا اور بہت جلد مر گیا ✣

میاں تو قف بیجا بھی جو آتمانگر کے لے لینے کی پہلی کوشش میں ابلیس کے ہمراہ آئے تھے سر میں زخم کھا گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ اُسکی کھوپری پھٹ گئی تھی۔ اِتنا تو میں نے بھی دریافت کیا کہ وہ آگے کی طرح اب آتمانگر کو ضرر پہنچانے کے قابل نہ رہا۔ میاں وہم قدیم اور میاں کچھہ چیز بھی بھاگ نکلے ✣

جب لڑائی ختم ہو گئی تو شہزادہ نے ایکبار اَور حکم جاری کر دیا کہ آتمانگر کے سامھنے سفید نشان کو کوہ جنان پر نصب کریں تاکہ اُن پر یہہ بات روشن ہو کہ عمانوئیل اب بھی آتمانگر کی کمبخت بستی پر فضل کو مد نظر رکھتا ہی ✣

جب ابلیس نے سفید نشان کو پھر نصب دیکھا اور یہہ دریافت کیا کہ نشان مذکور ہمارے لئے نہیں پر آتمانگر والوں کے لئے ہی تو اُسنے ایک اَور فطرت سوچی تا دیکھے کہ تجدید کے وعدہ پر عمانوئیل محاصرہ سے باز آتا ہی یا نہیں۔ چنانچہ وہ ایک دن شام کے وقت آفتاب کے غروب

ہو جانے کے کچھ دیر بعد پھاٹک پر آیا اور عمانوئیل کے ساتھ گفتگو کی خواہش ظاہر کی اور جب وہ اُسکے پاس آیا تو ابلیس نے یوں کہنا شروع کیا ✤

چونکہ آپ اپنے سفید نشان سے یہہ بات ثابت کرتے ہیں کہ آپ بالکل صلح اور سلامتی کے خواہاں ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ پر یہہ بات آشکارا کروں کہ جو شریعت آپ منظور کریں ہم اُن سب کو قبول کرنے کے لئے طیار ہیں ✤

میں اِس بات سے واقف ہوں کہ آپ عابد ہیں اور کہ پاکیزگی آپ کو بھاتی ہی بلکہ آتمانگر سے لڑائی کرنے میں آپ کا یہی خاص مقصد ہی کہ وہ پاکیزہ مسکن بنے۔ بھلا آپ اپنی فوجیں یہاں سے ہٹالے جائیں اور میں آتمانگر کو آپکی کمان کے تلے خم کر دونگا ✤

اولاً میں آپکی مخالفت ترک کرکے آپ کا نایب ہونے پر راضی ہونگا اور جیسا کہ میں آگے آپ کے برعکس تھا اُسی قدر میں اب آتمانگر کی بستی کے اندر آپ کی خدمت کرونگا۔ اور خاصکر

(پہلے) میں آتمانگر کو ترغیب دونگا کہ وہ آپکے تئیں اپنا مالک سمجھیں اور مجھے یقین ہی کہ جب وہ دیکھینگے کہ میں آپ کا نایب ہوں تو وہ جلد تراسبات کو قبول کرلینگے ✤

(دوسرے) میں اُن پر یہہ بات ثابت کرونگا کہ وہ کس بات میں بیجا کرتے ہیں اور کہ خطاکاری زندگی کی راہ میں حایل ہوتی ہی ✤

(تیسرے) میں اُس پاک شریعت کو اُن کے آگے پیش کرونگا جس سے اُنہیں مشابہ ہونا چاہئے یعنے وہ شریعت جسے اُنہوں نے توڑا ہی ✤

(چوتھے) میں آپ کی شریعت کے بموجب تجدید کی ضرورت کو اُن پر بخوبی ہویدا کرونگا ✤

(پانچویں) تاکہ اِن میں سے کوئی بات معدوم نہ ہونے پائے میں اپنے ہی خرچ سے خادمانِ دین اور درس دینے والے آتمانگر میں مقرر کرونگا ✤

(چھٹے) ہم آپ کو اپنی تابعداری کی علامت میں جو خراج لگانا آپ منظور کریں سال بسال ادا کرتے جائینگے ✤

تب عمانوئیل نے جواب میں کہا کہ ای سمورِ فریب تیری روشیں کیسی بے ثابت ہیں تو کتنی مرتبہ بدلا اور پھر پھر متبدل ہو گیا ہی تاکہ شاید اسہی ترکیب سے آتمانگر پر قابض رہے اگرچہ تو خوب جانتا ہی کیونکہ تو ابھی آپ ہی کہہ چکا ہی کہ میں اُسکا حقدار وارث ہوں۔ تو کئی مرتبہ گذارشیں کرچکا ہی اور یہہ پچھلی التجا اُن سے مطلق بہتر نہیں ہی۔ اور یہہ دیکھکر کہ تیری سیاہ صورت میں تیرا فریب کارگر نہ ہوا تو اب اپنے تئیں نور کے

۲ قرنتی ۱۱ باب ۱۴ آیت۔

فرشتہ میں تبدیل کرتا ہی اور اب فریب دینے کے لئے صداقت کا خادم ہوا چاہتا ہی ÷

لیکن ای ابلیس سمجھ رکھ کہ تیری ایک گذارش پر بھی لحاظ نہ کیا جائیگا کیونکہ تو کوئی بات نہیں کرتا جو فریب دینے کی نیت سے نہ ہو۔ تو خدا کی نسبت ضمیر سے خالی ہی نہ تو تیرے دل میں آتمانگر کی بستی کی محبت ہی اور بجز گناہ آلودہ فریب اور دغا دینے کے تیری زبان سے ایسی باتیں کیونکر نکلتی ہیں۔ ایسے شخص اور اُس کی ساری باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہی جو اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے سو گذارش کرے اور ایسے منصوبے گانٹھے جس سے وہ لوگ جو اُسکا یقین کریں ہلاک ہوجائیں۔ اور اگر تیری نگاہ میں اب راستبازی ایسا حُسن رکھتی ہی تو یہہ کیونکر ہوا کہ تو اتنک شرارت کی طرف اِسقدر سختی کے ساتھ مایل تھا۔ پر خیر ÷

تو آتمانگر میں تجدید پیدا کرنے کی گفتگو کرتا ہی اور یہہ کہ اگر میں منظور کروں تو تو خود ہی اس امر میں منتظم ہو حالانکہ تو خوب واقف ہی کہ انسان شریعت پر عمل کرنے میں کیسی ہی مہارت کیوں نہ پیدا کرے پر وہ اور جو راستبازی کہ اُس سے صادر ہوتی ہی آتمانگر پر سے لعنت کے دفع کرنے کے لئے محض لاحاصل ہی۔ اِسلئے کہ جب آتمانگر نے ایک شریعت کو توڑا جسپر خدا کی طرف سے اُس کی شکستگی کے خیال سے لعنت کا حکم صادر ہو چکا ہی تو اُس شریعت کی فرمانبرداری اختیار کرنے سے وہ ہرگز

اپنے تئیں اُس لعنت سے بچا نہیں سکتا (اور اِسکا تو کچھہ ذکر ہی نہیں کہ آتمانگر میں کسی سے تجدید ہوگی جس حال میں کہ شیطان خود بدی کے سدھارنے کا ذمہ اختیار کرے) یہہ بات تجھے بخوبی معلوم ہی کہ جو کچھہ تو نے اِسوقت اِس مقدمہ میں کہا محض ایک فریب اور حیلہ ہی اور جیسا کہ تو نے پہلے پاسا پھینکا تھا ویسا ہی اِس پچھلی بازی پر بھی ہاتھہ مارا چاہتا ہی۔ بہت آدمی ایسے ہیں جو تجھے فوراً پہچان لینگے اگر تو اپنے پھٹے ہوئے پاؤں اُن کو دکھلاوے لیکن تیری اِس سفید و نورانی اور متبدل صورت میں بہت کم آدمی تجھے پہچان سکتے ہیں۔ لیکن ای ابلیس تو میرے آتمانگر کے ساتھہ ایسا سلوک نہ کرنے پائیگا اِسلئے کہ میں اب بھی اپنے آتمانگر سے اُلفت رکھتا ہوں ÷

سوا اِسکے میں اِسلئے نہیں آیا ہوں کہ آتمانگر کے زندہ رکھنے کے لئے اُس سے اعمال طلب کروں اگر میں ایسا کروں تو میں تیری ہی مانند ہوجاؤنگا میں تو اِسلئے آیا ہوں کہ میرے وسیلہ سے اور جو کچھہ کہ میں نے آتمانگر کے ساتھہ کیا ہی یا کرونگا اُس سے اُس میں اور ہمارے باپ میں صلح ہوجائے گو کہ اُنہوں نے اپنے گناہوں سے اُسے غصہ دلایا ہی اور گو شریعت کے وسیلہ سے وہ رحمت حاصل نہیں کرسکتے ÷

تو اِس بستی کو نیکی کے مطیع بنانے کا تذکرہ کرتا ہی حالانکہ کوئی تجھہ سے اِسکا طلبگار نہیں ہوا۔ میں اپنے باپ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

تاکہ خود ہی اُسپر قابض ہوں اور اپنی سنگدستی سے اُسکو اُس سے ایسا مشابہ کردوں جو اُس کی نگاہ میں پسندیدہ ہو۔ چنانچہ میں آپ اُسپر قبضہ کرونگا میں تجھے بیدخل کرکے اُس میں سے خارج کردونگا میں اپنا نشان اُن کے درمیان میں نصب کرونگا میں نئی شریعتوں نئے سرداروں نئی تحریکوں اور نئے نئے اندازسے اُن پر حکمران ہونگا بلکہ میں اِس بستی کو ڈھاکر اُسے سرِ نو تعمیر کرونگا اور وہ بالکل نئی ہو جائیگی اور تمام عالم کا جلال ہو جائیگی ✣

اُنیسواں باب

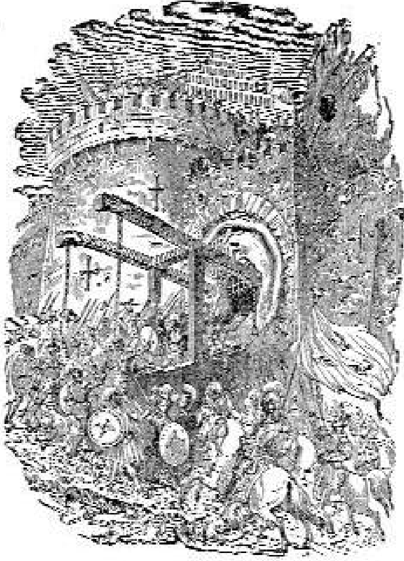
(عمانوئیل کے جواب پر اِبلیس کی اِضطرابی۔
آخر لڑائی اور اُس کے نتیجونکا تذکرہ)

جب اِبلیس نے یہہ باتیں سُنیں اور دریافت کیا کہ میرا فریب فاش ہوگیا تو وہ گھبرا گیا اور نہایت پریشان ہوا لیکن اِس باعث سے کہ وہ الفساد اور اُسکے فرزند اور آتمانگر کی عزیز بستی کی نسبت آپ میں شرارت اور غضب و کینہ کشی کا چشمہ رکھتا تھا اُس نے اپنے تئیں حتیٰ المقدور مضبوط کیا کہ شریف شہزادہ عمانوئیل سے سرِ نو جنگ شروع کرے چنانچہ آتمانگر کی بستی کے بیت سلیئہ جانے سے پیشتر ایک جنگ پھر شروع

ہوا پاہتی ہی۔ اِسلیئے ای لوگو جو جنگ سے اُلفت رکھتے ہو پہروں پر آؤ اور دیکھو کہ دونوں طرف کیسے کیسے ہاتھ ہوتے ہیں اور کیسے کیسے قاتل زخم طرفین کو لگتے ہیں جس حال میں کہ ایک تو اِس بات کی کوشش میں ہی کہ آتمانگر قبضہ سے جانے نہ پائے اور دوسرا اِس فکر میں ہی کہ اپنے تئیں آتمانگر کی مشہور بستی کا سردار بنائے ✣

لہٰذا اِبلیس دیوار پر سے پٹکے فوج میں جو بستی آتمانگر کے بیچ میں تھی چلا گیا اور عمانوئیل بھی اپنے لشکر کو راہی ہوا اور دونوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ طریق پر لڑائی کے لئے اپنے اپنے تئیں آراستہ کیا ✣

اِبلیس آتمانگر کی مشہور بستی کو اپنے قبضہ میں رکھنے سے نااُمید ہوکر شہزادہ کے لشکر اور آتمانگر کی مشہور بستی کو اپنے مقدور بھر ضرر پہنچانے پر آمادہ ہوا اِسلیئے کہ (جائے افسوس ہی) اِبلیس کو آتمانگر کی سادہ لوح بستی کی خوشی مطلوب نہ تھی بلکہ اُس کی ویرانی اور ہلاکت منظور تھی جیسا کہ آشکارا ہوچکا ہی۔ اِس نیت سے اُس نے اپنے سرداروں کو یہہ حکم دیا کہ جب یہہ معلوم ہوجائے کہ بستی پر قابض رہنا محال ہی تو جو ضرر اور نقصان اُسکو پہنچا سکو اُس سے [مرقس ۹ باب ۲۶ و ۲۷ آیت] باز نہ رہو اور مرد و زن اور لڑکے سبھوں کو پُرزے پُرزے کر ڈالو اِسلیئے کہ اُس نے کہا کہ بہتر ہی کہ ہم اِس جگہہ کو بالکل مُنہدم کر ڈالیں اور اُسے



کان پھاٹک کا شکستہ ہونا صفحہ ۱۴۸

ایک ویرانہ چھوڑ جائیں بہ نسبت اِسکے کہ اُسکو ایسی حالت میں چھوڑیں کہ وہ پھر عمانوئیل کی بستی کہلانیکے قابل ہو سکے ✣

عمانوئیل نے اِس خیال سے کہ ایکبار اَور لڑنے سے اغلب ہو کہ یہہ مقام ہمارے قبضہ میں آجائے پھر یہہ حکم شاہی جاری کیا کہ ہمارے سب افسر اور عالی مرتبہ سردار اور سپاہ اِبلیس اور کُل اِبلیسوالوں کے مقابل میں اپنے تئیں صاحب جنگ ثابت کریں لیکن آتمانگر کے قدیم باشندوں سے مہربانی و رحم دلی اور حلیمی سے پیش آئیں۔ اِس کے شاملحال اُس شریف شہزادہ نے یہہ حکم چڑھایا کہ اِبلیس اور اُسکے آدمیوں کو جنگ کا خاص نشانہ بناؤ ✣

چنانچہ جب وہ دن آیا تو حکم سُنا دیا گیا اور شہزادہ کے آدمیوں نے بڑی بہادری دکھلائی اور جیسا اُنہوں نے اگلے حرب میں کیا تھا ویسا ہی اُنہوں نے اب بھی اپنی زیادہ فوج کو کان پھاٹک اور آنکھ پھاٹک پر لیکے جا دیا۔ جو بات یا پرول کہ اسوقت کے لئے معیّن کی گئی سو یہہ تھی کہ آتمانگر سر ہو گیا چنانچہ اُن لوگوں نے بستی پر حربہ کیا۔ اِبلیس نے بھی اپنی سموچی فوج لیکر اندر سے حتی المقدور اُسکا مقابلہ کیا اور اُس کے سرداران بزرگ اور افسران خاص ایک عرصہ تک بڑی بڑی بیرحمی کے ساتھہ شہزادہ کی فوج سے لڑتے رہے ✣

لیکن جب شہزادہ اور اُسکے سرداران شریف نے تین چار

زبردست حربہ گئے تو کان پھاٹک شکست ہوگیا اور اُسکے اڑنگے
اور چٹکنیاں کہ جن سے وہ بند تھا ہزار ہا ٹکڑے ہو گئے - تب شہزادہ
کی قرنا بجی سرداروں نے نعرہ مارا بستی ہل اُٹھی اور ابلیس اپنی پناہ
گاہ میں بھاگ نکلا - جب شہزادے کی فوجوں نے پھاٹک توڑ ڈالا
تو وہ خود آیا اور اپنا تخت اُسی میں قایم کیا اور اُسکے قریب اپنا نشان
ایک ٹیلے پر نصب کیا جسے اُسکو آدمیوں نے ڈھلوانس کی بڑی بڑی
کلوں کے قایم کرنے کے لئے بنایا تھا - اِس ٹیلے کا نام ٹیلہ سن خوب
تھا چنانچہ شہزادہ نے اِسی مقام پر پھاٹک کے عین مدخل کے
متصل ڈیرہ کیا - اُس نے یہہ بھی حکم دیا کہ سنبھلے فلاخنوں کو چلانا موقوف
نہ کرو خاصکر قلعہ پر اِسلیے کہ ابلیس وہیں پناہ کے لئے جا چھپا تھا -
بھلا اِس کان پھاٹک سے میاں قدیم قانونگو کے گھر کی راہ سیدھی
تھی اور اُسکے مکان سے بہت ہی متصل وہ گھر تھا جسے ابلیس نے
مدت سے اپنا مکلف ماند بنا رکھا تھا - چنانچہ سرداروں نے اپنے
ڈھلوانسوں کے وسیلہ سے اُس سڑک کو ایسا جلد صاف کر ڈالا کہ
بستی کے اندر یعنے اُسکے دل تک کی راہ کھُل گئی - تب شہزادہ نے
حکم کیا کہ کپتان بنی رعد اور کپتان انصاف بلا تامل اُس پیرمرد کے
پھاٹک پر بستی کے اندر جا کر ڈیرہ کریں - تب یہہ کپتانان نہایت
مردی کے ساتھ آتا نگر کی بستی کے اندر داخل ہوئے اور نشان

اُڑاتے ہوئے وہ قانونگو کے مکان پر آئے جس کی مضبوطی ابلیس
کے گھر سے کچھ کمتر نہ تھی۔ وہ اپنے ساتھ منجنیق بھی لیتے گئے اِس
غرض سے کہ اُسکو گھر کے پھاٹک کے مقابل میں قایم کریں۔ جب وہ
میاں ضمیر کے مکان پر پہنچے تو اُنہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر
جانے کی درخواست کی پر اُس پیرمرد نے جواب تک اُنکے ارادوں
سے بخوبی واقف نہ تھا جب سے لڑائی شروع ہوئی تھی اپنے پھاٹک کو
برابر بندہی رکھا تھا چنانچہ کپتان بنی رعد نے دروازہ پر کھڑے ہوکر
مداخلت کی درخواست کی پر اسلئے کہ کسی نے جواب نہ دیا اُس نے
اپنے منجنیق سے ایک ایسا ضرب مارا کہ بڑے میاں کانپ اُٹھے اور
اُنکا گھر لغزش کھا گیا اور ہل اُٹھا۔ تب تو میاں قانونگو پھاٹک پر دوڑے
آئے اور کانپتے کانپتے جس طرح بن پڑا بولے کون ہو۔ بنی رعد نے
جواب دیا کہ ہم بزرگ القادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل مبارک کے کپتان
اور سردار ہیں اور اپنے شریف شہزادہ کے لئے آپ کے مکان کی
درخواست کرنے کو آئے ہیں۔ یہہ باتیں ہنوز ختم نہ ہوئی تھیں کہ
منجنیق نے ایک دوسرا دھکا دیا۔ تب تو بڑے میاں اَور بھی کانپ
اُٹھے اور بجز پھاٹک کھولدینے کے اور کچھہ نہ کرتے بن پڑا سو یہہ
تینوں بہادر سردار معہ اپنی فوج کے اندر گھس پڑے۔ قانونگو صاحب
کا مکان عمانوئیل کے لئے بڑے موقع کا تھا نہ صرف اِس وجہ سے کہ

وہ قلعہ کے قریب تھا اور مضبوط بھی تھا لیکن اِس جہت سے بھی کہ وہ
بڑا تھا اور قلعہ یعنے ابلیس کا گھر اُسکے عین مقابل پر تھا اور حضرت ابلیس
مارے خوف کے اُس میں سے نکلتے تک نہ تھے۔ یہہ کپتان میاں
قانونگو سے بڑی سہولیت سے پیش آئے وہ اب تک عمانوئیل کے
بڑے ارادوں کے حال سے مطلق واقف نہ تھا چنانچہ وہ اِس ششش و
پنج میں تھا کہ میں اِس مقدمہ میں کیا کروں اور دیکھئے کہ ایسے زور شور
کے ابتدا کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ بستی میں بھی چاروں طرف غُل مچ گیا کہ
قانونگو کے مکان پر دخل ہو گیا اُسکے کمرے چھن گئے اور اُس کا محل
جنگ کا مُبدا ہو گیا اور یہہ خبر پے در پے برابر پھیلتی گئی اور جیسے کہ برف
کی گیند کے لُڑھکا دینے سے اُس میں کسی طرح کا زوال نہیں آتا ویسا ہی
تھوڑے ہی عرصہ میں یہہ بات تمام بستی میں مشہور ہو گئی کہ شہزادہ
کے ہاتھہ سے بجز ہلاکت کے اَور کسی بات کی ہمارے لئے اُمید باقی
نہیں ہے اور اِس بات کی بنیاد یہہ تھی کہ قانونگو صاحب ڈر گئے اور
کانپنے لگے اور یہہ کپتان عجیب طرح سے اُسکے ساتھہ پیش آنے لگے
چنانچہ بہتیرے دیکھنے کو آئے لیکن جب اُنہوں نے بچشم خود کپتانوں
کو محل کے اندر اور اُنکے منجنیقوں کو گھر کے پھاٹکوں پر چلتے دیکھا تو
وہ اپنے خوف میں گڑ گئے اور سب ہکا بکا ہو رہے۔

ضمیر کا کام جبکہ وہ جاگ اُٹھتا ہے

اور جیسا کہ میں اُوپر کہہ چکا صاحب خانہ نے اس اضطرابی کو اَور اشتعالہ

دیا کیونکہ جو اُسکے پاس آتا یا اُس سے بات چیت کرتا وہ اُن سے
کسی بات کا تذکرہ نہ کرتا اور نہ کچھ سُنتا بجز اِسکے کہ موت اور ہلاکت
اب آتما نگر کا اِنتظار کرتی ہی ✣

کیونکہ اُس پیر مرد نے کہا تم سب اِس بات سے واقف ہو کہ
ہم سبھوں نے اُس جلالی شہزادہ عمانوئیل سے بغاوت کی ہی جو
باوجودیکہ ہماری نظروں میں کسی وقت میں مبتذل تھا پر اب ایسی
شہرت کے ساتھ ہمارے اُوپر فتحیاب ہوا ہی اور جیسا کہ تم اب
دیکھتے ہو اُسنے نہ صرف ہمارا محاصرہ ہی کیا ہی لیکن بالجبر ہمارے پھاٹکوں
میں بھی گھس آیا ہی۔ ماسوا اِسکے اِبلیس اُسکے آگے سے بھاگا بھاگا
پھرتا ہی اور جیسا تم اب دیکھتے ہو اُس نے ہمارے مکان کو جہاں کہ
وہ اب ہی اُس گھر کے مقابل میں قلعہ بنایا ہی۔ اپنی نسبت میں یہہ
کہہ سکتا ہوں کہ میں نے بڑی ہی خطا کی ہی اور رہے نصیب اُسکے
جو پاکدست ہی۔ میں نے اِس بات میں بڑی خطا کی ہی کہ جب مجھے
بولنا چاہیے تھا تب میں خاموش رہا اور اِنصاف کرنے کے بدلے
میں میں نے اِنصاف کو اُلٹ دیا ہی۔ سچ ہی کہ میں نے بادشاہ القادر
کی طرفداری کرنے میں اِبلیس کے ہاتھ سے بہت کچھ تکلیف اُٹھائی ہی
پر افسوس اُس سے کیا ہوتا ہی۔ کیا یہہ اُس بغاوت اور نکہرائی کا
معاوضہ کر سکتا ہی جسکا میں مجرم ہوا ہوں۔ اور جسکے آتما نگر کی بستی

میں برپا ہونے کی نسبت میں بالکل خبر تک نہیں ہوا۔ ہائے افسوس
مجھے اِس خیال سے کپکپی چھوٹتی ہی کہ ایسے خوفناک اِبتدا کا کیا انجام
ہوگا ✣

اب جس طرح کہ یہہ بہادر کپتان قدیم قانونگو کے مکان پر
مشغول تھے ویسا ہی کپتان سیاست بھی بستی کے اَور حصہ میں اِس
مکان کے پیچھے کی سڑک اور دیوار کے صاف کرنے میں مشغول تھا۔
اُس نے خداوند خودمختار کو نہایت ہی تنگ کیا اور اُسے کسی کونے
میں آرام سے رہنے نہ دیا اور اُسکو ایسا رگید تا پھرا کہ نہ صرف
اُسکے آدمی ہی اُسکے پاس سے بھاگ نکلے پر وہ خود اپنا سر ایک
سوراخ میں ڈال دینے سے خوش ہوا۔ سوا اِسکے اِس زبردست بہادر
نے خداوند خودمختار کے سرداروں میں سے تین کو کاٹکے ڈھیر کر ڈالا
اُن میں سے ایک قدیم میاں وہم تھے وہی شخص جسکا سر بلوہ کے
ایام میں پھٹ گیا تھا۔ خداوند خودمختار نے اِس شخص کو پھاٹک کی
حفاظت سپرد کی تھی اور وہ کپتان سیاست کے ہاتھ سے مارا پڑا۔
دوسرا شخص جو مقتول ہوا سو میاں کشیدہ گُل اِلا زبون تھا یہہ بھی
خداوند خودمختار کے افسروں میں سے تھا اور وہ دونوں توپیں جو
کان پھاٹک کے اُوپر لگائی گئی تھیں اِسی کے اہتمام میں تھیں۔
اُن کو بھی کپتان سیاست نے کاٹکے تودہ کر دیا ✣

تیسرا کپتان جو مقتول ہوا دغاباز نامے تھا یہہ تو ایک آدمی پوچ تھا تاہم خداوند خودمختار کا بڑا ہی معتمد تھا۔ پر کپتان سیاست نے اُسے بھی اَوروں کے ساتھہ قتل کرکے ایک لحد بنا دیا ✚

اُسنے خداوند خودمختار کے سپاہیوں میں سے بھی بہتوں کا کُشت وخون کیا اور کتنے تازہ توانا اور تن توشوالوں کو مار ڈالا اور بہتوں کو جو ابلیس کی خدمت میں بڑے چُست و چالاک تھے زخمی کیا۔ یہہ سب اِبلیس کی جانب کے تھے پر آتمانگر کے کسی باشندہ کو ضرر نہ پہنچا ✚

باقی اَور سرداروں نے بھی اِن سرداروں کی مانند جنگ میں بڑی دستگاہی دِکھلائی چنانچہ آنکھہ پھاٹک پر جہاں کپتان نیک اُمید اور کپتان محبت نے دھاوا کیا تھا بڑی خونریزی ہوئی اور کپتان نیک اُمید نے اپنے ہاتھہ سے ایک کپتان آنکھہ مِچے نامے کو جو اُس پھاٹک کا رکھوالا تھا مار لیا۔ یہہ شخص ہزار آدمی کے اُوپر سردار تھا اور اُس کے سپاہی ہتھوڑوں سے لڑتے تھے وہ اُسکے آدمیوں کو بھی خوب رگیدتا پھرا اور کتنوں کو مار ڈالا اور کتنوں کو مجروح کیا اور باقی آدمی اپنے سروں کو کونوں میں چھپاتے پھرے ✚

اُس پھاٹک پر ایک میاں توقف بیجا نامے بھی تھا جس کا اُوپر مذکور ہو چکا ہے۔ وہ بوڑھا آدمی تھا اور اُس کی داڑھی اِتنی لمبی تھی کہ اُسکی کمر تک پہنچتی تھی یہہ شخص اِبلیس کا بڑا سخن ساز تھا اور اُسنے آتمانگر

کی بستی میں بہت سی خرابی برپا کر رکھی تھی سو وہ کپتان نیک اُمید کے ہاتھہ سے مارا گیا ✚

میں اَور کیا کہوں اِن دنوں اِبلیس کی جانب کے لوگ کوسنے کوسنے مارے پڑے تھے گو بہت سے آدمی اب بھی آتمانگر میں زندہ تھے ✚

اب قدیم قانونگو صاحب اور خداوند فہم اور بستی کے اَور سردار یعنے وہ جو اِس بات سے واقف تھے کہ ہمارا قیام آتمانگر کی بستی کے قیام اور اُسکے گرنے پر موقوف ہے ایک روز جمع ہوئے اور بعد صلاح مشورت کے اُنہوں نے بالاتفاق ایک عرضی طیار کرنے کا منصوبہ باندھا تاکہ عمانوئیل کے پاس بھیجی جائے پیشتر اِس سے کہ وہ پھاٹک پر سے روانہ ہو جائے۔ چنانچہ عمانوئیل کے لئے ایک عرضی لکھی گئی اور اُسکا مضمون یہہ تھا۔ کہ ہم آتمانگر کی آفت زدہ بستی کے قدیم باشندے اپنے گناہوں کا اِقرار کرتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے حضور کو رنجیدہ کیا ہے اور اب ہم سب حضور سے اِلتجا کرتے ہیں کہ حضور ہماری جانیں بخش دیجئے ✚

اِس عرضی کا جواب اُن کو نہ دیا گیا چنانچہ وہ اَور زیادہ پریشان ہوئے۔ اِس عرصہ میں وہ سب کپتان جو قانونگو صاحب کے مکان میں قلعہ کے پھاٹکوں پر اپنے منجنیق چلاتے رہے تاکہ اُنکو گرا دیں۔ اور بعد کچھہ عرصہ کی محنت اور تکلیف کے قلعہ کا وہ پھاٹک جسکا بدخل نام

تھا کھل گیا اور کئی ٹکڑے ہو گیا چنانچہ اُس گھر میں جانے کے لئے جس میں ابلیس نے پناہ لی تھی راہ ہو گئی۔ اِس کی خبر کان پھاٹک پر عمانوئیل کے پاس بھیجی گئی کیونکہ وہ وہیں مقیم تھا تاکہ اُسکو اطلاع ہو جائے کہ آتمانگر کے گڑھ میں جانے کے لئے پھاٹک کی طرف سے راہ کھل گئی۔ جب یہہ خبر وہاں پہنچی تو اِس خوشی کے تصور سے کہ اب لڑائی ختم ہونے ہی پر ہی اور آتمانگر اب آزاد ہوا چاہتا ہی خوب خوب قرنا پھنکی اور بڑی خوشی ہوئی ✢

تب شہزادہ اُس مقام پر سے اُٹھا اور اپنے جنگی آدمیوں میں سے اُن کو جو اِس مہم کے قابل تھے اپنے ہمراہ لیکر آتمانگر کی سڑکوں میں سے ہوکر قدیم قانونگو کے مکان کی طرف چلا ✢

شہزادہ سُنہلی بکتر پہنے ہوئے تھا اور اُسکا نشان اُسکے سامھنے اُٹھتا جاتا تھا لیکن راہ بھر اُس نے ایسی سنجیدگی قایم رکھی کہ سب اِس تہیہ میں ہوئے کہ اُس کی نگاہ سے محبت کے اثر نمودار ہو سکتے ہیں یا نفرت کے۔ جبکہ وہ سڑکوں میں سے گذرتا تھا بستی والے دروازہ دروازہ اُسکے دیکھنے کو کھڑے ہوئے اور اگرچہ اُسکی سج دھج اور اُسکے جلال نے اُن کو فریفتہ کر لیا تھا تاہم وہ اُس کی سنجیدہ نگاہوں کے باعث سے متحیر تھے کیونکہ اب تک وہ جیسا چاہئے باتوں سے اور مسکراہٹ سے اُن کے ساتھ متکلم نہ ہوا پر زیادہ تر اپنی حرکت

ا۔ کاموں کے وسیلہ سے اُن سے کلام کرتا تھا اور تاسف کا مقام ہی کہ جیسا ایسی حالت میں سبھی کرتے ہیں اُنھوں نے اُسکے ظاہری اطوار سے ایسا اُلٹا نتیجہ نکالا جیسا یوسف کے بھائیوں نے اپنے بھائی کی نسبت کیا تھا کیونکہ وہ یہہ سوچے کہ اگر عمانوئیل ہمیں پیار کرتا تو وہ اپنی محبت کو باتوں اور اور وضع سے ظاہر کرتا لیکن وہ اِن میں سے ایک بھی نہیں کرتا اور اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ عمانوئیل ہم سے نفرت رکھتا ہو۔ اور اگر عمانوئیل ہم سے نفرت رکھتا ہی تو آتمانگر مقتول ہوگا اور ایک اُجاڑ دیا جائیگا۔ وہ تو اِس بات سے واقف تھے کہ ہم نے اُسکے باپ کے قوانین کو عدول کیا ہی اور کہ ہم نے اُس کی مخالفت میں ابلیس تک کے ساتھ ایکا کیا ہی۔ وہ اِس سے بھی واقف تھے کہ شہزادہ عمانوئیل ان سب باتوں سے آگاہ ہی کیونکہ وہ اِس بات کے قایل تھے کہ وہ خدا کے فرشتہ کی مانند تھا اور جتنے کام زمین پر ہوتے تھے اُن سب سے آگاہی رکھتا ہی اور اِس باعث سے اُنہوں نے یہہ سوچا کہ ہماری حالت بڑی آفت کی حالت ہی اور کہ یہہ نیک شہزادہ ہمکو اُجاڑ ڈالیگا ✢

وہ یہہ بھی سوچنے لگے کہ اِس کام کے لئے اُسکو اِس سے بڑھکر اور کیا موقع ملیگا کیونکہ اب تو آتمانگر کی باگ اُسکے ہاتھہ میں ہی۔ میں نے یہہ بھی بغور دیکھا کہ باوجود ان سب باتوں کے جب شہزادہ بستی میں سے گذرتا تھا تو بستی والے اُسکے سامھنے بجز دیکھنے اور جھکنے



ابلیس کا زنجیروں سے بخوبی جکڑا جانا صفحہ ۱۵۸

دخم ہونے کے اور کچھ نکر سکتے تھے بلکہ اُسکے پاؤں تلے کی خاک چاٹنے تک کو طیار تھے۔ اُنھوں نے ہزاروں مرتبہ یہہ تمنا ظاہر کی کہ کاش کہ وہ ہمارا شاہ اور سردار اور ہماری پناہ ہوتا۔ وہ آپس میں بھی اُسکے جسم کی خوبصورتی کا چرچا کرتے تھے اور کہ وہ جلال اور بہادری میں دنیا کے امیروں اور شاہوں پر کہاں تک فوقیت رکھتا ہے۔ لیکن بیچاروں کے خیال بدل جایا کرتے اور غایت درجہ کو پہنچا کرتے تھے ہاں ان لوگوں کے آگے پیچھے کرنے سے آتمانگر اُچھلتے ہوئے گیند کی مانند ہوگیا اور مثل اُس شی کی جو گردباد کے سامھنے ٹکراتی پھرے +

جب وہ گڑھ کے پھاٹک پر پہنچا اُس نے ابلیس کو حاضر ہونے اور اُس کی تابعداری کے تسلیم کرنے کا حکم صادر کیا۔ لیکن افسوس وہ حیوان سامھنے آنے سے کسقدر نفرت کرتا تھا وہ کیسا اُس سے گریز کرتا تھا وہ کیسا اُس سے ڈرتا تھا وہ کیسا دبکتا تھا تاہم بجز حاضر ہونے کے اَور کوئی بات اُس سے بن نہ آئی۔ تب عمانوئیل نے حکم کیا اور اُنھوں نے ابلیس کو پکڑکے زنجیروں سے بخوبی جکڑا تاکہ وہ بہتر طور پر اُس سزا کے لئے جو اُسکے واسطے مقرر کی گئی تھی محفوظ رہ سکے لیکن ابلیس نے کھڑے ہوکے منت و سماجت کی کہ ہمیں عمق میں نہ بھیجئے پر سلامتی کے ساتھہ آتمانگر سے نکل جانے دیجئے +

جب عمانوئیل اُسے پکڑکے زنجیروں میں جکڑ چکا وہ اُسے بازار

میں لیگیا اور وہاں آتمانگر کے روبرو اُسکا وہ سارا بکتر اُتروا لیا جسپر وہ آگے بہت سا فخر کرتا تھا چنانچہ یہہ عمانوئیل کے اپنے دشمن کے اوپر فتح حاصل کرنے کا ایک کام تھا اور جبکہ اُسکا بکتر اُتار رہا تھا اُس طلائی شہزادے کی قرنا بآواز بلند پھنک رہی تھی کپتانوں نے بھی نعرہ مارا اور سپاہی مارے خوشی کے گاتے تھے ÷

تب آتمانگر طلب کیا گیا تاکہ دیکھے کہ عمانوئیل کی فتحیابی کی کیا ابتدا ہی اور کہ اُسکا کیا حال ہی جسپر اُن کا اسقدر اعتبار تھا اور جسپر وہ اُن دونوں میں اتنا کچھہ فخر کرتے تھے جبکہ وہ اُن کی چاپلوسی کرتا تھا ÷

جبکہ ابلیس اسطور پر آتمانگر کے روبرو اور شہزادہ کے سرداروں کے سامھنے برہنہ ہو چلا تو اُس نے حکم کیا کہ ابلیس کو سخت زنجیر میری رتھہ کے پہیئے میں باندھہ دو بعد اسکے شہزادہ کپتان بنی رعد اور کپتان بنی قائمیت کو گڑھہ کے پھاٹکوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر (اس غرض سے کہ ابلیس کے باقی ماندہ لوگوں میں سے اگر کوئی حملہ کرنے کی جرأت کرے تو وہ اُن کا مقابلہ کرے) اُس رتھہ کے اوپر سوار ہو کر فتحیابی کے ساتھہ آتمانگر میں بخوبی پھرا اور آنکھہ پھاٹک کے آگے سے اور اُسکے اندر سے ہو کر اُس میدان کی طرف چلا جہاں اُس کی فوج پڑی تھی ÷

لیکن تمہیں اسکا خیال نہیں ہی کہ جب یہہ ظالم اُن کے شریف

شہزادہ کے سرداروں سے جکڑا گیا اور اُسکے رتھہ کے پہیوں میں باندھا گیا تو عمانوئیل کے لشکر میں لوگوں نے کیا کیا نعرہ مارے اگر ہماری مانند تم بھی وہاں ہوتے تو اس کی کیفیت خوب دیکھتے ٭

اُنہوں نے کہا کہ وہ اسیری کو اسیر کر لیگیا اُس نے خداوندیوں اور اختیاریوں پر غلبہ پایا ہی۔ ابلیس اُس کی تیغ کے زور کے تلے دب گیا اور سب کے لئے مضحکہ بن گیا ہی ٭

اُن لوگوں نے بھی جو از راہ کارگذاری ہمراہ رکاب گئے تھے اور جو لڑائی دیکھنے کو آئے تھے ایسی بلند آواز سے نعرہ مارا اور ایسے دلکش راگوں سے گاتے تھے کہ اُن لوگوں نے بھی جو سماء بلندترین پر بستے تھے اپنی کھڑکیاں کھولیں اور اپنے سر نکالکے دیکھنے لگے کہ اس جلال کا کیا باعث ہی ٭

فرشتے

(افاه) باب ۱۰ و ۱۰ آیت

بستی والوں میں سے بھی جتنوں نے یہہ مناظرہ دیکھا اُس کے دیکھتے وقت گویا آسمان اور زمین کے درمیان میں ٹنگ گئے۔ سچ ہی کہ وہ یہہ نہ بتلا سکتے تھے کہ ہماری نسبت ان باتوں کا کیا انجام ہوگا لیکن ساری چیزوں کا ایسے عمدہ طور پر انتظام کیا گیا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ کس طور پر یہہ انتظام ہوا تھا، کہ اُن میں بستی کی نسبت ایکطرح کی مسکراہٹ پائی جاتی تھی اور جبکہ وہ عمانوئیل کے حکم کی طرف

آنانگر کے باشندے عمانوئیل کی صورت سے بستہ ہو گئے۔

مخاطب تھے اُسوقت اُن کی آنکھیں اُن کے سر اُن کا دل اور اُنکا جی اور سب کچھ جو کہ اُن کا تھا اُسی پر گڑ رہا تھا ٭

چنانچہ جب یہہ بہادر شہزادہ اپنے مخالف ابلیس پر یہانتک فتحیاب ہو چکا اُس نے اُسکو ذلیل اور رسوا کر کے نکال دیا اور یہہ تاکید کر دی کہ پھر آنانگر پر قابض نہ ہونا۔ تب وہ عمانوئیل کے پاس سے اور اپنی لشکرگاہ میں سے نکل گیا تاکہ زمین شور میں خشک زمین کا وارث ہو اور آرام کا طلبگار ہو تاہم اُس سے بھی محروم رہے ٭

متی ۱۲ باب ۴۳ آیت۔

بھلا کپتان بنی رعد اور کپتان قائلیت دونوں بڑے صاحب دبدبہ تھے اُن کے چہرے شیروں کے سے تھے اور اُن کی باتیں سمندر کی گھڑگھڑاہٹ کی مانند تھیں یہہ دونوں اب تک میاں ضمیر صاحب کے گھر پر مقیم تھے جنکا مذکور ہو چکا ہی چنانچہ جب کہ یہہ بزرگ اور قادر شہزادہ ابلیس پر یہانتک فتح پا چکا تو بستیوالونکو فرصت ملی کہ ان شریف کپتانوں کو بغور دیکھیں اور اُن کے کاموں پر ملاحظہ کریں۔ اور کپتانوں نے ایسے انداز سے اپنا کام کیا کہ اُن سے ایک طرح کا خوف اور ڈر غالب ہوا (اور اس کام کے لئے اُنہیں خفیہ حکم ملا تھا) اور بستی کے لوگ برابر جانکاہی میں پڑے رہے اور اُن کے دل میں یہہ وسوسہ پیدا ہوا کہ دیکھئے آنانگر کی حالت آیندہ بہتر ہوتی ہی یا ابتر چنانچہ اس شک کے باعث

سے وہ ایک مدت تک آرام وتسکین اور سلامتی و اُمید سے محض ناآشنا ہوگئے ÷

بیسواں باب

عمانوئیل کا خداوند فہم۔ میاں ضمیر۔ اور خداوند خود مختار کے قید کرنیکا حکم صادر کرنا۔ اُنکی اور بستی والونکی اضطرابی کا بیان اور اُنکا جان بخشی کے لئے عمانوئیل سے ملتمس ہونا۔

ہنوز شہزادے نے آدمانگر کی بستی میں سکونت اختیار نہ کی تھی پر اپنے شاہانہ ڈیرے کے اندر لشکر میں اور اپنے باپ کی فوجوں کے بیچ میں مقیم تھا۔ چنانچہ اُس نے مناسب موقع پاکر کپتان بنی رعد کے پاس ایک مخصوص حکم بھیجا کہ آدمانگر اور کُل بستیوالوں کو قلعہ کے احاطہ کے اندر طلب کرکے خداوند فہم میاں ضمیر اور سردار نامی خود مختار ان تینوں کو اُن کے روبرو قید کرکے سخت پہرے کے اندر رکھو تاوقتیکہ میرا حکم اُن کی نسبت میں صادر نہ ہو جب کپتانوں نے اِس حکم کی تعمیل کی تو آدمانگر کی بستی والے زیادہ تر خایف ہوئے اِس باعث سے کہ اُن کے دل پر یہہ صدمہ گذرا کہ ہمارے دلوں میں آدمانگر کی بربادی

کا خیال جو کہ آگے پیدا ہوا تھا واقعی وقوع میں آیا چاہتا ہے۔ اب اُنکا سر اور دل اِس بات کے جاننے میں پریشان ہوا کہ دیکھئے ہم کس طرح کی موت مرتے ہیں اور کتنے عرصہ میں ہماری فوت ہوتی ہے اور اُنکو اِس بات کا خوف ہوا کہ عمانوئیل کہیں ہم کو اُس قعر میں نہ ڈال دے جس سے کہ ابلیس بھی لرزاں ہے کیونکہ ہم تو فی الحق اُسی کے لایق ہوئے ہیں۔ علاوہ اِسکے بستی کے روبرو علانیہ بےعزتی کے ساتھ ایسے نیک اور پاکیزہ شہزادہ سے تہ تیغ کیا جانے کا خیال اُن کو زیادہ تر مارے ڈالتا تھا۔ بستی والے اُن لوگوں کے سبب سے بھی جو مقید ہوگئے تھے نہایت پریشان تھے اِسلئے کہ وہ اُن کا سہارا اور اُن کے ہادی تھے اور اُنہیں یہہ بات یقین تھی کہ اگر یہہ لوگ منقطع ہو جائیں تو اُن کا قتل ہونا گویا آدمانگر کی بستی کی تباہی کی ابتدا ہوگی۔ اِس پریشانی میں اُن سے کچھہ نہ بن پڑا بجز اِسکے کہ وہ معہ قیدیوں کے ایک درخواست شہزادہ کے لئے طیار کرکے میاں خواہش زندگی کے ہاتھہ عمانوئیل کے پاس بھیجدیں۔ چنانچہ وہ شہزادہ کے خیمہ میں آیا اور وہ درخواست پیش کی اُس درخواست کا مضمون یہہ تھا +

ای بزرگ اور عجیب سلطان قابض ابلیس اور ظفریاب بستی آدمانگر ہم اِس آفت زدہ اتحاد کے مصیبت زدہ باشندے نہایت عاجزی کے ساتھہ آپ کی جناب سے یہہ درخواست رکھتے ہیں کہ حضور ہم لوگوں پر

رحم فرمائیں اور ہماری اگلی خطاؤں اور ہماری بستی کے سرداروں کے گناہوں کو یاد نہ فرمائیں لیکن اپنی رحمت کی فراوانی سے حضور ہمیں بخشدیں تاکہ ہم نہ مریں پر جیتے رہیں - یوں ہم حضور کے خادم ہونگے اور اگر حضور کو مناسب معلوم ہو تو ہم آپ کی میز کے تلے سے اپنی خوراک چُن لیا کرینگے - آمین ÷

چنانچہ جیسا اُوپر مذکور ہو چکا قاصد نے آپ یہہ درخواست شہزادہ کے سامھنے پیش کی پر شہزادہ نے اُسکے ہاتھ سے یہہ نامہ لیکر اُسے بغیر کچھ کہے سُنے رخصت کر دیا - اِس بات سے آتمانگر کی بستی والوں کے اوسان زیادہ تر خطا ہو گئے پر یہہ گمان کر کے کہ اب اَور کچھ چارہ نہیں ہی بجز اسکے کہ یا تو درخواست کرتے رہیں یا مر جائیں اُنہوں نے پھر مصلحت کی اور دوسری درخواست طیار کی اِس درخواست کا بھی منشا اور اُسکا طرز اگلی سے مشابہ تھا ÷

جب یہہ درخواست طیار ہوئی تو وہ اِس تہیہ میں ہوئے کہ ہم اُس کو کس کے ہاتھ سے شہزادہ کے پاس بھیجیں اُنہوں نے اُسکو اگلے قاصد کے ہاتھ ارسال کرنا اِس وجہ سے مناسب نہ سمجھا کہ اُن کو خوف پیدا ہوا کہ شاید اُسکے طور طریق سے شہزادہ آزردہ نہ ہو گیا ہو اِس لحاظ سے اُنہوں نے یہہ ارادہ کیا کہ اب کے مرتبہ کپتان قابلیت کو اپنا قاصد بنائیں پر اُس نے یہہ عذر کیا کہ نہ تو میری جرات

ہوتی ہو کہ باغیوں کی درخواست لیکر عمانوئیل کے پاس جاؤں اور نہ میں مفسدوں کے لئے شہزادہ سے سفارش کرونگا - پر اُس نے یہہ صلاح دی کہ ہمارا شہزادہ نیک ہی اسلئے اِس درخواست کو کسی بستی والے کے ہاتھ سے اُس کی جانب میں بھیجدو لیکن اِس شرط سے کہ وہ اپنی گردن میں رسی ڈالکر اُسکے آگے جائے اور سوا رحمت کے اَور کسی بات کا سایل نہ ہو ÷

پر بارے خوف کے اُن سے جہاں تک بن پڑا اُنہوں نے اِس درخواست کے بھیجنے میں دیری کی اور یہہ تاخیر بہتر تھی لیکن آخرکار اپنے خطرہ سے خایف ہو کے اُنہوں نے بڑے کشش و پنج کے ساتھ یہہ ارادہ کیا کہ اپنی درخواست کو میاں خواہش بیدار کے ہاتھ رکھیں چنانچہ اُنہوں نے میاں خواہش بیدار کو بُلا بھیجا - وہ آتمانگر کی بستی میں ایک نہایت پست جھونپڑی میں رہتا تھا اور اپنے پڑوسی کے کہنے کے مطابق حاضر ہوا - جب وہ آیا تو لوگوں نے اپنی درخواست کے باب میں جو کچھ کیا تھا اور جو کچھ اُن کا ارادہ تھا سب اُس سے کہہ سُنایا اور اُسپر یہہ بات ظاہر کر دی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہہ درخواست لیکر شہزادہ کے پاس جائیں ÷

تب میاں خواہش بیدار نے کہا کہ میں کیوں حتی المقدور آتمانگر کی اِس بستی کو واجبی ہلاکت سے بچانے کے لئے کوشش نہ کروں سو

اُنہوں نے یہہ عرضی اُسکے ہاتھہ رکھی اور اُسے شہزادہ کے ساتھہ کلام کرنے کا طور بتلا کے اور ہزاروں دعائیں دیکے رخصت کیا۔ چنانچہ وہ اگلے قاصد کی مانند شہزادہ کے خیمہ میں آیا اور اُس سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یہہ خبر عمانوئیل کو پہنچی اور شہزادہ اُسکی ملاقات کو نکل آیا۔ جب میاں خواہش بیدار نے شہزادہ کو دیکھا تو اُسکے سامھنے اُوندھے مُنہہ گر پڑا اور پکارا۔ کاش کہ آتمانگر حضور کے سامھنے زندہ رہے اور یہہ کہکر اُس نے وہ درخواست پیش کی شہزادہ اُسکو پڑھکر ایک کنارہ جا کے رویا پر اپنے تئیں ضبط کر کے وہ پھر اُس آدمی کے پاس لوٹ آیا جو پہلے کے مانند اُسکے قدموں پر پڑا ہوا رو رہا تھا اور اُس سے کہا۔ تم اپنے مکان کو جاؤ میں تمہاری درخواست پر تامل کرونگا ٭

اب آتمانگر کے وہ لوگ جنہوں نے میاں خواہش بیدار کو شہزادہ کے پاس بھیجا تھا کچھہ تو اپنی سزاواری کے خیال سے اور کچھہ اِس خوف سے کہ کہیں ہماری درخواست ردّ نہ کر دی جائے بڑی اضطرابی کے ساتھہ عجیب اشتیاق سے انتظاری کر رہے تھے کہ دیکھئے اِس درخواست سے کیا نتیجہ نکلتا ہی۔ چنانچہ جب آخر کو قاصد لوٹا اور اُن کی نگاہ اُسپر پڑی وہ اُسکے گرد آکے پوچھنے لگے کہ کہئے کیسی گذری عمانوئیل نے کیا کہا اور درخواست کی کیفیت تو کچھہ بیان کیجئے پر اُسنے کہا کہ مجھے معاف رکھئے جب تک میں قیدخانہ میں خداوند ناظم خداوند

ونثار اور میاں قانونگو پاس نہ جالوں تب تک میں کچھہ کہہ نہیں سکتا۔ چنانچہ وہ اُس قیدخانہ کی طرف بڑھا جہاں آتمانگر کے لوگ بند پڑے تھے اور غول کے غول لوگ ٹوٹے تاکہ قاصد کی باتیں سُنیں جب وہ قیدخانہ کی کھڑکیوں پر آکے حاضر ہوا تو خداوند ناظم جو نظر آئے تو اُنکا رنگ ایسا فق ہو گیا تھا کہ اُن کی صورت پر کپڑے کی سی سفیدی نمایاں تھی اور میاں قانونگو بھی کانپ رہے تھے۔ تاہم اُن لوگوں نے پوچھا کہ صاحب فرمائیے تو سہی کہ بزرگ شہزادہ نے آپ سے کیا کہا ٭

تب میاں خواہش بیدار نے کہا کہ جب میں اپنے خداوند کے خیمہ میں آیا تو میں نے آواز دی اور شہزادہ نکل آیا۔ پر اُسکا جسم ایسا شاندار اور اُسکا چہرہ ایسا جلالی تھا کہ مجھہ میں پاؤں کے بل کھڑے رہنے کی تاب باقی نہ رہی چنانچہ میں اُسکے قدموں پر اُوندھا گر پڑا اور وہ درخواست اُسکے ہاتھہ دھری اور جبکہ اُس نے یہہ درخواست میرے ہاتھہ سے لے لی تو میں پکار اُٹھا کہ کاش کہ آتمانگر حضور کے آگے زندہ رہے اور تھوڑی دیر تک اُسکا مطالعہ کر کے وہ میری طرف مخاطب ہوا اور بولا کہ تم اپنے مکان کو لوٹ جاؤ میں تمہاری درخواست پر تامل کرونگا۔ اِسکے شامل حال اس قاصد نے یہہ بھی کہا کہ یہہ شہزادہ جسکے پاس آپ نے مجھے بھیجا ایسا خوبصورت اور جلالی ہی کہ جو کوئی اُسے دیکھیگا وہ بیشک اُس سے اُلفت رکھیگا اور خایف ہوگا میرے دلیر

بھی ایسی ہی تحریک ہوئی پر میں ہنوز یہہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان باتوں کا کیا انجام ہوگا ٭

جب قیدیوں نے اور اُن لوگوں نے جو قاصد کے ہمراہ خبر سُننے کی نیت سے چلے آئے تھے یہہ جواب سُن لیا تو سب کے سب ٹھٹھک رہے اور اِس حیرت میں ہوئے کہ شہزادہ کی باتوں کا کیا مطلب نکلسکتا ہی جب قیدخانہ میں سے باہر چھوٹ گئے تو قیدی آپس میں عمانوئیل کے کلمات کی آپ ہی آپ شرح کرنے لگے - خداوند ناظم نے کہا کہ اِس جواب میں ترشروئی تو نظر نہیں پڑتی لیکن خودمختار نے کہا کہ اِس میں بُرائی کے اثر نمایاں ہیں اور قانونگو نے یہہ بات ٹھہرائی کہ یہہ جواب موت کا قاصد ہی - پر جو لوگ کہ بھیڑ میں سے چھنگر رہ گئے تھے اور جو پیچھے کھڑے تھے اور جنہوں نے کہ قیدیوں کی باتوں کو اچھی طرح سے نہ سُنا تھا اُن میں سے جس نے جو بات سُن پائی وہ اُسی کو لے اُڑا کسی نے قاصد کی بات تھام لی کسی نے قیدیوں کے فیصلہ اُڑا لئے - اور کسی کو صحت کے ساتھہ کوئی بات معلوم نہ ہوئی - چنانچہ اِن لوگوں نے وہ وہ کھچڑیاں پکائیں اور آتمانگر میں وہ وہ گلگلے چھنے کہ جس کی حد و پایاں نہیں ٭

پھر تو ان باتوں کی خبریں ساری بستی میں پھیلیں کوئی کچھہ کہتا تھا اور کوئی اور ہی کچھہ اور ہر ہر کو اِس بات کا یقین تھا کہ میری ہی

باتیں سچی ہیں اِسلئے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے اپنے کانوں سے ساری باتیں سُنی ہیں اور اِس باعث سے ہم فریب میں پڑ نہیں سکتے - ایک یہہ کہتا کہ ہم سب قتل کئے جائینگے دوسرا یہہ کہتا کہ ہم سب بچ جائینگے تیسرا یہہ کہتا کہ عمانوئیل آتمانگر سے سروکار نہ رکھیگا اور چوتھا یہہ کہتا کہ سب قیدی دفعتاً مار ڈالے جائینگے - سو جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اُن مخبروں کا یہہ گمان تھا کہ ہم ہی ہم درست کہتے ہیں اور باقی سب غلط بولتے ہیں - ایسی ایسی مختلف خبروں کے باعث سے آتمانگر میں روک ٹوک و رپیش ہوئی اور سب حیران تھے کہ ہم یقین کریں تو کیا کریں راہگذر اگر راہ جاتے ہوئے اپنے پڑوسی کو اپنا قصہ کہتے سُنتا تو وہ اپنا قصہ اُسکے محض برعکس سُناتا اور دونوں بجد ہوتے کہ میری ہی باتیں سچ ہیں بلکہ بعضوں نے اِس قصہ کا دوسرا سرا تھام لیا اور یہہ بات مشہور کی کہ عمانوئیل کا یہہ ارادہ ہی کہ کُل آتمانگر کو تہ تیغ کرے ایسی اُلٹی پُلٹی باتوں کے باعث سے ساری باتیں تاریک ہونے لگیں اور بیچارہ آتمانگر رات سے تا صبح عجیب حیرانی میں پڑا رہا ٭

پر جہاں تک میں نے معتبر خبروں کی رو سے دریافت کیا مجھہ پر یہہ بات ثابت ہوئی کہ یہہ بے انتظامی قانونگو کی باتوں کے سبب سے ہوئی کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ میری رائے یہہ ہی کہ شہزادہ کا جواب موت کا قاصد ہی - انہیں باتوں نے بستی میں آگ لگا دی اور

یہی آتمانگر کے خوف کی ابتدا ہو اسلئے کہ اگلے وقتوں میں آتمانگر والے میاں قانونگو کو غیب بین جانتے تھے اور اُسکا فیصلہ بڑے بڑے فصیح کلام لوگوں کے برابر تھا لہٰذا اِسطور پر آتمانگر خود اپنے ہی خوف کا باعث ہوا ؂

چنانچہ اب اُن پر یہہ بات روشن ہوئی کہ اُن کی شوخ بغاوت اور شہزادہ کے خلاف شرع مقابلہ کا کیا نتیجہ ہو۔ اُنہوں نے اپنی سزاواری اور خوف کے باعث سے جس میں وہ بالکل غرق ہو چکے تھے اب اُسکے نتیجے دریافت کرنا شروع کیا اور آتمانگر کی بستی کے خاص خاص لوگ جو زیادہ تر قصوروار تھے وہ اَور زیادہ خوف زدہ ہوئے ؂

چنانچہ مختصر حقیقت یہہ ہو کہ جب خوف کا آوازہ کچھہ فرو ہو گیا اور قیدیوں نے ذرا دم پایا تو اُن میں پھر کچھہ ہمت بندھنے لگی اور وہ اپنی جان کے امان کے لئے شہزادہ کو پھر درخواست دینے کی تدبیر سوچنے لگے۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک تیسری عرضی طیار کی جس کا خلاصہ یہہ تھا ؂

اے شاہ عمانوئیل بزرگ ربّ العالمین اور آقائے رحمت ہم حضور کے بیچارہ اور بدنصیب و آفت زدہ آتمانگر کے قصبہ کے مرتے ہوئے باشندے حضور کی بزرگ اور جناب جلیل کے سامھنے یہہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے حضور کے اور حضور کے باپ کے خلاف گناہ کیا ہو

اور حضور کی آتمانگر کہلانے کے لایق نہیں پر اِس قابل ہیں کہ قعر جہنم میں ڈال دئے جائیں اگر حضور ہمیں قتل کریں تو ہم اُسکے سزاوار ہیں۔ یا اگر حضور ہمیں عمق میں ڈال دینا مناسب سمجھیں تو ہم کچھہ نہیں کہہ سکتے بجز اِسکے کہ حضور راستکار ہیں۔ ہم حضور کے کاموں اور سلوکات کی نسبت شکایت نہیں کر سکتے۔ لیکن کاش کہ رحم مسلط ہو اور ہم پر اُسکا ظہور ہو۔ کاش کہ رحم ہمارا دامنگیر ہو اور ہمیں ہماری خطاؤں سے بری کرے اور ہم حضور کی رحمت اور عدالت کے گیت گائینگے۔ آمین ؂

جب یہہ درخواست طیار ہوئی تو اُسکا پہلے کی مانند شہزادہ کے پاس بھیجنا مطلوب ہوا پر مشکل یہہ درپیش تھی کہ اُسے لے کون جائیگا بعض کہتے تھے کہ جو پہلے درخواست لیگیا وہی اِس دوسری کو بھی لیجائے پر اَوروں کی نظر میں یہہ بات نامناسب معلوم ہوئی اِسلئے کہ بھیجا چاہئے وہ کامیاب نہ ہوا تھا۔ بستی کے اندر ایک اَور بھی پُرانا شخص تھا جسکا نام میاں نیک اعمال تھا اِسکا یہہ لقب تو برائے نام تھا پر اِس لفظ کی اصل سے خالی تھا۔ سو بعضوں نے اُسکے بھیجنے کی صلاح دی لیکن قانونگو صاحب اِس بات پر مطلق راضی نہ ہوئے۔ یہہ صلاح اِس وجہ سے اُسے ناپسند آئی کہ اُس نے کہا کہ ہم تو سر دست رحمت کے محتاج ہیں اور اُسکے طلبگار ہو رہے ہیں اِس حالت میں اِس نام کے آدمی کے ہاتھہ درخواست کو بھیجنا گویا اُس کو خود باطل ٹھہرانا ہو۔ کیا

ہمیں نیک اعمال کو اپنا قاصد بنانا چاہئے جبکہ ہماری درخواست سے رحمت کی صدا نکلتی ہی ✣

سوا اسکے اگرچہ ایسا کہ ممکن ہی کہیں شاید شہزادہ اُس سے اُسکا نام پوچھ بیٹھے اور وہ کہے کہ میرا نام قدیم نیک اعمال ہی تو کیا تم گمان نہیں کر سکتے ہو کہ وہ یہہ نہ کہیگا۔ واہ کیا نیک اعمال ابتک آتمانگر میں زندہ ہی۔ بھلا تو وہ تمہیں تمہاری آفتوں سے رہائی بخشے۔ اور اگر وہ ایسا کہے تو ہمیں خوب یقین ہی کہ ہم تباہ ہونگے اور پُرانے نیک اعمال کے ہزار ہا کردار آتمانگر کو بچا نہ سکینگے ✣

جب قانونگو اپنی وجوہات پیش کر چکا جس سے اُسکی دانست میں نیک اعمال کا درخواست کا ہمراہ عمانوئیل پاس جانا نامناسب تھا تو باقی قیدیوں نے اور آتمانگر کے سردار بھی اُسپر متوجہ ہوئے چنانچہ وہ لوگ قدیم نیک اعمال سے دست بردار ہوئے اور میاں خواہش بیدار کے پھر بھیجے جانے پر قوی ہوئے۔ سو اُنہوں نے اُسے بُلا بھیجا اور اُس سے کہا کہ ہماری خواہش ہی کہ آپ یہہ درخواست لیکر دوبارہ شہزادہ پاس جائیں اور وہ بھی بے تامل اسپر آمادہ ہوا۔ لیکن اُنہوں نے اُس سے یہہ بھی کہہ دیا کہ خبردار۔ خبردار ہرگز ایسے کام اور کلام نکرنا جس سے شہزادہ کو رنج پہنچے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسی بات تم سے سرزد ہو تو کیا عجب ہی کہ تم آتمانگر کو بالکل ہلاکت میں مبتلا کر ڈالو ✣

جب میاں خواہش بیدار نے دیکھا کہ مجھہ ہی کو یہہ پیغام لیکر جانا ضرور ہی تو اُس نے اُن لوگوں سے منت کی کہ اِس میاں غم دیدہ نامے کو ہمارے ساتھہ جانے دو۔ یہہ میاں غم دیدہ میاں خواہش بیدار کا قریبی پڑوسی تھا اور حالانکہ وہ غریب اور دل شکستہ تھا تاہم وہ درخواست کے سوال کا جواب دینے کے قابل تھا چنانچہ وہ اُس کی ہمراہی پر راضی ہوئے۔ سو اُن دونوں نے اپنی طیاری کرنی شروع کی میاں خواہش بیدار نے اپنے سر پر رسّی رکھہ لی اور میاں غم دیدہ اپنے ہاتھہ ملتے ہوئے چلے۔ اِس انداز پر یہہ دونوں شہزادے کے ڈیرے پر آئے ✣

اِکیسواں باب

شہزادہ کا قاصدوں کی طرف مخاطب ہو کر اُن کی درخواست کا جواب دینا۔ قیدیوں کا لشکرگاہ میں طلب کیا جانا اور شہزادہ کا اُنکی تقصیریں معاف کرنا۔

جب قاصدان مذکور تیسری دفعہ درخواست دینے کو چلے تو اُنکے دل میں یہہ خیال اُٹھنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بار بار آنے کے باعث سے شہزادہ کے لئے ایک وبال ہو جائیں۔ اِس خیال سے جب وہ ڈیرے کے دروازہ پر پہنچے تو اُن دونوں نے پہلے ہی اپنی عذرخواہی

کی اور عمانوئیل کے پاس بار بار آنے کی تکلیف دہی کے لئے معافی مانگی اور یہہ کہا کہ ہم آج یہاں اِس نیت سے نہیں آئے ہیں کہ ہم حضور کی تکلیف دہی سے خوش ہوتے ہیں یا کہ ہمیں اِس بات سے بشاشت حاصل ہوتی ہو کہ اپنے تئیں بات کرتے ہوئے دیکھیں لیکن ضرورت ہمکو حضور کی درگاہ میں لائی ہو۔ اور یوں بولے کہ القادر اور اُس کے بیٹے عمانوئیل کے برخلاف خطا کرنے کے خیال سے ہمکو دن رات چین نہیں پڑتا۔ اُن کے دل پر یہہ بھی خیال گذرا کہ کہیں میاں خواہش بیدار کے اگلے مرتبہ آنے میں کوئی ایسی بدچالی تو سرزد نہیں ہوئی کہ جسکے باعث سے اُسے ایسے رحیم شہزادہ کے پاس سے خالی ہاتھہ لوٹ جانا پڑا اور اُسپر التفات نہ ہوئی۔ چنانچہ جب وہ عذر معذرت کر چکے میاں خواہش بیدار نے اپنے تئیں آگے کی طرح زمین پر اوندھے مُنہہ ڈالا اور اِس قوی شہزادہ کے قدموں پر گر کے یہہ پُکارا کہ کاش کہ آتمانگر حضور کے آگے زندہ رہے اور بعد اِسکے اُس نے اپنی درخواست پیش کی۔ شہزادہ اِس درخواست کا مطالعہ کر کے مثل پہلے کے تھوڑی دیر کے لئے کنارہ کش ہوا پر اُس مقام پر جہاں کہ سائل زمین پر پڑے تھے پھر لوٹا اور اُسکا نام پوچھا اور یہہ کہ آتمانگر میں تمہارا کیا منصب تھا کہ آتمانگر کے لوگوں کے درمیان میں سے تم ہی اِس پیغام کے ساتھہ بھیجے جاتے ہو۔ تب اِس شخص نے شہزادہ کو جواب دیا۔ میرا خداوند غضبناک نہو حضور



میاں خواهش بیدار اور میاں نم دیدہ کا شاهزادے کے حضور میں معاذرت کرنا صفحه ۱۷۵

مجھ ایسے مارے ہوئے کتے کا نام کیوں دریافت کرتے ہیں میں حضور کی منت کرتا ہوں کہ حضور اس سے درگذر کریں اور اسکا خیال نکریں کہ میں کون ہوں ۔ اسلئے کہ حضور بخوبی واقف ہیں کہ حضور کے اور میرے درمیان کیسی غیر مشابہت ہی بستی والوں نے کیوں مجھ کو اس قاصدی پر مقرر کیا اسکا حال اُنہیں پر بخوبی روشن ہی پر یہہ اس سبب سے نہیں ہی کہ اُنہیں یہہ خیال ہی کہ میں اپنے خداوند کی نگاہ میں معزز ہوں ۔ اپنی نسبت تو میں یہہ کہتا ہوں کہ میں خود ہی محبت سے خالی ہوں پس مجھ ایسے شخص سے کون اُلفت رکھیگا تاہم میں زندگی کا مشتاق ہوں اور اسی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میری بستی والے بھی زندہ رہیں اور اس باعث سے کہ میں اور وہ دونوں بڑی بڑی خطاؤں کے قصوروار ہیں اُنہوں نے مجھے بھیجا ہی اور میں اُن کی طرف سے اپنے خداوند سے رحمت کی درخواست کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ اسلئے حضور رحمت کی طرف رجوع کریں اور یہہ استفسار نہ کریں کہ حضور کے خادمان کیسا مرتبہ رکھتے ہیں +

تب شہزادہ نے کہا کہ یہہ شخص جو ایسے اہم مقدمہ میں تمہارے ساتھہ آیا ہی یہہ کون ہی میاں خواہش بیدار نے اسکے جواب میں عمانوئیل سے کہا کہ یہہ میرا ایک غریب پڑوسی اور بڑا رفیق ہی ۔ یہہ شخص آتمانگر کی بستی کا رہنیوالا ہی اور اسکا نام نم دیدہ ہی ۔ میں جانتا ہوں کہ اس نام کے

بہت سے آدمی مخض ہیچ ہیں تاہم مجھے اُمید ہی کہ اُسکے ہمارے ہمراہ آنے سے حضور کسی طرح پر رنجیدہ نہ ہونگے ✤

تب میاں غم دیدہ صاحب اپنے مُنہہ کے بل زمین پر گر کے اپنے پڑوسی کے ساتھہ حضور کی درگاہ میں آنے کی نسبت اِسطرح پر معذرت کرنے لگے ✤

ای میرے خداوند میں خود نہیں جانتا کہ میں کون ہوں نہ یہہ کہ میرا نام نقلی ہی یا حقیقی خاصکر کے جب میں یہہ سوچتا ہوں جو بعضے کہہ گئے ہیں کہ یہہ نام مجھے اِسواسطے دیا گیا ہی کہ میاں توبہ ہمارے والد تھے۔ نیکوں کے بدلڑکے ہوتے ہیں اور سچے آدمی سے اکثر مکار پیدا ہوتے ہیں۔ جب میں پالنے میں تھا تب ہی سے میری ماں مجھے اِس نام سے پکارنے لگی پر میں یہہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے میرا یہہ نام کس وجہ سے رکھا اِس سبب سے کہ میرے بھیجے میں طراوت زیادہ ہی آیا اِسلئے کہ میرا دل ملایم ہی۔ میں اپنے آنسوؤں میں گرد اور اپنی دعا کی تہ میں ناپاکی دیکھتا ہوں۔ پر میں حضور کی منت کرتا ہوں (اور وہ روتے روتے یہہ باتیں کہتا تھا) کہ حضور ہماری خطاؤں کو یاد نہ کریں اور اپنے خادموں کی ناقابلیت سے رنجیدہ نہ ہوں پر حضور رحمت سے آتما نگر کے گناہ سے درگذر کریں اور اپنے فضل کو جلال بخشنے سے باز نہ رکھیں ✤

چنانچہ شہزادہ کے کہنے کے بموجب یہہ دونوں اُٹھہ کھڑے ہوئے اور اُس نے اُن سے اِس انداز پر کلام کیا ✤

آتما نگر کے باشندوں نے میرے باپ سے سخت بغاوت کی ہی اِسطرح پر کہ اُنہوں نے اُسے اپنا بادشاہ بنانے سے اِنکار کیا اور ایک جھوٹھے اور قاتل و بھگوڑے غلام کو اپنا سردار بنایا ہی۔ کیونکہ تمہارے اِس دعویدار شاہ ابلیس نے گو کہ وہ تمہارے درمیان کسی زمانہ میں بہت معزز تھا میرے باپ سے اور مجھہ سے ہمارے ہی محل اور دربار بالا میں بغاوت کی اِس گمان پر کہ بادشاہ بن بیٹھے۔ لیکن چونکہ وہ بروقت مشہور ہوگیا اور گرفتار ہوگیا اور اپنی شرارت کے باعث سے زنجیروں میں جکڑا اور اُس غار کے لئے معہ اپنے ساتھیوں کے مقرر کیا گیا اُس نے اپنے تئیں تمہارے آگے پیش کیا اور تم نے اُسے قبول کرلیا ✤

اِس میں میرے باپ کی بڑی بے عزتی ہوئی اور بے عزتی مدت سے ہوتی آئی ہی اِسلئے میرے باپ نے تمہیں تابع میں لانے کے لئے ایک زبردست فوج بھیجی۔ اور تم جانتے ہو کہ یہہ آدمی اور اُن کے سردار اور اُنکی صلاحیں تمہاری نگاہ میں کیسی بیقدر تھیں اور کہ تم اُن سے کیسی بُری طرح سے پیش آئے۔ تم نے اُن سے بغاوت کی اُن کے لئے پھاٹک بند کرلیا اُن سے لڑنے کو مستعد ہوئے بلکہ لڑہی پڑے اور ابلیس کی پشتی میں اُن سے جنگ کی۔ چنانچہ اُنہوں نے میرے باپ سے زیادہ فوج کے لئے

درخواست کی سو میں اپنی فوج لیکر تمہیں مفتوح کرنے کے لئے یہاں آیا۔ پر جیسا تم نوکروں کے ساتھ پیش آئے اسیطرح تم اُن کے آقا سے بھی پیش آئے۔ تم مجھ سے لڑنے کو صف آرا ہوئے تم نے اپنے پھاٹک مجھ پر بند کردئے میری باتیں نہ سُنیں اور جہاں تک ہو سکا تم نے مجھ سے مخالفت کی پر اب میں نے تم کو مفتوح کرلیا۔ کیا تم نے رحمت کی درخواست کی تھی جب تک تم کو یہہ اُمید تھی کہ ہم غالب آجائینگے لیکن اب چونکہ میں نے بستی کو جیت لیا تم روتے ہو اُسوقت کیوں نہ روئے جب میری رحمت کا سفید نشان اور میرے عدل کا سُرخ جھنڈا اور قتل کی دھمکی کا سیاہ بیرق نصب کیا گیا تھا تاکہ تم کو تابعداری کیطرف رجوع کرے۔ جبکہ میں تمہارے ابلیس پر فتحیاب ہوا تم میرے پاس رحمت کے طالب ہونے کو آئے ہو کیوں تم نے القادر کی طرف ہو کے میری مدد نہ کی۔ تو بھی میں تمہاری درخواست پر لحاظ کرونگا اور جیسا جواب کہ میرے جلال کے لئے ہوگا ویسا جواب دونگا ✣

جاؤ کپتان بنی رعد اور کپتان قابلیت کو حکم دو کہ کل لشکر میں میرے پاس قیدیوں کو لے آئیں اور کپتان انصاف اور کپتان سیاست سے کہو کہ تم دونوں قلعہ میں رہو اور بڑی دلدہی کے ساتھہ آتمانگر میں سب کچھ امان سے رکھو تاوقتیکہ میں تمہارے پاس خبر نہ بھیجوں۔ یہہ کہکر وہ اُنکے پاس سے رخصت ہوا اور اپنے شاہی ڈیرے کے اندر چلا گیا ✣

یہہ سایل بھی شہزادہ سے یہہ جواب پاکے پہلے کی مانند لوٹے کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائیں۔ لیکن وہ ہنوز دور نہ گئے تھے کہ اُن کے دل میں یہہ خیال پیدا ہونے لگا کہ ابتک شہزادہ کا دل آتمانگر پر رحم کرنے کی طرف مایل نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ جب وہ اُس مقام پر پہنچے۔ جہاں کہ قیدی بند پڑے تھے تو آتمانگر کی نسبت اِن خیالوں نے اُن کو ایسا مغلوب کر رکھا تھا کہ اُنہوں نے بدشواری اپنا پیغام لوگوں سے کہا ✣

جب وہ اپنی راہ طی کرکے بستی کے پھاٹک پر پہنچے تو بہتیرے اُن میں سے جو اُن کے لوٹ آنے کے منتظر بیٹھے تھے اُن کو ملے تاکہ اُن سے دریافت کریں کہ اُن کی درخواست کا کیا جواب ملا چنانچہ اُنہوں نے اِن قاصدوں سے پوچھا کہ شہزادہ کے پاس سے کیا خبر لائے ہو اور عمانوئیل نے کیا کہا اِسکے جواب میں اُن لوگوں نے کہا کہ ہم قیدخانہ پر چلکے اپنا پیغام سُنائینگے۔ اُنہوں نے قیدخانہ کیطرف قدم بڑھائے اور ایک بھیڑ اُن کے پیچھے پیچھے چلی جب وہ پھاٹک پر آئے اُنہوں نے عمانوئیل کے کلام کے پہلے حصہ کا اُن کو حال کہہ سُنایا یعنی وہ باتیں جو اُس نے اپنے باپ اور اپنی نسبت اور اُن کی بغاوت کے حق میں کہی تھیں اور کہ کیونکر اُن لوگوں نے ابلیس کو انتخاب کرکے اُس کی طرفداری کی اُس کی طرف ہو کر لڑے

متجسس خیالات۔

اُسکے شنوا ہوئے اُسکے محکوم ہوگئے اور کہ کیونکر اُن لوگوں نے اُسکی اور
اُسکے ہمراہیوں کی تحقیر کی - اِسکے سُننے سے قیدیوں کے رنگ زرد پڑ گئے
پر قاصدوں نے یہہ بھی کہا کہ سوا اِن باتوں کے شہزادہ نے یہہ بھی
کہا کہ باوجود اِن باتوں کے میں تمہاری درخواست پر تامل کرونگا اور اُسکا
ایسا جواب دونگا جو کہ میرے جلال کا باعث ہوگا یہہ باتیں ہنوز ختم
نہ ہوئی تھیں کہ میاں نم دیدہ نامے نے ایک آہ سرد بھری - اِس بات
کے باعث سے وہ نہایت ہی ملول ہوئے اور حیرت میں ہوئے کہ کیا
کہیں وہ عجیب خوف میں مُبتلا ہوئے اور موت کی علامت اُنکی پیشانی
پر نمایاں تھی - پر اُس جماعت میں ایک مشہور تیز فہم اور کمینہ صاحب ملکیت
تھا جسکا نام قدیم متجسّس تھا - اِس شخص نے سائلوں سے پوچھا کہ
آپ لوگ عمانوئیل کی ساری باتیں ہوا ہوا کہہ چکے - چنانچہ اُنہوں نے
جواب دیا - فی الحقیقت نہیں - تب میاں متجسّس بولے میں سمجھا تھا کہ
اُس نے کچھ اَور بھی کہا ہوگا - مہربانی کرکے فرمائے کہ شہزادہ نے
اَور کیا کہا وہ کچھ دیر تک تامل میں آئے پر آخر میں باقی باتیں بھی
اِسطرح پر کہہ سُنائیں کہ شہزادہ نے یہہ حکم دیا ہے کہ کپتان بنی رعد
اور کپتان قابلیت کو اطلاع دو کہ وہ کل میرے پاس قیدیوں کو لے آئیں
اور کپتان عدل اور کپتان سیاست کو کہو کہ قلعہ اور بستی کا اہتمام کریں
تا وقتیکہ میرے حضور سے کوئی حکم اُن کے لئے صادر نہو - اُنہوں نے

یہہ بھی کہا کہ یہہ حکم دیکر شہزادہ فوراً گھوم گیا اور اپنے شاہی ڈیرے
کے اندر چلا گیا ❖

پر شہزادہ کے اِس جواب اور خاصکر اِس اخیر جملہ سے کہ قیدیوں کو
شہزادہ کے پاس اُسکے لشکر میں جانا ضرور ہے اُن کی کمر اکھڑ گئی چنانچہ
اُنہوں نے ایک دل ہوکے ایسی زاری کی کہ | ضمیر - |
اُن کے گریہ کی آواز آسمان تک پہنچی - بعد اسکے تینوں نے اپنے مرنے
کی تیاری کی (اور قانونگو نے اُن سے کہا مجھے اِس ہی بات کا خوف تھا)
کیونکہ اُنہوں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ کل آفتاب کے غروب ہونے سے پیشتر
ہم ابھی سو عدم ہونگے - بستی کے باقی لوگوں کے دل پر بھی یہی خیال
لاؤ کہ اپنی اپنی باری میں بہ تسلسل ہم کو بھی یہی پیالہ نوش کرنا پڑیگا - سو
آتمانگر والوں نے وہ ساری رات ماتم اور ٹاٹ و خاک میں بسر کی جب
قیدیوں کے شہزادہ کے حضور میں جانے کا وقت آیا تو اُنہوں نے
بھی لباس مغموم پہن لئے اور اپنے اپنے سینوں پر رسیّیں رکھ لیں -
کُل بستی کے لوگ بھی غم کا لباس پہنکر شہر پناہ کے اُوپر جمع ہوئے
اِس گمان پر کہ شاید شہزادہ اُن کو دیکھکر ترس کھا جائے - پر آتمانگر کے
اُنترون نے بڑا مزہ کیا وہ غول غول ٹرک سٹرک | بیہودہ خیالات - |
دوڑنے پھرنے لگے اور ایسا ہنگامہ مچا دیا کہ جو جسکے مُنہہ میں آیا وہی
اُسنے اُڑایا اور اِس طرح پر تمام آتمانگر کو پریشانی میں مبتلا کر ڈالا ❖

پر اب وقت آ گیا کہ قیدی لشکر کو چلیں اور شہزادہ کے آگے حاضر ہوں۔ سو وہ اس انداز پر چلے کپتان بنی رعد اپنے پیشکش آدمی لیکر آگے آگے چلے اور کپتان قابلیت پیچھے ہو لئے اور قیدی سب پابزنجیر بیچ میں چلے اسطرح پر قیدی درمیان میں سر جھکائے ہوئے چلے پر پہرہ والے آگے اور پیچھے جھنڈے اڑائے ہوئے جاتے تھے +

اُن کی حالت کا بیان دوسرے طور سے یہہ ہے۔ قیدی سب غم کا لباس پہنے ہوئے تھے اُنہوں نے رسّیاں اپنے اوپر لادلیں اور راہ راہ چھاتی پیٹتے جاتے تھے اُن میں اتنی بھی جرأت نہ تھی کہ اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھاتے۔ اِس انداز پر وہ آتما نگر کے پھاٹک سے گذر کر شہزادہ کے لشکر کے اندر پہنچے جسکی دید اور جلال نے اُنکی مصیبت کو اور زیادہ بڑھایا۔ وہ اب خاموش نہ رہ سکے پر بآواز بلند رو رو کہتے تھے کہ ہائے بدنصیب ہائے آتما نگر کے کمبخت آدمی۔ اُن کی زنجیروں کی غم زدہ آواز اُن کے رونے کی آواز کے ساتھہ جو مل گئی تو اُن کا رونا اور بھی ہیبت ناک ہو گیا +

چنانچہ جب وہ شہزادہ کے خیمہ کے دروازہ پر پہنچے وہ زمین پر مُنہہ کے بل گر پڑے سو ایک نے جا کے اپنے مالک سے کہہ دیا کہ قیدی حاضر ہیں۔ تب شہزادہ ایک تخت شاہانہ پر بیٹھہ گیا اور قیدیوں کو بلوا بھیجا وہ جب اُسکے سامنے آئے تو اُسکے آگے کانپنے لگے اور شرم کے مارے

اُنہوں نے اپنے مُنہہ ڈھانپ لئے۔ جب وہ اُس مقام پر پہنچے جہاں کہ شہزادہ بیٹھا تھا وہ اُسکے آگے اوندھے مُنہہ گر پڑے۔ تب شہزادہ نے کپتان بنی رعد کو حکم کیا کہ قیدیوں سے کہو کہ اُٹھکر پانوں کے بل کھڑے ہوں چنانچہ وہ لرزتے ہوئے اُسکے آگے کھڑے ہوئے۔ تب شہزادہ نے

قیدیوں کی تجویز ہوتی ہے۔

اُن سے پوچھا کیا تم بھی وہ لوگ ہو جو قبل اِس وقت کے قادر مطلق کے خادم تھے۔ اُن لوگوں نے جواب دیا ہاں خداوندہاں شہزادہ نے پھر پوچھا کیا تم وہی لوگ ہو جنہوں نے اُس نفرتی ابلیس کے شیوں سے اپنے تئیں خراب اور ناپاک کر ڈالنا منظور کیا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا اے خداوند ہم نے صرف منظور ہی نہیں کیا بلکہ اُس سے کچھہ زیادہ کیا ہے ہم نے اُسے اپنی طبیعت سے اختیار کیا ہے۔ شہزادہ نے پھر پوچھا کیا تم کو یہہ بات گوارا تھی کہ اپنی تمام عمر اُسکے ظلم کو سہتے اور غلام بن رہتے۔ قیدیوں نے جواب دیا ہاں اے خداوند ہاں۔ اِسلئے کہ اُس کی راہیں ہمارے نفس کو پسند آتی تھیں اور ایک بہتر حالت کے حاصل کرنے کی نسبت ہم بالکل اجنبی ہو گئے تھے شہزادہ نے پھر سوال کیا بھلا جب میں اِس آتما نگر کی بستی پر چڑھائی کر کے آیا تو کیا تم بدل اِس بات کی تمنّا نہ رکھتے تھے کہ میں تم پر فتح نہ پاؤں۔ مجرم بولے ہاں اے خداوند ہاں۔ شہزادہ نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر پوچھا بھلا کہو تو سہی کہ ایسی اور اِسکی مثل اور اور سخت اور گناہ کبیرہ کے لئے تم کیسی سزا کے لائق ہوئے ہو اور بتلاؤ تو کہ میں تمہیں

کس طرح کی سزا دوں اُنہوں نے جواب میں کہا ای خداوند ہم موت اور جہنّم دونوں کے لایق ہوئے ہیں ہم نے کام ہی ایسا کیا ہی کہ اِس سے کمتر سزا کے لایق نہیں ٹھہر سکتے شہزادہ نے پھر اُن سے سوال کیا کہ تم کوئی ایسی وجہ پیش کر سکتے ہو جس سے یہہ سزا تم کو نہ ملے جبکہ تم نے

وہ آپ اپنے تئیں مُلزم ٹھہراتے ہیں۔

ابھی اقرار کیا ہی۔ وہ بولے ای خداوند ہم اِس مقدمہ میں کچھہ نہیں کہہ سکتے حضور عادل ہیں کیونکہ ہم نے گناہ کیا ہی تب شہزادہ نے کہا بھلا یہہ رسیاں تمہارے سروں پر کیسی ہیں۔ قیدیوں نے جواب دیا کہ یہہ رسیاں اِسلئے ہیں کہ ہم اِسی میں باندھہ کر مقتل پر پُہنچائے جائیں اگر ہمارے اُوپر رحم کرنا حضور کو مناسب نہ معلوم

گناہ۔ امثال ۵ باب ۲۲ آیت

ہو شہزادہ نے پھر سوال کیا کہ کیا آتمانگر کے سب بستی والوں کا خیال تمہارے ہی مانند ہی اُن لوگوں نے جواب دیا کہ

روح کی اِستعدادیں۔

بستی کے باشندوں کا تو ایسا ہی خیال ہی پر ابلیسوالوں

خرابیاں اور نفسانیتیں۔

کا حال جو اُسوقت بستی میں آئے جب سے کہ وہ ظالم ہم پر قابض ہوا ہم کچھہ نہیں کہہ سکتے ✤

تب شہزادہ نے حکم کیا کہ ایک ڈھنڈورییے کو بُلا کر تُرہی پھُنکاتے ہوئے اِس بات کا اِشتہار کرا دو کہ القادر کے بیٹے شہزادہ نے اپنے باپ کے نام پر اور اُسکے جلال کے لئے آتمانگر پر کامل فتحیابی حاصل کی ہی اور یہہ قیدی اُسکے پیچھے پیچھے آمین کہتے ہوئے چلیں چنانچہ اُسکے

فرمانے کے مطابق ہوا۔ اُسوقت سازِ سماوی نے بڑے خوش الحان سُر
چھیڑے لشکر میں کے سارے کپتانوں نے نعرے مارنے اور سپاہی
شہزادہ کی فتحیابی کی گیتیں گانے لگے نشان ہوا میں اُڑنے لگے
اور ہر چہار طرف مہا منگل ہوا صرف آتمانگر کے لوگوں کے دل اِس خوشی
سے اب تک نا آشنا تھے +

شہزادہ نے قیدیوں کو پھر بُلایا اور اُنہیں اپنے سامھنے کھڑے
ہونے کا حکم دیا چنانچہ وہ حاضر ہوئے اور کانپتے ہوئے کھڑے ہوئے۔
تب شہزادہ نے اُن سے کہا کہ جو گناہ اور خطائیں اور شرارتیں تم نے
اور آتمانگر کے لوگوں نے وقت بوقت میرے باپ کی اور میری نسبت
کی ہیں میرے باپ کی طرف سے مجھے یہہ اختیار حاصل ہی اور حکم ہی کہ
میں اِن سب کو معاف کر دوں چنانچہ میں نے تمہیں معاف کیا یہہ کہکر
شہزادہ نے اِس معافی کا پروانہ ایک پرچہ پر لکھا ہوا اور سات مُہر
سے مُہر کیا ہوا اُنہیں عطا کیا اور خداوند ناظم اور خداوند خود مختار اور میاں
قانونگو کو فرمایا کہ کل آفتاب کے طلوع کرنے سے پیشتر اِس حکمنامہ کا اشتہار
تمام آتمانگر کی بستی میں کرا دیا جائے +

علاوہ اِسکے شہزادہ نے اُن کے غم کے کپڑے اُتروا ڈالے ۔
اور اُنہیں خاک کے بدلے جوبن اور ماتم کی عوض | یسعیاہ ۶۱ باب ۳ آیت۔ |
میں خوشی کا روغن اور دل کی اُداسی کے بدلے میں تعریف کی پوشاک پہنائی +



شاہزادے کا قیدیوں پر رحم کرنا صفحہ ۱۸۵

بعد اِسکے اُس نے اُن تینوں کو سونے کے زیور اور قیمتی پتھر عطا کئے اور اُن کی گردنوں میں سونے کی زنجیریں ڈال دیں اور کانوں میں بالیاں پہنائیں جب قیدیوں نے شہزادہ عمانوئیل کی فضل آمیز باتیں سُنیں اور اپنی ساری سرگذشت دیکھہ چکے تو غش سا کھا گئے اِس سبب سے کہ وہ فضل و نعمت اور معافی جو اُن کو ملی تھی ایسی اچانک اور ایسی بڑی تھی کہ اُن میں یہہ تاب نہ رہی کہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے رہیں۔ خداوند خود مختار تو مورچھا کھا کے گرہی پڑے لیکن شہزادہ نے لیکر اپنا ابدی بازو اُسکے تلے رکھا اُس سے بغلگیر ہوا اُسے بوسہ دیا اور اُس سے کہا کہ گھبراؤ مت سب کچھہ جیسا میں نے کہا ہی ویسا ہی ہوگا اُس نے خداوند خود مختار کے باقی دونوں ساتھیوں کو بھی چوما اور اُن سے بغلگیر ہوکر اُنسے کہا کہ یہہ میری محبت اور مہربانی و رحمت کی علامت لو اور میری تاکید تم سے یہہ ہی کہ جو کچھہ تم نے دیکھا اور سُنا ہی سب آتمانگر میں جا کے کہہ سناؤ ❖

تب اُن کی بیڑیں اُن کی آنکھوں کے سامھنے توڑ ڈالیں اور اُن کے قدم کشادہ ہو گئے۔ وہ اِسکے باعث سے شہزادہ کے قدم پر گر پڑے اُسکے پیر چومے اور آنسوؤں سے اُنہیں تر کر ڈالا اور آواز بلند پکار کے یوں بولے کہ اِس مقام سے خداوند کا جلال مبارک ہو ❖

بعد اِسکے اُن کو یہہ حکم ہوا کہ اُٹھو اور شہزادہ کے کردار کا آتمانگر

میں اشتہار کرو سوا اِسکے یہہ بھی حکم جاری ہوا کہ بانسلی او طنبور آگے آگے بجاتے ہوئے اُن کو آتمانگر کی بستی تک پہنچا دو۔ تب وہ بات پوری ہوئی جس کی اُن کو مطلق اُمید نہ تھی اور وہ ایسی چیز پر قابض ہوئے جسکا اُن کو خواب تک میں بھی گمان نہ تھا ❖

شہزادہ نے شریف کپتان یقین کو بھی بُلا کر حکم دیا کہ تم اور کچھہ اور سردار آتمانگر کے اِن شرفا کے ہمراہ نشان لیکر آگے آگے اُڑاتے ہوئے جاؤ۔ اور کپتان یقین کو یہہ زیادہ تاکید کی گئی کہ جب اظہار نویس عفو نامۂ عام کو پڑھکر سُنائے تم اپنے دس ہزاروں کو اپنی رکاب میں لیکر نشان اُڑاتے ہوئے آنکھہ پھاٹک پر جاؤ اور شاہ راہ سے گذر کر کے قلعہ کے پھاٹکوں پر جا کر میرے آنے تک اُسپر قابض رہو۔ کپتان عدل اور کپتان سیاست کو کہو کہ وہ قلعہ کو تمہارے لئے خالی کر کے آتمانگر سے رخصت ہوں اور بہ تعجیل لشکر میں میرے پاس حاضر ہوں ❖

ایمان اور معافی کے باہم ملنے سے عدل اور سیاست کا رخصت ہو جاتا۔

چنانچہ آتمانگر والوں کے دل میں جو خوف پہلے چار کپتانوں اور اُس کے آدمیوں کے باعث سے تھا اب وہ بالکل رفع دفع ہوگیا ❖

بائیسواں باب

قیدیوں کا چھٹکارا پاکے آتمانگر کے اندر آنا۔ بستی والوں کا تسکین حاصل کرنا۔ عفو نامہ کا علانیہ پڑھا جانا اور عمانوئیل کا معہ فوج بستی کے اندر آنا اور بستی والوں کا اُنکی خاطرداری کی فکر اور تدبیریں کرنا اور شہزادہ کا اُن کے لئے خوشی کی مجلس آراستہ کرنا اور نئے نئے عہدہ داروں کے تقرر کا تذکرہ۔

بھلا میں تو یہہ بیان کر چکا کہ اِس شریف شہزادہ عمانوئیل نے قیدیوں کی کیسی خاطرداری کی اور کہ اُسکے سامھنے اُن کی کیا نوبت تھی اور اُس نے کیونکر بانسلی اور طنبور بجوا کر اُنہیں گھر بھجوا دیا۔ اب بستیوالوں کا یہہ حال ہے کہ وہ اُن کی موت کی خبر سُننے کے اِنتظار میں نہایت ہی مغموم بیٹھے تھے اور اُن کے دل میں ایسے ایسے خیالات اُٹھتے تھے جو کانٹوں کی مانند اُنہیں چُبھتے تھے۔ اُن کے خیالات ایک مقام پر ہرگز نہ جمتے تھے ہوا اِس عرصہ میں بہت بے ٹھکانے چل رہی تھی اور اُن کے دل اُس ترازو کے مانند ہو رہے تھے جو ہلا دئے جانے کے باعث سے بے ٹھکانا ہو۔ لیکن عین اِنتظاری میں جب کہ وہ آتمانگر کی دیواروں پر کھڑے تک رہے تھے اُن کو ایسا معلوم ہوا کہ کچھہ آدمی لوٹے آتے سے معلوم ہوتے ہیں

اُن کو دیکھکر وہ سوچنے لگے کہ یہہ ہیں کون آخرکار اُنہوں نے دریافت کیا کہ یہہ تو وہی قیدی ہیں پر جب اُن لوگوں نے اُن کو شاندار لباس پہنے ہوئے اور باعزت آتے دیکھا تو وہ بڑی حیرت میں ہو گئے۔ وہ کہنے لگے کہ یہہ تو لشکر میں سیاہ پوش گئے تھے پر سفید پوش لوٹے آتے ہیں وہ رسیاں باندھے ہوئے گئے تھے پر اب تو سونے کی زنجیریں پہنے واپس آتے ہیں وہ پا بزنجیر گئے تھے پر کشادہ پا چلے آتے ہیں وہ لشکر کو موت کی انتظاری کرتے ہوئے گئے تھے لیکن زندگی کے تیقن کے ساتھہ لوٹے آتے ہیں وہ تو لشکر میں بہت اُداس گئے تھے پر باجے گاجے سے پھر آتے ہیں۔ چنانچہ جونہیں وہ آنکھہ پھاٹک پر پُہنچے آتمانگر کے بیچارہ اور ڈگمگاتے لوگوں نے نعرہ مارنے کی کوشش کی اور اُنہوں نے ایسی بلند آواز سے نعرہ مارا کہ اُن کی آواز سے شہزادہ کے لشکر کے سردار مارے خوشی کے اُچھل پڑے۔ افسوس اُن بیچاروں پر کون اُن پر اِسوقت قصور عاید کر سکتا تھا کیونکہ اُن کے عمدہ دوست پھر زندہ ہو گئے تھے اُن کا آتمانگر کے قدیم باشندوں کو ایسی شان کے ساتھہ دیکھنا اُن کے لئے گویا مُردوں میں سے جی اُٹھنا تھا۔ اُن کو بجز قتل کئے جانے کے کسی بات کی اُمید نہ تھی پر اُسکے برعکس دیکھو خوشی اور شادمانی تسلی اور تسکین اور اُن کے ہمراہ ایسے خوش اِلحان باجے جسکے سُننے سے مریض کا مرض بھی بھاگ جائے +

یسعیاہ ۳۳ باب ۲۴ آیت۔

جب وہ اُس مقام پر پہنچ گئے اُنہوں نے ایک دوسرے سے سلام علیک کر کے کہا مرحبا مرحبا۔ مبارک ہو وہ جس نے آپ لوگوں کی جان بخشی کی آپکا حال تو اچھا نظر آتا ہے پر بستیوالوں کا کیا حال ہوگا۔ کیا آتمانگر والوں کا بھی بھلا ہوگا۔ تب قانونگو صاحب اور خداوند ناظم نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبر خوشی کی خبر بھلائی کی خوشخبری اور غریب آتمانگر کے لئے بڑی خوشی کی خبر۔ اِسپر اُن لوگوں نے ایکدفعہ اور ایسا نعرہ مارا کہ زمین پھر لرز اُٹھی۔ بعد اِسکے اُن لوگوں نے زیادہ تخصیص کے ساتھ دریافت کیا کہ لشکر میں کیا کیا واقع ہوا اور عمانوئیل کی طرف سے بستی کے لئے کیا خبر لائے ہو۔ چنانچہ وہ لوگ لشکر کی ساری سرگذشت اور شہزادہ کے سارے سلوکات اُن سے کہہ گذرے۔ اِن باتوں کے سُننے سے وہ لوگ شاہ عمانوئیل کی دانش اور اُسکے فضل پر نہایت حیرت میں آئے۔ بعد اِسکے اِن سرداروں نے اُن سے کہا کہ ہم آتمانگر کی کل بستی کے لئے یہہ لائے ہیں چنانچہ قانونگو صاحب نے اُسکو یوں پڑھ کے سُنایا معافی معافی آتمانگر کے لئے معافی اور کل آتمانگر اِس ماجرے سے واقف ہو جائیگا سو اُسکے حکم کے بموجب لوگوں نے جا کر آتمانگر سے کہہ دیا کہ کل عام معافی کی خبر سُننے کے لئے سب بازار میں حاضر ہو ۞

شمیروار راک ۔

گناہ کی معافی کی خوشی

پر کون سمجھ سکتا ہے کہ کیسی تبدیلی اور کیسا انقلاب اِن باتوں کے

انہار سے آتمانگر کے لوگوں کے چہرہ پر آگیا مارے خوشی کے آتمانگر والوں کو رات بھر نیند نہ آئی گھر گھر خوشی اور راگ تھا گانا اور منگل تھا آتمانگر کی خوشی ہی کے سُننے سُنانے سے اُن کو سروکار تھا اور اُن کی غزلوں کا یہی مضمون تھا وہ کہتے تھے واہ واہ کل آفتاب کے طلوع ہوتے ہوتے اِسکا مفصل حال سُنینگے۔ کوئی یہہ کہتا کہ کل تک کسکو گمان تھا کہ آج کا دن ہمارے لئے ایسا بختاور ہوگا اور جن لوگوں نے کہ ہمارے قیدیوں کو بیڑئیں پہنے ہوئے دیکھا اُن میں سے کون یہہ کہہ سکتا تھا کہ یہہ لوگ سونے کی زنجیریں پہنے ہوئے ہمارے بیچ میں واپس آئینگے بلکہ جتنے کہ اپنے منصف کے پاس فیصل کو جاتے وقت اپنے کو آپ ملزم ٹھہراتے تھے وہ ہی اُسکی زبان سے بری ٹھہرائے گئے۔ پر اُن کا بری ہونا اِس باعث سے نہ تھا کہ وہ بیگناہ تھے پر یہہ شہزادہ کی رحمت کا نتیجہ ہے اور وہ صرف بری ہی نہیں کئے گئے لیکن باجے گاجے کے ساتھ گھر بھیجدئے گئے۔ کیا ایسی بات بادشاہوں کی عادت میں داخل ہے کیا وہ اِس طرح کی مہربانی نمک حراموں پر دکھلانے کی عادت رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں یہہ بات القادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل ہی کے لئے خاص ہے ۞

سو صبح نمود ہونے لگی چنانچہ خداوند ناظم خداوند خود مختار اور میاں قانونگو نے وقت معین پر شہزادہ کے حکم کے مطابق بازار کی راہ لی جہاں

کہ لوگ اُن کے منتظر کھڑے تھے اور وہ اُس مقام پر اُسی لباس اور جلال میں آئے جس سے کہ شہزادہ نے اُنہیں ملبّس کیا تھا ایسا کہ تمام سڑک اُن کے جلال سے روشن ہوگئی۔ سو میاں ناظم میاں قانو نگو اور خداوند خود مختار نے دہن پھاٹک کی طرف رجوع کیا اِس وجہ سے کہ قدیم زمانہ سے اِس ہی مقام پر عام مقدمات پڑھکے سُنائے جاتے تھے۔ اِس مقام پر وہ باجے بجاتے ہوئے اپنے لباس فاخرہ میں ملبوس آئے اور لوگوں کو بھی اِس بات کی بڑی ہی آرزو اور تمنّا تھی کہ اُس مژدہ کی پوری کیفیت سُنیں +

تب میاں قانو نگو اُٹھہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش کرنے کی غرض سے پہلے ہاتھہ سے اشارہ کرکے بآواز بلند اُس عفونامہ کو پڑھنے

خروج ۳۴ باب اور متی ۱۱ باب ۱۳ آیت۔

چلے۔ پر جب وہ اِس مقام پر آئے جہاں یہہ لکھا تھا کہ خداوند خداوند خدا رحمان اور حنان خطا اور تقصیر اور گناہ کا بخشنیوالا اور اُن کے ہر طرح کے گناہ اور کفر معاف کئے جائینگے وغیرہ تب تو اُن سے نہ رہا گیا اور وہ مارے خوشی کے چھلانگیں مارنے لگے۔ کیونکہ آپ کو یہہ بات جاننی چاہئے کہ آتمانگر میں کے ہر ہر لوگوں کے نام اُس میں شامل تھے اور عفونامہ کی مُہروں کے باعث سے بھی اُن کے دل شیر ہوگئے تھے +

جب میاں قانو نگو نے اِس عفونامہ کو پڑھنا ختم کیا تو بستی والے

اب وہ جسم کو پامال کرتے ہیں

بستی کی دیواروں پر دوڑکر چڑھہ گئے اور مارے خوشی کے اُچھلنے کودنے لگے اور شہزادہ کے خیمہ کی طرف مُنہہ کرکے سات مرتبہ جُھکے اور مارے خوشی کے بآواز بلند پکارے کہ عمانوئیل تا ابد زندہ رہے اور آتمانگر کے جوانوں کو بھی یہہ حکم ملا کہ

زندہ اور سرگرم خواہشیں۔

وہ خوشی کے گھنٹے بجائیں۔ چنانچہ گھنٹے بجنے لگے اور لوگ گانے لگے اور گھر گھر بدھائی اور منگل تھا +

جب شہزادہ آتمانگر کے تینوں قیدیوں کو خوشی اور باجے گاجے کے ساتھہ رخصت کرچکا تو اُس نے اپنے لشکر کے کپتانوں سرداروں اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ کل سویرے جب میاں قانو نگو عفونامہ کو پڑھہ چکیں تو تم سب میری مرضی پوری کرنے کے لئے طیار رہو۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور میاں قانو نگو اُس عفونامہ کو پڑھنا ختم کرچکے عمانوئیل نے حکم کیا کہ لشکر میں کرنے پھونکیں اور نشان اُڑائے جائیں آدھے کوہ حنان پر اور آدھے کوہ عدل پر۔ سوا اسکے اُس نے یہہ بھی حکم صادر کیا کہ سارے سردار مسلح حاضر ہوں اور سپاہی خوشی کا نعرہ ماریں۔ اور اگرچہ کپتان یقین قلعہ کے اندر تھا پر ایسے دن میں اُس سے بھی چُپ چاپ نہ رہا گیا وہ بھی کرنا پھونکتے ہوئے آتمانگر میں اور شہزادہ کے لشکر میں نظر پڑا +

آتمانگر کی خلاصی کو دیکھکے ایمان خاموش رہ نہیں سکتا ہے۔

یوں میں نے صاف بیان کردیا کہ عمانوئیل نے آتمانگر کی بستی کو

ظالم ابلیس کے ہاتھہ سے چھڑانے اور اُسکے پھر حاصل کرنے کے لئے کیا کیا تدبیر کی +

بھلا جب شہزادہ اپنی خوشی کے ان اور ایسے ایسے ظاہری رسوم کو طے کر چکا اُس نے اپنے کپتانوں اور سپاہیوں کو پھر حکم کیا کہ اپنی لڑائی کے فن آتانگر والوں کو دکھلاو چنانچہ وہ فوراً آمادہ ہوئے اور وہ واہ آتانگر والوں کی ٹکٹکی بندھی ہوئی نگاہوں کے سامھنے اپنے جنگ کے فن دکھلانے میں اِن صاحب جنگ لوگوں نے کیا کیا پھرتی و چالاکی اور سُبکی و دلیری دکھلائی +

شہزادہ اپنی خوبیؤں کو آتانگر والوں پر آشکارا کرتا ہے

وہ آگے کو بڑھتے تھے پیچھے کو ہٹتے تھے وہ دہنے اور بائیں صف باندھتے وہ ٹولے ٹولے الگ ہوجاتے وہ سب ملجاتے گھوم پڑتے اور اُن کے دہنے اور بائیں بازو اُن کا آگا اور پیچھا بناتے اور اِسطرح کے بیسیوں کام ایسی قابلیت کے ساتھہ کرتے اور پھر جون کے تون ایسے ہوجاتے کہ اُن لوگوں نے آتانگر کے سب ناظرین کے دل موہ لئے۔ علاوہ اِسکے اُنہوں نے وہ وہ ہتھیار کے اور جنگ کے آلات کے استعمال میں ایسی مشاقی دکھلائی کہ میں اور آتانگر دونوں متحیر ہوگئے +

جب یہہ سارا کام ختم ہوچکا تو کُل بستی کے لوگ اکیدل ہوکر شہزادہ کے لشکر میں آئے تاکہ اُسکا شکرانہ ادا کریں اُس کی بڑی مہربانی کی توصیف کریں اور تاکہ اُس سے یہہ درخواست کریں کہ شہزادہ معہ اپنے آدمیوں

کے آتانگر میں داخل ہوکر اُن کے درمیان میں ہمیشہ تک رہے اور یہہ کام اُن لوگوں نے نہایت عاجزی کے ساتھہ کیا اور اُسکے سامھنے سات مرتبہ زمین پر جھکے ۔ تب شہزادہ نے اُن سے کہا تم پر سلامتی ہو پس سارے بستی والے نزدیک آئے اور اُنہوں نے اپنے ہاتھہ سے اُسکے سُنہلے عصا کا سرا چھو کے کہا کاش کہ شہزادہ عمانوئیل اپنے سرداروں) اور اپنے صاحب جنگ لوگوں کے ہمراہ آتانگر میں تا ابد رہے اور کاش کہ حضور کے دیوارشکن ہتھیار اور فلاخن حضور کے فواید اور خدمت کیواسطے اور آتانگر کی مدد اور مضبوطی کے لئے اُس میں مقیم کئے جائیں۔ اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ ہمارے پاس حضور کے اور حضور کے آدمیوں کے لئے اور سامان جنگ کے اور گاڑیوں کے مخزن کے لئے بہت سی جگہہ ہے۔ ای عمانوئیل حضور اِس بات کو منظور کریں سو آپ آتانگر میں ہمیشہ کے لئے بادشاہ اور کپتان ہونگے۔ حضور اپنی مرضی کے مطابق اِسکا انتظام بھی کرلیں اور اپنے کپتانوں اور صاحب جنگ لوگوں میں سے اپنے ماتحت حاکم اور شاہ بنالیں ہم حضور کے خادم ہونگے اور حضور کے قوانین ہمارے ہادی ہونگے +

علاوہ اِسکے اُن لوگوں نے یہہ بھی عرض کی کہ حضور اِس بات پر غور کریں کہ اگر حضور اِتنا فضل عطا کر کے اپنی آفت زدہ آتانگر سے کنارہ کر جائیں اور حضور کے سردار یہاں سے رخصت ہوجائیں تو یہہ آتانگر

بیشک مرجائیگا - ای عمانوئیل متبرک اگر ہمارے ساتھہ اتنی نیکی اور اتنی
مہربانی دکھلاکے اب حضور چلے جائیں تو اسکا کیا نتیجہ ہوگا بجز اس کے
کہ ہماری خوشی ایسی ہوگی گویا کہ وہ کبھی حاصل ہی نہ ہوئی تھی اور ہمارے
مدعی دوبارہ آگے سے بڑھکر غضب سے معمور ہمارے اوپر چڑھہ آئینگے
اسلئے ہماری التجا حضور سے یہہ ہے کہ ہماری آنکھوں کی تمنا اور اس حقیر
بستی کی طاقت اور زندگی ہیں یہہ ہے کہ حضور ہماری اس تحریک کو قبول
کرلیں اور آکر ہمارے درمیان سکونت اختیار کریں اور ہم حضور کے
تابعدار ہونگے - علاوہ اسکے ای خداوند ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ شاید
اب تک آتا نگر میں ابلیس کے لوگوں میں سے کوئی چھپا چھپایا پڑا ہو
تو جب حضور ہمیں ابلیس کے ہاتھہ میں چھوڑ جائیں تو وہ ہم کو گرفتار کرادینگے
اور کسکو خبر ہے کہ ان باتوں کی نسبت انکے درمیان کیا کچھہ بندشیں اور
سازشیں اور تدبیریں نہیں ہوچکی ہیں ہم کو اس کے
خوفناک ہاتھوں میں پھر پڑنے سے نفرت آتی ہے - لہذا حضور ازراہ
مہربانی ہمارے محل کو اپنی سکونت گاہ بنائیں اور ہماری بستی کے
عمدہ ترین مکانات کو اپنے سپاہیوں کے رہنے اور انکے اسباب کے
واسطے مخصوص کردیجئے ✣

بستی والوں کا خوف۔

تب شہزادہ نے ان سے پوچھا کہ اگر میں تمہاری بستی میں آؤں
تو کیا تم ہمیں یہہ اجازت دوگے کہ میں اپنے اور تمہارے دشمنوں کی

نسبت جو کچھہ میرے دل میں ہے پورا کروں اور کیا تم ایسی مہم میں ہماری
مدد کروگے ✣

انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم کیا کرینگے ہمکو
کسی وقت میں اتنا گمان بھی نہ تھا کہ ہم القادر سے ایسی خیانت کرینگے
جیسے کہ ہم نے کی ہے - لہذا ہم اپنے خداوند سے کیا کہیں حضور اپنے پاک
لوگوں پر بھروسا نہ رکھیں حضور ہمارے قلعہ میں آکر سکونت پذیر ہوں اور
ہماری بستی کو ایک گھر بنائیں حضور ہمارے اوپر اپنے شریف کپتانوں اور
بہادر سپاہیوں کو قایم کریں حضور اپنی محبت سے ہمیں مفتوح کریں اور اپنے
فضل سے ہم پر غالب آئیں اور تب حضور فی الحقیقت ہمارے ساتھہ رہینگے
اور ہماری مدد کرینگے جیسا کہ اس روز حضور نے ہماری مدد کی تھی جب صبح
کے وقت عفونامہ ہمارے شہر میں پڑھا گیا تھا - ہم حضور سے اور حضور کی
راہوں سے راضی رہینگے اور حضور کی باتوں پر اس زبردست کی مخالفت
میں عمل کرینگے ✣

ان خادموں کو حضور سے صرف ایک ہی بات اور کہنا ہے اور پھر ہم
اپنے خداوند کو اس مقدمہ میں نہ ستائینگے - ہم حضور کی دانش کے عمق
سے واقف نہیں ہیں کس عاقل شخص کو یہہ خیال ہوسکتا تھا کہ ان ترش
آزمایشوں سے جن سے ہمارا اول میں امتحان کیا گیا تھا ہم کو ایسی شیرینی
حاصل ہوگی جیسی کہ اب ہم کو حاصل ہے لیکن ای خداوند روشنی آپکے آگے آگے

چلے اور محبت پیچھے پیچھے آئے بلکہ ہمارا ہاتھ پکڑ کر حضور اپنی مصلحت سے
ہماری ہدایت کریں اور ہمیں اس بات کا یقین حاصل کرنے دیجئے کہ ساری
باتیں حضور کے بندوں کی بہتری کا باعث ہونگی اور حضور ہماری آتمانگر کی
بستی میں آئیں اور جیسا مناسب معلوم ہو ویسا کریں یعنی حضور ہماری بستی
میں آئیں اور جو حضور کو اچھا معلوم ہو ویسا کریں یوں حضور ہم کو گناہ کرنے سے
روکینگے اور ہم کو اپنی خدمت کے لئے آمادہ کرینگے +

تب شہزادہ نے آتمانگر کے لوگوں سے پھر کہا تم اپنے گھرونکو
سلامتی سے لوٹ جاؤ۔ میں تمہاری اِن درخواستوں کو بدل قبول کرونگا۔
میں اپنا شاہی خیمہ یہاں سے اُٹھا لیجاؤنگا اور کل اپنی فوجونکو آنکھ پھاٹک
کے سامھنے جمع کرونگا اور آتمانگر میں داخل ہونگا۔ میں تمہارے قلعہ پر قابض
ہونگا اور اپنے سپاہیوں کو تمہارے اُوپر تعینات کرونگا ہاں میں اب
بھی آتمانگر میں ایسے ایسے کام کرونگا کہ روے زمین پر کسی قوم و ملک اور
بادشاہت میں آج تک ایسے کام ظہور میں نہیں آئے ہیں +

اِسپر آتمانگر کے لوگوں نے ایکبار اُور نعرہ مارا اور سلامتی کے ساتھ
اپنے اپنے گھروں کو سدھارے اور انہوں نے اپنے پڑوسیوں اور دوستوں
سے اُن ساری نیکیوں کا تذکرہ کیا جسکا عمانوئیل نے آتمانگر کے ساتھ وعدہ
کیا تھا اور کہ وہ کل اپنے آدمیوں کے ہمراہ شہر کے اندر داخل ہوکر اُسمیں
اپنی سکونت گاہ قائم کریگا +

چنانچہ آتمانگر کی بستی کے باشندے اُلفت کے ساتھ ہرے درختوں
کے تلے اور سبزہ زار میدانوں میں جمع آئے تاکہ ڈالیاں اور پھول توڑکر القادر
کے فرزند اپنے شہزادہ کی آمد کے وقت راہ میں بکھرائیں اُن لوگوں
نے بھی عمانوئیل کے آنے کی خوشی ظاہر کرنے کے لئے پھولوں کے ہار
بنائے اور بہت سی اَور عمدہ عمدہ چیزیں طیار کیں اور انہیں تمام راہ آنکھ
پھاٹک سے لیکر قلعہ کے پھاٹک تک جہاں شہزادہ مقیم ہونے کو
تھا برابر پھیلا دیا۔ علاوہ اِسکے اُن لوگوں نے جہانتک باجے آتمانگر میں
دستیاب ہوسکے بہم پہنچائے تاکہ شہزادہ کے آگے آگے بجاتے ہوئے
اُسکے محل تک اُسکو پہنچا دیں +

غرض وقت معین پر وہ شہر کے زیر دیوار حاضر ہوا پھاٹک اِسکے
لئے کھل گئے اور شہر کے دیرینہ اور بزرگ ہزار ہا آفرین پڑھتے ہوئے
اُسکے استقبال کے لئے سامھنے آئے۔ سو وہ مع اپنے خادموں کے
اُٹھا اور شہر کے اندر داخل ہوا۔ شہر آتمانگر کے بزرگ اُسکے آگے
ناچتے ہوئے قلعہ کے پھاٹک تک چلے گئے۔ شہزادہ اِس سج دھج
سے اُسکے اندر داخل ہوا۔ وہ سونے کا بکتر پہنے ہوئے اپنی شاہانہ
گاڑی میں سوار تھا کرنے اُسکے گرد پھونکتے تھے نشان ہوا میں پھرا رہے
تھے اُسکے ہزارہا اُسکے پائے رکاب تھے اور آتمانگر کے بزرگ اُس کے
آگے آگے ناچتے جاتے تھے۔ بستی کی شہر پناہ اُسکے اُن

باشندوں سے خوب رونق گئی جو شہزادۂ مبارک اور اُسکی فوج شاہی کے دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے - سوا اِسکے در و دروازہ اور کھڑکیاں و چھت ہر قسم کے لوگوں سے پٹ رہے تھے جو اپنی بستی کو خوبیوں سے معمور ہوتے ہوئے دیکھنے کے لئے جمع ہو رہے تھے ÷

جب وہ بستی کے اندر قانونگو کے مکان تک پُہنچا تو اُس نے حکم کیا کہ کوئی جا کر کپتان یقین سے دریافت کرے کہ آتمانگر کا قلعہ شہزادہ کی مہمانسرائے کے لئے طیار رہی یا نہیں (اِسلئے کہ اُسکی طیاری اُسی کپتان پر موقوف تھی) چنانچہ وہ خبر لایا کہ سب کچھ طیار رہی - تب کپتان یقین کو حکم ملا کہ تم بھی اپنی فوج لیکر شہزادہ کے اِستقبال کو نکلو چنانچہ اُسکے فرمانے کے مطابق ہوا اور وہ شہزادہ کو قلعہ کے اندر لایا - بعد اِسکے شہزادہ معہ اپنے سرداروں اور جنگی لوگوں کے اُس رات وہاں مقیم رہا اور اِس سے آتمانگر کی بستی کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ÷

اعمال ١٥ باب ٩ آیت -

بستی والوں کو اب یہہ تردد ہوا کہ شہزادہ کے لشکر کے سرداروں اور سپاہیوں کو کس طرح ٹکنے کا آرام ملے وہ اِس فکر میں نہ تھے کہ کسطرح اپنا ہاتھ اُن سے کھینچیں لیکن اِس میں کہ اپنے گھروں کو اُن سے کیونکر بھر دیں اِسلئے کہ آتمانگر کے لوگوں کے دلوں میں شہزادہ اور اُس کے آدمیوں کی نسبت اِتنی تعظیم پیدا ہو رہی تھی کہ ہر ہر شخص کو یہی تاسف تھا کہ ہمارا مکان اِتنا بڑا کیوں نہ ہوا کہ شہزادہ کی کُل فوج اُس میں سما جاتی

بلکہ وہ اُن کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھتے تھے اور پیادوں کی مانند اُنکے حکم بجالانے پر مستعد تھے - آخر کار یہہ تدبیر ٹھہری کہ ÷

(پہلے) کپتان موسوم میاں اِدراک کے مکان پر ڈیرہ کریں ÷

(دوسرے) کہ کپتان صبر میاں دل کے گھر میں ٹکیں یہہ میاں دل اِس حال کی بغاوت کے زمانہ میں خداوند خودمختار کے محرر تھے ÷

(تیسرے) یہہ حکم صادر ہوا کہ کپتان محبت میاں اُلفت کے ساتھ مقیم ہوں ÷

(چوتھے) کہ کپتان نیک اُمید خداوند ناظم کے مہمان ہوں - رہ گیا قانونگو کا مکان سو اِس سبب سے کہ اُسکا مکان قلعہ سے لگا ہوا تھا اور اِسلئے کہ شہزادہ کا حکم تھا کہ اُسی کے وسیلہ سے شہر والونکو خوف کی اطلاع دی جائے اگر اُس کی ضرورت ہو - اُس نے خود ہی یہہ خواہش ظاہر کی کہ کپتان بنی رعد اور کپتان اِلزام اور اُن کے سب ہمراہی ہمارے مکان پر اُتریں ÷

(پانچویں) کپتان عدل اور کپتان سیاست اور اُن کے آدمیونکی خداوند خودمختار نے مہمانداری کی اِس سبب سے کہ جیسا وہ آگے ظالم اِبلیس کے ماتحت آتمانگر کے ضرر اور نقصان کے لئے خدمتگذار تھا اُسی طرح اب شہزادہ نے اُسکی بھلائی اور نیکی کے لئے اُسی کو اُسپر حکمران کر دیا تھا ÷

رومیونکو خط ٨ باب ١٥ آیت
افسیونکو خط ٣ باب ١٠ آیت

دیکھو یں) غرضکہ تمام بستی میں عمانوئیل کی فوجیں ٹک رہی تھیں پر کپتان یقین معہ اپنے آدمیوں کے اب تک قلعہ ہی میں تھا۔ چنانچہ شہزادہ اُسکے سردار اور اُسکی سپاہ سب کے سب آتمانگر میں مقیم ہو گئے ۔

اب شہزادہ عمانوئیل کی سج دھج اُسکے کام اُس کی باتیں اور اُسکے اطوار بستیوالوں کو اِسقدر پسند اور دلکش اور مرغوب ہو رہے تھے کہ اُن کے دیرینہ اور بزرگوں کا یہہ خیال ہو گیا کہ ہم کو شہزادہ سے کامل اطمینان اور سیری ہرگز حاصل نہ ہو سکیگی۔ اِس لحاظ سے اُنہوں نے شہزادہ سے یہہ التجا کی کہ باوجودیکہ حضور آتمانگر کے قلعہ میں مقیم ہیں (اور اُنہوں نے یہہ خواہش دکھلائی کہ وہ اُس میں تا ابد رہے) تاہم ازراہ مہربانی حضور اکثر شہر کی سڑکوں اُن کے مکانات اور آدمیوں کے درمیان آمدورفت رکھیں اِس وجہ سے کہ اے شاہ ذوی الاقتدار حضور کی دید حضور کی نگاہیں اور حضور کے کلمات اِس بستی کی زندگی اور طاقت و پٹھے یعنے مضبوطی ہیں +

علاوہ اِسکے وہ اِسبات کے بھی مستدعی ہوئے کہ حضور ہمیں اجازت دیں کہ ہم بلا خرخشہ یا رُوک ٹوک کے حضور کے پاس آیا جایا کریں (چنانچہ اِس مقصد سے اُس نے یہہ حکم کیا کہ پھاٹک کھلے ہی رہیں) تاکہ ہم حضور کے کاموں کے طریقے اور اُس جگہہ کی مضبوطی اور حضور کے مہانسرائے شاہی کو دیکھا کیا کریں +

جب شہزادہ بولتا تو وہ سب اپنے مُنہہ بند کر لیتے اور دلدہی کے ساتھ سُنتے اور جب وہ چلتا تو وہ اُسکی روشوں کی پیروی کرنے سے خوشی حاصل کرتے ۔ | وہ اُس سے تعلیم پاتے ہیں

اب ایسا ہوا کہ وقت پا کے عمانوئیل نے آتمانگر کی ضیافت کی اور ضیافت کے دن بستی والے قلعہ کے اندر دعوت کھانے کو حاضر ہوئے اُس نے اُنہیں ہر قسم کے اجنبی کھانے کھلائے | وعدے سے پیدا ہوئے۔

ایسے جو نہ تو اُس شہر کے کھیتوں میں پیدا ہوتے نہ اِس عالم کی سلطنت میں کہیں پائے جاتے۔ یہہ کھانے اُسکے باپ کے محل سے آئے تھے چنانچہ برتن پر برتن اُن کے آگے چُنے گئے اور اُنہیں دل کھولکر کھانیکو حکم ملا۔ تو بھی جب جب نیا برتن چُنا جاتا وہ ایک دوسرے سے کانا پھوسی کر کے پوچھتے کہ یہہ کیا ہے اِسلئے کہ وہ نہ جانتے تھے کہ | خروج ۱۶ باب ۱۵ آیت۔

اُسکو کیا کہیں اُنہوں نے وہ پانی بھی پیا جو دین بنایا گیا تھا اور اُس سے بہت شاد تھے۔ جب وہ کھانا کھانے میں مشغول ہوتے تب برابر باجے بجا کرتے تھے اِنسانوں نے فرشتوں کی خوراک کھائی | ۷۸ زبور ۲۵ و ۲۴ آیت۔

اور اُنہیں چٹان میں سے شہد دیا گیا۔ چنانچہ آتمانگر نے وہ خوراک کھائی جو محل کے لئے خاص تھی ہاں وہ خوب ہی سیر ہو گئے ۔

مجھہ کو تمہیں یہہ بھی بتلانا ضرور ہے کہ یہہ نغمہ ساز جو اِس دسترخوان پر حاضر تھے دیہاتی یا آتمانگر کی بستی میں سے نہ تھے لیکن وہ اُن غزلوں

کے ، اتائی تھے جو القادر کے محل میں گائی جاتی تھیں جب لوگ کھا چکے فارغ ہوئے تو عمانوئیل نے چاہا کہ اُن کے دل بہلانے کے لئے اُنہیں کچھہ وہ پہیلیاں سُنائے جو اُسکے باپ کے میر منشی نے القادر کی حکمت و دانش کی مدد سے طیار کی تھیں اُن کی نظیر کسی بادشاہت میں نہیں ہے یہہ پہیلیاں خود بادشاہ القادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل اور شہر آتمانگر کی

| پاک نوشتے |

نسبت میں تھیں اور اُن میں اُس کی لڑائی اور کردار کے مطلب نکلتے تھے ✣

عمانوئیل نے اُن پہیلیوں میں سے بعض بعض کے معنے خود بھی بتلا دیئے اور واہ واہ کیسے سبکدوش ہو گئے اُنہوں نے وہ دیکھا جو ہرگز نہ دیکھا تھا بلکہ اُن میں یہہ خیال پیدا ہو بھی نہ سکتا تھا کہ ایسے مختصر اور عام الفاظ میں اسقدر بے بہا مطلب مخفی رہ سکتے ہیں میں پیشتر ہی کہہ چکا ہوں کہ پہیلیاں کن کے حسب حال تھیں سو جوں جوں اُن کے مطلب کھلتے جاتے تھے توں توں لوگ ظاہرا یہہ بات معلوم کرتے جاتے تھے کہ فی الحقیقت اِن کے یہی مطلب ہیں۔ بلکہ اُنہوں نے یہہ بھی دیکھہ لیا کہ اِن پہیلیوں میں عمانوئیل کی ایک طرح کی شکل کھینچی ہوئی تھی کیونکہ جب اُن لوگوں نے پہیلیاں کی بندشوں کو پڑھا اور شہزادہ کے چہرہ کی طرف نگاہ کی تو یہہ دونوں ایسے مشابہ پائے گئے کہ آتمانگر باز نہ رہ سکا پر یہہ کہتا تھا کہ یہی برہ ہے یہی قربانی ہے یہی چٹان ہے یہی سُرخ گائے ہے

یہی دروازہ ہے اور یہی راہ ہے اور اِس قسم کی اور بہت سی باتیں اُن کی زبان سے نکلتی تھیں ✣

اِس انداز پر کھلائے پلائے جا کر بستی کے لوگ رخصت کر دیئے گئے۔ لیکن کیا تم گمان کر سکتے ہو کہ وہ لوگ اُس ضیافت سے کس قدر محظوظ ہوئے ۔ واہ وہ مارے خوشی کے پھولے نہ

| اِس ضیافت کے نتیجے |

سمائے اور جو کچھہ اُنہوں نے دیکھا اور سمجھا تھا اُسکے باعث سے تعجب میں غرق ہو گئے اور سمجھہ گئے کہ عمانوئیل نے اُن کی کیسی مہمانداری کی اور کیسے کیسے راز اُن پر آشکارا کئے تھے۔ چنانچہ جب وہ اپنے اپنے مکانوں میں آئے اور اپنے اپنے خلوتخانہ میں گئے تو شہزادہ اور اُسکے کاموں کی نسبت غزلیں گانے سے خاموش رہ نہ سکے۔ بلکہ وہ اپنے شہزادہ پر یہاں تک محو ہو گئے تھے کہ اُسکا حال نیند میں بھی گایا کرتے تھے۔ بھلا شہزادہ نے اب یہہ قصد کیا کہ آتمانگر کی بستی کا نیا ڈھانچا ڈالے اور اُسکو ایسی حالت پر لائے جو اُس کی نگاہ میں نہایت ہی پسندیدہ ہو اور آتمانگر کی اب سر سبز ہوتی ہوئی بستی کے فواید اور امان کے لئے بہترین طور پر کارگر ہو سکے۔ بلکہ وہ آتمانگر کی مشہور بستی سے یہاں تک اُلفت رکھتا تھا کہ اُس نے اندر سے بغاوت اور باہر سے حملے کے رُوکنے کے لئے تدبیریں بھی کر دیں ✣

اِس ارادہ سے اُس نے اولاً یہہ حکم جاری کیا کہ آتمانگر کی ڑرائی

کے وقت جو بڑے بڑے ڈھلوانس میرے باپ کے دربار سے لائے گئے ہیں اُن میں سے بعض بعض قلعہ کی ریتیوں پر اور بعض بعض بُرجوں پر چڑھاؤ کیونکہ آتمانگر کی بستی میں بُرج تھے ایسے بُرج جنہیں عمانوئیل نے اپنے وہاں آنے کے بعد سرِ نو تعمیر کرائے تھے وہاں پر ایک اَور بھی آلہ تھا جسے عمانوئیل نے ایجاد کیا تھا جسکے وسیلہ دہن پھاٹک کی راہ سے آتمانگر کے قلعہ کے اندر پتھر پھینک سکتے تھے یہہ اوزار ایسا تھا کہ کوئی چیز اُسکے مقابل میں ٹھہر نہ سکتی تھی اور جسکا نشانہ قتل کرنے سے ہرگز نہ چوکتا تھا۔ چنانچہ اِس وجہ سے کہ جب اُسکا اِستعمال ہوتا تو اُس سے بڑے بڑے عجیب کام وقوع میں آتے تھے اُسکے لئے کوئی نام وضع نہ ہو سکا اور لڑائی کے ایام میں اُسکا اہتمام اور اِنتظام اُس دلیر سردار کپتان یقین کے سپرد ہوتا تھا ❖

جب یہہ ہو چکا تو عمانوئیل نے خداوند خود مختار کو طلب کرکے اُسے یہہ حکم دیا کہ آتمانگر کے پھاٹکوں اور دیوار و بُرج سے خبردار رہنا۔ شہزادہ نے باہری فوج بھی اُسکے سپرد کی اور اُسے سخت تاکید کی کہ آتمانگر میں جتنا فساد اور ہنگامہ ہمارے خداوند بادشاہ کی سلامتی اور اِس بستی کے امن چین میں خلل ڈالنے کے لئے برپا ہوں اُن سب کو خوب دبانا۔ اُس نے اُسکو یہہ بھی اختیار بخشا کہ اگر ابلیسیوں میں سے کوئی کسی کونے میں دبکا دبکا یا کہیں بھی پایا جائے تو اُسے گرفتار فوراً کر رکھو

یا اُنہیں پہرے کے سپرد کرو تاکہ اُن سے آئین کے مطابق سلوک کیا جائے ❖

تب اُس نے پُرانے خداوند ناظم کو جسے ابلیس نے بستی پر قابض ہونے کے بعد برطرف کر دیا تھا یعنے خداوند فہم نامی کو اپنے پاس بلا کر اُسکو اُسکے قدیم عہدے پر پھر معمور کیا اور وہ اُسکے لئے تا بہ زیست قایم کیا گیا۔ اُس نے اُسے یہہ بھی فرمایا کہ اپنے لئے ایک محل آنکھ پھاٹک کے پاس نصب کرے اور حفاظت کے خیال سے اُسکو بُرج کی صورت پر بنائے۔ اِسکے سوا اُسکو یہہ بھی حکم دیا گیا کہ اپنی تمام عمر مشاہدات راز کی کتاب پڑھا کرے تاکہ وہ اپنے عہدہ کا کام درستی کے ساتھ انجام دینے کی لیاقت پیدا کرے ❖

اُس نے بھی میاں عرفان کو قانونگوئی کا عہدہ دیا پر اِس وجہ سے نہ کہ وہ میاں ضمیر یعنے قدیم قانونگو کو ذلیل سمجھتا تھا لیکن اِس باعث سے کہ اُسکے دل میں یہہ بات تھی کہ میاں ضمیر کو دوسرا عہدہ دے جس کے حق میں وہ اُس بڑے میاں سے کہہ چکے تھے کہ اِس کی کیفیت آگے بخوبی معلوم ہو جائیگی ❖

بعد ازآں اُس نے یہہ حکم جاری کیا کہ ابلیس کی صورت کو اُسکے مقام سے جہاں کہ وہ نصب تھا گرا دیں اور اُسے بالکل نیست کر ڈالیں کہ اُسے خوب پیس ڈالیں اور بستی کی دیوار کے باہر ہوا میں اُڑا دیں

اور کہ اُسکے باپ القادر کی شبیہہ معہ اُس کی اپنی صورت کے قلعہ کے پھاٹکوں پر پھر نصب کی جائے اور کہ یہہ صورتیں زیادہ تر واضح و صحیح کھینچی جائیں اِس وجہ سے کہ وہ اور اُسکا باپ دونوں پہلے کے مقابل میں زیادہ تر فضل و رحمت کے ساتھہ اِس بستی میں آئے ہیں۔ اُس نے یہہ بھی خواہش ظاہر کی کہ بستی کے سامھنے اُس کا نام بڑی صفائی کے ساتھہ کندہ کیا جائے اور تاکہ آتمانگر کی بستی کی عزت ہو وہ عمدہ سے عمدہ سونے کے حروف میں کندہ کیا جائے ✣

مکاشفات ۲۱ باب ۲۳ آیت

تئیسواں باب

تین زبردست اِبلیسی سرداروں اور دو ماتحت حاکموں اور دیسیو نکی گرفتاری اور اُنکے مقدمہ کی تحقیقات کا تذکرہ۔

بعد اِن باتوں کے عمانوئیل نے یہہ حکم جاری کیا کہ یہہ تین بڑے اِبلیس کے جانب دار گرفتار کئے جائیں یعنے حال کے خداوند ناظم میاں بے اعتقادی و میاں شہوت اور میاں نیکی فراموش نامے قانونگو۔ اِنکے سوا اور بھی لوگ تھے جنہیں اِبلیس نے آتمانگر میں حاکم اور رئیس بنا دیا تھا جنہیں دلیر اور نجیب و بہادر خداوند خودمختار نے اپنے ہاتھوں قیدخانہ میں ڈالدیا ✣

اِن حاکموں کے نام یہہ ہیں۔ حاکم دہریت حاکم سخت دل اور حاکم لغو سلامتی۔ اور رئیسان یہہ ہیں میاں ناراست میاں بیدرد میاں متکبر وغیرہ۔ یہہ سخت قید میں ڈالے گئے اور قیدخانہ کے داروغہ کا نام میاں راست مرد تھا۔ یہہ راست مرد اُن لوگوں میں سے تھا جنکو عمانوئیل اپنے باپ کے دربار سے لایا تھا جبکہ اُس نے اوّل میں آتمانگر کی بستی میں اِبلیس پر چڑھائی کی ✣

بعد اِسکے شہزادہ نے یہہ تاکید کی کہ وہ تینوں قلعہ جو اِبلیس کے حکم سے اِبلیسیوں نے آتمانگر میں تعمیر کئے تھے ڈھائے جائیں اور بالکل منہدم کئے جائیں اِن قلعوں کا نام اور اُن کے سرداروں اور حاکموں کا حال آگے مذکور ہو چکا ہے لیکن اِس کام میں بڑا عرصہ لگا اِسلئے کہ وہ مکانات بڑے لمبے چوڑے تھے اور اِس وجہ سے کہ اُسکے پتھر اُس کی کڑیوں اور اُسکے لوہے اور اُسکا کوڑا کرکٹ سب بستی کے باہر لیجانیکا حکم تھا ✣

جب یہہ سب طے پا چکا تو شہزادہ نے خداوند ناظم اور آتمانگر کے حاکم کو حکم کیا کہ اُن اِبلیسی قیدیوں کے فیصلہ اور سزا کے لئے جو راست مرد نامے داروغہ کے سپرد تھے عدالت بیٹھے چنانچہ جب وقت آیا اور کچہری جم گئی میاں راست مرد کو خبر بھیجی گئی کہ قیدیوں کو عدالت میں حاضر کرو۔ لہذا اُس بستی کے دستور کے مطابق وہ قیدی باندھے اور زنجیروں سے جکڑے ہوئے حاضر کئے گئے۔ جب وہ خداوند ناظم کے آگے حاضر کئے

گئے تو میاں قانونگو اور باقی اور حاکموں سے قسم لی گئی بعد اسکے گواہوں کو قسم کھانا پڑا۔ حاکمان جوری یعنے پنچ کے لوگوں کے نام یہہ تھے۔ میاں یقین میاں صدق دل۔ میاں راست رو۔ میاں نفرت بدی۔ میاں الفت خدا۔ میاں دیکھہ حق۔ میاں آسمانی دل میاں میانہ رو میاں شاکر۔ میاں نیک اعمال۔ میاں سرگرم برائے خدا اور میاں فروتن +

گواہوں کے نام یہہ ہیں۔ میاں واقف کل۔ میاں راست گو۔ میاں نفرت جھوٹھہ۔ معہ خداوند خود مختار اور اسکے ہمراہی کے اگر اس کی ضرورت ہوتی +

چنانچہ قیدی کچہری کے اندر لائے گئے تب بستی کے محرر میاں راست کار نے فرمایا کہ داروغہ صاحب دہریت نامے کو کٹہرے کے اندر حاضر کرو۔ چنانچہ وہ حاضر کیا گیا۔ تب محرر نے کہا دہریت اپنا ہاتھہ اٹھا۔ تجھہ پر دہریت کے نام کا جرم قایم کیا جاتا ہی جس نے آتمانگر میں خلل ڈال رکھا ہی کیونکہ تو نے ضرر پہنچانے کی نیت سے اور حماقت کے ساتھہ یہہ بات سکھلائی اور قایم کی ہی کہ خدا ہی ہی نہیں اور یوں تو نے مذہب کی پیروی کرنے سے لوگوں کو برگشتہ کر رکھا ہی۔ تو نے یہہ کام بادشاہ کے وجود اور اسکے عزت وجلال کے خلاف اور آتمانگر کی بستی کی سلامتی اور امان کے برعکس کیا ہی۔ تو کیا کہتا ہی تو اس جرم کا قصوروار ہی یا نہیں +

دہریت۔ میں اسکا مجرم نہیں ہوں +

چپراسی۔ میاں واقف کل میاں راست گو اور میاں نفرت جھوٹھہ کو پکارو کہ عدالت میں حاضر آئیں +

چنانچہ وہ حسب الحکم بلائے گئے اور حاضر ہوئے +

تب محرر نے کہا۔ ای بادشاہی گواہو اس قیدی کو دیکھو جو کٹہرے کے اندر کھڑا ہی تم اسے پہچانتے ہو +

اسکے جواب میں میاں واقف کل نے کہا ہاں میرے خداوند ہم اسے پہچانتے ہیں اسکا نام دہریت ہی اس نے آتمانگر کی کمبخت بستی میں برسوں سے بڑی بڑی آفتیں برپا کر رکھی ہیں +

محرر۔ تم کو خوب یقین ہی کہ تم اسکو پہچانتے ہو +

واقف کل۔ ہاں ای میرے خداوند میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں میرے اور اسکے درمیان اسقدر صحبت رہی ہی کہ ممکن نہیں کہ میں اس وقت اسے پہچاننے میں خطا کروں۔ وہ ابلیسی اور ایک ابلیسی کا بیٹا ہی میں اسکے باپ اور اسکے دادا سے بھی واقف تھا +

محرر۔ کیا خوب اسیر یہاں دہریت کے نام کا جرم قایم کیا گیا ہی اور وہ اس بات کا متہم ہی کہ اس نے یہہ بات مانی اور سکھلائی ہی کہ خدا ہی ہی نہیں اور اس طرح سے اس نے لوگوں کو مذہب سے بے پرواہ کر رکھا ہی۔ تم گواہان شاہی اس مقدمہ میں کیا کہتے ہو وہ مجرم ہی یا نہیں +

واقف کل۔ ای میرے خداوند ہم دونوں ایک روز حرامزادی گلی میں

تھے اور یہہ شخص مختلف رایوں کا مذکور کررہا تھا سو اُسوقت اور اُسی مقام پر میں نے اُسسے یہہ کہتے سُنا کہ مجھے یہہ یقین نہیں ہی کہ کوئی خدا ہی لیکن اُس نے یہہ بھی کہا کہ اگر وہ جماعت جسمیں میں رہتا ہوں اور اور باتیں میرے موافق پڑیں تو میں خدا کا اقرار کرسکتا اور مذہب کی تائید بھی کرسکتا ہوں ✤

محرر۔ تمہیں خوب یقین ہی کہ تم نے اُسسے ایسا کہتے سُنا ✤

واقف کل۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اُسسے ایسا کہتے سُنا ✤

تب محرر نے میاں راست گو سے پوچھا کہ تم بادشاہی حکام سے اِس قیدی کی نسبت جو کٹھرے کے اندر حاضر ہی کیا کہہ سکتے ہو ✤

راست گو۔ ای میرے خداوند مجھہ سے پیشتر اِس شخص سے بڑی رفاقت تھی جس سبب سے میں اب بہت ہی پچھتاتا ہوں اور میں نے اُسسے بارہا کہتے سُنا بلکہ بڑے غرور کے ساتھہ کہ میری دانست میں نہ خدا ہی نہ فرشتہ نہ روحیں ✤

محرر۔ تم نے اُسسے یہہ کہاں کہتے سُنا ✤

راست گو۔ سیاہ مُنہہ گلی اور کفر ٹولے اور اور کئی ایک جگہوں میں ✤

محرر۔ تم کو اُسکا خوب حال معلوم ہی ✤

راست گو۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ابلیسی اور ایک ابلیسی کا بیٹا ہی اور خدا کے اِنکار کرنے میں بڑا مہیب ہی اُسکے باپ کا نام ہرگز نیک نہ ہو تھا اور سوا اِس دہریت کے اُسکے اور بھی لڑکے تھے۔ بس میں کہہ چکا ✤

محرر۔ میاں نفرت جھوٹھہ اِس قیدی پر نگاہ کرو جو سامھنے کھڑا ہی تم اُسے جانتے ہو ✤

نفرت جھوٹھہ۔ ای میرے خداوند مجھے اِس دہریت سے بڑھکر ہرگز کسی کم ظرف کمبخت سے سابقہ نہ پڑا تھا۔ میں نے اُسسے یہہ کہتے سُنا ہی کہ خدا ہی ہی نہیں میں نے اُسسے یہہ بھی کہتے سُنا ہی کہ نہ جہان آیندہ نہ گناہ اور نہ اسکے ابدی سزا ہی۔ علاوہ اِسکے میں نے اُسسے اپنی زبان پر یہہ کلمہ بھی لاتے سُنا ہی کہ کسی کے مکان پر جانا نصیحت سُننے کے لئے جانے کے برابر ہی ✤

محرر۔ تم نے اُسسے یہہ باتیں کہاں کہتے سُنیں ✤

نفرت جھوٹھہ۔ متوالے ٹولے میں۔ پاجی گلی کے عین سرے پر میاں بے ایمان کے مکان پر ✤

محرر۔ داروغہ اِسکو یہاں سے لے جاؤ اور میاں شہوت کو کٹھرے میں حاضر کرو۔ میاں شہوت تمہارے اُوپر یہاں شہوت نام کا جُرم قایم کیا جاتا ہی (یعنی آتما نگر میں خلل ڈالنیوالا) اِسلئے کہ تم نے اِستعمال سے اور گندی باتوں کے وسیلے سے شیطنت کے ساتھہ اور دغابازی سے یہہ بات سکھلائی ہی کہ اِنسان کے تئیں اپنی خواہش نفسانی کو راہ دینا روا اور فایدہ مند ہی اور کہ تو نے آپ نہ کبھی کسی گناہ آلودہ خوشی سے اِنکار کیا ہی اور نہ جب تک کہ تیرا نام شہوت قایم ہو تو ہرگز ایسی خوشی سے اِنکار کرنا منظور کیا چاہتا ہی۔ تو کیا کہتا ہی تو اِس بات کے سبب سے مُجرم ہی یا نہیں ✤

اِسکے جواب میں میاں شہوت نے کہا اَی میرے خداوند میں عالی نسب آدمی ہوں اور مجھے بزرگی کی خوشیوں اور فرحتوں کی ہمیشہ سے عادت رہی ہی۔ میں اپنے کاموں کے باعث سے ہرگز ڈانٹا نہیں گیا لیکن مجھے اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی اِسقدر اجازت تھی کہ گویا وہ میرے لئے قانون تھی۔ اور یہہ عجب طرح کی بات ہی کہ آج کے دن مجھ سے اِسبات کے لئے پوچھ پاچھ ہوتی ہی جو ایک ایسی بات ہی کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ کم و بیش ہر انسان خواہ خفیہ خواہ علانیہ جایز رکھتا پیار کرتا اور پسند کرتا ہی +

محرر۔ صاحب ہم کو تمہاری بزرگی سے کچھ سروکار نہیں ہی (اگرچہ جتنے تم بڑے تھے اِتنے ہی تمہیں بہتر بھی ہونا چاہئے تھا) لیکن ہم کو اور تم کو اِسوقت اِس بات سے سروکار ہی کہ تم پر الزام قایم کیا جاتا ہی۔ اِس مقدمہ میں کیا کہتے ہو تم اِسکے مُجرم ہو یا نہیں +

شہوت۔ نہیں +

محرر۔ چپراسی گواہوں کو اظہار دینے کے لئے بلاؤ +

چپراسی۔ صاحبو بادشاہی گواہو چلو اور ہمارے خداوند بادشاہ کیطرف سے اُس قیدی کے حق میں گواہی دو جو کٹھہرے میں حاضر ہی +

محرر۔ آؤ میاں واقف کُل اِس قیدی کو دیکھو تم اُسے پہچانتے ہو +

واقف کُل۔ ہاں میرے خداوند میں اُسے پہچانتا ہوں +

محرر۔ اِسکا نام کیا ہی +

واقف کُل۔ اِسکا نام شہوت ہی وہ حیوانیت نامے ایک شخص کا بیٹا ہی اور اُس کی ماں اُسے جسم گلی میں جنی۔ وہ بُری خواہش نامے ایک شخص کی بیٹی تھی میں اُن سب کی اُڑجھڑ سے واقف ہوں +

محرر۔ کیا خوب۔ تمہنے اُسکا جُرم سُن لیا ہی اُس کی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ جو جُرم اُسپر قایم کیا گیا ہی اُس سے وہ متہم ہی یا نہیں +

واقف کُل۔ اَی میرے خداوند جیسا وہ کہہ چکا ہی وہ حقیقت میں بڑا عالی نسب ہی اور اپنی نسل کی بہ نسبت ہزار گُنا سے زیادہ بڑھکر شریر ہی +

محرر۔ لیکن تم اُسکے خاص خاص فعلوں کی نسبت کیا جانتے ہو علی الخصوص اُسکے اِس جُرم کی نسبت جس سے وہ متہم ہی +

واقف کُل۔ میں جانتا ہوں کہ وہ قسم کھانیوالا جھوٹھا اور سبت کا توڑنیوالا ہی میں جانتا ہوں کہ وہ حرامکار اور ناپاک آدمی ہی میں جانتا ہوں کہ اُس نے بہت سی بُرائیاں کی ہیں۔ غرض جہانتک مجھے اُسکا حال معلوم ہی وہ نہایت ہی نجس شخص ہی +

محرر۔ بھلا وہ اپنی شرارتیں کیسی جگہوں میں کرتا تھا۔ کہاں کسی گوشہ میں یا علانیہ اور بیحیائی سے +

واقف کُل۔ خداوند تمام بستی بھر میں +

محرر۔ آؤ میاں راستی گو تم ہمارے بادشاہ کی طرف سے اِس قیدی کی نسبت کیا کیا کہہ سکتے ہو +

ہاتھہ میں تھا تب تم نیکی کرنا بالکل بھول گئے اور اُس ظالم ابلیس سے ایکا کرکے بادشاہ القادر اُسکے سرداروں اور اُسکی فوجوں سے لڑے اور اسطرح تم نے القادر کو بیعزّت کیا اُس کی شریعت کو توڑ ڈالا اور آتماگر کی مشہور بستی کو ہلاک ہونے کے خطرہ میں ڈالدیا۔ تم اِس اِلزام کی نسبت کیا کہتے ہو تم پر یہہ قصور عاید ہوتا ہی یا نہیں ✣

نیکی فراموش نے کہا اَی صاحبو اور میرے حاکمو ان متفرق جُرموں کی نسبت جس سے میں آپ لوگوں کے حضور میں متہم کیا گیا ہوں میری یہہ درخواست ہی کہ آپ میری فراموشی کو میرے سن کا تقاضا سمجھیں اور اُسکو میرے ارادے سے منسوب نہ کریں آپ اُسکو میرے دماغ کا پاگل پن سمجھیں اور میرے دل کی بے پرواہی سے اُسکو نسبت نہ دیں تب میں یہہ اُمید حاصل کرسکتا ہوں کہ آپ کی شفقت کے وسیلہ سے بڑی سزا سے بچ جاؤں گو میں قصوروار بھی ہوں ✣

اِسپر حاکموں نے اُسے جواب دیا نیکی فراموش ای نیکی فراموش تمہارا نیکی کو فراموش کرنا صرف کمزوری کے باعث سے نہیں لیکن قصد سے تھا اور اِس وجہ سے کہ تم نیک چیزوں کو اپنے دل میں رکھنے سے نفرت رکھتے تھے۔ بُری بات کو تو تم اپنے ذہن میں رکھہ سکتے تھے لیکن نیک بات کے خیال کی تاب تم نہ لاسکتے تھے اِسلئے تو اب اِس کچہری کو اندھا کرنے کے لئے اور اپنی مکاری پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنا سن اور اپنی حیلہ باز دیوانگی کو کام میں لایا چاہتا ہی۔

پر دیکھیں تو کہ بادشاہی گواہ اِس قیدی کی نسبت کیا کہتے ہیں وہ اِس جُرم سے متہم ہوسکتا ہی یا نہیں ✣

نفرت حجبوٹھہ۔ میرے خداوند میں نے اِس نیکی فراموش کو یہہ کہتے سُنا ہی کہ میں پاؤ گھنٹہ تک کے لئے بھی نیکی کے خیال کرنے کی تاب و طاقت نہیں لاسکتا ہوں ✣

محرر۔ تم نے اُسے کہاں یہہ کہتے سُنا ✣

نفرت حجبوٹھہ۔ کمین ٹولے میں ضمیر سخت نامی کے گھر کے بغل میں ایک مکان کے اندر ✣

محرر۔ میاں واقف کُل تم ہمارے خداوند بادشاہ کی طرف سے اِس قیدی کی نسبت جو سامنے کھڑا ہی کیا کہہ سکتے ہو ✣

واقف کُل۔ میرے خداوند میں اِس آدمی سے بخوبی واقف ہوں۔ وہ ابلیسی اور ایک ابلیسی کا بیٹا ہی اُسکے باپ کا نام اُلفت ناچیچ تھا اور اُسکو میں نے اکثر یہہ کہتے سُنا ہی کہ نیکی کے خیال سے بڑھکر کوئی چیز اِس دنیا میں میرے لئے گرانبار نہیں ہی ✣

محرر۔ تم نے اُسے یہہ کہاں کہتے سُنا ✣

واقف کُل۔ جسم ٹولے میں عین گرجے گھر کے مقابل میں ✣

تب محرر نے کہا آؤ میاں راست گو تم اپنا اظہار اِس قیدی کے اُس جُرم کی نسبت دو جس سے وہ اِس عدالت فاخرہ کے آگے متہم کھڑا ہی ✣

راست گو۔ خداوند میں جانتا ہوں کہ جو کچھہ اس پہلے گواہ نے کہا ہی سو سب سچ ہی اور میں اسکے سوا اَور بھی بہت کچھہ جانتا ہوں +

محرر۔ میاں شہوت تم سُنتے ہو کہ یہہ صاحبان کیا کہتے ہیں +

شہوت۔ میری ہمیشہ سے یہہ رائے تھی کہ سب سے خوش زندگی جو انسان اِس زمین پر حاصل کرسکتا ہی سو یہہ ہی کہ جس چیز کا آدمی اِس دنیا میں طلبگار ہو اُسکو اپنے سے دریغ نہ رکھے اور میں نے اپنی اِس رائے کے خلاف کبھی کچھہ نہیں کیا لیکن اپنی ساری عمر اپنے اِس خیال سے مانوس رہا ہوں۔ اور اُس سے اِتنی شیرینی حاصل کرکے میں ایسا خودغرض نہ ہوسکا کہ اُس کی تعریف اَوروں کے سامھنے کرنے سے باز رہتا +

تب کچہری کی یہہ تجویز ٹھہری کہ اُسکے مُنہہ سے الزام کے لئے بہت کچھہ ثابت ہوچکا چنانچہ اُن لوگوں نے داروغہ سے کہا کہ اِسکو ہٹا لیجاؤ اور میاں بے اِعتقادی کو کٹھہرے میں حاضر کرو +

سو حسب الحکم بے اِعتقادی کٹھہرے کے اندر لائے گئے +

محرر۔ میاں بے اِعتقادی تمہارے اُوپر یہاں بے اِعتقادی کے نام کا الزام قایم کیا جاتا ہی (شہر آتمانگر میں خلل پیدا کرنیوالے) اِس وجہ سے کہ تم نے پاجی پن سے اور شرارت کے ساتھہ جب تم آتمانگر کی بستی میں عہدہ رکھتے تھے بزرگ بادشاہ القادر کے سرداروں کا مقابلہ کیا جبکہ وہ آتمانگر کی بستی پر قابض ہونے کی نیت سے چڑھکر آئے تھے۔ ہاں تم نے بادشاہ کے نام اور اُسکی فوجوں

اور اُسکے مقدمہ سے جنگ جوئی طلب کی اور ابلیس کی شراکت میں تم نے آتمانگر کی بستی والوں کو اُبھارا اور دلاسا دیا تاکہ وہ بادشاہ کی فوجوں سے مقابل ہوں اور اُن سے لڑیں۔ تم اِس الزام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ یہہ جُرم تمپر عاید ہوتا ہی یا نہیں +

بے اِعتقادی نے جواب میں کہا میں القادر کو نہیں جانتا۔ میں اپنے پُرانے شہزادہ سے اُلفت رکھتا ہوں میرا یہہ گمان تھا کہ مجھے اپنی امانت کا کام وفاداری سے کرنا چاہئے اور کہ میں حتی المقدور آتمانگر کے لوگوں کے دلوں پر ایسا قابض رہوں کہ وہ اجنبی اور بعید الوطن لوگوں کا مقدور بھر مقابلہ کریں اور اُن سے بڑی طاقت کے ساتھہ لڑیں۔ اور گو کہ آپ فی الحال صاحب مرتبہ اور اقتدار ہیں تاہم نہ تو میں نے کبھی اپنی رائے بدلی ہی اور نہ میں آفت کے خوف سے ہرگز اپنی رائے کو بدلونگا +

تب کچہری کے افسروں نے کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ یہہ شخص اِصلاح پذیر نہیں ہی وہ اپنے پاجی پن کو شوخ کلامی سے اور اپنی بغاوت کو گستاخ اعتبار کے ساتھہ قایم کیا چاہتا ہی۔ سو داروغہ صاحب اِن کو یہاں سے ہٹاؤ اور میاں نیکی فراموش کو عدالت میں حاضر کرو +

نیکی فراموش عدالت میں لائے گئے +

محرر۔ میاں نیکی فراموش تم پر یہاں نیکی فراموش نام کا الزام قایم کیا جاتا ہی (بستی آتمانگر میں خلل پیدا کرنیوالا) اِسلئے کہ جب آتمانگر کی بستی کا کل کاروبار تمہارے

راست گو- میرے خداوند میں نے اِس شخص کو اکثر کہتے سُنا ہی کہ مجھے سب سے پوچ ترین باتوں کا خیال گوارا ہی اُن کی بہ نسبت جو پاک نوشتوں میں مندرج ہیں ✣

محرر- تم نے اُسے یہہ دردانگیز باتیں کہاں کہتے سُنیں ✣

راست گو- کہاں- بہت سی جگہوں میں خاصکر خیریت ٹوٹے میں بیچیانامے ایک شخص کے مکان پر اور غلیظ گلی میں سخت دل نامے کے مکان کے قریب گڑھے کی اوتار کے بغل میں ✣

کچہری- صاحبو آپ لوگوں نے یہہ الزام اور اُسکی عذرخواہی اور گواہوں کی شہادت سُن لی- داروغہ میاں سخت دل کو مثل پر حاضر کرو ✣

داروغہ نے حسب فرمان اُسے حاضر کیا ✣

محرر- میاں سخت دل تم پر اِس مقام کے اوپر سخت دل نام کا جُرم قرار دیا جاتا ہی (آتمانگر کی بستی میں خلل پیدا کرنیوالے) اِسلئے کہ تم نے بڑی شوخی اور شرارت کے ساتھہ آتمانگر کی بستی کو لاتائب اور سنگدل بنا رکھا اور جب تک کہ وہ مبارک بادشاہ القادر سے گردن کش اور روگردان رہے تب تک تم نے اُن کو برا اپنی بدیوں کی نسبت پچھتانے اور ماتم کرنے سے باز رکھا- تم اِس جُرم کی نسبت کیا کہتے ہو تم مجرم ہو یا نہیں ✣

سخت دل- میرے خداوندو میری تمام عمر گذر گئی تاہم مجھے اِس بات کی خبر تک نہیں کہ پچھتانے اور ماتم کرنے کے کیا معنے ہیں- میں دخل پذیر نہیں ہوں

مجھے کسی آدمی کی پرواہ نہیں ہی نہ تو انسان کے غم میرے دل پر اثر پیدا کر سکتے ہیں نہ انکا کراہنا میرے دل میں دخل پا سکتا ہی- خواہ میں کسی کو دق کروں خواہ کسی کا قبر اچاہوں یہہ میرے لئے گویا خوش الحان باجا ہی ہرچند کہ اور لوگ ماتم کرتے ہیں ✣

حکام- آپ دیکھتے ہیں کہ یہہ آدمی پکا ابلیسی ہی اور اپنے تئیں آپ ملزم ٹھہراتا ہی داروغہ اِنہیں ہٹا دو اور میاں لغوسلامتی کو حاضر لاؤ ✣

لغوسلامتی مثل پر لائے گئے ✣

میاں لغوسلامتی تم پر میاں لغوسلامتی کے نام کا جُرم قایم کیا جاتا ہی (آتمانگر کی بستی میں خلل ڈالنیوالے) اِسلئے کہ تم نے از حد شرارت اور شیطنت کے ساتھہ آتمانگر کی برگشتگی اور دوزخی بغاوت میں اُسے لغو اور بے بنیاد اور خطرناک سلامتی اور ملعون حفاظت کا خیال پیدا کرا کے اُس میں قایم رکھا جس سے بادشاہ کی بے عزتی ہوئی اُسکی شریعت عدول ہوگئی اور آتمانگر کی بستی کا بڑا نقصان ہوا تم اِسکی نسبت کیا کہتے ہو تم پر یہہ جُرم عاید ہوتا ہی یا نہیں ✣

تب میاں لغوسلامتی نے کہا ای صاحبو اور میرے حاکمو میں اقرار کرتا ہوں کہ میرا نام سلامتی ہی پر یہہ کہ میرا نام لغوسلامتی ہی اِس سے مجھہ کو یک لخت انکار ہی- اگر آپ ازراہ مہربانی اُن میں سے کسی کو بُلوائیے جو مجھہ سے بخوبی واقف ہیں یا اگر آپ اُس دائی کو بُلائیں جس نے میرے پیدا ہوتے وقت میری ماں کی خدمت کی یا میرے دھرم ماباپ سے پوچھیں تو وہ سب آپکو بتلائینگے کہ

میرا نام لغو سلامتی نہیں پر سلامتی ہی۔ سو اس باعث سے کہ میرا نام اُس میں درج نہیں ہی میں اس جُرم کی نسبت عذرخواہی نہیں کر سکتا ہوں اور جیسا میرا نام ہی ویسی ہی میری شرطیں بھی ہیں۔ مجھہ کو ہمیشہ سلامتی کے ساتھہ بہنا پسند تھا اور جس بات سے مجھہ کو اُلفت تھی میں سمجھتا تھا کہ اور آدمی بھی اُسکو پسند کرتے ہونگے۔ چنانچہ جب کبھی میں نے اپنے پڑوسیوں میں سے کسی کو بیقرار دیکھا تو میں نے حتی المقدور اُسکی مدد کرنے کی کوشش کی اور میں اپنی اس نیک طبیعت کی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہوں مثلاً +

(۱) جبکہ ابتدا میں ہماری آتمانگر کی بستی نے القادر کی راہونکو ترک کیا تو اُن لوگوں کے دلوں میں پیچھے سے بیقراری پیدا ہونے لگی سو چونکہ میں اُن کی پریشانی سے مضطرب ہوا میں نے اُن میں پھر امان پیدا کرنے کی تدبیریں سوچیں +

(۲) جبکہ عالم قدیم اور رسد و رسم کی راہوں کا رواج تھا اُس وقت اگر کوئی ایسی بات واقع ہوئی جس سے اُن لوگوں کو روک ہو جو حال کے دستورات کو جاری رکھا چاہتے تھے میں نے یہہ جستجو کی کہ انہیں پھر خاموش کروں اور اُن کے کاموں میں حرکت پڑنے نہ دوں +

(۳) میرا احوال گھر پر یہہ تھا کہ جب القادر اور ابلیس کے درمیان لڑائی برپا ہوئی اور میں نے کسی وقت کسی آتمانگر والے کو ہلاکت سے ڈرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بار ہا کسی نہ کسی طرح کی تدبیر اور ایجاد نکالکر اُن میں پھر سلامتی پیدا کرنے کی کوشش کی سو چونکہ ہر وقت میری ایسی نیک خصلت تھی جیسا کہ لوگ

کہتے ہیں کہ صلح خواہ آدمی کو ہونا چاہئے اور اگر صلح خواہ آدمی ایسے قابل ہوں جیسا بعضوں نے جرأت کر کے کہا ہی کہ وہ ہیں تو ای صاحبو آپ پر جو آتمانگر میں عدل اور راستی کے لئے نیکنام ہیں فرض ہی کہ مجھہ ایسے شخص سے جس نے ایسے برہم سلوک کے لایق کوئی کام نہیں کیا اور کسی طرح پر پیش نہیں بجز اسکے کہ مجھے رہا کریں اور ایسی اجازت دیں کہ اپنے تہمتیوں کو ضرر نہ پہنچاؤں +

تب محرر نے پکار کے کہا ڈھنڈورے ڈھنڈورا پیٹ +

ڈھنڈورا۔ خلق خدا کا مالک بادشاہ کا حکم حاکم کا اس سبب سے کہ مجرم اپنے نام سے انکار کرتا ہی حکم ہوتا ہی کہ اگر یہاں کوئی شخص ہو جو مجرم کے حسب نسب سے واقف ہو تو کچہری میں حاضر ہو کر اُسکے اصل اور صحیح نام سے حاکم کو اطلاع دے اسلئے کہ مجرم اپنے تئیں بری ٹھہراتا ہی تب دو شخص کچہری میں حاضر ہوئے اور اُن لوگوں نے یہہ خواہش کی کہ مجرم کے حق میں کچھہ کہنے کی اجازت پائیں ان میں سے ایک کا نام تلاش حق اور دوسرے کا شہادت حق تھا چنانچہ حاکم نے ان سے پوچھا کہ تم اس مجرم سے واقف ہو اگر ہو تو کہو کہ اُسکے حق میں کیا کہہ سکتے ہو وہ تو اپنے تئیں بری ٹھہراتا ہی +

تب میاں تلاش حق نے کہا میرے خداوند میں +

حاکم۔ ٹھہرو اُس سے قسم لو +

سو وہ قسم لیکر یوں کہنے لگا +

تلاش حق۔ میرے خداوند میں اس شخص سے لڑکپن ہی سے واقف ہوں

اور میں اِس بات کی شہادت دے سکتا ہوں کہ اُسکا نام لغوسلامتی ہی۔ میں اُسکے باپ سے بھی واقف تھا اُسکا نام میاں چاپلوس تھا اور اُس کی ماں کا اُس کی شادی سے آگے بی بی تسکین بخش نام تھا اور اِن دونوں کے ایکجا ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہہ لڑکا پیدا ہوا اور اُس کی پیدائش کے وقت اُنہوں نے اُسکا نام لغوسلامتی رکھا۔ میں اُسکا لنگوٹیا یار تھا پر اُس سے کسیقدر عمر میں بڑا تھا اور جب اُس کی ماں اُسے کھیل پر سے گھر بُلایا کرتی تھی تو کہا کرتی تھی کہ لغوسلامتی ای لغوسلامتی جلد گھر میں چل نہیں تو میں تجھے جلد پکڑ لاؤنگی بلکہ جب وہ دودھ ہی پیتا تھا تب ہی میں اُس سے واقف ہوگیا اور ہرچند میں اُسوقت چھوٹا سا تھا تاہم مجھے یاد ہی کہ جب اُس کی ماں اُسے لیکر دروازہ پر بیٹھا کرتی تھی یا گود میں اُسکے ساتھہ کھیلا کیا کرتی تھی تو بیسیوں مرتبہ برابر کہا کرتی تھی کہ میرے چھوٹے لغوسلامتی۔ میرے خوبصورت لغوسلامتی اور ای میرے پیارے بچے لغوسلامتی اور پھر کہ ای میرے چھوٹے طایر لغوسلامتی اور کہ میں اپنے بچے کو کیسا پیار کرتی ہوں اُسکے دھرم ماں باپ بھی اُسکے اِس نام سے واقف ہیں گو کہ اُس نے بھری کچہری میں اِس سے علانیہ اِنکار کرنے کی جُرأت کی ہی ॰

اِسکے بعد میاں شہادت حق اُنکا حال بتلانے کے لئے طلب کئے گئے۔ چنانچہ اُن لوگوں نے اُس سے قسم لی تب میاں شہادت حق نے کہا کہ ای میرے خداوند سب کچھہ جو کہ اِس اگلے گواہ نے کہا ہی حق ہی۔ اِسکا نام

لغوسلامتی ہی اور وہ میاں چاپلوس اور بی بی تسکین بخش کا بیٹا ہی میں نے یہہ بھی دیکھا ہی کہ اگلے وقتوں میں جب کوئی لغوسلامتی کے سوا اور کسی نام سے اُسے بُلاتا تو وہ ناراض ہوتا اور کہتا تھا کہ ایسے آدمی ہمیں چڑاتے ہیں پر یہہ اُس وقت کا حال ہی کہ جب لغوسلامتی بڑے آدمی تھے اور جبکہ ابلیسی آتمانگر میں دلاور مرد تھے ॰

حکام۔ صاحبو آپ لوگ تو اِس مجرم کی نسبت اِن دونوں گواہوں سے قسم لے چکے۔ اور اب میاں لغوسلامتی تم نے تو اپنے اِس نام سے اِنکار کیا ہی تاہم تم دیکھتے ہو کہ اِن وفادار آدمیوں نے قسمیہ یہہ بات ثابت کردی ہی کہ تمہارا یہی نام ہی۔ تم جو یہہ عذر پیش کرتے ہو کہ تم کو اِس جُرم سے جسکے تم متہم ہو مطلق سروکار نہیں ہی تو تم کو یہہ سمجھہ لینا چاہئے کہ تمہارے اُوپر بدی کا الزام اِس جہت سے قایم نہیں کیا جاتا ہی کہ تم صلح خواہ آدمی ہو یا اپنے پڑوسیوں کے درمیان صلح جاری رکھنے کے مشتاق رہتے ہو لیکن تمہارا جُرم یہہ ہی کہ تم نے شرارت اور شیطنت کے ساتھہ آتمانگر کی برگشتگی اور بغاوت میں اُسے لغو و بیہودہ اور ملعون سلامتی کا خیال پیدا کرا کے اُس میں قایم رکھا ہی جو القادر کی شریعت کے برعکس تھی اور جس سے آتمانگر کی اُسوقت کی آفت زدہ بستی کے لئے ہلاک ہوجانے کا خطرہ تھا۔ تم نے اپنی نسبت اِسقدر عذر خواہی کی ہی کہ تم نے اپنے نام سے اِنکار کیا ہو وغیرہ لیکن ہمارے گواہوں سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ تم ہی وہ شخص ہو۔ تم جو اپنے پڑوسیوں میں سلامتی جاری

محرر۔ تم نے اُسکو کس مقام پر یہہ باتیں کہتے سُنی ہیں +

نفرت جھوٹھہ۔ میں نے اُسے احاطۂ حماقت میں میاں ضدؔ نام ایک شخص کے مکان پر میاں خود فریب نامے کے مکان کے قریب کہتے سُنا ہی۔ بلکہ اُس نے میری دانست میں یہہ بات اُس مقام پر کوئی بیس مرتبہ سے کم تو نہ کہی ہوگی +

محرر۔ اب اَور گواہ بُلانا کچھہ ضرور نہیں ہی اِسقدر گواہی صاف اور بہت ہی۔ داروغہ اِس شخص کو ہٹاؤ اور میاں ناراست کو سامھنے حاضر لاؤ۔ میاں ناراست تم پر یہاں ناراست نام کا جُرم ثابت کیا جاتا ہی (آتما نگر کی بستی میں خلل پیدا کرنیوالے) اِسلئے کہ تم نے ہمیشہ القادر کو بے عزّت کرنے اور آتما نگر کی مشہور بستی کو کامل تباہی کے خطرہ میں ڈالنے کی نیت سے اپنے تئیں اِس بات پر ارادہ رکھا ہی کہ آتما نگر کی برگشتگی اور اُس حاسد ظالم کی متابعت اِختیار کر لینے کی القادر کی شریعت اور صورت جو کچھہ اُس میں باقی رہ گئی تھی اُسکو بھی بالکل خراب و خستہ کر ڈالو۔ سو تم کیا کہتے ہو یہہ جُرم تمہارے اُوپر عاید ہوتا ہی یا نہیں +

ناراست۔ نہیں میرے خداوند مجھہ پر یہہ جُرم قایم نہیں ہو سکتا ہی +

تب گواہ بُلائے گئے اور میاں واقف کُل نے پہلے اُسکے برعکس گواہی دی +

واقف کُل۔ اَی میرے خداوند یہہ شخص القادر کی شبیہہ ڈھائے جانیکے وقت حاضر تھا بلکہ اِسی نے اُسے اپنے ہاتھوں سے ڈھایا میں نے خود کھڑے ہوکر اُسکو یہہ کرتے دیکھا اور یہہ کام اُس نے اِبلیس کے حکم سے کیا۔ بلکہ اِس

کرنے پر اِسقدر ڈینگ مارتے ہو اُس سلامتی کی نسبت یہہ جان لو کہ وہ سچائی اور پاکیزگی کے ساتھہ نہیں ہی اُس کی بنا جھوٹھہ پر ہی اور فریبندہ اور ملعون ہی۔ چنانچہ القادر نے بھی ایسا ہی کہا ہی۔ پس تمہاری عذر خواہی نے تمہیں تمہارے جُرم سے بری نہیں کیا بلکہ اِسکے برعکس اُس نے سب کچھہ تمہارے اُوپر عاید کر دیا ہی۔ لیکن تمہاری بخوبی تحقیقات ہوگی۔ سو ہم گواہوں کو طلب کر کے دیکھینگے کہ وہ اِس حقیقت کی نسبت کیا گواہی دے سکتے ہیں اور ہمارے خداوند بادشاہ کیطرف سے اِن مُجرموں پر اُن سے کن کن باتوں کی تصدیق ہوتی ہی +

محرر۔ میاں واقف کُل تم ہمارے خداوند بادشاہ کی طرف سے اِن مُجرموں کی نسبت کیا کہہ سکتے ہو +

واقف کُل۔ اَی میرے خداوند جہاں تک کہ میں اِس شخص کے حال سے واقف ہوں وہاں تک میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ اِس شخص نے اپنا یہہ پیشہ بنا رکھا ہی کہ آتما نگر کی بستی کو اُس کی شہوت پرستی ناپاکی اور آوارہ چال کے درمیان گناہ آلودہ خاموشی میں قایم رکھے اور میں نے اُسے بارہا یہہ کہتے سُنا ہی کہ آؤ ہم تکلیف سے بھاگیں چاہے وہ جسطرح سے آئے اور خاموش اور سلامت رو زندگی بسر کریں گو وہ اچھی بنیاد سے خالی ہو +

محرر۔ آؤ میاں نفرت جھوٹھہ تمہیں کیا کہنا ہی +

نفرت جھوٹھہ۔ اَی میرے خداوند میں نے اِس شخص کو یہہ کہتے سُنا ہی کہ سلامتی اگرچہ ناراستی کے ساتھہ ہو اُس تکلیف سے جو راستی کے ساتھہ ہو بہتر ہی +

ناراست نے اِسکے سوا یہہ بھی کیا کہ اُس حیوان اِبلیس کی سینگدار شاخ کو اُسی مقام پر نصب کیا۔ یہی وہ شخص ہی کہ جس نے اِبلیس کے حکم سے بادشاہ کی شریعت کے بقیہ کو بلکہ جس کسی چیز پر وہ اپنا ہاتھہ ڈال سکا توڑ پھاڑ نوچ ہو چکے جلوا ڈالا ٭

محرر۔ تمہارے سوا اَور کسی نے اُسکو یہہ کام کرتے دیکھا ٭

نفرت جھوٹھہ۔ میں نے میرے خداوندا اور اَور بھی کئی ایک لوگوں نے کیونکہ یہہ دزدیدہ نہیں کیا گیا نہ کسی گوشہ میں لیکن سب کے روبرو۔ بلکہ اُسنے اِسے علانیہ کرنا پسند کیا کیونکہ وہ اِسکے کرنے سے خوش تھا ٭

محرر۔ میاں ناراست تمہاری کیونکر اتنی جرأت پڑی کہ اِس جُرم سے اِنکار کرو جبکہ تم نے ظاہراً ایسی بڑی بڑی شرارتیں کیں ٭

ناراست۔ ای صاحب میں نے سمجھا تھا کہ مجھے کچھہ کہنا ضرور ہوگا چنانچہ جیسا میرا نام ہی ویسا ہی میں کہتا ہوں مجھے ابتک اُس سے بہت سا فائدہ ہوا ہی اور مجھے یہہ گمان تھا کہ شاید ناراستی کے کہنے سے مجھے اب بھی ویسا ہی فائدہ ہوگا ٭

محرر۔ وارد غہ ان کو الگ کرو اور میاں بیدرد کو کٹہرے کے اندر حاضر کرو۔ میاں بے درد تمہارے اُوپر بے درد نام کا جُرم قایم کیا جاتا ہی (آتمانگر کی بستی میں خلل پیدا کرنیوالے) اِس باعث سے کہ تم نے بڑی دغابازی اور شرارت کے ساتھہ رحم کے دروازے بند کردئے اور جب بیچارہ آتمانگر نے اپنے حقدار بادشاہ سے بغاوت کی تو نے اُسوقت اُسکو اپنی مصیبت پر ماتم کرنے نہ دیا لیکن

اُسے فرو کر دیا اور ہمیشہ اُسکے دل کو ایسے خیالوں کی طرف سے بھلا دیا جنسے اُسکو توبہ کرنے کی رغبت ہو سکتی تھی۔ تو اِس جُرم کی نسبت کیا کہتا ہی آیا تو قصوروار ہی یا نہیں ٭

مجھہ پر بیدردی کا جُرم عاید نہیں ہو سکتا میں نے اُنکو جیسا میرا نام ہی صرف تسلی بخشی ہی کیونکہ میرا نام بے درد نہیں پر تسلی بخش ہی اور مجھے یہہ بات منظور نہ تھی کہ آتمانگر کو اُداسی کی طرف مائل دیکھوں ٭

محرر۔ کیا تم اپنے نام سے اِنکار کرتے ہو اور کہتے ہو کہ میرا نام بے درد نہیں لیکن تسلی بخش ہی گواہوں کو بلاؤ گواہو تم اِس معذرت کی نسبت کیا کہتے ہو ٭

واقف کُل۔ ای میرے خداوندا اِسکا نام بے درد ہی اِسنے اپنے کاروبار کے سارے کاغذات میں اپنا یہی دستخط کیا ہی۔ لیکن اِن اِبلیسیوں کو جھوٹھا نام بنانا بہت پسند آتا ہی۔ میاں لالچ اپنا نام نیک کفایت یا اِسی کے مثل کوئی نام بتلاتے ہیں۔ میاں غرور کو جب حاجت ہوتی ہی تب اپنا نام میاں پاکیزہ یا میاں خوبصورت یا اِس قسم کا کوئی اَور نام رکھہ لیتے ہیں ٭

محرر۔ میاں حقگو تم کیا کہتے ہو ٭

حقگو۔ ای میرے خداوندا اِسکا نام بے درد ہی میں اِس سے لڑکپن ہی سے واقف ہوں اور اِسی نے یہہ ساری شرارتیں کی ہیں جسکا جُرم اُسپر اِسوقت قایم کیا گیا ہی لیکن اُن کی ایک جماعت ہی جو لعنتی ہونے کے خطرہ سے واقف

نہیں ہیں اسلئے وہ لوگ اُن سبھونکو اُداس تبلاتے ہیں جنکے دل میں اُس حالت کے ترک کرنے کی نسبت سنجیدہ خیالات پیدا ہوتے ہیں ÷

محرر۔ داروغہ میاں گھمنڈ کو آگے لاؤ ÷

میاں گھمنڈ تم پر گھمنڈ نام کا الزام لگتا ہی دبستی آتمانگر میں مخل، اسلئے کہ تم نے دغابازی اور شیطنت کے ساتھہ آتمانگر کی بستی کو یہہ سکھلایا کہ وہ بادشاہ القادر کے سرداروں کے ساتھہ سختی سے پیش آئیں جبکہ وہ پیغام شاہی لیکر بستی میں آئے تھے۔ تم نے آتمانگر کو یہہ بھی سکھلایا کہ وہ اپنے بزرگ بادشاہ القادر کو ذلیل سمجھیں اور دشنام دیں سوا اسکے تم نے باتوں سے اور نمونہ سے آتمانگر کو یہہ ہمت دلائی کہ وہ بادشاہ اور اُسکے بیٹے عمانوئیل سے جنگجوئی کریں۔ پس تم کیا کہتے ہو تم اِس جُرم کے سزاوار ہو یا نہیں ÷

گھمنڈ۔ صاحبو میں ہمیشہ سے دلیر اور جوانمرد تھا اور راحت آفت کے درمیان بھی میں نے اپنا سر نَے کی مانند ہرگز نہیں جھکایا بلکہ جب میں نے آدمیونکو اپنے مخالفوں سے روپوشی کرتے دیکھا گو وہ اُن سے دس گُنا زبردست بھی ہوتے تو مجھے بھی یہہ بات نہایت ناگوار گذرتی۔ میں نے اِس بات کا لحاظ تک نہ کیا کہ میرا مخالف کیسا شخص ہی اور نہ یہہ کہ میں کس بات کے لئے لڑتا ہوں۔ اگر میں جوانمردی دکھلا سکتا اور مردمی کے ساتھہ لڑتا اور غالب آتا تو یہہ میرے لئے بس تھا ÷

حکام۔ میاں گھمنڈ تم پر یہہ جُرم قائم نہیں کیا جاتا ہی کہ تم دلیر ہو نہ یہہ کہ تم نے

مصیبت کیوقت میں بہادری اور جوانمردی دکھلائی ہی لیکن جُرم تو یہہ ہی کہ تم اپنی دعویدار بہادری کو اِسطرح پر استعمال میں لائے ہو کہ آتمانگر کو بزرگ بادشاہ اور اُسکے بیٹے عمانوئیل سے باغی کروا دیا۔ تمہارا یہہ جُرم اور یہہ الزام ہی لیکن اُسنے اُسکا کچھہ جواب نہ دیا ÷

چوبیسواں باب

قیدیِ مذکوران کی نسبت یعنے جُوری کے حکّام کے فیصلے اور اُن کے قتل کئے جانے کا تذکرہ

جب قیدیوں کی یہانتک تفتیش کچہری میں ہو چکی تو انہوں نے اُن کی نسبت جُوری یعنے پنچ کا فیصلہ چاہا چنانچہ وہ اُن کی طرف اِس امر میں یوں مخاطب ہوئے ÷ اے صاحبان آپ لوگوں نے یہاں بیٹھکر اِن آدمیونکو دیکھا اُنکا جُرم اور اُنکا جواب اور اُن کی نسبت گواہوں کی شہادت سُن لی اب یہی باقی ہی کہ آپ کسی تخلیہ میں جاکر لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے کنارہ کش ہوکر تجویز کریں کہ حق اور راستی کے ساتھہ آپ لوگوں کو اپنی نسبت بادشاہ کی طرف سے کیا فیصلہ کرنا لازم ہی اور اُسکو قایم کریں ÷

تب جُوری کے لوگ یعنے میاں یقین میاں صدق دل میاں راست رو میاں نفرت بدی میاں اُلفت خدا میاں دیکھہ حق میاں آسمانی دل میاں میانہ رو

میاں شاکر میاں فروتن میاں نیک اعمال اور میاں سرگرم برائے خدا سب اُس مقام سے اُٹھکر ایک کنارے گئے تاکہ اپنے کام میں مشغول ہوں۔ چنانچہ جب وہ تخلیہ میں جاکر فتویٰ کی نسبت آپس میں بحث کرنے لگے ✣

میاں یقین نے (جو میر مجلس تھے) کہا صاحبو ان قیدیوں کی نسبت میرا یہہ یقین ہو کہ وہ سب واجب القتل ہیں میاں صدق دل نے کہا بہت مناسب میری بھی یہی رائے ہو میاں نفرت بدی بولے کیسی شکر کی بات ہو کہ ایسے پاجی لوگ گرفتار ہو گئے۔ میاں اُلفت خدا نے کہا ہائے ہائے مجھہ کو میری تمام عمر ایک دن بھی ایسی خوشی حاصل نہ ہوئی جیسی کہ مجھے نصیب ہو میاں دیکھہ حق نے فرمایا مجھے یقین ہو کہ اگر ہم ان کو واجب القتل ٹھہرائیں تو یہہ فتویٰ القادر کے آگے حق ٹھہریگا۔ میاں آسمانی دل نے ارشاد کیا مجھے اِس بات میں مطلق شک نہیں ہو سکے سوا اُس نے یہہ بھی کہا کہ جب کُل اِسطرح کے حیوان آدمانگر میں سے نکل جائینگے تو یہہ بستی کیسی عمدہ ہو جائیگی تب میاں میانہ رو بولے کہ میرا یہہ طور نہیں ہو کہ بلا تامل فتویٰ دوں لیکن اِس سبب سے کہ یہہ جُرم ایسے سنگین ہیں اور گواہ اِسقدر صاف ہیں تو اِس حالت میں وہ جو ان مجرموں کو واجب القتل نہ ٹھہرائے وہ دیدہ و دانستہ اندھا ہوگا۔ میاں شاکر بولے شکر خدا کا کہ یہہ دغا باز قید میں ہیں میاں فروتن نے بھی کہا کہ میں اپنے گھٹنوں کے بل اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کی رائے پر متفق ہوں میاں نیک اعمال نے فرمایا میں بھی خوش ہوں تب میاں صدق دل اور سرگرم برائے خدا نے اپنی رائے اِسطرح پر ظاہر کی کہ اُنہیں

نیست و نابود کرڈالو وہ آدمانگر کے لئے وبال ہوئے ہیں اور یہہ اُس کی ہلاکت کے خواہاں رہے ہیں ✣

چنانچہ جب سب کوئی فتوے کی نسبت متفق ہو چکے تو کچہری کے اندر پھر آگئے ✣

محرر۔ صاحبان جُوری اپنے اپنے نام پر جواب دو میاں یقین ایک میاں صدق دل دو میاں راست رو تین میاں نفرت بدی چار میاں اُلفت خدا پانچ میاں دیکھہ حق چھہ میاں آسمانی دل سات میاں میانہ رو آٹھہ میاں شاکر نو میاں فروتن دس میاں نیک اعمال گیارہ میاں سرگرم برائے خدا بارہ۔ ای نیک اور سچے آدمیو آپ اپنے فیصلہ پر قایم ہوں آپ سب متفق ہیں ✣

جوری۔ ہاں میرے خداوند ✣

محرر۔ آپ لوگوں کی طرف سے کون بولیگا ✣

جوری۔ ہمارے میر مجلس ✣

محرر۔ ای صاحبان جوری جن سے ہمارے خداوند بادشاہ کی نسبت زندگی اور موت کے مقدمہ میں قسم لی گئی ہو آپ لوگوں نے ان قیدیوں کا کُل مقدمہ سُن لیا ہو آپ کیا فرماتے ہیں جو جُرم اُن کے اُوپر قایم کیا گیا ہو وہ اُن کے اُوپر عاید ہوتا ہو یا نہیں ✣

میر مجلس۔ ہاں میرے خداوند وہ مجرم ہیں ✣

محرر۔ داروغہ صاحب اپنے قیدیوں سے ہشیار ہو جاؤ ✣

یہہ حکم صبح کو ہوا اور تیسرے پہر کو اُن لوگوں کو قانون کے بموجب موت کا فتوی سُنایا گیا ❊

جب داروغہ نے ایسی تاکید پائی تو اُس نے اُن لوگوں کو مضبوط قید خانہ میں بند کیا تاکہ قتل کے دن تک جو دوسرے دن صبح کو ہونیوالا تھا اُن کی خوب حفاظت ہو ❊

پر دیکھو کہ اب کیا واقعہ ہوا کہ اِن قیدیوں میں سے ایک جسکا نام بے اعتقادی تھا فتوی کے سُنائے جانے اور قتل کئے جانے کے درمیان میں قید خانہ کو توڑکر بھاگ نکلا اور آتما نگر سے بالکل باہر نکلجا کے ایسی جگہوں اور سوراخوں میں جو اُسے دستیاب ہوئے چھپتا پھرا تا وقتیکہ اُسکو کوئی ایسا موقع ملے کہ آتما نگر سے اپنی اِس بدسلوکی کا بدلا لے سکے ❊

جب میاں راست مرد داروغہ کو معلوم ہوا کہ میرا قیدی بھاگ گیا وہ نہایت ہی متردد ہوا اِس سبب سے کہ وہ قیدی اُس گروہ میں سب سے زیادہ بد تھا۔ چنانچہ اُس نے پہلے جاکر خداوند ناظم اور میاں قالونگو اور خداوند خودمختار کو اِس امر کی اِطلاع دی تاکہ آتما نگر کی بستی میں اُسے ڈھونڈھنے کے لئے اُن سے حکم حاصل کرے۔ چنانچہ اُس نے حکم حاصل کیا اور تلاش بھی کی پر ایسے کسی شخص کا اُس شہر میں پتہ تک نہ لگا ❊

آتما نگر میں بے اعتقادی پائی نہیں جاتی۔

اِتنا حال معلوم ہوا کہ وہ کچھ عرصہ تک بستی کے باہر باہر گھوما کیا اور کہ دو ایک آدمیوں نے آتما نگر میں سے بھاگتے وقت اُسکی جھلک پائی تھی دو ایک اَوروں

نے بھی یہہ کہا کہ ہم نے اُسے بستی کے باہر میدان میں مارا مارا جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میاں دیکھا نامے ایک شخص نے کہا کہ جب وہ بالکل نکلگیا تو خشک جگہوں میں گھومتا پھرا جب تک کہ اُس سے اُسکے دوست ابلیس سے ملاقات نہ ہوئی اور یہہ دونوں عین ٹیلہ جہنم پھاٹک پر ملگئے ❊

وہ ابلیس کے پاس گیا۔

پر اِس بُڑے میاں نے عمانوئیل کے شہر آتما نگر میں سخت تبدیل پیدا کرنیکا کیسا ماتم زدہ قصہ ابلیس سے بیان کیا مثلاً ❊

اوّل میں اُسنے یہہ کہا کہ بعد کچھہ عرصہ کے آتما نگر والوں نے کیونکر عمانوئیل کے ہاتھہ سے عفو حاصل کی اور کہ وہ بستی کے اندر بلوا لائے اور قلعہ کو اُسکے قبضہ میں کردیا۔ اُس نے یہہ بھی کہا کہ وہ اُسکے سپاہیوں کو بستی میں لے آئے۔ اور سب کو اِس بات کی تمنا تھی کہ کون اُن لوگوں میں سے بہتر نکلی خاطرداری کرسکتا ہی اور کہ اُن لوگوں نے ناچ اور باجے گاجے سے اُسکی مہمانداری کی لیکن اُس بے اعتقادی نے کہا کہ مجھہ کو زیادہ تر رنج اِس بات کا ہی کہ اُس نے اے میرے باپ تیری صورت کو منہدم کر ڈالا اور اپنی صورت کو نصب کیا اُس نے تیرے سرداروں کو خارج کردیا اور اپنی طرف کے سردار مقرر کئے ہیں۔ ہاں اور خودمختار وہ باغی جسکے پھر جانے کا کسی کو گمان تک نہ ہوسکتا تھا وہ اب عمانوئیل کی نگاہ میں ایسا معزز ہی جیسا کہ وہ تیری نگاہ میں تھا۔ سوا اِسکے اِس خودمختار کو یہہ خاص سند ملی ہی کہ ہر قسم کے ابلیسی جیتنے آتما نگر میں ملیں سب کو گرفتار کرکے قتل کرے اور اِس خودمختار نے آتما نگر میں سے ہمارے خداوند کے

آٹھہ نہایت معتمد آدمیوں کو پکڑکر قید میں ڈال رکھا ہی - بلکہ ای میرے خداوند مجھے اِس بات کے کہنے سے رنج ہوتا ہی کہ اُن سبھوں پر جُرم ثابت کیا گیا اور فتویٰ سُنا دیا گیا ہی اور کچھہ عجب نہیں کہ وہ آتمانگر کے اندر قتل ہو چکے ہوں - میں نے اپنے خداوند سے آٹھہ کا ذکر کیا اور میں نواں تھا جو بیشک اُسی پیالہ کو پیتا لیکن جیسا تو دیکھتا ہی میں صرف فطرت کرکے اُن کے درمیان سے بھاگ نکلا +

جب ابلیس نے یہہ ماتم زدہ قصہ سُن لیا اُس نے چیخ ماری اور اژدہے کی مانند ہوا کو سُونگھنے لگا اور اپنی تڑپ سے آسمان کی صورت کو سیاہ کر دیا اُسنے یہہ قسم بھی کھائی کہ میں کوشش کرکے آتمانگر سے اِسکا بدلا لونگا - چنانچہ وہ اور اُسکا قدیم دوست بے اعتقادی آپس میں دونوں مشورت کرنے لگے کہ آتمانگر کو کیونکر پھر حاصل کریں +

بھلا اِسوقت سے پیشتر اِن قیدیوں کے مقتول ہونیکا وقت آ چکا تھا - چنانچہ وہ نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھہ آتمانگر والوں سے صلیب کے پاس لائے گئے اِسلیئے کہ شہزادہ کی یوں ہی خواہش تھی کہ یہہ کام اِس شہر کے آدمیوں کے ہاتھہ سے کیا جائے تاکہ میں دیکھوں کہ میری مخلصی پائی ہوئی آتمانگر کی بستی میری باتوں پر عمل کرنے اور میرے حکموں کی تعمیل کرنے پر کہاں تک مستعد ہی اور تاکہ میں اُن کو اِس کام کے کرنے کے سبب سے حرکت دوں - صداقت کا ثبوت

رومیوں کو خط ۶ باب ۱۳ آیت اور ۹ باب ۱۲-۱۴ آیت -

گلتیوں ۵ باب ۲۴ آیت -

مجھے بہت پسند آتا ہی اِسلیئے چاہتے کہ اِن ابلیسیوں کے ہلاک کرنے میں آتمانگر کے لوگ اپنے ہاتھہ اُن پر ڈالیں +

چنانچہ اپنے شہزادہ کے حکم کے بموجب آتمانگر کی بستی کے لوگوں نے اُن کو قتل کیا لیکن جب قیدی صلیب پر مقتول ہونے کو لائے گئے تو آپ کو یقین نہ ہو سکیگا کہ ابلیسیوں کے مار ڈالنے میں آتمانگر کو بڑی حیرانی ہوئی اِسلیئے کہ جب اِن لوگوں پر یہہ بات روشن ہو گئی کہ ہم کو اب مرنا ہی ضرور ہی اور چونکہ سارے قیدی آتمانگر سے قلبی عداوت رکھتے تھے اُنہوں نے صلیب کے پاس آکر دلیری اختیار کی اور آتمانگر کے آدمیوں کے ساتھہ مقابلہ کر بیٹھے - لہذا آتمانگر والوں کو مجبوری مدد کے لئے سرداروں اور فوج والوں سے درخواست کرنا پڑا -

زیادہ فضل کی مدد -

چنانچہ القادر بزرگ کا ایک منشی اُس بستی میں تھا اور وہ آتمانگر والوں سے بڑی محبت رکھتا تھا سو وہ اُن قیدیوں کے ہنگامہ اور ٹکر کے باعث سے آتمانگر والوں کو پناہ مانگتے ہوئے سُنکر اپنے مقام سے اُٹھا اور آتمانگر کا دستگیر ہوا - یوں اُن لوگوں نے اُن ابلیسیوں کو جو آتمانگر کے لئے وبال اور غم کا باعث ہوئے تھے مصلوب کر ڈالا +

پچیسواں باب

آتمانگر کی نسبت عمانوئیل کے تفکر اور اُسکی محبت آمیز تدبیروں کا ذکر اور عمانوئیل کا آتمانگر کے نئے نئے ناظموں اور عہدہ داروں کو صلاح دینے کا تذکرہ ۔

جب یہہ نیک کام انجام ہو چکا تو شہزادہ بستی کے اندر آیا تاکہ آتمانگر والوں کو دیکھے اُن کی ملاقات کرے اور اُنہیں تسلی بخشے ۔ اِس نظر سے اُس نے اُن سے کہا کہ تمہارے اِس کام سے ہم نے تمہارا اِمتحان کر لیا اور یہہ ثابت کر لیا کہ تم مجھ سے محبت رکھتے میری شریعت پر عمل کرتے اور میری توقیر بھی مد نظر رکھتے ہو ۔ اور تاکہ اُن پر یہہ بات ثابت کرے کہ اِس بات سے اُن کا کچھہ نقصان نہ ہوگا نہ اُن کے نہ ہونے سے بستی کسی طرح پر کمزور ہوگی ۔ اُس نے یہہ بھی کہا کہ میں تمہارے ہی درمیان میں سے تمہارے لئے ایک سردار مقرر کر دونگا اور کہ یہہ سردار ہزار کا حاکم ہوگا تاکہ آتمانگر کی سرسبز بستی کا بھلا اور فایدہ ہو ✢

سو اُس نے اِنتظار نامے ایک شخص کو اپنے پاس بلا کے اُسکو یہہ حکم دیا کہ جلد جا کر قلعہ کے پھاٹک پر تجربہ نامے ایک شخص کو جو شریف کپتان یقین نامے کی خدمت میں رہتا ہے دریافت کر کے میرے پاس بلا لاؤ ۔ چنانچہ شاہ عمانوئیل کا قاصد گیا اور حکم کے مطابق عمل کیا وہ جوان قلعہ کے اندر میدان میں کپتان کی فوج کی قواعد اور گنتی کے لئے منتظر تھا ۔ تب میاں اِنتظار نے اُس سے کہا صاحب شہزادہ نے

آپکے تئیں یاد کیا ہے سو آپ چلئے ۔ چنانچہ وہ اُسکو عمانوئیل کے پاس لایا اور وہ حاضر ہو کے ادب بجا لایا ۔ بستی والے میاں تجربہ نامے سے خوب واقف تھے کیونکہ وہ اُنہیں کے بیچ میں پیدا ہوا تھا اور اُس کی تعلیم و تربیت بھی اُنہیں میں ہوئی تھی وہ یہہ بھی جانتے تھے کہ وہ نیک چال اور دلیر و عقیل شخص تھا ۔ وہ نہایت خوش رو اور نیکنام اور اپنے کاروبار میں اقبالمند تھا ✢

جب بستی والوں نے دیکھا کہ شہزادہ میاں تجربہ نامے سے بہت خوش ہے اور کہ اُسے ایک گروہ کا سردار مقرر کیا چاہتا ہے تو وہ مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے ۔ چنانچہ اُن سب لوگوں نے ایک دل ہو کر اُسکے آگے گھٹنے ٹیکے اور بآواز بلند نعرہ مار کے کہا عمانوئیل تا ابد زندہ رہے تب شہزادہ نے اُس جوان میاں تجربہ نامے سے مخاطب ہو کر کہا میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنی اِس آتمانگر کی بستی میں ایک معتمد اور عزت دار جگہہ دوں ۔ اِسپر اُس جوان نے سر جھکا کر اُسکو سجدہ کیا ۔ عمانوئیل نے کہا وہ عہدہ یہہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنی عزیز آتمانگر کی بستی میں ہزار آدمیوں پر سردار مقرر کیا ۔ اُس سردار نے کہا بادشاہ زندہ رہے شہزادہ نے بادشاہی منشی کو حکم دیا کہ ہزار کے سردار کی تقرری کی نسبت فوراً میاں تجربہ کے نام حکمنامہ جاری کرو اور میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اُسپر مہر کر دوں ۔ سو حکم کے مطابق پروانہ طیار ہو کر عمانوئیل کے پاس لایا گیا اور اُس نے اُسپر اپنی مہر کر دی ۔ بعد اُسکے میاں اِنتظار نامے کے ہاتھ وہ اُس سردار کے پاس بھجوا دیا گیا ✢

جب یہہ سردار اپنا حکمنامہ پا چکا اُس نے سپاہ بھرتی کرنے کے لئے اپنا



میاں تجربہ کا کپتان مقرر ہونا صفحہ ۲۴۰

قرنا پھونکا چنانچہ جوان اُسکے پاس پلے ہوئے چلے آتے تھے بلکہ شہر کے اُمرا اور رؤسا نے بھی اپنے اپنے لڑکے اُسکے پاس بھرتی ہونے کے لئے بھیجے ۔ یوں کپتان تجربہ صاحب آتما نگر کی بستی کی بھلائی کے لئے عمانوئیل کے ماتحت صاحب حکومت ہوئے ۔ میاں ہنرمند نامے اُن کی پلٹن میں جمعدار تھے اور میاں ذہن اُن کے نایک کا نام تھا ۔ اُسکے ماتحت حاکموں کے نام بتلانا کچھ ضرور نہیں ہے ۔ اُسکا نشان آتما نگر کے لئے سفید رنگ تھا اور اُسکا تمغہ مُردہ شیر اور ریچھ کی شبیہ تھی ۔ بعد اس امر کے شہزادہ اپنے محل شاہی میں واپس آیا +

۱سموئیل ۱۰ باب ۲۴ و ۲۵ آیت

جب وہ لوٹ آیا تو آتما نگر کی بستی کے بزرگ بیٹے خداوند ناظم قانونگو اور خداوند خود مختار اُسے مبارکبادی دینے کو آئے اور خاص اس وجہ سے کہ اُس محبت و حفاظت و شفقت کے لئے جو وہ آتما نگر کی بستی پر ہمیشہ دکھلایا کرتا تھا اپنی احسان مندی کو اُس پر ظاہر کریں ۔ سو کچھ عرصہ تک آپس میں شیریں گفتگو کے بعد جب بستی کے لوگ اپنے سجدہ آداب بجا لا چکے تب وہ اپنے اپنے مکان کو لوٹ گئے +

عمانوئیل نے بھی اس وقت ایک روز مقرر کیا کہ جس میں وہ اُن کے فرمان کو نیا کر کے اُسکو کچھ بڑھا دے اور جو کچھ نقص اُس میں رہگیا تھا اُسکو نکال ڈالے تاکہ آتما نگر کا جوا زیادہ تر ہلکا ہو جائے ۔ یہہ کام اُس نے کچھ اُن کی خواہش سے نہیں بلکہ اپنی کشادہ دلی اور خلق طبعی کے باعث سے کیا تھا ۔ چنانچہ اُس نے اگلے فرمان کو منگوا بھیجا اور اُس کو دیکھکر یہہ کہکے اُٹھا رکھا کہ جو چیز زوال پذیر ہے اور پُرانی ہو جاتی ہے اُسکا غایب ہو جانا بھی ممکن ہے اور ساتھہ ہی

عبرانی ۱۲ باب ۱۳ آیت
متی ۱۱ باب ۲۹ سے ۳۰ آیت

اسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ میں آتا نگر کی بستی کو ایک دوسرا اور ایک نیا اور بہتر فرمان دونگا جو اس سے زیادہ تر پائیدار اور مستحکم ہو اُس فرمان کا خلاصہ یہہ ہے ÷

میں غمانوئیل شاہ سلامت اور عاشق بستی آتا نگر میں اپنے باپ کے نام میں اور اپنی شفقت کے باعث سے اپنی عزیز آتا نگر کی بستی کو یہہ عطا کرتا بخشتا اور وصیت کرتا ہوں ÷

(پہلے) صحت کامل اور ابدی معافی اُن ساری ناراستیوں اور گناہ اور تقصیر کی جو اُن لوگوں نے میرے باپ سے اور مجھ سے اور اپنے پڑوسیوں سے یا اپنے ہی ساتھہ کی ہیں ÷

عبرانی ۸ باب ۱۲ آیت
۱ یوحنا ۱ باب ۹ آیت -

(دوسرے) میں اُن کی ابدی تسلی اور تسکین کے لئے اُنہیں پاک شریعت اور اپنا وصیت نامہ اور جو کچھہ اُس کے اندر ہے سب اُن کو دیتا ہوں ÷

یوحنا [illegible] باب [illegible] اور [illegible] آیت
۲ قرنتی [illegible] باب [illegible] آیت -

(تیسرے) جو فضل اور مہربانی کہ میرے باپ کے اور میرے دل میں موجود ہے میں اُسکا ایک حصہ اُن کو دیتا ہوں ÷

۲ پطرس ۱ باب ۴ آیت -

(چوتھے) میں اُن کی بھلائی کے لئے دنیا اور جو کچھہ کہ اُس میں ہے بخشش میں اُنکو دیتا عطا کرتا اور بخشتا ہوں اور اُن کو میں ایسا اقتدار حاصل ہوگا جس سے میرے باپ کی توقیر اور جلال اور اُن کو تسلی حاصل ہو ہاں میں اُنکو زندگی اور موت اِس جہان کی اور جہان آئیندہ کی چیزوں کے فوائد عنایت کرتا ہوں - یہہ نعمتیں سوا میرے آتا نگر کے کسی شہر اور بستی کو میسر نہ ہونگی ÷

۱ قرنتی ۳ باب ۲۱ اور ۲۲ آیت -

(پانچویں) میں اُن کو یہہ اجازت دیتا ہوں کہ وہ جب چاہیں میرے محل میں خواہ محل اعلیٰ میں ہو خواہ محل اسفل میں بے تکلف آمد و رفت رکھیں تاکہ اپنی احتیاجیں مجھہ پر روشن کریں اور میں علاوہ اسکے یہہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں انکی ساری شکایتیں سُنکر اُنہیں داد دونگا +

عبرانی ۴ باب ۱۶ اور ۱۰ آیت
متی ۷ باب ۷ آیت -

(چھٹویں) میں آتما نگر کو اس بات کا پورا اختیار عنایت و عطا کرتا ہوں کہ جس قسم کی ابلیسی اُس شہر کی گلیوں میں یا بستی کے گرد پیش میں آوارہ پائی جائیں وہ اُن سب کو ڈھونڈھکر گرفتار و مقید کریں اور ہلاک کر ڈالیں +

(ساتویں) میں سوا ان باتوں کے اپنی آتما نگر کی محبوب بستی کو یہہ عطا کرتا ہوں کہ اُن کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی پردیسی اور اجنبی یا انکی اولاد میں سے کسی کو آتما نگر کی مبارک بستی میں بیدھڑک گھومنے پھرنے اور آزادی حاصل کرنے نہ دیں نہ انکی عمدہ برکتوں میں شریک ہونے دیں۔ جتنے حقوق اور نعمتیں و برکتیں کہ میں آتما نگر کی مشہور بستی کو بخشتا ہوں سو اُسکے قدیم و سچے باشندوں کا حق ہوگا اُن کا اور اُن کی حقدار اولاد کا +

افسی ۴ باب ۲۲ آیت -

قلسی ۳ باب ۵ سے ۸ آیت -

لیکن سارے ابلیسی کسی قسم کے اور کیسے ہی عالی خاندان کیوں نہ ہوں اور چاہے جس مُلک یا سلطنت کے ہوں سب ان برکتوں میں شریک ہونے سے محروم کئے جاینگے +

جب آتما نگر کی بستی کو یہہ فضل آمیز فرمان عمانوئیل کے ہاتھہ سے مل چکا (جس کا مضمون اس خلاصہ بالا سے کہیں بڑھکر ہے) تو وہ اُسے لوگوں کو سُنانے کے لئے بازار میں لے گئے اور قانونگو صاحب نے اُسے سب لوگوں کے روبرو پڑھہ

سُنایا جب یہہ ہو گیا تو وہ قلعہ کے پھاٹک پر پھیرلا یا گیا اور خوب واضح طور پر اُسکے دروازوں پر منقش کیا گیا اور سونے کے حروفوں میں جڑا دیا گیا اس غرض سے کہ آتما نگر اور اُسکے باشندوں کی نگاہ ہمیشہ اُس پر پڑتی رہے اور اُن کے ساتھہ ساتھہ گھومے تاکہ وہ دیکھہ سکیں کہ اُنکے شہزادہ نے اُن کو کیسی مبارک آزادی بخشی ہے کہ اُن کی خوشی افزود ہو اور اُن کے بزرگ اور نیک عمانوئیل کی نسبت اُن کے دل میں سر نو محبت پیدا ہو +

۲ قرنتی ۳ باب ۳ آیت -
یرمیاہ ۳۱ باب ۳۳ آیت -
عبرانی ۸ باب ۱۰ آیت -

اب آتما نگر کے لوگوں کو کیسی خوشی کیسی تسلی اور تسکین حاصل ہوئی گھنٹے بجنے لگے سازندہ ساز چھیڑنے لگے لوگ ناچنے لگے سرداروں نے نعرے مارے نشان ہوا میں پھیرانے لگے اور نقرئی قرنا پھونکے یہانتک کہ ابلیسی اپنا مُنہہ چھپانے کی تمنا رکھنے لگے کیونکہ وہ مدت کی مری ہوئی لاش کے مانند نظر آتے تھے +

جب یہہ سب ہو گیا تو شہزادہ کو یہہ خواہش ہوئی کہ اُن کے درمیان کارگذار مقرر کرے ایسے کارگذار جو اُن ساری باتوں کا احوال جو اُنکے حال اور استقبال کیحالت سے علاقہ رکھتی تھیں اُن پر آشکارا کریں اور اُن کی تعلیم بھی اُن لوگوں کو دیں چنانچہ اُس نے اس مقصد سے آتما نگر کی بستی کے بزرگوں کو پھر بلوا بھیجا تاکہ اُن سے اس مقدمہ میں مشورہ کرے اُس نے کہا اسلئے کہ تم بغیر اُستادوں اور پیشواؤں کے میرے باپ کی مرضی کو ہرگز نہ جان سکوگے اور اگر نہ جانو تو اُسپر عمل بھی نہ کر سکوگے +

یرمیاہ ۳ باب ۱۵ آیت
۱ قرنتی ۲ باب ۱۲ آیت -

جب آتما نگر کے بزرگ یہہ خبر لوگوں کے پاس لائے تمام بستی دوڑی ہوئی چلی

آئی کیونکہ یہہ بات اُن کو بہت پسند آئی اِس سبب سے کہ شہزادہ جو کچھ کرتا تھا
سب اُن کو بھاتا تھا، اور اُن سبھوں نے بالاتفاق شہزادہ سے درخواست کی کہ

عالم نیک خیالات۔

حضور فوراً ہمارے بیچ میں ایسے اہلکار مقرر کریں جو ہمیں شریعت و عدالت اور حقوق و احکام سکھلائیں تاکہ ہم ساری نیک اور اچھی چیزوں سے واقفکاری پیدا کریں۔ شہزادہ نے اُن سے کہا کہ مجھے تمہاری درخواستیں منظور ہیں اور میں تمہارے درمیان میں دو کو مقرر کرونگا ایک اپنے باپ کے درباریوں میں سے اور دوسرا آتمانگر کی بستیوالوں میں سے ✦

اور وہ شخص جو میرے باپ کے درباریوں میں سے ہے سمجھ میں اور میرے باپ سے صفت اور مرتبہ میں کمتر نہیں ہے وہ میرے باپ کے گھر کا میر منشی ہے اسلئے

افسیوں ۱ باب ۱۷ آیت
اقرنتی ۲ باب ۱۰ آیت
یوحنا ۱۶ باب ۱۳ آیت
یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت

کہ وہ میرے باپ کی ساری شریعت کا خاص معلم ہے اور ہمیشہ سے اُسکا یہی کام رہا ہے وہ ایسا شخص ہے جو ہر راز میں ماہر ہے اور میرے باپ کی اور میری مانند رازوں کا علم رکھتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ہمارا ہم اصل ہے ہمارے ہی مانند وہ آتمانگر سے اُلفت بھی رکھتا ہے اور آتمانگر کی بستی کے ابدی حاصلوں میں بڑی وفاداری ظاہر کرتا ہے یہی شخص تمہارا خاص معلم ہوگا اِس سبب سے کہ وہی اکیلا تمہیں ساری اعلیٰ اور فوق العادت تعلیم دینے کی لیاقت رکھتا ہے۔ وہی اکیلا میرے باپ کے دربار کے طور اور طریقہ سے واقف ہے اور سوا اُسکے کوئی ایسا نہیں ہے جو اِس بات کو آشکارا کرسکے کہ میرے باپ کی طبیعت ہر وقت اور ہر حالت میں ساری باتوں کی نسبت کس طرح پر ہے، کیونکہ جیسا کہ انسان کے دل کا حال اُس روح کے

سوا جو اُسکے اندر ہے کوئی نہیں جان سکتا ہے ویسا ہی میرے باپ کی باتیں بجز اُس بزرگ اور قادر منشی کے اور کوئی دوسرا نہیں جان سکتا۔ نہ اُسکے برابر کسی دوسرے میں یہہ لیاقت ہے کہ آتمانگر کو یہہ بتلا سکے کہ اُنہیں کیا اور کس طرح کی تدبیر عمل میں لانی چاہئے جس سے کہ وہ میرے باپ کی محبت میں قایم رہ سکیں۔ یہی وہ شخص ہے جو تمہیں بھولی ہوئی باتیں بھی یاد دلا سکتا اور آیندہ باتوں کی خبر دے سکتا ہے۔ یہہ

یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت
یوحنا ۱۶ باب ۱۳ آیت
۱ یوحنا ۲ باب ۲۷ آیت۔

معلم بیشک اِس قابل ہے کہ اوروں کے مقابل میں تمہاری نگاہوں میں زیادہ تر فوقیت حاصل کرے اور معزز ہو اُسکے ذاتی مرتبے اُس کی تعلیم کی فضیلت اور اُس بڑی دستگاہی کے باعث سے جو اُسکو حاصل ہے کہ میرے باپ کے لئے درخواستوں کے طیار کرنے میں تمہاری مدد کرے ایسا کہ میرے باپ کو پسند آئے تم پر یہہ فرض ہوگا کہ اُس سے اُلفت رکھو اُس سے خوف کرو اور اُسے آزردہ نہ کرو ✦

ا تسلونیقی ۱ باب ۵ اور ۶ آیات۔
اعمال ۱ باب ۸ اور ۱۱ آیت یہوداہ
۲۰ آیت۔ افسی ۶ باب ۱۸ آیت۔
رومی ۸ باب ۲۶ آیت۔ مکاشفات
۲ باب ۷ اور ۱۱ آیت اور ۱۷ باب
۱۱ آیت۔ افسی ۴ باب ۳۰ آیت
یسعیاہ ۶۳ باب ۱۰ آیت۔

یہہ شخص اپنی ساری باتوں میں جان اور قوت پیدا کرسکتا ہے بلکہ وہ یہہ صفتیں تم میں بھی پیدا کرسکتا ہے۔ یہہ شخص تم کو غیب بین بنا سکتا ہے اور تم سے آیندہ باتوں کی خبر دلوا سکتا ہے۔ اِس شخص کی مدد سے تمہیں میرے باپ کے اور میرے لئے اپنی ساری درخواستیں طیار کرنی چاہئیں اور بغیر اُسکی صلاح و مشورت کے کسی چیز کو آتمانگر کے قلعہ اور بستی کے اندر دخل پانے مت دو کیونکہ ایسی بات سے یہہ مرد شریف نفرت کھاکر آزردہ ہوجائیگا ✦

میں تم سے کہہ دیتا ہوں خبردار اِس کارگذار کو آزردہ نہ کرنا اِسلئے کہ اگر تم ایسا کرو

تو شاید وہ تم سے لڑیگا اور اگر اُسکے دل میں تم سے صف آرائی کرنے کے لئے تحریک پیدا ہو جائے تو وہ تم کو ایسا دق کر ڈالیگا کہ اگر میرے باپ کے دربار سے بارہ تُمن تمسے لڑنے کو بھیجی جائے تو اُن سے اِسکے مقابل میں تم کو زیادہ وقت نہ ہوگی ✤

لیکن جیسا میں کہہ چکا اگر تم اُس کی بات مانوگے اور اُس سے محبت رکھوگے اور اگر تم اُس کی تعلیم کے پابند رہوگے اور اُس سے گفتگو اور رفاقت رکھوگے تو تم اُسکو اوروں کے مقابل میں ساری دنیا سے دس گُنا بہتر پاؤگے بلکہ وہ میرے باپ کی محبت تمہارے دلوں میں جاری کریگا اور آتمانگر اور سارے آدمیوں سے بڑھکر عقلمند اور نہایت مبارک ہوگا ✤

۲ قرنتی ۱۳ باب ۱۱ آیت
رومی ۱۵ باب ۵ آیت۔

تب شہزادہ نے آتمانگر کے قدیم قانونگو میاں ضمیر نامے بڑے میاں کو بُلا کے اُن سے کہا کہ چونکہ آپ آتمانگر کے قوانین اور حکومت سے خوب واقف اور نیکنام ہیں اور سارے زمینی اور خانگی امورات میں اُن کے آقا کی مرضی کو جیسے کا تیسا اُسپر ظاہر کر سکتے ہیں اِسلئے میں آپ کو آتمانگر کی عمدہ بستی کے لئے اور اُسی میں یہہ عہدہ بخشتا ہوں کہ آپ اُسکے قوانین اور احکام و عدالت کی تکمیل کریں۔ اور آپکو چاہئے کہ صرف اِخلاقی خوبیاں اور ملکی اور ذاتی فرایض اُن لوگوں کو سکھلائیں پر ہرگز اِس بات کا قصد نہ کیجئے کہ اُن اعلیٰ اور فوق العادت رازوں کو فاش کیجئے جو میرے باپ القادر کے سینہ میں مخفی ہیں اِسلئے کہ بجز میرے باپ کے منشی کے نہ تو اُن باتوں کو کوئی جانتا ہے نہ کوئی اُن کو ظاہر کر سکتا ہے ✤

آپ آتمانگر کی بستی کے باشندہ ہیں لیکن میر منشی میرے باپ کا ہم وطن ہے۔

چنانچہ جیسا آپ اِن لوگوں کے آئین و دستورات سے واقف ہیں ویسا ہی وہ بھی میرے باپ کی چیزوں اور اُس کی مرضی سے واقف ہے ✤

سوائے میاں ضمیر اگرچہ میں نے آپ کے تئیں آتمانگر کی بستی کے لئے خدمتگذار اور ناصح مقرر کیا ہے تاہم اُن باتوں کی نسبت جن سے میر منشی واقف ہے اور جو وہ اُن لوگوں کو سکھلائیں تو آپ آتمانگر کے باقی لوگوں کی مانند اُسکے شاگرد او رمبتدی کے مانند ہونگے ✤

اِسلئے سارے اعلیٰ اور فوق العادت مقدموں میں آگاہی اور واقفیت کے لئے آپ کو اُنہیں کے پاس جانا ضرور ہوگا اِسلئے کہ ہر چند اِنسان کے اندر ایک روح ہے لیکن اِس شخص کا الہام اُن کو سمجھ عطا کریگا۔ اِسلئے میاں قانونگو صاحب آپ فروتن اور حلیم رہئے اور یاد رکھئے کہ وہ ابلیسی جو اپنی پہلی تاکید پر قایم نہ رہے اور اُس سے برگشتہ ہوگئے وہ اب چاہ زندان میں مقید ہیں۔ اِسلئے اپنے عہدہ پر قناعت کیجئے ✤

ایوب ۳۲ باب ۸ آیت۔

میں نے آپ کے تئیں اُن باتوں کی نسبت جنکا اُوپر مذکور ہو چکا ہے اپنے باپ کا قایم مقام مقرر کیا آپ کو اختیار ہے کہ اُن باتوں کی تعلیم آتمانگر کے لوگونکے تئیں دیں بلکہ اگر وہ خوشدلی سے آپ کے احکام کے شُنوا نہ ہوں تو آپ تازیانہ کرکے اور چابک مار کے اُن سے اُسپر عمل کرائیں ✤

اور میاں قانونگو صاحب اِس سبب سے کہ آپ ضعیف ہیں اور بہت سی بدسلوکیوں کے باعث سے کمزور ہو رہے ہیں آپ کے تئیں یہہ اجازت اور پروانگی دیتا ہوں کہ جب آپ کی طبیعت چاہے آپ میرے چشمہ اور آبریز پر جائیں اور

میرے انگور کے عرق سے بیدھڑک پئیں کیونکہ میری آبریز میں ہمیشہ وہی بہتی ہی۔

جسم عبرانی ۹ باب ۱۴ آیت

اسکے پینے سے آپ کے دل اور شکم میں کی ساری نجاست اور سختی اور خرابی دفع ہو جائیگی۔ اس سے آپ کی آنکھیں بھی روشن ہو جائینگی اور آپ کے ذہن کو یہہ طاقت ملیگی کہ جو کچھہ بادشاہی عالی نسب منشی آپکے تئیں تعلیم کریں آپ اُسے قبول کرکے اُسپر عمل کر سکینگے ÷

جب شہزادہ اس انداز پر قانونگو صاحب کو دسابق کے مطابق آتمانگر کی خدمت کے لئے ایک عہدہ پر مامور کر چکا اور اُس نے شکرگذاری کے ساتھہ اُس مرتبہ کو قبول کر لیا تب عمانوئیل بستیواوں کی طرف مخاطب ہوکے خود اُن سے یوں متکلم ہوا ÷

اے آتمانگر میری اُلفت اور تفکر کو اپنی نسبت دیکھہ میں نے ساری گذشتہ رحمتوں پر یہہ زیادہ کیا ہی کہ تمہارے لئے ناصح مقرر کئے ہیں یعنے اُس نہایت شریف منشی کو کہ سارے اعلیٰ اور سنجیدہ رازوں میں تمہیں تربیت کرے اور میاں ضمیر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ سارے انسانی اور خانگی معاملوں میں تمہیں تعلیم کرینگے کیونکہ انکا یہی کام ہی۔ میری باتوں کے باعث سے یہہ نہ سمجھو کہ میں نے اُسکو میر منشی کی زبانی سُنی ہوئی باتوں کے کہنے سے منع کیا ہی میں نے صرف اُسکو اتنی ہی ممانعت کی ہی کہ وہ اُن عمدہ رازوں کی خود اظہار کرنے کی نسبت دعوے کی جرأت نہ کرے اسلئے کہ اُن کا حل کرنا اور اُنکا آتمانگر کے اُوپر اُسکو ظاہر کرنے کی طاقت اور اُسکا اختیار خود میر منشی صاحب ہی کو حاصل ہی۔ وہ اُن کی نسبت بات چیت کر سکتا ہی اور باقی

بستی والے بھی اُن کا ذکر مذکور کر سکتے ہیں بلکہ جب اُن کو موقع ملے تو کل کے فایدہ کے لئے وہ ایک دوسرے کو اُن کی نسبت اشتعالہ دیں۔ چنانچہ میں یہہ چاہتا ہوں کہ تم اُن باتوں کا لحاظ رکھو اور اُن پر عمل کرو کیونکہ یہہ تمہاری زندگی اور تمہاری عمر کی درازی کا باعث ہونگے ÷

بھلا اب مجھے اپنے عزیز قانونگو اور آتمانگر کی کُل بستی سے ایک ہی اور بات کہنا ہی کہ تم جہان آیندہ کی اُمید اور بھروسے کی بنیاد کا دارمدار بالکل قانونگو صاحب کی باتوں ہی پر نہ رکھنا دیں جہان آیندہ کا اسلئے ذکر کرتا ہوں کیونکہ میرا ارادہ ہی کہ جب یہہ جہان جس میں تم اب بستے ہو سب کام ہو جائے تو تمہیں دوسرا جہان عطا کروں، لیکن اس امر کے لئے تم کو بالکل اور صرف اپنے اعلیٰ درجہ کے معلم کی طرف رجوع کرنا اور اُسی کی تعلیم پر اعتماد رکھنا چاہئے۔ بلکہ خود قانونگو صاحب کو بھی زندگی کے لئے اپنی سکھلائی ہوئی باتوں پر اعتماد کرنا نہ چاہئے۔ لیکن اُس اُمید کی بنیاد کو اُس دوسرے ناصح کی تعلیم پر قایم کرنا ضرور ہی۔ میاں قانونگو صاحب آپ کو اس بات کی بھی چوکسی کرنی مناسب ہی کہ بجز اُس تعلیم کے جو آپ کے معلم اعلیٰ کی طرف سے آپکو حاصل ہو کسی دوسری تعلیم یا تعلیم کے اشارہ تک کو نہ قبول کریں نہ اُسے اپنے ظاہری علم کے دایرہ کے اندر دخل دیں ÷

چھبیسواں باب

عمانوئیل کا آتمانگر کے بزرگوں کو اپنے اعلیٰ اور شریف سرداروں کے ساتھ پیش آنے کی تاکید کرنی۔ اُسکو صلاحیں دینی۔ اور اسکے ساتھ اُسکی شفقت کا تذکرہ۔

جب شہزادہ آتمانگر کی مشہور بستی کے اندر اِس طور پر انتظام کر چکا تو اُس نے اُس جماعت کے بزرگوں کو اپنے باپ کے دربار کے اعلیٰ اور شریف سرداروں کے ساتھ پیش آنے کی نسبت یوں تاکید کی ❊

یہہ سردار آتمانگر کی بستی سے اُلفت رکھتے ہیں اور وہ چیدہ لوگ ہیں وہ بہت سے آدمیوں میں سے نہایت قابل سمجھے جا کر چن لئے گئے ہیں اور وہ بڑی وفاداری کے ساتھ القادر کی طرف سے ابلیسیوں کے ساتھ آتمانگر کی بستی کی حفاظت کے لئے لڑینگے۔ اِسلئے اے آتمانگر کی اقبالمند بستی میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ تو میرے سرداروں اور اُن کے جوانوں کے ساتھ خلاف اور بے موقع طور پر پیش نہ آنا کیونکہ جیسا میں کہہ چکا ہوں وہ چیدہ آدمی ہیں آدمی جو آتمانگر کی بھلائی کے لئے بہتوں میں سے چنکر نکال لئے گئے ہیں۔ میں تمہیں یہہ تاکیداً کہتا ہوں کہ اُن کے ساتھ بے موقع طور پر پیش نہ آنا کیونکہ اگرچہ وہ بادشاہ کے دشمن اور آتمانگر کے مخالفوں سے لڑائی کرتے وقت شیر دلی اور شیر کی سی صورت دکھلاتے ہیں تاہم ایک ادنی سی بدمزگی کے باعث سے اُنکا

> فیضوں کا عام خوبیوں میں سے انتخاب کیا جاتا۔

جی ڈہل جاتا اُن کے چہرہ اُتر جاتے اور وہ کمزور اور بے ہمت ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے اے میرے پیارو میرے بہادر سرداروں اور دلیر مردان جنگ سے بجز خوش کلامی اور مہربانی کے اَور کسی طور پر پیش نہ آؤ اُن سے اُلفت رکھو اُنہیں پالو اُن کی مدد کرو اور اُنہیں اپنے سینوں میں رکھہ چھوڑو تو وہ تمہارے لئے صرف لڑنے ہی کو مستعد نہ ہونگے لیکن اُن ابلیسیوں کو تمہارے پاس سے بھگا دینگے جو تمہاری کامل ہلاکت کی تمنا رکھتے ہیں اور جو اگر موقع پائیں تو اُس سے درگذر نہ کرینگے ❊

> شیطان ہمارے فیضوں کو کمزور نہیں کر سکتا ہو جیسا کہ آپ کر سکتے ہیں۔

اِسلئے اگر اُن میں سے کوئی کبھی بیمار یا کمزور ہو جائے اور محبت کے اُس کام کے کرنے کے قابل نہ رہ جائے جسے وہ بدل کرنے کے لئے مستعد ہیں (اور بھلی چنگی اور تندرستی کی حالت میں اُسکے کرنے سے باز نہ رہ سکینگے) تو تم اُنہیں خفیف اور حقیر نہ سمجھو بلکہ برعکس اِسکے اُنہیں مضبوطی بخشو اور ہمت دلاؤ گو وہ کمزور اور قریب المرگ ہوں کیونکہ وہ تمہاری ہمت و حفاظت تمہاری دیوار اور تمہارے پھاٹک و قفل اور اڑنگے ہیں۔ اور اگرچہ وہ کمزوری کی حالت میں بہت کچھہ نہیں کر سکتے اور اِس بات کے زیادہ تر محتاج رہتے ہیں کہ تم اُن کی مدد کرو برعکس اِسکے کہ وہ تمہارے لئے بڑے بڑے کام کریں تو بھی تم اِس سے خوب واقف ہو کہ جب اُن کو تندرستی حاصل ہو تو وہ تمہارے لئے لڑائی کے کیسے کیسے فن دکھلا سکتے ہیں اور دکھلائینگے ❊

> عبرانی ۱۲ باب ۱۲ آیت
> یسعیاہ ۳۵ باب ۳ آیت
> مکاشفات ۳ باب ۲ آیت
> ۱ تسلونیقی ۵ باب ۱۴ آیت

علاوہ اِسکے اگر وہ کمزور ہوں تو آتمانگر زور آور ہو ہی نہیں سکتا اور اگر وہ زور آور

ہوں تو آتھانگر گمزور نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ تمہارا امان اُن کی تندرستی اور تمہاری توجہ پر موقوف ہی۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ اگر وہ بیمار ہوں تو آتھانگر ہی کا مرض اُن کے دامنگیر ہوتا ہی ✣

میں نے تم سے یہہ باتیں اسلئے کہی ہیں کہ میں تمہاری بھلائی اور عزت کا خواہاں ہوں اس وجہ سے ای آتھانگر میری ساری تاکیدیں وقت پر عمل میں لا اور یہہ مت گمان کر کہ یہہ تاکید صرف تمہاری بستی سے متحد اور تمہارے سرداروں اور پہرہ والوں اور تمہارے خاص باشندوں ہی کے لئے ہیں لیکن وہ تم میں سے ایک ایک متنفس کے لئے ہی اور تمہاری بھلائی اسی بات پر موقوف ہی کہ تم میں سے ہر ایک اپنے خداوند کے حکم و احکام پر لحاظ رکھے ✣

علاوہ اسکے ای میرے آتھانگر میں تجھے اُس بات سے بھی آگاہ کرتا ہوں کہ جس سے باوجود اس تجدید کے جو تمہارے درمیان واقع ہوئی ہی تمہیں آگاہی حاصل کرنا ضرور ہی اسلئے تو بدل میری باتوں کا شنوا ہو۔ مجھے یقین ہی اور تم آپ اس کے بعد واقف ہو جاؤگے کہ ابلیسیوں میں سے لوگ ابتک آتھانگر کی بستی میں باقی ہیں کٹر اور بے رحم ابلیسی جو میرے تمہارے درمیان ہوتے ہوئے تمہیں تباہ کرنے اور مصر کی غلامی سے بدتر حالت میں مبتلا کرنے کے لئے تدبیریں سوچنے بندشیں باندھنے اور عمل میں لانے کی باہم فکر میں ہیں اور میرے چلے جانے کے بعد تو اور بڑھکر اپنے منصوبے گانٹھینگے۔ وہ ابلیس کے علانیہ دوست ہیں اسلئے تم آپ سے چوکس رہو۔ جب بے اعتقادی اس بستی کا ناظم تھا اُسوقت تو وہ اپنے شاہ کے

ساتھ قلعہ کے اندر رہتے تھے لیکن جب سے کہ میں یہاں آیا ہوں وہ زیادہ وہ باہر باہر اور دیواروں میں رہا کرتے ہیں اور اُن جگہوں میں اپنے لئے غار و کھوہ اور سوراخ بنا رکھے ہیں اسلئے ای آتھانگر تیرا کام اس مقدمہ میں یعنے میرے باپ کی مرضی کے مطابق اُنہیں گرفتار و زیر کرنا اور قتل کرنا زیادہ وہ تر مشکل اور سخت ہوگا۔ تم اپنے تئیں اُن سے بالکل بری نہیں کر سکتے تا وقتیکہ تم اپنی بستی کی دیوار و نکو ڈھا نہ دو۔ حالانکہ مجھے تمہارا یہہ کام کسی طرح سے گوارا نہیں ہو سکتا۔ بھلا تو اگر تم مجھ سے پوچھو کہ ہم اس مقدمہ میں کیا کریں تو ہم یہہ کہینگے کہ تم ہُشیار ہو جاؤ مردانگی کرو اُنکے ملجا پر لحاظ رکھو۔ اُن کی سکونت گاہوں کو ڈھونڈھہ نکالو اُنپر حربہ کرو اور اُن سے صلح مت کرو۔ اُن کی ساری سکونت گاہوں و تکنے کے مکانوں اور چھپنے کی جگہوں سے اور اُن کی صلح کے ساری شریعت سے نفرت رکھو تو ہمارے اور تمہارے درمیان راہ و رسم جاری رہیگا۔ اور تاکہ تم اُن میں اور آتھانگر کے متوطن میں امتیاز کر سکو میں اُن کے سرداروں کے نام تمہیں بتلاتا ہوں وہ یہہ ہیں ✣

مرقس ۱ باب ۱ و ۲ و ۳ آیت۔

رومی ۸ باب ۷ آیت۔

مسیح کی یہہ خواہش نہیں ہی کہ ہم اپنے گناہ پر سکونت کرنے کے لئے اپنے تئیں ہلاک کریں

خداوند حرامکاری۔ خداوند زنا۔ خداوند خون۔ خداوند غضب۔ خداوند شہوت خداوند فریب۔ خداوند بدنگاہ۔ میاں متوالاپن۔ میاں بدمست۔ میاں بُت پرست۔ میاں جادوگر۔ میاں اختلاف۔ میاں ہسکا۔ میاں غصہ۔ میاں جھگڑا۔ میاں فساد اور میاں بدعت۔ ای آتھانگر یہہ اُن لوگوں کے سرداروں میں سے ہیں جو تجھے ہمیشہ کے لئے تباہ کر ڈالنے کی فکر میں رہینگے۔ یہہ سب آتھانگر میں دبک رہے ہیں لیکن

تو اپنے بادشاہ کی شریعت پر خوب نگاہ رکھہ اور اُس میں تجھہ کو اُن کا خط و خال اور اُن کی ایسی صفتیں معلوم ہو جائینگی کہ اُنکے وسیلے سے تو اُنکو صاف پہچان سکیگا ÷

اے میرے آتمانگر اگر یہہ سب اپنی مرضی کے مطابق بستی کے اندر گھومنے پھرنے کی اجازت پائیں (اور میں یہہ چاہتا ہوں کہ تو اُس سے حقیقت میں واقف ہو جائے) تو وہ جلد اژدہے کی مانند تمہارے شکم کو کھا لینگے بلکہ تمہارے سرداروں کو زہر دینگے تمہارے سپاہیوں کے پٹھے کاٹکر اُنہیں بے کام کر ڈالینگے تمہارے دروازوں کے اڑنگے اور چٹکنیاں توڑ ڈالینگے اور تمہاری سرسبز بستی کو بنجر اور اُجاڑ بیابان اور تباہی کا ایک تودہ بنا ڈالینگے - اِسلئے تاکہ تم اِن بدذاتوں کو گرفتار کرنے کی جُرأت پیدا کرو میں تم کو اور اپنے خداوند ناظم و خداوند خودمختار اور وقائع نگار صاحب اور شہر کے کُل باشندوں کو یہہ اختیار اور سند عنایت کرتا ہوں کہ ہر قسم کے اِبلیسیوں کو جہاں کہیں تم اُن کو بستی کے اندر دبکے دبکائے یا شہر پناہ کے باہر گھومتے ہوئے پاؤ سب کو ڈھونڈھ ڈھونڈھکے گرفتار کرو اور صلیب دیکے سب کو مار ڈالو ÷

میں تم سے آگے کہہ چکا ہوں کہ میں نے تمہارے بیچ میں خادمانِ دین مقرر کئے ہیں پر اِس سے یہہ نہ سمجھو کہ صرف یہی تمہارے لئے مقرر کئے گئے ہیں کیونکہ میرے پہلے چار کپتان جو آتمانگر میں اِبلیسیوں کے سردار سے لڑنے کے لئے آئے تھے نہ صرف تمہیں خفیہ آگاہی بخش سکتے ہیں پر اگر ضرورت ہو اور اُن سے طلب کیا جائے تو وہ علانیہ اور

زیادہ تعلیم آتمانگر کے لئے اگر ضرورت ہو۔

فرحت بخش تعلیم دے سکتے ہیں اور ایسی پند و نصیحت کرنے کی لیاقت رکھتے ہیں جن سے تمہاری راہِ حق میں ہدایت ہو سکے - اے آتمانگر وہ تمہارے بیچ میں ہفتہ ہفتہ بلکہ اگر اِس کی ضرورت ہو ہر روز تمہیں ایک درس دینگے اور تمہیں ایسی مفید تعلیم دینگے کہ اگر تم اُن پر لحاظ کرو تو آخر میں تمہارا بھلا ہوگا پر خبردار کہ جن لوگوں کی گرفتاری اور مصلوبی کا تم کو اختیار بخشا گیا ہے اُن میں سے ایک بھی بچنے نہ پائے ÷

بھلا جیسا کہ میں نے اِن جھگڑوں کا نام بنام ذکر کر دیا ہے ویسا ہی میں تمہیں یہہ بھی بتلاتا ہوں کہ اُن میں سے اکثر فریب دینے کے لئے تمہارے ہی درمیان آ گھسینگے ہاں ایسے لوگوں کے اندر جو ظاہر میں مذہب کے مقدمہ میں مشہور اور سرگرم ہونگے - اور اگر تم بیدار نہ رہو تو وہ تمہارا ایسا نقصان کرینگے کہ جس کا تم ابھی خیال تک نہیں کر سکتے ہو ÷

جیسا میں کہہ چکا وہ برعکس صورت مذکورہ بالا کے بدلی ہوئی صورت میں نظر آئینگے - اِسلئے اے آتمانگر بیدار اور ہوشیار رہو اور اُن کے فریب میں مبتلا ہو کر اپنے تئیں اسیر مت کر ÷

جب شہزادہ آتمانگر کی بستی کو یہاں تک ترمیم کر چکا اور اُن کو اُن باتوں کی تعلیم دے چکا جنکا جاننا اُن کے لئے فایدہ مند تھا تو اُس نے ایک اَور دن مقرر کیا جس میں اُسکا یہہ ارادہ تھا کہ بستی والوں کو جمع کر کے اِس بستی کو عزت کا چپراس عطا کرے ایک ایسی چپراس جسکے باعث سے اُس میں اور سلطنتِ عالم کے اور اَور لوگوں و خاندانوں اور زبانوں کے درمیان میں امتیاز ہو سکے - چنانچہ بہت عرصہ

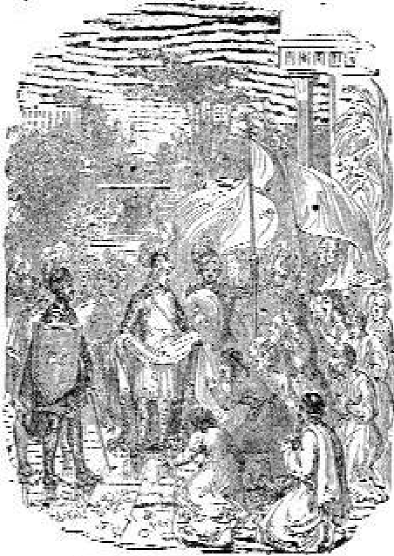
نہ گذرا تھا کہ وہ روز معین آپہنچا اور اُس کے لوگ محل شاہی میں جمع ہوئے عمانوئیل اُن سے پہلے مختصر میں متکلم ہوا اور بعد اسکے اُس نے اُن کے مطلب وہ کام کیا جسکا اُس نے وعدہ اور ذکر کیا تھا +

اُس نے کہا ای میری آتمانگر میں اب دنیا پر یہہ بات روشن کیا چاہتا ہوں کہ تو ہمارا ہی اور تم کو خود تمہاری نظروں میں بھی ممتاز کرونگا تاکہ تم میں اور سارے جھوٹھے دغابازوں میں جو تمہارے بیچ میں آرہیں فرق ہو سکے +

یہہ کہکر اُس نے اپنے خادموں سے کہا کہ جاکر میرے توشہ خانہ میں سے وہ سفید اور چمکتی ہوئی پوشاک لے آؤ جسکو میں نے اپنی آتمانگر کے لئے بہم پہنچا کر رکھہ چھوڑا ہی چنانچہ وہ سفید پوشاک اُسکے توشہ خانہ میں سے لاکے لوگوں کے سامھنے رکھا گیا۔ علاوہ اسکے اُن کو یہہ بھی اجازت دی گئی کہ جو کپڑا جسکے بدن پر ٹھیک آئے وہ اُسکو لیکے پہن لے۔ لہذا لوگوں نے سفید عمدہ کتانی لباس سفید اور شفاف پہن لئے +

مکاشفات ۱۹ باب ۸ آیت

تب شہزادہ نے اُن سے کہا ای آتمانگر یہہ میرا خاص بانا اور وہ چپراس ہی کہ جس سے میرے خادموں میں اور اَوروں میں امتیاز ہو سکتا ہی ہاں یہہ وہ پوشاک ہی جو میں اپنے سارے لوگوں کو بخشتا ہوں اور بغیر ان کپڑوں کے پہنے ہوئے کوئی میرا منہہ دیکھہ نہیں سکتا۔ اسلئے میری خاطر سے جس نے اُنہیں تم کو عطا کیا ہی اُسکو پہن لو اور اسلئے بھی تاکہ دنیا کے لوگ جانیں کہ تم میرے ہو +



شاهزادے کا سفید پوشاکیں عطا کرنا صفحہ ۲۵۶

لیکن کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ آتا مگر کس قدر چمکتا تھا وہ آفتاب کی مانند جمیلہ مہتاب کی مانند حسینہ اور جھنڈہ دار فوج کی مانند ہیبت ناک تھا +

سوا اُن باتوں کے شہزادہ نے یہہ بھی کہا کہ کوئی شاہ اور قدرت والا ئے عالم میں کا صاحب حشمت سوا میرے ہرگز یہہ بانا عنایت نہیں کر سکتا اِسلئے جیسا میں آگے کہہ چکا یہہ تمہارے لئے ایک پہچان ہوگی کہ تم میرے ہو اور اب میں اپنا بانا تم کو دے چکا اور اُسکی نسبت تمہیں حکم بھی دیتا ہوں سو خبردار تم میری باتوں پر خوب دھیان رکھو +

(پہلے) تم اُنہیں روزمرہ پہنا کرو تا نہ ہو کہ بعض بعض وقت تمہاری نسبت کوئی ایسا سمجھے کہ تم میرے نہیں ہو + واعظ ۹ باب ۸ آیت۔

(دوسرے) اُنہیں ہمیشہ سفید رکھو کیونکہ اگر وہ میلے ہو جائیں تو اُس میں میری بے عزتی ہوگی + مکاشفات ۳ باب ۴ آیت۔

(تیسرے) اُن کو زمین سے اُٹھائے رکھو اور خاک دُھول میں لٹکنے نہ دو +

(چوتھے) خبردار اُنہیں کھو مت تا نہ ہو کہ تم ننگے پھرو اور وہ تمہاری شرمندگی کو دیکھیں +

(پانچویں) پر اگر اُس میں دھبا لگ جائے یا اگر وہ کسی طرح سے میلا ہو جائے جس سے میں بہت ناخوش ہوں اور جس سے ابلیس باغ باغ ہو جائیگا تو تم جلد میری شریعت کی باتوں پر عمل کرنا تا کہ تم پھر بھی قائم رہو اور میرے لوقا ۲۱ باب ۳۶ آیت۔ اور میرے تخت کے روبرو نہ گرو۔ اِس تدبیر سے میں تمہارے ساتھ رہونگا اور

مکاشفات، باب ۲۰ سے ۱۰ آیات

جب تک یہاں ہوں تمہیں ہرگز نہ چھوڑونگا لیکن آتانگر کی بستی میں ابد تک رہونگا ✣

اور اب آتانگر اور اُسکے باشندے عمانوئیل کے دہنے ہاتھ پر شل مُہر کے تھے

آتانگر کی جلالی صورت -

کونسا ایسا قصبہ یا شہر یا گاؤں تھا جو آتانگر سے مشابہ ہو سکتا یہہ ایک بستی تھی جس نے ابلیس کے ہاتھ اور اُس کی طاقت سے رہائی پائی تھی ایک بستی جس سے بادشاہ الشاہ دو اُلفت رکھتا تھا اور جسکو اُس جہنمی قیصر کے شاہ کے قبضے سے نکالکے پھر حاصل کرنے کے لئے اُس نے عمانوئیل کو بھیجا ہاں ایک بستی جس میں عمانوئیل کو رہنا پسند تھا اور جسے اُس نے اپنے مسکن شاہی کے لئے انتخاب کر لیا تھا ایک بستی جس کو اُس نے اپنے لئے مضبوط بنایا اور اپنی فوج کے زور سے اُسکو قوی کر رکھا تھا - میں کیا کہوں آتانگر میں اب بہت ہی عمدہ شاہ تھا اُسکے سردار اور جنگی آدمی طلائی تھے اُسکے ہتھیار جلا پنچے ہوئے تھے اور اُن کی پوشاکیں برف سی سفید تھیں - یہہ نعمتیں خفیف نہیں بلکہ بڑی ہیں کیا آتانگر کی بستی اُن کو ایسا ہی سمجھ سکتی ہے اور اُن کو ترقی دیکر وہ غرض اور مقصد نکال سکتی ہے جسکے لئے وہ اُن کو عطا کی گئیں ✣

جب شہزادہ اس طرح پر بستی کو ترمیم کرنا ختم کر چکا تو اُس نے اِس نیت سے کہ اُن پر ثابت کرے کہ میں اپنے ہاتھ کے کاموں سے بہت خوش ہوں اور اُن باتوں سے جو میں نے آتانگر کی مشہور اور اقبالمند بستی کے ساتھ کیا ہی مسرور

ہوں ایک حکم جاری کر دیا چنانچہ انہوں نے قلعہ کی دیواروں پر اُسکا جھنڈا نصب کیا اور وجد اسکے ✣

(پہلے) وہ اکثر اُن سے ملاقات کیا کرتا تھا کوئی دن ایسا نہ گذرتا تھا کہ جس میں آتانگر کے بزرگ اُسکے پاس نہ آتے اور یا تو وہ خود ہی اُنکے پاس نہ جاتا ہو وہ ساتھ ساتھ ٹہلتے اور اُن ساری بڑی باتوں پر چرچا کرتے جو اُس نے کی تھیں اور جنکے کرنے کا اُس نے آتانگر سے وعدہ کیا تھا .. وہ اکثر اس طرح کی ملاقاتیں خداوند ناظم خداوند خود مختار اور وفادار وماتحت واعظ میاں ضمیر اور میاں قانونگو کے ساتھ رکھتا تھا - اور کیسی مہربانی کیسی محبت کیسے خلاق اور کیسی شفقت کے ساتھ یہہ مبارک شہزادہ بستی والوں سے پیش آیا سڑکوں میں باغوں میں تاکستانوں میں بلکہ جہاں جہاں وہ گیا غریبوں نے اُس سے برکتیں اور دعائیں پائیں بلکہ وہ اُن کو چومتا اور اگر وہ بیمار ہوتے تو اُن پر ہاتھ رکھکر اُن کو چنگا کر دیتا تھا وہ کپتانوں کو بھی روزمرہ بلکہ بعض بعض اوقات گھنٹے گھنٹے اپنی حضوری اور عمدہ باتوں سے ہمت دلاتا کیونکہ تم کو یہہ بات سمجھ رکھنا چاہئے کہ شہزادہ کی ایک مُسکراہٹ اُن میں ایسی طاقت پیدا کرتی ایسی جان ڈالتی اور اسقدر دلیری بخشتی کہ اُتنی تقویت اُنکو اور کسی چیز سے جو آسمان کے تلے ہے حاصل نہ ہوتی ✣

شہزادہ اُن کے لئے ضیافتیں بھی کرتا اور اُن کے ساتھ ہمیشہ رہتا کوئی ہفتہ ایسا نہ گذرتا جس میں اُن کے درمیان جشن

افریقی ۹ باب ۱۰ آیت -

نہ ہوتا۔ شاید تم کو یاد ہوگا کیونکہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ایکبار ضیافت میں وہ سب شریک تھے۔ لیکن اب اُن کی ضیافت کرنا ایک عام بات ہو چلی تھی آتما نگر کے لئے اب ہر دن عید تھی۔ علاوہ اسکے وہ ان ضیافتوں سے کبھی اپنے محلوں کو خالی ہاتھ نہ لوٹتے اُن کو یا تو انگوٹھی ملتی یا سونے کی زنجیر یا کڑا یا ایک سفید پتھر ملتا غرض وہ کچھ نہ کچھ لے ہی کے جاتے آتما نگر اب اُس کی نگاہ میں اسقدر عزیز ہو رہا تھا ہاں وہ اُس کی نگاہوں میں اسقدر پیارا ہو رہا تھا +

خوشی اور عزت اور حُسن اور عفو کے علامات۔

(دوسرے) جبکہ وہ بزرگ اور بستی والے اُسکے پاس نہ آتے تو وہ اُن کے پاس بہت سا کھانے پینے کا سامان بھیجدیتا ایسی خوراک جو دربار سے آئی تھی اور وین اور روٹی جو اُسکے باپ کے دسترخوان کے لئے طیار ہوتی تھی ہاں وہ ایسی ایسی نعمتیں اُن کے پاس بھیجتا اور اُن کے دسترخوان کو اُن سے یہانتک بھر دیتا کہ دیکھنے والوں کو بھی اقرار کرنا پڑتا تھا کہ ایسے تحایف کسی سلطنت میں نظر نہیں آتے +

(تیسرے) اگر آتما نگر اُس کی خواہش کے موافق اُسکے پاس آمد و رفت رکھنے میں کوتاہی کرتا تو وہ خود ہی ٹہلتا ٹہلتا اُن کے پاس نکل جاتا اُنکے دروازوں کو کھٹکھٹاتا اور داخل ہونے کی درخواست کرتا تاکہ اُن کے درمیان محبت بنی رہے اگر وہ اُس کی آواز سنکر اُسکے لئے دروازہ کھول دیتے (جو بات کہ اُنکی عادت میں داخل تھی بشرطیکہ وہ مکان پر ہوتے) تو وہ اپنی اگلی محبت کو اُن کے

ساتھ پھر تازہ کرتا اور اُسے کسی طرح کی نئی علامت کے ساتھ اور متواتر مہربانیوں کے نشان سے مستحکم کرتا +

منتشر خیالات کے خطرے
مکاشفات ۳ باب ۲۰ آیت
غزل الغزلات ۵ باب ۲ آیت

اور کیا یہہ بات حیرت افزا نہ تھی کہ عین اُسی مقام پر جہاں کہ ابلیس سکونت رکھتا اور اپنے ابلیسیوں کی تباہی کے لئے اُن کی مہمانداری کیا کرتا تھا یہہ شہنشاہ اُن کے پاس بیٹھا ہوا کھاتا پیتا تھا اور اُس کے سرداران قومی اُس کے مردان جنگ اُس کے قرنا بچی اور اُس کے باپ کے مغنی مرد اور عورتیں اُنکے گرد اُن کی خدمت کے لئے کھڑے رہتے تھے۔ اب آتما نگر کا پیالہ لبریز ہو کے چھلکتا تھا اُسکے آبریزوں میں شیریں وین بہتا تھا وہ عمدہ سے عمدہ گیہوں کھاتے اور دودھ اور چٹان کا شہد پیتے تھے اب اُس نے کہا کہ اُس کی رحمت کیسی عظیم ہے اسلئے کہ جب سے میں اُس کی نگاہ میں مورد رحم ہوا ہوں میری کیسی عزت ہوئی ہے +

اس مبارک شہزادہ نے بھی بستی کے اندر ایک نیا افسر مقرر کیا یہہ شخص بہت ہی خوشرو تھا اور اُسکا نام سلام اللہ تھا یہہ شخص میرے خداوند خود مختار میرے خداوند ناظم میاں اظہار نویس اور واعظ کو چک اور میاں دل اور آتما نگر کی بستی کے سارے باشندوں کے اُوپر رکھا گیا۔ وہ آپ اس بستی کا متوطن نہ تھا لیکن دربار سے شہزادہ عمانوئیل کے ہمراہ آیا تھا۔ اس سے اور کپتان یقین اور کپتان نیک اُمید سے خوب ملاقات تھی بعض کہتے ہیں کہ اُس سے اُن لوگوں سے رشتہ داری تھی اور میرا بھی یہی گمان ہے۔ یہہ شخص جو اُوپر مذکور ہو چکا کُل بستی کا خاصکر کے قلعہ کے اُوپر ناظم مقرر ہوا اور

قلسی ۳ باب ۱۵ آیت۔

رومی ۱۶ باب ۲۳ آیت۔

کپتان یقین اُسکا مددگار تھا۔ میں نے یہہ خوب آزمایا کہ جب تک اِس نیک نہاد آدمی کی مرضی کے مطابق کام ہوتا گیا تب تک وہ بستی نہایت خوشی کی حالت میں رہی۔ اُسوقت بستی کے اندر مطلق اِختلاف وتنبیہ اور خلل و بے اِیمانی نہ تھی ہر ایک آدمی اپنے اپنے کام میں بدل مصروف رہتا تھا۔ شرفا و افسر سپاہی و کُل صاحب مرتبہ اپنے اپنے کام پر مستعد تھے۔ بستی کی عورتیں اور لڑکے بالے اپنا اپنا کام خوشی کے ساتھہ کرتے تھے وہ صبح سے تا شام محنت کرتے اور گاتے رہتے۔ چنانچہ تمام بستی میں سوا اِتحاد اور امن وخوشی اور تندرستی کے اَور کچھہ نہ نظر آتا تھا۔ اور اُس تمام گرمی بھر بستی کی یہی صورت بنی رہی ۔؛

ستائیسواں باب

میاں حفظ جسمانی کی کیفیت جسکے باعث سے آتمانگر کی حالت دگرگون ہوگئی اور عمانوئیل ناراض ہوکر بستی چھوڑکر نکل گیا اور خوف خدا اور واعظ کوچک کے وسیلہ سے آتمانگر کا اپنی مصیبت زدہ حالت سے آگاہ کرایا جانا۔

لیکن آتمانگر کی بستی میں ایک شخص حفظ جسمانی نامے تھا اِس شخص نے بعد اُن ساری رحمتوں کے جو اِس اِتحاد پر ظاہر کی گئی تھیں اُسکو بڑی سخت غلامی اور اسیری میں مبتلا کیا۔ اُسکا اور اُسکے کردار کا مختصر احوال یہہ ہی +

جب اِبلیس پہلے آتمانگر پر غالب آیا تھا تو اپنے ساتھہ وہاں پر اپنی حالت کے بہت سے اِبلیسی لیتا آیا تھا۔ اُن کے درمیان ایک آدمی تھا جسکا نام خودپسند تھا اور اُس کے برابر چالاک آدمی آتمانگر میں ایک بھی نہ تھا۔ اِبلیس نے اِس شخص کی چالاکی کو دیکھکر اُسے بہت سے اہم کاموں پر بھیجا جسے اُس نے اُن سارے لوگوں سے جو اِبلیس کی مانند اُسکے ساتھہ آئے تھے بہتر طور پر انجام دیا اور اپنے آقا کو نہایت خوش کیا۔ چنانچہ اُسنے اپنے مطلب کا پاکر اُس نے اُسکو سب پر ترجیح دی اور اُسے خداوند خودمختار کے تلے عہدہ دیا جسکا آگے بہت کچھہ ذکر ہو چکا ہی۔ خداوند خودمختار نے اُس سے اور اُسکے کاموں سے اُن دنوں بہت خوش ہوکے اپنی بیٹی بی بی بے خوف کو اُس سے بیاہ دیا۔ اِس بی بی بے خوف سے اور میاں خودپسند سے یہہ بیٹا حفظ جسمانی نامے پیدا ہوا۔ چنانچہ اُن دنوں میں آتمانگر میں لوگ ایسے عجیب طور پر خلط ملط ہو رہے تھے کہ اِس بات کا دریافت کرنا مشکل ہوگیا کہ کون بستی کا باشندہ ہی اور کون نہیں ہی کیونکہ یہہ حفظ جسمانی ماں کی طرف سے تو خداوند خودمختار سے پیدا ہوا تھا اگرچہ اُسکا باپ اصل سے اِبلیسی تھا۔

اِس حفظ جسمانی کی طبیعت اُسکے والدین سے بہت مشابہہ تھی وہ خودپسند بے خوف اور بڑا چالاک بھی تھا آتمانگر کے اندر کوئی خبر کوئی تعلیم کوئی تبدیل کی گفتگو ایسی نہ تھی جس میں وہ شریک نہ ہوتا تاہم وہ اُن لوگوں سے کنارہ کش رہتا جو اُس کی دانست میں کمزور تھے اور ہمیشہ مضبوط جانب کا ساتھہ دیتا +

جب القادر قادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل نے آتمانگر پر اُسے فتح کر لینے کے

ارادہ سے جنگ کی اُس وقت یہہ حفظ جسمانی بستی کے اندر تھا اور نہایت فتنہ انگیز تھا وہ لوگوں کو بغاوت کی ترغیب دیتا اور اُن کو اُسکاتا کہ افواج شاہی کا خوب مقابلہ کرو لیکن جب اُس نے دیکھا کہ آتمانگر مفتوح ہو گیا اور اُس جلالی شہزادہ عمانوئیل کے تحت میں آ گیا اور کہ ابلیس کی کیا حالت ہوئی کہ وہ کسطرح نکال باہر کر دیا گیا اور بڑی ذلت اور حقارت کے ساتھ اپنے قلعہ سے نکل بھاگا اور کہ آتمانگر کے اندر سرداروں اور اسباب اور مردمان جنگ اور رسد خوب معمور ہیں تو وہ بھی پھر پڑا اور جیسا کہ اُس نے اس نیک شہزادہ کے برعکس ابلیس کی خدمت کی تھی ویسا ہی شہزادہ کی طرف سے لڑنے کا حیلہ لیا ÷

اور اب عمانوئیل کی باتوں سے کسی قدر واقفیت پیدا کر کے وہ ڈھیٹھ ہو گیا اور بستی والوں کی صحبت میں بیٹھنے کی جرأت اور اُن سے بات چیت کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اُسکو یہہ بات معلوم تھی کہ آتمانگر بڑا زبردست اور طاقتور ہے اور کہ اگر میں اُن کی طاقت اور حشمت کا شہرہ بڑھاؤں تو وہ بیشک بہت ہی خوش ہونگے۔ چنانچہ اُس نے اپنا قصہ آتمانگر کی طاقت اور زور کی نسبت بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ وہ غیر دخل پذیر ہے کبھی تو وہ کپتانوں کی بزرگی اُن کے ڈھلوانسوں اور اُن کے ہتھیار دیوار شکن کا تذکرہ کرتا کبھی اُن کے قلعوں اور گڑھوں کی تعریف کرتا اور کبھی اُس تعین کی توصیف کرتا جو اُن کے شہزادہ نے اُن کو بخشا تھا یعنے یہہ کہ آتمانگر ابد تک خوش رہیگا۔ جب اُس نے دیکھا کہ بستی کے کچھ آدمی اُس کی باتوں سے خوش اور مفتون ہوئے

تو اُس نے یہہ شیوہ اختیار کیا کہ گلی گلی و گھر گھر اور ہر ایک آدمی کے پاس گھومتا پھرتا اور آخرش اُس نے یہہ کیا کہ آتمانگر اُس کی بانسلی پر ناچنے اور اُسکی مانند جسمانی طور پر محفوظ سمجھنے لگا۔ چنانچہ بات چیت کرتے کرتے وہ دل لگیں کرنے لگا اور یوں ہی بڑھتا اور کھلتا چلا۔ بھلا عمانوئیل بھی ابتک بستی ہی میں تھا اور اُن کے کردار پر دانشمندی کے ساتھ لحاظ کرتا رہا۔ میرے خداوند ناظم میرے خداوند خود مختار اور میاں قانون گو صاحب بھی اِس بکوادی ابلیس کی باتوں پر فریفتہ ہو گئے اور اِس بات کو بھول گئے کہ اُن کے شہزادہ نے اُنھیں جتا دیا تھا کہ تم کسی ابلیسی کی فطرت کے پھندے میں نہ پڑنا اُس نے اُن سے یہہ بھی کہہ دیا تھا کہ آتمانگر کی اقبالمند بستی کی حفاظت اُسکے حال کے قلعوں اور گڑھیوں پر اِس قدر موقوف نہیں ہے جیسا کہ اِس بات پر کہ جو کچھ اُن کو حاصل ہے وہ اُن کو اِسطرح پر استعمال میں لائیں کہ جس سے عمانوئیل اُسکے قلعوں کے اندر رہ سکے۔ کیونکہ عمانوئیل کی صحیح تعلیم یہہ تھی کہ آتمانگر کی بستی اِس بات کی چوکسی کرے کہ اُس کی اور اُسکے باپ کی محبت کو بھول نہ جائے اور اُسی حد کے اندر قایم رہنے کی لائق چلن ظاہر کر سکے لیکن اِس کام کے کرنے کی تدبیر یہہ نہ تھی کہ وہ کسی ابلیسی سے محبت رکھتے خاصکر حفظ جسمانی ایسے شخص سے اور اپنی تکمیل اُسکے ہاتھ میں اِس طرح پر دیدیتے کہ وہ اُنھیں جدھر چاہتا اپنی مرضی کی مانند لئے پھرتا اُن پر فرض تھا کہ وہ اپنے شہزادہ کی بات سنتے اُس سے خوف و الفت رکھتے اِس شریر

فضل کے حصول سے نہیں
بلکہ فضل میں ترقی کرنے سے
روح جسمانی خطروں سے
محفوظ رہتی ہے۔

گتے کو سنگسار کروا لیتے اور بہ ہوشیاری اُسی راہ میں چلتے جو اُن کے شہزادہ نے اُنہیں بتلادی تھی کیونکہ اب اُن کی سلامتی ندی کی طرح بہتی اور اُن کی راستبازی سمندر کی موجوں کی طرح ہوتی +

جب عمانوئیل نے یہہ بات دیکھی کہ میاں حفظ جسمانی کی فطرت سے آتمانگر والوں کے دل کانپ گئے اور اُن کی محبت بھی اُس کی طرف سے گھٹنے لگی تو اُس نے +

(پہلے) اُن پر ماتم کیا اور میر منشی سے اُن کی ماتم پرسی میں یہہ کہا کاش کہ آتمانگر میرا شنوا ہوتا اور میری راہوں میں چلتا میں اُسے عمدہ سے عمدہ گیہوں کھلاتا اور چٹان کے شہد سے اُن کو پالتا بعد اسکے اُس نے اپنے دل میں کہا کہ میں دربار میں اور اپنے مکان کو چلا جاؤنگا اور نہ لوٹونگا جب تک کہ آتمانگر اپنے قصوروں کو سوچکر اُسکا اقرار نہ کرے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور اُس کے اُن سے الگ ہو جانے کی وجہ ذیل کی باتوں میں پائی جاتی ہے +

(۱) اُن لوگوں نے سابق کے طور پر اُس سے ملاقات کرنا موقوف کردیا اور اُسکے محل شاہی میں آمد و رفت بند کردی +

(۲) اُنہوں نے اُن کی ملاقات کے لئے اُس کے آنے اور نہ آنے پر خیال نہ کیا نہ اُسکا کچھہ لحاظ رکھا +

(۳) وہ اُن محبت کی ضیافتوں سے جو شہزادہ کے اور اُنکے درمیان ہوا کرتی تھیں کنارہ کش اور ناخوش ہونے لگے ہر چند کہ وہ اُنکو نیوتا دیتا ہی رہا +

(۴) وہ اُسکے مشورتوں کے منتظر رہنے سے باز آنے لگے اور اپنے اُوپر بھروسا رکھنے اور سرزوری کرنے لگے اِس خیال سے کہ ہم زور آور اور غیر مغلوب ہیں اور کہ آتمانگر محفوظ اور دشمن کے پہنچ سے باہر ہے اور کہ اُس کی حالت میں ہرگز تبدیلی واقع ہو ہی نہیں سکتی +

خیر جیسا ہم اُوپر ذکر کر چکے عمانوئیل نے یہہ دریافت کرکے کہ میاں حفظ جسمانی کی حیلہ بازیوں سے آتمانگر کا دل اُسپر اور اُسکے وسیلہ سے اُسکے باپ پر بھروسا رکھنے کی طرف سے کشیدہ ہو رہا ہے اور اُن باتوں سے اُوچٹ رہا ہے جو اُس کی طرف سے اُسے بخشا گیا تھا تو وہ پہلے جیسا میں کہہ چکا اُن کی حالت پر ماتم کرکے ایسے وسیلہ استعمال میں لایا کہ جس سے وہ اِس بات کو سمجھہ لیں کہ اُنکا کام خطرناک تھا۔ اُس نے خداوند میر منشی کو اُن کے پاس بھیجا تاکہ اُنکو ایسے طریقوں کے اختیار کرنے سے روکے لیکن دو مرتبہ جب وہ اُن کے پاس گیا تو اُس نے اُن کو میاں حفظ جسمانی کے ساتھہ دالان میں کھانا کھاتے پایا اور یہہ دریافت کرکے کہ وہ ایسی باتوں کی نسبت بحث کرنے پر راضی نہیں ہیں جو اُنکی بھلائی سے علاقہ رکھتی ہیں تو وہ رنجیدہ ہوکر وہاں سے چلا گیا اور جب اُس نے یہہ بات شہزادہ عمانوئیل سے کہی تو وہ بھی ناخوش اور رنجیدہ ہوا اور اپنے باپ کے دربار میں لوٹ جانے کی فکر میں ہوا +

وہ روح القدس کو اور مسیح کو آزردہ کرتے ہیں۔

چنانچہ جیسا میں اُوپر ذکر کرتا تھا وہ اِس تدبیر سے اُن پاس سے جدا ہوا +

(۱) جب وہ آتمانگر کے اندر ہی تھا وہ کشیدہ رہنے لگا اور آگے کی نسبت زیادہ الگ رہتا تھا ✣

(۲) جب کبھی وہ اُن کی جماعت میں ہوتا تو نہ تو وہ آگے کی طرح اُن سے خوش رہتا نہ اُن سے اِسقدر ملتا ملتا ✣

(۳) اُس نے اپنی اگلی عادت کی مانند اپنی میز پر سے اُنکے لئے نعمتیں بھیجنا موقوف کیا ✣

(۴) جب وہ لوگ اُس کی ملاقات کو کبھی کبھی آجایا کرتے تو وہ آگے کیطرح بآسانی اُس سے ملاقات حاصل نہ کرسکتے تھے وہ ایک یا دو مرتبہ کھٹکھٹاتے بھی لیکن وہ اُس کو خیال تک میں نہ لاتا حالانکہ آگے ایسا ہوتا تھا کہ اُن کے پاؤں کی آہٹ پاتے ہی وہ اُٹھکے دوڑتا اور اُنہیں آگے سے ملتا اور اُنہیں اپنے سینہ سے لگا لیتا ✣

عمانوئیل نے اب یہہ طور اختیار کیا اور اِس طرز سے اُس کی یہہ منشا تھی کہ اُن کے دل میں سوچ پیدا کرکے اُن کو اپنی طرف پھیرے۔ لیکن افسوس اُنھوں نے نہ سوچا وہ اُسکے طریقوں سے واقف نہ ہوئے اُنھوں نے خیال نہ کیا اُنکے دل پر اِن باتوں کی تاثیر نہ ہوئی نہ اُس کی اگلی مہربانیوں کی حقیقی یاد سے اُن پر کچھ اثر ہوا۔ اِسلیئے وہ پہلے اُنسے خفیہ طور پر کنارہ کش ہوا پہلے اپنے محل سے الگ ہوا بعد اُسکے بستی کے پھاٹک پر سے یوں وہ رفتہ رفتہ

> مسیح اپنے لوگوں کو یکلخت نہیں چھوڑ دیتا ہے۔ حزقیل ۱۱ باب ۲۱ آیت۔ ہوسیع ۵ باب ۱۵ آیت۔ احبار ۲۶ باب ۲۱ سے ۴۴ آیات۔

آتمانگر سے رخصت ہوگیا تا وقتیکہ وہ اپنے قصور کا اقرار کرکے زیادہ دلدہی کے ساتھ اُس کی رحمت کے جویاں نہ ہوں۔ میاں سلام اللہ نے بھی اپنا کام چھوڑ دیا اور فی الحال نکے لئے آتمانگر سے اپنا تعلق اُٹھا ڈالا ✣

اِس طرح پر وہ اِسکے برعکس رفتار کرتے تھے اور وہ بھی بطور سزا کے اُنکے برخلاف چلتا تھا۔ لیکن افسوس اِس عرصہ کے درمیان میں وہ اپنے طریقوں میں اِسقدر سخت دل ہوگئے تھے اور میاں حفظ جسمانی کی تعلیم کے نشے میں یہاں تک غرق ہوگئے تھے کہ شہزادہ کے چلے جانے کے باعث سے اُنکے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہوا نہ اُسکے چلے جانے کے بعد لوگوں نے اُسے کبھی یاد کیا چنانچہ اُس کی غیر حاضری پر کسی کو رنج تک نہ ہوا ✣

> یرمیاہ ۲ باب ۳۲ آیت۔

بھلا ایک روز ایسا ہوا کہ اِس ضعیف میاں حفظ جسمانی نے آتمانگر کی بستی کے لوگوں کی پھر ضیافت کی اور اُسوقت بستی کے اندر خوفِ خدا نامے ایک شخص تھے ایک شخص جسکا اب لوگ کم خیال رکھنے لگے اگرچہ کسی زمانہ میں اُسکا بڑا دور دورہ تھا۔ اِس حفظ جسمانی کے دل میں یہہ بات سمائی کہ اَور باقی لوگوں کی مانند اِس شخص کو بھی دھوکھا دیجیئے اُسے مدہوش کیجیئے اور بگاڑ ڈالیئے چنانچہ اُس نے اِس نیت سے اُسکے پڑوسیوں کے ہمراہ اُسکی بھی دعوت کی۔ جب وہ دن آیا تو وہ طیار ہوئے اور وہ بھی اُن لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا وہ سب لوگ تو دسترخوان پر بیٹھکر کھانے پینے اور نشاط و طرب میں مبتلا ہوئے۔

> حفظ جسمانی کا خوف خدا کو پھندے میں ڈالنے کی تدبیر کرنی۔ وہ ضیافت میں جاکے ایک اجنبی کی مانند بیٹھتا ہو۔

پر یہہ شخص ایک اجنبی کی مانند بیٹھا رہا نہ اُس نے کچھ کھایا نہ پیا اور نہ اُن کی خوشی میں شریک ہوا۔ چنانچہ جب میاں حفظ جسمانی نے اس بات کو دریافت کیا تو اُن سے اِسطرح پر کلام کرنے لگا +

خوف خدا صاحب کیا آپ کی طبیعت اچھی نہیں ہی آپ یا تو جسم یا جان یا دونوں کے بیمار معلوم ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس میاں نیکی فراموش کا بنایا ہوا ایک ایسا عمدہ شربت طیار ہی کہ ہمیں خوب یقین ہی کہ اگر آپ اُسے کسیقدر نوش کر لینگے تو اس میں شک نہیں کہ آپ کی طبیعت خوش و بشاش ہو جائیگی لہذا آپ ہماری اس ضیافت کے لوگونکی سنگت میں بیٹھنے کے قابل ہو جائینگے +

پر اس نیک پیر مرد نے بڑی عقلمندی کے ساتھہ اُن کو یہہ جواب دیا۔ ای صاحب میں آپ کی ساری شفقت اور خُلق کے لئے آپ کا ممنون احسان تو ہوں پر آپ کے شربت سے مجھے ذوق نہیں ہی۔ لیکن میں آتمانگر کے لوگوں سے ایک بات کہا چاہتا ہوں۔ ای آتمانگر کے سردار اور رُوسا مجھہ کو اِس بات کا بڑا تعجب آتا ہی کہ آپ ایسے خوش خُرم نظر آتے ہیں جبکہ آتمانگر کی حالت ایسی خوفناک ہو رہی ہی +

میاں حفظ جسمانی بولے صاحب مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ آرام کیا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا جی چاہے تو لیٹ کر ایک جھپکی لے لیجئے ہم اس عرصہ میں خوشی کرتے رہینگے +

اُس نیک مرد نے پھر یہہ جواب دیا ای صاحب اگر آپ راست طبیعت سے خالی نہ ہوتے تو جیسا آپ نے کیا ہی یا جیسا کہ آپ اب کر رہے ہیں ہرگز نہ کرتے +

تب میاں حفظ جسمانی نے کہا کیوں +

(خوف خدا) آپ مجھے روکئے نہ سچ ہی کہ آتمانگر کی بستی مضبوط اور ایک شرط کے ساتھہ غیر دخل پذیر ہی لیکن تم بستی والوں نے اُسے کمزور کر رکھا ہی اور اب وہ اپنے دشمنوں کے قبضہ میں آجانے کے خطرے میں پڑ رہی ہی اور یہہ وقت خوشامد کرنے اور چُپ رہنے کا بھی نہیں ہی۔ میاں حفظ جسمانی آپ ہی ہیں جس نے کہ اپنی چترائی سے آتمانگر کو برہنہ کر دیا اور اُس کے جلال کو اُس سے دور کر دیا ہی تم نے اُس کے بُرجوں کو ڈھا دیا اُسکے پھاٹکوں کو توڑ ڈالا اور اُسکے تالوں اور اڑنگوں کو خراب کر ڈالا ہی +

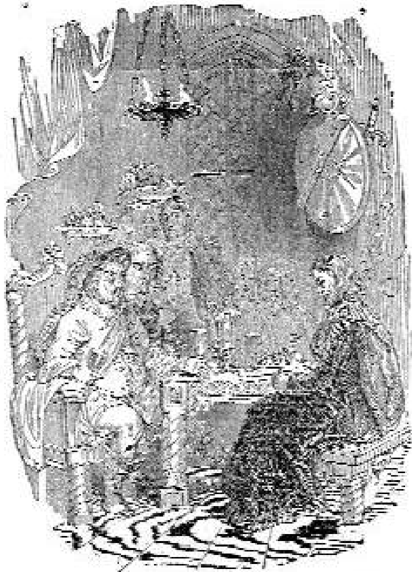
ای حفظ جسمانی صاحب جب سے کہ آپ اور آتمانگر کے خداوندان اس پایہ کو پُہنچے تب سے آتمانگر کے قادر کو برابر رنج پُہنچتا آیا ہی یہاں تک کہ اب وہ چل دیا۔ اگر کسی آدمی کو میری ان باتوں کی صداقت میں شک ہو تو میں ایسے ایسے سوالوں سے جواب دونگا مثلاً کہ شہزادہ عمانوئیل اب کہاں ہی کب کسی مرد یا عورت نے اُسے آتمانگر کے اندر دیکھا ہی۔ تم نے کب اُسکا حال سُنا اور اُسکے لذیذ ذات کو کب چکھا تم اب اس ابلیسی جوانق کے ساتھہ ضیافت کھا رہے ہو لیکن وہ تمہارا شاہ نہیں ہی۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ اگر تم چوکس رہتے تو تمہارے دشمن

تم کو ہرگاہ غنیمت نہ بنا سکتے لیکن اِس سبب سے کہ تم نے اپنے شاہ کی خطا کی ہی تمہارے اندرونی دشمن تم سے قوی تر ہیں ٭

تب میاں حفظ جسمانی نے کہا چھی چھی میاں خوف خدا چھی کیا تم کبھی اپنا ڈرپوکناپن ترک نہ کروگے کیا تم ایک گڑریا کے بھڑکنے سے ڈروگے۔ کس نے تمہیں آزار پہنچایا ہی میں تو تمہاری جانب ہوں صرف تم ہی شک کرتے ہو میں تو اعتبار کے ساتھہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ علاوہ اِسکے کیا یہہ غم زدہ ہونیکا وقت ہی ضیافت خوشی کے لئے کی جاتی ہی تو کیوں تم اب اپنی رسوائی اور تکلیف کے لئے ایسی غصہ آلودہ اور غمزدہ بات کرتے ہو جبکہ کھانا پینا اور مسرور رہونا چاہئے ٭

میاں خوف خدا نے پھر جواب دیا میں مغموم کیوں نہ ہوں عمانوئیل تو آتا گر میں سے نکل گیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ چلا گیا اور ای صاحب آپ ہی ہیں جس نے آں حضرت کو یہاں سے خارج کر دیا وہ چلا گیا اور اُسکو اپنے جانے کی خبر تک بھی نہ دیگیا اور اگر یہہ بات اُسکے غضب کی علامت نہیں ہی تو میں دینداری کے اطوار سے ناآشنا ٹھہرتا ہوں ٭

اور اب ای میرے صاحبو اور خداوند کیونکہ میں اب تک آپ ہی سے کلام کرتا ہوں) آپ لوگوں کی بتدریج کشیدگی نے اُسکو یہاں تک جھنجھلا ڈالا ہی کہ وہ رفتہ رفتہ آپکے درمیان سے نکل ہی گیا اور یہہ کام اُس نے دیر میں کیا اِس لحاظ سے کہ شاید آپ اُسکے وسیلہ سے ہوش میں آئیں اور اپنے تئیں پست کرنے سے نئے آدمی بنائیں لیکن جب اُس نے دیکھا کہ کوئی میری



حفظ جسمانی صاحب کا میاں خوف خدا کی دعوت کرنا
صفحہ ۲۷۲

طرف رجوع نہیں لاتا اور میرے غضب اور عدالت کی ان خوفناک ابتداؤں کو خیال میں نہیں لاتا تو وہ اس مقام سے رخصت ہوگیا اور یہہ بات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ۔ چنانچہ اب ہر چند تم گھمنڈ کرتے ہو تمہارا زور جاتا رہا تم اُس آدمی کی مانند ہو جس کی وہ زلفیں کٹ گئیں جو بیشتر اُسکے کندھے پر لٹکتی رہتی تھیں ۔ آپ اپنے اس دعوت کرنے والے کے ساتھ موج مارلیں اور یہہ سمجھ لیں کہ ہم سابق دستور اپنا کام کرتے ہیں لیکن ازبسکہ تم اُسکے بغیر کچھہ نہیں کرسکتے ہو اور وہ تمہارے بیچ میں سے چلا گیا ہی تم اپنی ضیافت کو غم میں اور اپنی خوشی کو ماتم میں بدل ڈالو ؛

یہہ باتیں سُنکر واعظ کو جک بڑے میاں ضمیر نامے جو قدیم زمانہ میں آتمانگر میں قانونگو صاحب کا منصب رکھتے تھے چوکنّا ہو کر اُسکی پشتی میں یوں بولے ؛

ای میرے بھائیو فی الحقیقت میرے دل پر یہہ بات کھٹکتی ہی کہ میاں خوف خدا سچ کہتے ہیں میں نے تو ایک مدت سے اپنے شہزادہ کو نہیں دیکھا ہی ۔ میں اُس دن کو یاد میں لا نہیں سکتا ہوں نہ میں میاں خوف خدا کے سوالوں کا جواب دے سکتا ہوں ۔ مجھے تو اس بات کا خوف ہی کہ آتمانگر بالکل گیا گذرا ہوا ؛

(خوف خدا) میں جانتا ہوں کہ تم اُسے اپنے اس شہر میں نہ پاؤگے کیونکہ وہ نکلکے چلا گیا ہی اور یہہ صرف اُسکے بزرگوں کے قصوروں کے باعث سے ہی اور اسلیے کہ وہ فضل کے بدلہ میں اُسکے ساتھہ ایسی بیرحمی سے پیش آئے ہیں جو برداشت سے باہر ہی ؛

تب واعظ کو چک ایسے معلوم ہوئے گویا کہ مر کے گراہی چاہتے ہیں بلکہ سب جتنے کہ وہاں حاضر تھے سوا صاحب خانہ کے زرد اور سیٹھے نظر آنے لگے - لیکن ایک ذرا دم پاکر اور باہم میاں خوف خدا اور اُس کی باتوں کے یقین کرنے پر اتفاق کرکے وہ یہہ مشورت کرنے لگے (کیونکہ میاں حفظ جسمانی اب اپنی کوٹھری میں چلے گئے تھے اِس سبب سے کہ اُسکو اِس طرح کے پست ہمت کرنیوالی باتیں پسند نہ تھیں) کہ اِس صاحب خانہ کے ساتھہ اُن کے تئیں بدی میں مبتلا کرنے کے باعث سے اور عمانوئیل کی محبت کو پھر حاصل کرنے کے لئے کونسی تدبیر عمل میں لانی بہتر ہوگی +

اب اُن کے شہزادہ کی وہ باتیں اُن کے دل پر تازہ ہونے لگیں جو اُس نے اُن جھوٹھے نبیوں کے ساتھہ سلوک کرنے کی نسبت اُن سے کہی تھیں جو آتمانگر کی بستی کے لوگوں کو بہکانے کے لئے اُس میں برپا ہوں - چنانچہ (یہہ نتیجہ نکالکر کہ یہی وہ شخص ہی) اُنہوں نے میاں حفظ جسمانی کو پکڑکر اُس سمیت اُس کے گھر میں آگ لگادی اِسلئے کہ اُسکی اصل بھی ابلیسی تھی +

جب وہ اِس کام سے فراغت کر چکے تو اُنہوں نے اپنے شہزادہ عمانوئیل کی تلاش میں جلدی کرنی شروع کی اور اُسے بہتیرا ڈھونڈھا پر اُسکا پتہ نہ لگا - تب تو اُن کو میاں خوف خدا کی باتوں کی سچائی کا کامل یقین ہوگیا اور وہ اپنے پوچ اور ناراست کاموں کے لئے آپ ہی آپ سوچ میں آئے کیونکہ اُنہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ ہمارے ہی سبب سے ہمارا شہزادہ ہمکو چھوڑکر چلا گیا ہی +

غزل الغزلات ۵ باب ۶ آیت

تب وہ متفق ہوکر خداوند میر منشی کے پاس گئے (اُس کے پاس جس کی باتوں کے سُننے سے اُن لوگوں نے اِنکار کیا تھا اُس کے پاس جنہیں اُن لوگوں نے اپنے کاموں سے آزردہ کردیا تھا) تاکہ اُس سے شہزادہ کا حال دریافت کریں کیونکہ وہ غیب دان تھا اور اُن کو عمانوئیل کا پتہ دیسکتا اور اُس کے لئے عرضی لکھنے کا طور اُن کو بتلا سکتا تھا - لیکن خداوند میر منشی اِس بات پر راضی نہ تھے کہ اُن کو اِس مقدمہ کے لئے مشورت کرنے کو اپنے پاس آنے دیں نہ اُنکو اپنے شاہانہ مکان میں آنے دیا اور نہ آپ اُن کے پاس آیا تاکہ اُنکو اپنا چہرہ دکھلائے اور اپنی دانشمندی کو آشکارا کرے +

وہ روح القدس کیطرف رجوع کرتے ہیں پر وہ آزردہ ہوگیا تھا - یسعیاہ ۶۳ باب ۱۰ آیت - افسی ۴ باب ۳۰ آیت - ۱ تسلونیقی ۵ باب ۱۹ آیت -

چنانچہ یہہ دن آتمانگر کے لئے سیاہی اور تاریکی کا روز بدلی اور شدید تاریکی کا دن تھا - اب اُن لوگوں پر یہہ بات روشن ہوگئی کہ ہم نے بیوقوفی کی اور میاں حفظ جسمانی کی سنگت اور بات چیت کا نقصان اُن کو معلوم ہوگیا اور یہہ کہ اُس کی ڈینگ نے بیچاری آتمانگر کا کیسا شدید زیان کیا ہی - اُنکی آیندہ حالت کا کیا ذکر وہ اِس بات سے واقف تک نہ تھے کہ ہماری کیا کیا نوبت ہوگی - میاں خوف خدا پھر بستی والوں کی نگاہ میں معزز ہونے لگے بلکہ وہ اُسکو نبی کے برابر سمجھتے تھے +

اٹھائیسواں باب

واعظ کوچک کے وسیلہ سے آتمانگر اور اُسکے سرداروں کا بیدار ہوکر اپنی خراب حالی پر نگاہ کرنا اور عمانوئیل کو آتمانگر میں پھر لانیکے لئے تدبیر کرنے کا تذکرہ۔

جبکہ سبت کا دن آیا تو وہ اپنے واعظ کوچک کی نصیحت سُننے کو گئے لیکن واہ وہ اُس روز کیسا گرجا تڑپا اُس کی سند یوحنا نبی کی کتاب سے لی گئی تھی اور وہ یہہ تھی جو لوگ کہ جھوٹھی بطالتوں کو مانتے ہیں وہ اپنے رحم کرنیوالے کو چھوڑتے ہیں لیکن اُس نصیحت میں اتنا زور اور اثر تھا اور اُس روز اُن لوگوں کے چہرے ایسے گرے ہوئے تھے کہ ایسا نہ کبھی سُنا نہ دیکھا گیا تھا۔ جب نصیحت ختم ہوگئی تو اُن میں گھر جانے کی طاقت باقی نہ رہ گئی تھی نہ اُن میں اتنی تاب تھی کہ ہفتہ کے عرصہ میں اپنے کاموں میں مشغول ہو سکتے۔ اُس نصیحت نے اُن کو ایسا پریشان اور متاثر کر دیا تھا کہ وہ نہ جانتے تھے کہ کیا کریں ❖

یونہ ۲ باب ۸ آیت۔

ہوسیع ۵ باب ۱۵ آیت۔

اُس نے آتمانگر کو صرف اُسی کا گناہ نہیں دکھلایا لیکن اپنی بھی خطا کے خیال سے آپ اُن کے آگے لرزتا ہوا کہتا تھا کہ میں کیسا کمبخت آدمی ہوں کہ ایسی شرارت مجھ سے سرزد ہوئی کہ میں ایک واعظ جیسے شہزادہ نے آتمانگر کے تئیں شریعت سکھلانے کے لئے مقرر کیا ایسا بیہوش اور احمق ہوگیا اور خطا

میں اوّل پایا گیا یہہ خطا بھی میری سرحد کے اندر ہوئی مجھے لوگوں کو اس شرارت سے آگاہ کرنا چاہئے تھا لیکن میں نے آتمانگر کو اُس میں لُٹنے پٹنے دیا یہاں تک کہ اُسکے باعث سے عمانوئیل اس کی سرحد سے باہر نکل گیا۔ اُس نے اِن باتوں کا الزام کل اُمرا و شرفا پر بھی عاید کیا یہاں تک کہ وہ پریشان ہوگئے ❖

زبور ۸۸۔

قریب اس وقت کے بھی آتمانگر میں ایک بیماری پھیلی اور اُس کے بہت سے باشندے بڑی آفت میں مبتلا ہوئے۔ بلکہ کپتانان اور صاحبان جنگ بھی اُس کے باعث سے لاغر ہونے لگے اور یہہ لاغری اُن میں مدت تک قایم رہی اور اُن کی یہہ نوبت آرہی تھی کہ اگر کوئی بستی پر حملہ کرتا تو نہ بستی والوں سے کچھ ہوسکتا نہ شہرواروں سے کچھ بن پڑتا۔ آتمانگر کی سڑکوں میں کتنے زرد چہرے کمزور ہاتھ ضعیف گھٹنے اور لڑکھڑاتے ہوئے آدمی چلتے پھرتے نظر آنے لگے۔ کوئی یہاں پڑا آہیں بھر رہا تھا کوئی وہاں منہہ با رہا تھا اور کوئی ایک تیسری طرف غش کھاتا ہوا سا معلوم ہوتا تھا ❖

عبرانی ۱۲ باب ۱۲ اور ۱۳ آیات مکاشفات ۳ باب ۲ آیت۔ یسعیاہ ۳ باب ۲۴ آیت۔

عمانوئیل نے جو پوشاک اُنہیں دی تھیں اُن کی بھی عجیب حالت ہو رہی تھی بعضی پھٹ رہی تھیں بعضی نُچ رہی تھیں اور سب کی حالت بُری ہو رہی تھی اور بعضی اسقدر تنگ رہی تھیں کہ اگر کسی جھاڑی کی طرف سے اُن کا گذر ہوتا تو اُن کے کپڑے اُسی میں الجھکر پھٹ پھٹ جاتے ❖

جب کچھ عرصہ اس غم زدہ اور ویران حالت میں بسر ہو چکا تو واعظ نے ایکدن

روزہ مقرر کیا جس میں وہ القادر بزرگ اور اُسکے باپ کی اتنی بڑی شرارت کرنے کے باعث سے اپنے تئیں پست کرے۔ اُس نے کپتان بنی رعد کو وعظ کرنیکے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ اُس نے اُس بات کو منظور کیا اور جب وہ دن آیا تو اُس نے اپنے وعظ کے لئے یہہ سند لی۔ اُسے کاٹ ڈال کیوں اُس نے زمین روک رکھی ہے اور اُس نے نہایت ہی برجستہ وعظ کی۔ اُس نے پہلے اِس بات کی وجہ کو ثابت کیا یعنے اِس سبب سے کہ وہ انجیر کا درخت بے پھل تھا بعد اِسکے اُس نے یہہ بات بتلائی کہ اُس فتوے میں کیا کیا باتیں مشتمل تھیں یعنے توبہ یا کامل ہلاکت۔ پھر اُس نے یہہ دکھلایا کہ کس کے اختیار سے یہہ فتویٰ سُنایا گیا یعنے خود القادر کے حکم سے۔ آخر میں اُس نے اِن سارے مضامین کی وجوہات کو ثابت کرکے اپنی وعظ ختم کی۔ لیکن اِس وعظ کا نچوڑ نہایت ہی موزون تھا یہانتک کہ آتمانگر کانپنے لگا۔ اِس نصیحت اور اگلی نے آتمانگر کے لوگوں کے دلوں پر بڑی تاثیر کی اور جو لوگ کہ پہلی وعظ کو سُنکے خبردار ہو گئے تھے اُن لوگوں کو اِس وعظ نے بیدار کیا۔ چنانچہ اب تمام بستی میں بہت کم بلکہ کچھ بھی دیکھنے سُننے میں نہ آتا تھا بجز غم و ماتم اور رو اور واویلا کے +

وعظ کے ختم ہو جانے کے بعد وہ باہم جمع ہوکر مشورت کرنے لگے کہ اب ہم کریں تو کیا کریں۔ اِسپر اُس واعظ نے یہہ کہا کہ میں اپنے پڑوسی میاں خوف خدا سے مشورہ کئے بغیر اکیلا کچھہ نہ کرونگا۔ کیونکہ جیسا کہ وہ آگے ہم سے بہتر ہمارے

شہزادہ کی طبیعت میں دخل رکھتا تھا ویسا ہی اغلب ہے کہ اب بھی وہ اُسیقدر واقف ہو ہاں اِسوقت جبکہ ہم پھر خوبی کیطرف رجوع کر رہے ہیں +

چنانچہ اُنہوں نے میاں خوف خدا نامے کو بُلوا بھیجا اور وہ فوراً حاضر ہوئے تب اُن لوگوں نے اُن سے یہہ پوچھا کہ آپ ہمیں کیا صلاح دیتے ہیں ہم کیا کریں تب بڑے میاں نے یہہ جواب دیا۔ میری رائے یہہ ہے کہ آتمانگر کی بستی اپنی اِس مصیبت کے دن میں اپنے آزردہ شاہ عمانوئیل کے لئے بڑی عاجزی کے ساتھہ ایک درخواست اِس مضمون کی طیار کرکے اُسکے پاس بھیجدے کہ حضور اپنا فضل اور اپنی رحمت ہم پر ظاہر کرکے ہماری طرف پھر متوجہ ہوں اور ابد تک غصہ نہ رہیں +

جب بستی والوں نے یہہ بات سُن لی تو اُن لوگوں نے بالاتفاق اُسکی صلاح منظور کی چنانچہ اُنہوں نے درخواست طیار کی پر اِس تجویز میں ہوئے کہ اُسکو کس کے ہاتھہ بھیجیں۔ آخرش اُن سبھوں نے یہہ ٹھہرایا کہ خداوندناظم اُسکو لیکر جائیں۔ اُس نے یہہ کام منظور کیا اور سفر کی طیاری کرکے روانہ ہوا اور القادر کے دربار میں جہاں شہزادہ عمانوئیل گیا تھا پہنچا لیکن پھاٹک بند تھا اور اُسپر پہرہ بیٹھا تھا چنانچہ سایل کو مجبوری بہت عرصہ تک باہر کھڑے رہنا پڑا۔ تب اُس نے یہہ کہا کہ کسی شخص کو بھیجو کہ جاکے شہزادہ سے کہے کہ فلانا شخص فلانے مقصد سے آکر دروازہ پر کھڑا ہے۔ سو ایک نے جاکر القادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل کو اطلاع دی کہ آتمانگر کے خداوند ناظم پھاٹک پر کھڑے ہیں

لوقا ۱۳ باب ۲۵ اور ۲۶ آیت۔

حضور کی ملاقات کی تمنا رکھتے ہیں۔ اُس نے اُسکے پیغام کی منشا بھی بادشاہ اور اُسکے بیٹے عمانوئیل سے کہہ سُنائی لیکن نہ تو شہزادہ اُترا نہ اُسکے لئے پھاٹک کھولنے کی اجازت دی اور اُسکے پاس اِس مضمون کا جواب کہلا بھیجا کہ اُن لوگوں نے [یرمیاہ ۲ باب ۲۷ و ۲۸ آیت] اپنا مُنہہ ہی مجھسے نہیں پھیرا بلکہ اپنی پیٹھ بھی مجھے دکھلائی پر اب جب اُن پر آفت آئی ہو تب ہم سے کہتے ہیں کہ اُٹھئے اور بچائیے۔ کیا اب وہ حفظ جسمانی کے پاس نہیں جا سکتے جسکے پاس مجھسے پھر کر چلے گئے تھے اور جسکو اُنہوں نے اپنا ہادی اپنا خداوند اور اپنی فی الحال کی مصیبت کے لئے اپنا محافظ بنا رکھا ہی اب اپنی آفت کے دِن میں وہ میرے پاس کیوں آئے ہیں اپنی اقبالمندی میں تو وہ مجھسے بہک گئے تھے +

اِس جواب سے خداوند ناظم کے چہرہ پر سیاہی چھا گئی اُس نے اُسکو مضطرب و پریشان اور بیقرار کر دیا۔ [زبور ۳۰ باب ۷ آیت] اب اُسے یہہ بات معلوم ہونے لگی کہ حفظ جسمانی ایسے اِبلیسی سے واقفیت پیدا کرنی کیسی چیز ہو۔ جب اُس نے یہہ بات دیکھی کہ اب دربار میں میرے لئے اور میرے دوستوں کے لئے جو آدمانگر میں ہیں کسی طرح کی اُمید باقی نہیں ہو تو وہ اپنی چھاتی پیٹتے ہوئے لوٹا اور راہ بھر آدمانگر کی آفت رسیدہ حالت کے لئے ماتم کرتا آیا +

جب وہ بستی کے دیکھا دیکھی میں پہنچا تو آدمانگر کے بزرگ اور رئیس پھاٹک پر نکل آئے تاکہ اُس کی ملاقات کریں اُس سے سلام علیک کریں اور دریافت کریں کہ دربار میں کیا حال گذرا۔ لیکن اُس نے ایسی غمزدہ طرز پر اپنا قصہ بیان کیا



خداوند ناظم کا دربار سے لوٹ آنا صفحہ ۲۸۰

کہ سب کے سب چلا اُٹھے اور آہ و نالہ کرنے لگے - اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک اور دھول اُڑائی اپنی کمروں پر ٹاٹ لپیٹا اور روتے ہوئے شہر کے اندر سے گذرے چنانچہ بستی کے باقی لوگ بھی یہہ حالت دیکھکر نالہ و گریہ کرنے لگے - یہہ دن اُس بستی والوں کے لئے ملامت و مصیبت اور جانکاہی و آفت شدید کا روز ہوا ❊

بعد کچھہ عرصہ کے جب اُنہوں نے اپنے تئیں کسیقدر ضبط کیا تو وہ سب پھر جمع ہوئے تاکہ اسباب پر صلاح و مشورہ کریں کہ آیندہ کے لئے کیا تدبیر کرنی مناسب ہوگی - چنانچہ اُنہوں نے آگے کی مانند اُس بہتر شخص یعنے میاں خوف خدا سے صلاح پوچھی اور اُس نے اُن سے یہہ کہا کہ میری دانست میں اِس تدبیر سے جو تم نے اِختیار کی ہے کوئی بہتر تدبیر نہیں ہے تم کو دربار کے سلوک کے باعث سے پست ہمت ہرگز نہ ہونا چاہئے بلکہ اگرچہ تمہاری کئی ایک درخواستوں کے جواب میں متواتر تم کو خاموشی اور ملامت کے سوا اَور کسی طرح کا جواب نہ ملے تو بھی تم اپنے دل کو پست نکرو - کیونکہ القادر حاکم کا یہی طور ہے کہ آدمیوں سے اِنتظاری اور صبر کرائے اور کہ اپنی احتیاج کے وقت میں وہ اُسکے موقع کے منتظر ہونے سے رضامند ہوں ❊

چنانچہ اُنہوں نے ہمت پیدا کی اور پھر پھر کوشش کرتے - بے ایک دن بلکہ ایک گھنٹہ بھی ایسا نہ گذرتا تھا جس میں کہ کوئی نہ کوئی ایسا نہ ملتا جو شہر میں پھر لوٹ آنے کے لئے درخواستیں لئے ہوئے نہ نظر آتا - تمام راہ آتے جاتے

اور ایک دوسرے سے ملتے ہوئے قاصدوں سے بھری ہوئی تھی اور اُس
لمبے چوڑے سرو ڈھونڈتے ہوئے جاڑے پھر ان کا یہی کام تھا ÷

بھلا اگر تم بھول نہ گئے ہو تو تم کو یاد ہوگا کیونکہ میں آگے تم سے کہہ چکا ہوں
کہ جب عمانوئیل نے آتمانگر کو لے لیا بلکہ بعد اُسکے بھی کہ وہ اُس بستی کو سر نو
ترمیم کر چکا قدیم ابلیسیوں میں سے بعض بعض آدمی اِس بستی میں دبکے دبکائے
رہ گئے تھے جو یا تو اُس ظالم کے ہمراہ اُس وقت آئے تھے جبکہ وہ بستی پر حملہ اور
اُسے مفتوح کرنے کے لئے اُسپر چڑھ آیا تھا یا جو کہ اپنی ناجایز آمیزش اور اپنی
پیدائش اور تربیت وغیرہ کے باعث سے اُس میں رہ گئے تھے۔ یہہ شہرپناہ کی
دیوار کے تلے یا تو اُسکے قریب اپنے سوراخ اور غار و چھپنے کی جگہیں بنائے ہوئے
تھے اُن میں سے بعضوں کے نام یہہ ہیں۔ خداوند حرامکاری۔ خداوند زنا۔ خداوند
کُشت و خون۔ خداوند غضب۔ خداوند بدمستی۔ خداوند مکر۔ خداوند بدنگاہ۔ خداوند
کفر اور وہ خوفناک پاجی اور بوڑھا و خطرناک خداوند لالچ۔ یہہ اور اُن کے ہمراہ
اَور بھی بہت سے آدمی اب تک آتمانگر میں سکونت رکھتے تھے ہرچند کہ عمانوئیل
نے اُن کے شاہ ابلیس کو قلعہ سے نکال دیا تھا ÷

اِنہیں لوگوں کے تلاش کرنے اور گرفتار و ہلاکت کے لئے اِس نیک
شہزادہ نے خداوند خود مختار اور اور سرداروں کو اختیار بخشا تھا اِسلئے کہ وہ اصل
سے ابلیسی تھے شہزادہ کے دشمن اور وہ جو آتمانگر کی مبارک بستی کی تباہی
کے خواہاں تھے۔ لیکن آتمانگر والوں نے اِس حکمنامہ پر عمل نہ کیا اور اُنکی تلاش

اور گرفتار و ہلاکت سے غافل ہو گئے۔ چنانچہ ان پاجیوں نے کیا کیا کہ رفتہ رفتہ
دلیری پیدا کر کے سر نکال نکال دیکھنے اور بستی والوں کو اپنے تئیں دکھلانے
لگے۔ بلکہ میں نے یہہ بھی سُنا کہ بستیوالے اُن میں سے اکثروں کے ساتھ
خوب ہل مل گئے جو کہ بستی کے لئے بڑے غم کا باعث ہوگیا چنانچہ اِس بات کا
موقع پر زیادہ بیان ہوگا ÷

اُنتیسواں باب

اِس بات کا تذکرہ کہ جب ابلیسیوں نے دیکھا کہ آتمانگر نے اپنے
شاہ کو ناراض کیا اور وہ اُنکے بیچ سے رخصت ہوگیا تو اُن لوگوں
نے ابلیس کے پاس نامے لکھکے آتمانگر کے تباہ کرنے کے لئے
کیا کیا تدبیریں سوچیں۔

خیر جبکہ ابلیسی خداوندوں نے جو باقی رہ گئے تھے یہہ معلوم کیا کہ آتمانگر
نے گناہ کر کے اپنے شہزادہ عمانوئیل کو آزردہ کیا اور کہ وہ اُنکے درمیان سے
چلا گیا ہی تو وہ آتمانگر کی بستی کے برباد کرنے کے لئے بندشیں باندھنے لگے۔
چنانچہ موقع پا کے وہ سب میاں شرارت نامے ایک شخص کے مکان پر جمع
ہوئے اور وہاں مشورت کی کہ کس طرح آتمانگر کو پھر ابلیس کے ہاتھ میں سپرد
کردیں۔ اسپر کسی نے یہہ صلاح دی کسی نے وہ اور ہر ایک نے جیسی صلاح

جسکو پسند آئی۔ آخر کو خداوند بدبستی نے یہہ صلاح دی کہ کیا یہہ بات بہتر نہوگی کہ ابلیسیوں میں سے کچھہ لوگ ابتدا بستی والوں کے یہاں نوکری اختیار کریں اور اُس نے اس خیال سے یہہ بات کہی کہ اگر ہم لوگ ایسا کریں اور بستیوالے ہمیں قبول کریں تو شاید آتماگر کا ہمارے خداوند ابلیس کے ہاتھہ آجانا آسان تر ہو جائیگا۔ لیکن خداوند گشت خون نے کھڑے ہوکر کہا کہ شاید یہہ بات اس وقت نہ ہو سکیگی کیونکہ آتماگر فی الحال ایک طرح کے غضب میں ہی اسلیئے کہ وہ ہمارے دوست حفظ جسمانی کے وسیلہ سے ایک مرتبہ پھندے میں پڑکے اپنے شہزادہ کو آزردہ کر چکا ہی اور سوا اپنے سرداروں کے وہ اور کس طرح سے اپنے خداوند سے پھر صلح حاصل کریگا۔ علاوہ اسکے ہم جانتے ہیں کہ اُن کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ ہم کو جہاں کہیں پائیں گرفتار کرکے قتل کریں۔ اسلیئے چاہیئے کہ ہم لومڑیوں کی مانند ہوشیار رہوں اگر ہم مر جائیں تو اُن کو کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچا سکتے لیکن اگر ہماری جانیں سلامت رہیں تو ہم شاید اس میں بر آئیں +

جب وہ اس طرح پر آپس میں اس بات کی چھان کر چکے تو اُن سبھوں نے

وہ صلاح کے لئے جہنم میں آدمی بھیجتے ہیں۔

اس بات پر اتفاق کیا کہ ایک خط ہمارے نام سے ابلیس کے ہاتھہ بھیجا جائے جس میں آتماگر کی حالت اُسپر آشکارا کی جائے اور یہہ ذکر بھی ہو کہ وہ کیونکر اپنے شہزادہ کے عتاب میں پڑا ہی۔ بعضوں نے یہہ بھی کہا کہ ہم کو اپنا ارادہ اُسپر ظاہر کرکے اُس کی صلاح اس مقدمہ میں لینا مناسب ہوگا +

چنانچہ ایک خط فوراً لکھا گیا اُس کا مضمون یہہ تھا +

ہمارے خداوند بزرگ شاہ ابلیس ساکن غار اسفل سلامت +

ای اباے بزرگ اور قادر شاہ ابلیس ہم سچے ابلیسی جو اب تک آتماگر کی برگشتہ بستی میں رہ گئے ہیں آپ ہی سے پیدا ہوکر اور آپ ہی کے ہاتھہ سے پالے جاکر قناعت اور خاموشی کے ساتھہ آپ کی بے عزتی اور رسوائی کی جو اس بستی والوں سے کی ہی برداشت کرنے کی تاب نہیں لا سکتے اور آپ کی مدت دراز کی غیر حاضری ہم کو بہت ناگوار گذرتی ہی اسلیئے کہ اسمیں ہمارا بڑا زیان ہی +

ہمارے اس خط کے لکھنے کی وجہ یہہ ہی کہ اب بھی ہم کو یہہ اُمید باقی ہی کہ یہہ بستی پھر آپ کا مسکن ہو جائیگی کیونکہ وہ اپنے شہزادہ عمانوئیل سے بہت دور ہو گئی ہی وہ اُن کے بیچ میں سے نکل گیا ہی اور باوجودیکہ وہ اُسکے پھر آنے کیلیئے درخواست پر درخواست بھیجتے ہیں تو بھی وہ ہرنہیں آسکتے نہ اُس سے اچھی باتیں سُنتے ہیں +

اُن میں فی الحال بڑی بیماری اور غشی پھیل رہی ہی اور یہہ آفت اُنکے غریبوں ہی پر نہیں ہی لیکن اُن کے خداوندوں اور سرداروں اور شریفوں پر بھی ہی (صرف ہم ہی جن کی اصل ابلیسی ہی بھلے چنگے زندہ دل اور مضبوط ہیں) چنانچہ ایک طرف اُن کی بڑی خطاکاری اور دوسری طرف اُن کی خوفناک بیماری کے باعث سے ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ آپ کے ہاتھہ اور قبضہ میں آسکتے ہیں۔ اسلیئے اگر آپ کا آنا اور آتماگر کے پھر حاصل کرنے کی کوشش کرنی آپ کی ہیبت ناک

چترالی اور باقی سرداروں کی جو آپ کے ہمراہ ہیں کا ئنیاپنی کے مطابق ہو تو آپ ہمارے پاس کہلا بھیجیں اور ہم سب حتی المقدور اُسے آپ کے ہاتھہ سپرد کر دینے کے لئے طیار رہینگے ۔ یا اگر آپ کی بدرائیت میں ہماری صلاحیں قبول کرنا مناسب نہ معلوم ہو تو مختصر میں آپ اپنی رائے کو ہم پر ظاہر کریں ہم سب اپنی جان اور اپنا سب کچھہ خطرے میں ڈالکر آپ کی صلاح و مشورت کو قبول کر کے اُسے بجالائینگے ✥

راقمہ یوم و تاریخ مذکورات الصدر بدست خود بعد صلاح مشورہ اُو پرکان میاں شر بر جو ابتک زندہ اور ہماری مرغوب بستی آتمانگر میں مقیم ہو ✥

جب بلید نامے قاصد یہہ خط لیکر جہنم پھاٹک پہاڑی پر آیا تو اُس نے برنجی پھاٹک کو دخل پانے کے لئے کھٹکھٹایا ۔ تب اُس پھاٹک کے دربان سیربرس یعنے تین سرے کتّے نے پھاٹک کھول دیا چنانچہ میاں بلید نامے نے وہ خط جو آتمانگر کے اِبلیسیوں کے پاس سے لایا تھا اُسکے ہاتھہ دھرا ۔ وہ اُس خط کو اندر لیجا کر بولا خوشی کی خبر میرے خداوندا آتمانگر سے آتمانگر میں ہمارے معتمد دوستوں کے پاس سے ✥

تب کل غاروں میں سے ایک دنگل بعلزبول اور لوسیفر و اپولئین یعنے بلا کوے آتمانگر کی خبر سُننے کو جمع ہوئے چنانچہ خط کھول کے پڑھا گیا اور وہ تین سرا کتّا پاس کھڑا تھا ۔ جب وہ خط علانیہ پڑھا گیا اور اُسکا مضمون غاروں میں کونے کونے پھیل گیا تب یہہ حکم صادر ہوا کہ خوشی کی علامت میں بے دھڑک مردونکے

گھنٹے بجائے جائیں چنانچہ گھنٹے بجے اور وہ شہزادہ آتمانگر کے تباہ ہونے کے خیال سے شاد ہوئے ۔ گھنٹے کی ٹنٹنوں سے یہہ صدا اُٹھتی تھی کہ آتمانگر ہمارے ساتھہ رہنے کو آتا ہے اُس بستی والوں کے لئے جگہہ طیار کرو اِس گھنٹے کے بجانے کی وجہ یہہ تھی کہ اُن کو یہہ اُمید تھی کہ آتمانگر پھیر ہمارے ہاتھہ آجائیگا ✥

جب وہ یہہ خوفناک رسم ادا کر چکے تو وہ جمع ہوئے تاکہ اِسبات میں مشورہ کریں کہ آتمانگر میں اپنے دوستوں کے پاس کس انداز کا جواب بھیجیں کسی نے ایک صلاح دی اور کسی نے کچھہ اور لیکن آخرش کہ عجلت درکار تھی اُنہوں نے اُس کل کام کا مدار شاہ اِبلیس پر ڈالدیا اِس وجہ سے کہ وہ اُن کی دانست میں اُس جگہہ کا نہایت مناسب مالک تھا ۔ چنانچہ اُس نے جیسا مناسب سمجھا ویسا لکھکر میاں بلید کے خط کے جواب میں اُسی کے ہاتھہ اُن اِبلیسیوں کے پاس جو آتمانگر میں رہتے تھے بھجوا دیا اور اُسکا مضمون یہہ تھا ✥

اے میرے فرزندو بزرگ اور قادر اِبلیسیو جو ہنوز مقیم بستی آتمانگر ہو میں کہ اِبلیس آتمانگر کا شاہ عالی تبار ہوں اِس بات کا دعاگو ہوں کہ جن دلیر مہمات اور بندشوں و اِرادوں کو آتمانگر کی نسبت ہماری عزت کی محبت اور تعظیم کے باعث سے عمل میں لانیکا تم اِرادہ رکھتے ہو اُن سب باتوں میں کامیاب ہو اور اُنہیں بخیریت اِختتام کو پہنچاؤ ✥

اے میرے پیارے فرزندو اور شاگردو میرے خداوند حرامکار وزنا وغیرہ ہمنے اِس ویران غار میں اپنے معتمد میاں بلید کے ہاتھہ تمہارا مبارک خط پایا اور

اُس سے ہم کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور تمہاری بشارت کی مقبولیت کی علامت میں ہم نے خوشی کے گھنٹے بجوائے کیونکہ جب ہم نے یہہ بات معلوم کی کہ ابتک آتما نگر میں ہمارے ایسے دوست ہیں جو ہماری عزت کے بڑھانے اور آتما نگر کے تباہ کرنے میں ہمارا بدلا لینے کے مشتاق ہیں تو ہم سے جہانتک ہو سکا ہم نے وہاں تک خوشی کی۔ ہم اِس بات کے سُننے سے بھی بہت خوش ہوئے کہ اُنکی حالت ابھی ابتر ہو رہی ہے اور کہ اُن لوگوں نے اپنے شاہ کو بہا تنگ آزردہ کیا کہ وہ وہاں سے چلا گیا۔ اُن کے امراض کے حال اور تمہاری صحت اور زور و طاقت کی خبر کے سُننے سے بھی ہم کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اے میرے بزرگ اور شدید بچو ہم اور زیادہ مسرور ہونگے اگر کسی حکمت سے ہم اُس بستی کو اپنے پنجہ میں پھر لا سکیں۔ اور ہم بھی تمہاری اِس دلیر ابتدا کو انجام تک پہنچانے کے لئے اپنی عقلمندی و چترائی اپنی حیلہ بازی و جتنی ایجادوں کو استعمال میں لانے سے باز نہ رہینگے ÷

اور اے ہماری اولاد او نسل اِس سے تسلی حاصل کرو کہ جب ہم پھر اُس پر چھاپا ڈالینگے اور اُسکو لے لینگے تو کوشش کر کے تمہارے سارے دشمنوں کو تہ تیغ کرینگے اور تمہارے تئیں اُس مقام کے بزرگ مالک اور سردار بنائینگے۔ اِس بات کا بھی خوف نہ کرو کہ اب کی لیکے ہم پھر اُس میں سے کبھی خارج کئے جائینگے کیونکہ ہم زیادہ فوج لائینگے اور آگے کی بہ نسبت اُسکو زیادہ تر مضبوطی کے ساتھ تھامے رہینگے۔ علاوہ اِسکے اُس شاہ کا یہہ قانون ہو گیا ہے کہ وہ اب اِس بات

کو مان لیتے ہیں کہ اگر ہم اُن کو دوبارہ اپنے قبضہ میں کر لیں۔ تو وہ ہمیشہ کے لئے ہمارے ہو رہینگے ÷

متی ۱۲ باب ۴۳-۴۵ آیات

چنانچہ اے ہمارے معتمد ابلیسیو تم آتما نگر کی کمزوری کا حال دریافت کر کے تحقیق کرنے کی کوشش کرو۔ ہماری یہہ بھی خواہش ہے کہ تم آپ کوشش کر کے اُنہیں زیادہ تر کمزوری کرتے رہو۔ ہمیں اسباب کی اطلاع دو کہ تمہاری دانست میں ہمیں کونسی تدبیر اُسکے پھر حاصل کرنے کے لئے عمل میں لانی مناسب ہوگی بیہودہ اور فحش زندگی کے لئے ترغیب دینا یا کہ شک اور نا امیدی کے امتحان میں مبتلا کرنا آیا اُس بستی کو غرور اور خود پسندی کی باروت سے اُڑا دینا۔ اور اے بہادر ابلیسیو اور اِس قعر کے حقیقی فرزندو جبکہ ہم باہر سے اُسپر یورش کریں تو تم بھی اندر سے نہایت سخت حملہ کرنے پر ہمیشہ مستعد رہو۔ اب تمہارے بڑے ابلیس آتما نگر کے مدعی اور اُسکی جو عدالت آیندہ کے خیال سے کانپتا ہے یہہ دعا ہے کہ تم اپنی تدبیروں میں اور ہم اپنی خواہشوں میں کامیاب ہوں۔ اِس قعر کی ساری برکتیں تم پر ہوں اور بس ÷

راقمہ خط ہذا برضامندی کل شاہان تاریکی میں ابلیس ہوں ترسیل بدست نامبردہ پلید واسطے مطالعہ اُس فوج کے جو ابتک آتما نگر میں باقی ہے ÷

یہہ خط جیسا کہ مذکور ہو چکا آتما نگر میں اُن ابلیسیوں کے پاس جو ابتک وہاں باقی اور اُس کی دیواروں میں مقیم تھے ابلیس کے تاریک چاہ زندان میں سے بھیجا گیا اُسے میاں پلید نامے کے ہاتھ جو آتما نگر میں سے خط لیکر

اُس شہر میں بھیجا گیا تھا جب میاں پلید لوٹ کر آتمانگر میں پھر وارد ہوئے تو اپنی
عادت کے مطابق میاں شرنامے کے مکان پر تشریف لائے کیونکہ جماؤ اُسی کے
مکان پر ہاکرتا تھا اور سب منصوبہ باز اُسی جگہہ فراہم ہوتے تھے۔ جب اُن لوگوں
نے اپنے قاصد کو صحیح سلامت لوٹ آتے دیکھا تو نہایت ہی شاد ہوگئے۔ اُسنے
وہ خط جو ابلیس کے پاس سے لایا تھا اُن کے آگے دھرا چنانچہ جب اُن لوگوں
نے اُسکو پڑھا اور اُسپر غور کیا تو وہ اَور بھی خوش ہوئے۔ اُن لوگوں نے اُس سے
اپنے دوستوں ابلیس لوسیفر بعلزبوب اور باقی قعروالوں کی خیر و عافیت پوچھی
اُس نے جواب دیا کہ ای میرے خداوندو وہ بہت ہی اچھے ہیں ایسے اچھے جیسا
کہ وہ اپنی جگہوں میں رہ سکتے ہیں اُس نے یہہ بھی کہا کہ تمہارا خط پڑھکر اُن لوگوں
نے خوشی کے مارے گھنٹے بجائے جیسا کہ تم نے اِس خط کو پڑھکر دریافت کرلیا ہی +
جب اِن لوگوں نے اِس خط کو پڑھا اور یہہ دریافت کیا کہ ہم اِس سے
اپنے کام میں استیلا پاتے ہیں تو وہ پھر آتمانگر کی نسبت اپنے شیطانی ارادوں
کے پورا کرنے کی فکر میں ہوکر تدبیریں سوچنے لگے پہلی بات جسپر وہ سب متفق
ہوئے سو یہہ تھی کہ جہانتک ہوسکے تہاں تک آتمانگر سے ساری باتیں مخفی
رکھی جائیں کہ ہمارے ارادے آتمانگر کی نسبت مشہور نہ ہونے پائیں اور نہ اُسے
اُس کی خبر پہنچے۔ بعد اِسکے وہ یہہ سوچنے لگے کہ آتمانگر کے تباہ اور برباد کرنے
کے لئے ہم کونسی تدبیر عمل میں لائیں چنانچہ ایک کچھہ کہتا تھا دوسرا کچھہ تب میاں
فریب نامے کھڑا ہوا اور بولا کہ ای میرے بزرگ ابلیسی دوستو ہمارے خداوندو

اور عمیق چاہ زندان کے مردمان عالیشان آپ ہمارے آگے یہہ تین تدبیریں
پیش کرتے ہیں +
(پہلے) کہ آیا ہم آتمانگر کو بدچال و بیہودہ بناکر اُسے برباد کرنے کے خواہاں
ہوں +
(دوسرے) آیا کہ یہہ کام انہیں شک اور نااُمیدی میں مبتلا کرنے سے
بہتر انجام پاسکتا ہی +
(تیسرے) یہہ کہ آیا ہم اُنہیں غرور اور خودپسندی کے بارود سے اُڑاکر
اِس کام کو بخیریت اختتام کو پہنچا سکتے ہیں +
بھلا میری رائے یہہ ہی کہ اگر ہم اُن کو غرور میں پھنسائیں تو اُس سے اغلب
ہی کہ کچھہ مطلب نکل جائے اور اگر ہم اُن کو بدچالی میں مبتلا کریں تو شاید ہمکو اُس
سے کچھہ مدد ملجائے۔ پر اگر ہم اُن کو مایوس بنادیں تو اِس سے اُن کو سر میں میخ
ٹھک جائیگی اِسلئے کہ اوّلاً تو وہ اپنے شہزادہ کی دلی محبت کی نسبت شک
کرنے لگینگے اور اِس بات سے اُسکے دل میں کراہیت پیدا ہوگی۔ اگر یہہ تدبیر
پیش جائے تو وہ جلد اُسکے پاس اپنی درخواستیں بھیجنا موقوف کرینگے بعد اِسکے
وہ اُس سے مدد طلب کرنے کے لئے بدل مستدعی ہونے سے کنارہ کرینگے
کیونکہ تب اُن کو یہہ بات سوجھہ پڑیگی کہ ایسے کام کرنے سے کیا حاصل جس سے
کچھہ مطلب نہیں نکلتا چنانچہ اُن لوگوں نے ایک دل ہوکر میاں فریب کی
بات کو قبول کیا +

بعد اسکے یہہ سوال پیش ہوا کہ ہم اپنی تدبیر کو کس طور پر کام میں لائیں اسکا جواب بھی میاں فریب نے دیکر کہا کہ میری رائے میں یہہ تدبیر بہتر ہوگی کہ ہمارے دوستوں میں سے جتنے راضی ہوں کہ اپنے شاہ کے مقدمہ کو ترقی دینے کے لئے ہمت پیدا کریں وہ اپنا لباس بدل ڈالیں اپنے نام تبدیل کر دیں اور دور سے آئے ہوئے مسافر کی شکل بنا کر بازار میں جائیں اور آتمانگر کی مشہور بستی میں نوکری کے لئے اپنی تمنا ظاہر کریں اور اپنے آقاؤں کی بھلائی اور ترقی کے لئے خدمتگذاری کا حیلہ لیں کیونکہ اگر اُن کی اس تدبیر سے آتمانگر اُنہیں نوکر رکھنا منظور کرے تو وہ بہت تھوڑے عرصہ میں اُس بستی کو ایسا فاسد اور ناپاک کر دینگے کہ اُنکا شاہ نہ صرف اُن سے زیادہ ناراض ہی رہیگا لیکن اُنکو آخر میں اپنے مُنہہ سے نکال پھینکیگا اور جب یہہ بات واقع ہو تو ہمارا شاہ ابلیس اُن کو بآسانی شکار کر لیگا بلکہ وہ خود ہی کھاؤ کے مُنہہ میں آ رہیگا ؞

تیسواں باب

ابلیسیوں کا آتمانگر کی تباہی کی فکر کر کے ابلیس کے ساتھہ نامہ و پیغام کرنا۔

جو نہیں یہہ تدبیر پیش کی گئی وہیں سب نے اُسے بدل منظور کی اور سارے ابلیسی ایسے نازک مہم میں اب مشغول ہونے پر مستعد ہوئے لیکن یہہ بات

نہ سمجھی گئی کہ سب اس کام میں مشغول ہوں چنانچہ یہہ صلاح ٹھہری کہ دو یا تین آدمی اسبات کو پہلے شروع کریں اور اُن کے نام یہہ ہیں۔ خداوند لالچ۔ خداوند شہوت اور خداوند غضب۔ خداوند لالچ نے اپنا نام کیفیت شعار عقیل رکھا۔ خداوند شہوت نے اپنے کو خوشی بے ضرر کے نام سے ملقب کیا اور خداوند غضب نے سرگرمی نیک نام اختیار کیا ؞

بازار کے روز یہہ تین قوی ہیکل آدمی بازار میں آ کھڑے ہوئے وہ بھیڑ کے چمڑے کی کھال کی سادی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور اُن کے یہہ لباس آتمانگر میں لوگوں کی سفید پوشاکوں کی مانند سفید نظر آتی تھیں یہہ لوگ آتمانگر کی زبان میں بھی خوب ماہر تھے چنانچہ جب وہ بازار میں آئے اور بستی والوں سے نوکری کے لئے درخواست کی لوگوں نے اُنہیں فوراً نوکر رکھہ لیا کیونکہ اُنہوں نے تنخواہیں بھی تھوڑی مانگیں اور اپنے آقاؤں کے لئے بڑے بڑے کام کرنیکے وعدہ کئے ؞

میاں دل نامے نے کیفیت شعار عقیل نامے کو نوکر رکھا اور میاں خوف خدا نامے نے سرگرم نیک نامے کو اپنی خدمت میں مشرف کیا۔ سچ ہے کہ میاں خوشی بے ضرر نامے کچھہ دن تک بیکار رہے اور اور لوگوں کی مانند اُن کو جلد نوکری نہ ملی اس سبب سے کہ آتمانگر میں یہہ روزہ کے دن تھے لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب روزہ کے دن نکل گئے تو خداوند خود مختار نے خوشی بے ضرر نامے کو اپنی خدمت میں قبول کر کے اُس سے دونوں کام یعنے دربانی اور پیادہ گری کے لئے چنانچہ یہہ تینوں شخص نوکر ہو گئے ؞

جب اِن بہتاؤں سے آتمانگر کے گھروں میں یہانتک دخل پایا تو فوراً وہاں بڑی بڑی شرارتیں کرنے لگے کیونکہ ناپاک و چالاک اور کمینے ہونیکے باعث سے اُنہوں نے بہت جلد اپنے اپنے آقاؤں کے گھرانوں کو بگاڑ ڈالا بلکہ اُنہوں نے اپنے آقاؤنکے اُوپر بھی داغ لگا دیا تھا مگر اِس کیفیت شعار عقیل نے جسکا نام اُن لوگوں نے خوشی سے ضرر رکھا تھا۔ سچ ہو کہ سرگرم نیک نامے کو اُسکا آقا پسند نہ کرتا تھا کیونکہ اُسنے جلد یہہ بات دریافت کرلی کہ وہ ایک منافق پاجی ہو چنانچہ جب اُسنے اِسکو معلوم کرلیا تو وہ گھر میں سے بھوڑ کر کے نکل ہی بھاگا اور اگر وہ چپت نہ ہوجاتا تو کچھہ عجب نہیں کہ اُسکا آقا اُسے پھانسی دیڈالتا ✤

بھلا جب یہہ بھیتوا اپنا ارادہ یہانتک پورا کرچکے اور آتمانگر کو جہانتک ہوسکا بگاڑ چکے تب وہ آپسمیں یہہ صلاحت کرنے لگے کہ ہمارے لئے اندر سے اور ابلیس کے لئے باہر سے آتمانگر پر قابض ہونیکے لئے کونسے وقت کوشش کرنا مناسب ہوگا اور وہ سب اِس بات پر متفق ہوئے کہ اِس کام کے لئے کوئی بازار کا دن بہتر ہوگا کیونکہ ایسے دن میں بستیوالے اپنی اپنی تدبیروں میں مشغول ہونگے اور یہہ تو ہمیشہ ایک قاعدہ کی بات ہو کہ جب لوگ دنیا کے کاموں میں زیادہ مشغول رہتے ہیں تو اُنکو اچانک مصیبت میں مبتلا ہونیکا بہت ہی کم خیال رہتا ہو۔ اُن لوگوں نے یہہ بھی کہا کہ اگر ہم ایسے دن میں جمع ہوکر اپنے دوستوں اور آقاؤنکے کام کی نسبت کوشش کرنے میں مشغول ہوں تو اُنکے دل میں ہماری طرف سے کم شک پیدا ہوگا بلکہ اگر ہم ایسے دن میں کوشش کرکے کامیاب بھی ہوں تو ہم بھیڑ میں چھپ چھپا کر بچکے نکل بھی جاسکتے ہیں ✤

جب وہ لوگ اِن باتوں کی نسبت یہانتک اتفاق کرچکے تو اُن لوگوں نے ایک دوسرا خط لکھکر میاں پلید نامے کے ہاتھہ ابلیس پاس روانہ کیا اور اُسکا مضمون یہہ تھا ✤

خداوندان بے اِمت کی طرف سے جو اپنی غاروں کھوؤں اور گڑھیوں میں جو آتمانگر کی بستی کی شہرپناہ میں اور اُسکے گرد ہی رہتے ہیں ابلیس معلیٰ اور بزرگ کو سلام ✤

اے ہمارے بزرگ ابلیس ہماری جانوں کے پالنیوالے جو خوشی کہ ہمکو اُس وقت حاصل ہوئی جبکہ ہم نے یہہ بات سُنی کہ آپ اپنی پدرانہ شفقت کے باعث سے اِسبات پر مستعد ہیں کہ ہماری گذارشیں منظور کریں اور کہ آتمانگر کی بربادی کی نسبت ہماری کوششوں کے ارادوں میں ہماری مدد کریں اُس خوشی کا حال کوئی بتلا نہیں سکتا بجز اُنکے جو کہ ہماری مانند ہر حالت میں نیکی کی صورت کی مخالفت پر آمادہ رہتے ہیں ✤

رومیوں ۷ باب ۲۱ آیت -
گلتی ۵ باب ۱۷ آیت -

اُس پشتیبالہ کی نسبت جو آپ نے ہمیں دیا ہو کہ ہم آتمانگر کی کامل تباہی کے فکر اور تدبیر و کوشش میں قایم رہیں ہم کو اسکا تردد نہیں ہو اسلئے کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اِس بات سے ہم کو بڑی خوشی حاصل ہوگی اور ہمارے لئے مفید پڑیگی کہ ہمارے دشمن اور وہ جو ہماری جان کے خواہاں ہیں ہمارے قدموں پر مریں یا ہمارے آگے سے بھاگ نکلیں چنانچہ ہم حتی المقدور اپنی ختر ائی کو کام میں لاکے ابتک تدبیریں کررہے ہیں تاکہ یہہ کام ہمارے اور آپکے لئے آسان اور سہل ہوجاے ✤

ہم نے پہلے اُس جہنمی فطرت آمیز اور گھٹی ہوئی ٹیڑھی تدبیر پر لحاظ کیا جسکا آپ نے اپنے پچھلے خط میں ذکر کیا تھا اور ہم نے یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ اگرچہ غرور کے باروت سے اُن کو اُڑا دینا بہتر ہی اور اُسکے انجام دینے کے لئے اُنہیں بیہودہ اور بدچال بنانے میں ہمیں بڑا دل سکتی ہی لیکن اُن کو نا امیدی کے دریا میں غرق کرنے کی تدبیر کرنی سب سے بہتر ہوگی - بھلا ہم نے جن کی کل آپ ہی کے ہاتھ میں ہی اِس کام کے کرنے کے لئے دو تدبیریں سوچی ہیں پہلے ہم خود اُنہیں حتی المقدور کمینہ بنا ڈالینگے اور بعد اسکے کسی معین وقت پر ہم اور آپ دونوں بڑے زور شور کے ساتھہ اُنپر گرنے کے لئے مستعد رہینگے - اور اُن ساری قوموں کے درمیان میں سے جو آپ کی پابند ہیں شک کرنیوالوں کی ایک فوج غالباً آتمانگر پر حملہ کر کے اُسپر غالب آسکیگی - اِس طرح سے اپنے اِن دشمنوں پر ظفریاب ہونگے ورنہ یہہ قعر اُن کے لئے اپنا مُنہہ کھولیگا اور نا اُمیدی اُن کو اُس میں غرق کردیگی - ہم اپنے اِس دلکش مقصد کے برلانے کے لئے تین معتبر ابلیسی یعنے لالچ، شہوت - اور غضب نامے کو اُن کے درمیان بھیج چکے ہیں وہ اپنی وضع بدلے ہوئے ہیں اور آتمانگر نے اُن کو قبول کر لیا ہی - میاں لالچ نے اپنا نام کیفیت شعار عقیل رکھا ہی اور حضرت دل نامے نے اُن کو نوکر کر لیا ہی - اور وہ ہمارے دوست ہی کی مانند بُرا ہوگیا ہی - شہوت نامے نے اپنا نام بدلکے خوشی بے ضرر کا لقب اختیار کیا ہی وہ خداوند خود مختار کے یہاں پیادہ گری کرتا ہی اور اُس نے اپنے آقا کو بُرا بدمست بنا رکھا ہی عضب نامے نے اپنا نام سرگرمی نیک رکھا ہی اور

حضرت خوف خدا نامے نے اُن کو اپنی خدمت میں قبول کر لیا تھا لیکن اُس تُندرو بڑے میاں نے گول مرچ کی بو جو پائی تو ہمارے رفیق کو گھر سے برطرف کر دیا بلکہ اُس نے یہہ اطلاع دی ہی کہ میں وہاں سے بھاگ نکلا ہوں ورنہ میرا آقا مجھے میری خدمت کے بدلے میں پھانسی ہی دے ڈالتا ◆

اِن لوگوں نے آتمانگر کی نسبت ہمارے کام اور ارادوں میں ہماری بڑی مدد کی ہی کیونکہ باوجود اسکے کہ ان بڑے میاں نے ضدی اور جھگڑالو طبیعت دکھلائی ہی تاہم باقی دونوں اپنا کام مزہ میں کر رہے ہیں اور اغلب ہی کہ اپنے مقصد کو جلد پختہ کر دیں ◆

ہماری دوسری تدبیر یہہ ہی کہ آپ کسی بازار کے روز بستی پر جب کہ لوگ اپنے کام میں بخوبی مشغول ہوں اچانک آگریں کیونکہ ایسے وقت آپ خوب یقین کیجئے کہ اُن کے دل میں بڑا اطمینان ہوگا اور اُن کو اِس بات کا بہت کم خیال ہوسکیگا کہ کوئی ہمارے اُوپر حملہ آور ہوسکتا ہی - ایسے وقت پر بھی وہ نہ تو اپنے تئیں بچا سکینگے اور نہ ہمارے اِرادوں کی تکمیل کی بابت میں آپکو بیزار کر سکینگے - اور جب آپ باہر سے اُسپر تُندی کے ساتھہ حملہ کرینگے اُس وقت ہم آپ کے معتمد (بلکہ آپ کے عزیز) آپکے کام کی پشتی کے لئے اندر سے مستعد ہونگے - اِس تدبیر سے اغلب ہی کہ ہم آتمانگر کو پریشان کر ڈالینگے اور پیشتر اُس کے کہ وہ ہوش میں آئیں ہم اُن کو نگل جائینگے - ای ہمارے باریک بین اژدہا اور ہمارے

نہایت ہی ممتاز سردارو اگر آپ کے شیطانی سر اِس سے کوئی بہتر تدبیر ٹھہرا سکیں تو اُس سے جلد ہمکو آگاہ کیجئے ❊

یہہ خط جو کہ آتما نگر میں ضربنامے کے مکان پر لکھا گیا اور میاں پلید کے ہاتھہ بھیجا گیا ہی قعر جہنم کے ہیبت ناک سرداروں کی خدمت میں قبول ہو ❊

بھلا جبکہ یہہ غصہ آور جھگوڑے اور جہنمی ابلیسی آتما نگر کی بربادی کی فکر میں لگ رہے تھے بستی والے خود ہی نہایت غم اور آفت کی حالت میں مبتلا تھے کچھہ تو اُس سبب سے کہ اُن لوگوں نے القادر اور اُسکے بیٹے کو نہایت ہی آزردہ کر رکھا تھا اور کچھہ اِس سبب سے کہ اِسبات کے باعث سے اُن کے دشمن نے سر نو تحقیقات کی تھی اور اِس وجہ سے بھی کہ ہرچند اُن لوگوں نے شہزادہ عمانوئیل سے اور اُسکے باپ القادر سے اپنی معافی اور اُس کی مہربانی کے لئے بارہا درخواستیں کی تھیں لیکن ابتک اُنہوں نے ایک مسکراہٹ بھی حاصل نہ کی تھی بلکہ اِسکے برعکس اِن خانگی ابلیسیوں کے فن و فطرت کے باعث سے اُنکی بدلی زیادہ تر سیاہ ہوتی چلی جاتی تھی اور اُنکا عمانوئیل اُنسے زیادہ دور ہوتا جاتا تھا ❊

آتما نگر میں بیماری کا ابتک اُن کے سرداروں اور باشندوں کے درمیان بڑا زور شور تھا اور اُن کے دشمن زندہ دل اور مضبوط ہوتے جاتے اور سربنتے جاتے تھے جبکہ آتما نگر دم ہوتا جاتا تھا ❊

اِس عرصہ میں وہ پچھلا خط جسے ابلیسیوں نے لکھکر بستی میں رکھہ چھوڑا تھا ابلیس کے پاس سیاہ ماند میں میاں پلید کے ہاتھہ سے پہنچایا گیا۔ وہ اُس خط کو

آگے کی مانند جہنم پھاٹک پہاڑی پر سے لیگیا اور وہاں سیربیرس کے ہاتھہ اپنے آقا پاس پہنچا دیا ❊

لیکن جب سیربیرس اور میاں پلید نامے سے ملاقات ہوئی تو وہ آتما نگر کی اور اُس کی بندشوں کی نسبت آپس میں اِس طور پر گفتگو کرنے لگے ❊

پلید نامے نے کہا آہا قدیم دوست تم جہنم پھاٹک کی پہاڑی پر پھر آئے قسم مریم کی میں تمہیں دیکھکے بہت خوش ہوا ❊

پلید۔ ہاں میرے خداوند میں پھر آتما نگر کا مقدمہ لیکر آیا ہوں ❊

سیربیرس۔ مہربانی کرکے فرمائیے تو کہ اُس بستی کی سر دست کیا حالت ہی ❊

پلید۔ اَی میرے خداوند اُس کی حالت ہمارے اور ہمارے خداوندوں اُس جگہہ کے مالکوں کے لئے نہایت ہی عمدہ ہی کیونکہ وہ دینداری کی طرف سے بہت ہی پژمردہ ہو رہے ہیں بلکہ یہانتک کہ جہاں تک ہمارا دل اُس کی تمنا رکھہ سکتا ہی اُن کا آقا اُن سے بہت ناراض ہی اور اُس سے بھی ہمکو نہایت ہی خوشی حاصل ہی ہمارا قدم اُن کی رکابی میں پڑ ہی چکا ہی کیونکہ ہمارے ابلیسی دوست اُن کے سینوں میں قایم ہو چکے ہیں اور ہم کو صرف اُن کے مالک ہی ہو جانا باقی رہ گیا ہی۔ علاوہ اِسکے آتما نگر میں جتنے ہمارے معتقد دوست ہیں وہ روزمرہ اِسی بندش میں لگے رہتے ہیں کہ اُن کو اِس بستی کے مالکوں کے ہاتھہ میں گرفتار کرا دیں اُن کے بیچ بیماری بھی بہت ہی پھیل رہی ہی اور جو بات سب سے بڑھکے ہی سو یہہ ہی کہ ہم کو آخر میں غالب آنے کی اُمید ہی ❊

تب جہنم پھاٹک پر کے کتے نے کہا کہ حملہ کرنے کے لئے کوئی وقت اس سے بہتر نہیں کاش کہ اس مہم میں حسب دلخواہ پیروی ہوتی اور مطلوب کامیابی جلد حاصل ہوتی۔ ہاں میں اسکا زیادہ تر خواہاں اُن ابلیسیوں کے باعث سے ہوں جو آتمانگر کی دغاباز بستی کے اندر نت اپنی جانونکے خوف میں رہتے ہیں ❊

پلید۔ یہہ تدبیریں بتقریب تمامی کے آرہی ہیں آتمانگر میں کے ابلیسی خداوندان دن رات اُس میں مشغول رہتے ہیں اور وہ لوگ سادہ لوح فاختوں کی مانند ہیں اُن میں جُرات نہیں ہے کہ وہ اپنی حالت کی نسبت فکرمند ہوں اور یہہ سمجھیں کہ ہماری تباہی قریب ہے۔ علاوہ اسکے ساری باتوں کے مقابلہ کرنے سے آپ یہہ بات سمجھہ لے سکتے ہیں کہ بہت سی وجہیں ابلیس کے دلیر یہانتک غالب ہیں کہ جہانتک ہوسکتا ہے وہ جلدی ہی کر رہا ہے ❊

پلید۔ تو نے حقیقت حال بیان کیا ہے میں بہت خوش ہوں کہ یہانتک نوبت آرہی ہے۔ اے میرے دلیر پلید آپ میرے خداوندوں کے پاس اندر جائیں وہ آپ کو اس سلطنت میں کا سب سے اچھا رنگ ناچ دکھلائینگے آپ کا خط میں بھیج چکا ہوں ❊

تب میاں پلید ناسے گھر کے اندر گئے اور اُسکا آقا ابلیس اُس سے ملا اور اس طرح پر سلام علیک ہوا۔ اے میرے معتمد خادم میں تمہارے خط سے شاد ہوگیا ہوں اُس قعر کے باقی سرداروں نے بھی اُسے سلام کیا۔ تب پلید ناٹ نے سب کو آداب بجالا کر کہا ❊

آتمانگر میرے آقا ابلیس کو دیا جائے اور وہ اُسکا تا ابد بادشاہ ہو چنانچہ قعر جہنم کے خالی شکم اور منہہ نے ایسی اور بلند اور مہیب آواز کھینچی کیونکہ اس جگہہ کا یہی تو حال ہے کہ اُسکے پاس کا پہاڑ ایسا ہل اُٹھا گویا کہ وہ پاش پاش ہو جایا چاہتا تھا ❊

جب وہ اُس خط کو پڑھکر اُسکا مضمون دریافت کر چکے تب آپسمیں مشورت کرنے لگے کہ اُسکا کیا جواب دیں چنانچہ لوسیفر نامے نے پہلے اس مقدمہ میں یہہ کہا ❊

اغلب ہے کہ آتمانگر میں کے ابلیسیوں کی پہلی تدبیر کامیاب ہو اور ہیش جائے یعنے وہ حتی المقدور آتمانگر کو زیادہ تر لوچ اور ناپاک کر ڈالینگے روح کے تباہ کرنے کی اِس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے۔ ہمارا قدیم دوست بلعام پر ہوں گذرے کہ اسی راہ گیا اور کامیاب ہوا چنانچہ چاہئے کہ

گنتی ۳۱ باب ۱۶ آیت - مکاشفات ۲ باب ۱۴ آیت -

یہہ ہمارے لئے ایک مقولہ قائم ہو اور ابلیسیوں کیواسطے پُشت در پُشت کے لئے ایک عام قانون ہو جائے کیونکہ بجز فضل کے کوئی چیز اسپر غالب نہیں سکتی جس میں مجھے اُمید ہے کہ آتمانگر مطلق شراکت نہیں رکھتا۔ لیکن آیا ہمارا اُن پر بازار کے روز جاکے گرتا اسلئے کہ وہ کام میں اُلجھے ہوئے ہونگے مناسب ہوگا یا نہیں چاہئے کہ ہم اسبات کو اچھی طرح سے سوچ لیں کیونکہ ہماری ساری کوششیں اسی پر موقوف ہیں اگر ہم اپنے کام کے لئے خوب مکان ...ور وقت مقرر نہ کریں تو کیا عجب ہے کہ ہماری تدبیر تمام ابتر ہو جائے۔

ہمارے ابلیسی دوست کہتے ہیں کہ بازار کا روز سب سے بہتر ہے کیونکہ اُسوقت آتماگر نہایت مشغول رہیگا اور اُسکو اتفاقی حملہ کا کمتر خیال رہیگا لیکن اگر وہ اپنے پہرے ایسے دنوں میں دو چند کردیں تو کیسا ہو اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت اور عقل دونوں کو چاہئے کہ اُن کو یہہ کام کرنا سکھلائے) اور اگر وہ عند الحاجت بازار کے روزوں میں اسطرح کے پہرے قایم کریں تو پھر کیسی ہے بلکہ اگر بازاری ہمیشہ ایسے دنوں ہتھیار لگائے ہوئے پائے جائیں تو کیا کیا جائے ایسی حالتوں میں ای میرے آقا تو آپ اپنی کوششوں میں ناامید ہو سکتے ہیں اور آپ ہمارے اُن دوستوں کو جو اُس بستی کے اندر ہیں یقینی بربادی کے بڑے سخت خطرہ میں مبتلا کر دینگے ÷

تب بزرگ بعلزبوب نے کہا کہ ہمارے خداوند کی باتوں میں کچھہ گنجایش تو ہے لیکن اُن کا قیاس صادق آئے یا نہ بھی آئے۔ میرے خداوند نے اُس کی نسبت تو ایسا نہیں کہا کہ وہ ایسی بات ہے جس سے ہمیں خواہ نخواہ گریز کرنا لازم نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اُس نے یہہ بات صرف اِسلئے کہی تاکہ چھان کی جائے۔ لہذا اگر ہو سکے تو ہم کو یہہ بات سمجھنا لازم ہے کہ آیا آتماگر کو اُسکی اپنی تباہ حالت اور اُسکے برعکس ہمارے ارادوں کا علم اور واقفیت حاصل ہے یا نہیں جسکے سبب سے اُن کے دل میں اپنے پھاٹکوں پر پہرے اور چوکی بٹھانے اور بازار کے روز انہیں دو چند زیادہ کرنے کی رغبت دلائے۔ پر اگر دریافت کرنے

سے یہہ معلوم ہو سکے کہ وہ غافل ہیں تو ہمارے مطلب کے لئے کوئی دن کیوں نہ ہو کفایت کریگا لیکن بازار کا روز سب سے بہتر ہوگا ÷

اِسپر ابلیس نے کہا کہ ہم اِس بات کو معلوم کیونکر کریں تب ایک نے جواب دیا کہ میاں پلید نامے سے اِسکا حال دریافت کیجئے چنانچہ اُسکو طلب کرکے اُس سے یہہ سوال کیا اور اُس نے اُسکا یہہ جواب دیا ÷

پلید۔ میرے خداوندو جہانتک مجھہ کو اُسکا حال معلوم ہے میں جانتا ہوں کہ آتماگر کی بستی کا سردست یہہ حال ہے کہ اُن کا ایمان اور اُن کی محبت زایل ہو گئی ہے اُن کے شہزادہ عمانوئیل نے اُنہیں اپنی پیٹھہ دکھلائی ہے اُنہوں نے اُسے پھر لانے کے لئے بار ہا درخواستیں کی ہیں لیکن وہ اُنکی التماس کے جواب دینے میں جلدی نہیں کرتا نہ اُن کے درمیان کچھہ زیادہ درستگی ہے ÷

ابلیس۔ میں اِسبات سے خوش ہوں کہ وہ درستگی کی نسبت ایسے سست ہیں لیکن مجھے اُن کے درخواست کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اُنکی ڈھلنگی اِسبات کی علامت ہے کہ جو کام وہ کرتے ہیں اُسکو دل ہی کے ساتھہ نہیں کرتے اور جو کام بیدلی سے کیا جاتا ہے اُس سے کچھہ حاصل نہیں لیکن ای میرے سردارو آیندہ چلو میں اور زیادہ آپ کا دل نہ بہکاونگا ÷

بعلزبوب۔ اگر آتماگر کا یہہ حال ہو جیسا کہ میاں پلید نے بیان کیا ہے تو حملہ کرنے کے لئے ایک دن مقرر کرنا کچھہ حقیقت نہیں رکھتا نہ اُنکی دعاؤں سے اُنکا مطلب نکل سکتا ہے نہ اُن کی طاقت اُنکے کچھہ کام آسکتی ہے ÷

اِکتیسواں باب

ابلیس کا اپنے سرداروں سے اور زیادہ مشورہ کرنا اور اُسکا اُن ابلیسوں کے پاس جو آتمانگر میں تھے اُس کی تباہی اور بربادی کی نسبت نامہ بھیجنا۔

جب بعلزبوب اپنی سخن سازی ختم کر چکا تب ابلیون یعنے بلا کو نامے نے شروع کیا اور یوں بولا کہ اِس مقدمہ میں میری رائے یہہ ہی کہ ہم آہستہ آہستہ اپنا اپنا کام کر چلیں اور کسی کام میں اتاولی نہ کریں۔ ہمارے دوست جو آتمانگر میں ہیں وہ اُن کو گناہ میں زیادہ تر مبتلا کر کے ناپاک اور نجس بناتے جائیں اِسلئے کہ آتمانگر کو کھا جانے کے لئے گناہ کے برابر کوئی دوسری چیز نہیں ہی اگر یہہ ہو سکے اور تاثیر کر جائے تو وہ خود بخود جو کسی درخواست کرنے اور ایسے کاموں کے کرنے سے جو اُس کی حفاظت اور سلامتی کا میلان رکھتی ہو کنارہ کش ہو جائیگا اسلئے کہ وہ عمانوئیل کو بھول جائیگا وہ اُس کی صحبت کی تمنا نہ رکھیگا اور اگر وہ اِسطور پر زندگی بسر کرنے لگے تو اُسکا شہزادہ اُسکے پاس لوٹ آنے میں جلدی نکریگا۔ ہمارے معتمد دوست میاں حفظ جسمانی نے اپنے ایک حیلہ سے اُسے بستی سے خارج کر دیا اور کیوں خداوند لالچ اور بدمست اپنے کردار کے وسیلہ سے اُسکو بستی کے باہر بند روکے رہ سکینگے۔ اور میں تم کو یہہ بھی بتلاتا ہوں دینا اِسلئے کہ تم اُس سے واقف نہیں ہو کہ اگر دو یا تین ابلیسی آتمانگر میں جگہہ پا جائیں تو وہ

عمانوئیل کو اُن سے الگ رکھنے اور اُس بستی کو تمہارا اپنا بنانے کے لئے اتنا کچھہ کر سکینگے کہ ایک تمن کی فوج اگر ہمارے پاس سے اُسکے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجی جائے تو وہ بھی اُتنا نہ کر سکیگی۔ چنانچہ آتمانگر کے اندر ہمارے دوستوں نے جو پہلی تدبیر اُس میں شروع کی ہو چاہیے کہ حتی المقدور جیترائی اور حیلہ بازی سے قایم رکھی جائے اور کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں اور اور آدمیوں کو اپنے اپنے درمیان میں سے شہر میں نوکری کی تلاش میں روانہ کرتے رہیں اور تب شاید ہم اُن سے لڑائی بھپا کرنے کے خرچ سے بچ جائینگے۔ یہہ بالفرض اگر اُسکا کرنا ضرور بھی ہو تو وہ جتنا زیادہ گناہ آلودہ ہونگے اُتنا ہی زیادہ وہ ہماری مخالفت کرنے میں عاجز ہونگے اور تب ہم زیادہ تر آسانی سے اُنپر غالب آسکینگے۔ علاوہ اِسکے فرض کرو اور اِس سے بدتر خیال اور کیا آسکتا ہی کہ عمانوئیل اُن کے درمیان پھر آئے تو کیوں ویسے ہی یا اُسی قسم کے وسیلوں سے وہ پھر وہاں سے نہ نکل بھاگیگا۔ بلکہ اُن کے اُسی گناہ میں پھر مبتلا ہونے کے باعث سے جسکے سبب سے وہ پہلے ایک مدت کے لئے اُن کے پاس سے چلا گیا کیوں اُن کے درمیان میں سے تا ابد چلا نہ جا سکیگا۔ اور اگر یہہ بات وقوع میں آئے تو اُسکے ہمراہ اُسکے دیوار شکن ہتھیار اُسکے فلاخن اُسکے سردار اور اُسکے سپاہی سب کے سب رخصت ہو جائینگے اور وہ آتمانگر کو برہنہ اور ننگا چھوڑ جائیگا۔ بلکہ جبکہ یہہ بستی دیکھیگی کہ میرے شہزادہ نے مجھے بالکل بھلا دیا تو کیا وہ خود بخود اپنے پھاٹک آپ کے لئے نہ کھول دیگی اور آپ کی اگلے وقتوں کی مانند خاطرداری نکریگی

لیکن یہہ سب رفتہ رفتہ ہونا چاہیئے اِتنا بڑا کام تھوڑے دنوں کے عرصہ میں پورا نہ ہو سکیگا ۞

جونہیں پولیئن بیٹے ہلاکو نے اپنی باتیں ختم کیں وونہیں ابلیس نے اپنا بغض اُنڈیلنا اور اپنے مقدمہ کی پیشی کرنی شروع کی اور یوں متکلم ہوا کہ ای میرے خداوندو اور گھر کے صاحب اقتدار و میرے حقیقی اور معتمد دوستو میں نے بے صبری کے ساتھ جیسا کہ مجھے شایاں ہی تمہارا لمبا چوڑا داستان سُن لیا۔ لیکن میرا ہیبت ناک گھر اور میری خالی توند میری آتمانگر کی مشہور بستی کو پھر حاصل کرنے کے لئے ایسی تڑپ رہی ہی کہ جو ہو سو ہو مجھہ میں ان دیرپا تدبیروں کی انتظاری کی تاب باقی نہیں ہی۔ میں اب بے صبر ہو کے بہر حال یہہ کوشش کرونگا کہ آتمانگر کے جسم و روح دونوں سے اپنے ناآسودہ شکم کو بھر دوں۔ چنانچہ میں اب آتمانگر کی بستی کو پھر حاصل کرنے جاتا ہوں لہذا تم اپنے سر اور دل اور مدد سے مجھے سرفراز کرو ۞

جب اُس گڑھے کے خداوندوں اور شہزادوں نے دیکھا کہ ابلیس آتمانگر کی آفت رسیدہ بستی کو نگل جانے کے اِشتیاق میں جل رہا ہی تو اُنہوں نے اعتراض کرنا موقوف کیا اور اپنے مقدور بھر اُس کی امداد پر راضی ہوئے ہر چند کہ اگر وہ ہلاکو ناتے کی صلاح لیتے تو اغلب تھا کہ وہ آتمانگر کی بستی کو نہایت ہی خوفناک طور پر پریشانی میں مبتلا کرتے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ راضی تھے کہ حتی المقدور اُس کی مدد کریں اور وجہ اس کی یہہ تھی کہ اُن کو اسباب کا علم نہ تھا کہ جب ہم الگ الگ لڑائی میں مشغول ہونگے تو ہم کو بھی اُس سے مدد لینے کی کہاں تک ضرورت پڑیگی،

جیسا کہ اب اُسکو ضرورت ہی۔ چنانچہ وہ اُس دوسری گذارش کی نسبت آپس میں بات چیت کرنے لگے یعنے کہ کیسے اور کتنے سپاہی کے ہمراہ ابلیس آتمانگر پر قبضہ کرنے کے لئے جائیگا اور بعد کچھہ حجت کے وہ بات ٹھہری جیسا کہ ابلیسیوں نے اپنے خط میں گذارش کی تھی کہ اس مہم کے لئے شکیوں کی ایک زبردست فوج کے سوا کوئی دوسرا لشکر کارگر نہ ہوگا ۞

لہذا وہ اسی بات پر قوی ہوئے کہ آتمانگر کے مقابلہ میں تنومند شکیوں کی ایک فوج بھیجنا چاہیئے۔ اِس فوج کا شمار بیس اور تیس ہزار کے اندر اندر تھا۔ الغرض اُن قوی اور زبردست خداوندوں کی مجلس کا مشورہ یوں ٹھہرا کہ ابلیس فوراً شکیوں کی زمین میں جو جہنم پھاٹک کے پہاڑی کی سرحد پر ہی آتمانگر کی آفت زدہ بستی سے لڑنے کے لئے سپاہی بھرتی کرنے کی نیت سے آپ طنبور بجوائیں۔ یہہ بھی طی ہوا کہ یہہ خداوندان خود اس لڑائی میں اُس کی مدد کریں اور کہ اس غرض سے وہ اُس کی فوج کے سردار ہو کر اُن کا انتظام اختیار کریں۔ سو اُنہوں نے اُن ابلیسیوں کے پاس جو آتمانگر میں دبکے دبکائے پڑے تھے اور میاں پلید کے لوٹ آنے کی انتظاری کر رہے تھے ایک خط لکھکر بھیجدیا تاکہ اُنکو اسباب کی اطلاع دیں کہ ہم لوگوں نے کیا کیا تدبیریں سوچیں اور کہاں تک ارادے کئے ہیں اُس خط کا مضمون یہہ ہی ۞

جہنم کے تاریک اور خوفناک چاہ زندان میں سے ابلیس اور تاریکی کے اور سرداروں کی طرف سے اُن معتمد لوگوں کو جو آتمانگر کی دیواروں میں ہو اُنکے

گرد رہتے اور آتما نگر کی بستی کے برعکس اپنے قاتل اور زہر آلودہ ارادوں کی نسبت ہمارے نہایت شیطانی جواب کے منتظر ہیں اسلام ٭

ای ہمارے متوطن لوگو جن پر ہم ہر روز فخر کرتے ہیں اور جنکے کاموں سے ہم سال بھر برابر بہت ہی خوشی حاصل کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے معتمد اور نہایت ہی عزیز بڑے میاں پلید نامے کے ہاتھ آپ کا مبارک بیعنے معزز نامہ پایا۔ واضح ہو کہ جب ہم نے اُسے کھولا اور اسکا مدعا معلوم کیا تو ہمارے منہہ کیلئے کھوکھلے شکم مقام نے جتایا کہ ہم ہیں مارے خوشی کے ایسی ہیبت ناک اور چیخ مار نیوالی آواز دی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہاڑ جو جہنم پہاڑ تک پہاڑی کے ارد گرد ہیں اُسکی آواز سے چور چور ہو کے گر پڑا چاہتے ہیں اور یہہ بات ہم آپکے حیرت افزا یادگار کے لئے لکھتے ہیں ٭

ہم آپ کی وفاداری اور آپ کی اُس چترائی کی بزرگی کی جو آپکی کھوپڑیوں سے آتما نگر کی بستی کے مقابل میں ہماری خدمت کی نسبت صادر ہوئے ہیں تعریف کرنے سے بھی باز رہ نہیں سکتے۔ اِسلیئے کہ آپ نے اُن باغی لوگونکی نسبت ہمارے عمل کرنے کے لئے ایسی عمدہ تدبیر نکالی ہے کہ جہنم کے سارے عقلمند اس سے بہتر و موثر تدبیر نہ سوچ سکتے تھے۔ لہذا جب سے آپ کا پچھلا خط آیا اور ہم نے اُسکا مطالعہ کیا تو اُس کی گذارشوں کو منظور کرکے اُسکی تعریف کرنے کے سوا اور کچھہ نہ کر سکے ٭

بلکہ آپ کی چترائی کی بھید دانش میں آپ کو اشتعال دینے کے لئے ہم

آپ کے تئیں اِس بات سے آگاہ کرتے ہیں کہ اس مقام پر کے ہمارے شہزادوں اور خداوندوں نے جمع ہو کر بھری مجلس میں تمہاری تدبیروں کی نسبت خوب خوب مباحثہ کئے لیکن تمہاری اِن تدبیروں سے بڑھکر اور اُنہیں کے قول کے مطابق اِن سے زیادہ تر قابل اور صائب تدبیر آتما نگر کی باغی بستی پر اچانک آ کر گرنے اسکے لے لینے اور اُسے اپنا بنا لینے کی نسبت اُن کی دانشمندی سے ہرگز صادر نہ ہو سکی ٭

الغرض جتنی باتیں کہ تمہارے خط کے برعکس کہی گئی تھیں سو سب کی سب خود بخود چٹ پٹ پڑ گئیں اور شہزادہ ابلیس نے تمہاری ہی تدبیر منظور کی بلکہ اُس کا منہہ کھلا غار اور منہہ باقی ہوئی تو ندمیں تمہارے ایجادوں کے عمل میں لانے کے لئے ایک آگ سی لگ گئی ٭

چنانچہ واضح ہو کہ ہمارا تُند رو و بے رحم ابلیس تمہاری امداد اور آتما نگر کی باغی بستی کے تباہ کرنے کے لئے بیس ہزار شکیوں کی فوج سے زیادہ اُن لوگوں پر چڑھائی کرنے کے لئے بھیجا چاہتا ہے۔ یہہ سب تن توش والے اور دلیر آدمی ہیں جو مدت سے لڑائی میں منجھ رہے ہیں اور اِس جہت سے طنبور کی آواز کے سامنے ٹھہر سکتے ہیں۔ وہ اپنا یہہ سارا کام حتی المقدور بڑی ہی عجلت کے ساتھ کر رہا ہے کیونکہ وہ بدل و جان اُس میں مشغول ہے۔ لہذا ہماری یہہ تمنا ہے کہ جیسا آپ ابتک ہم سے ملے رہے اور ہمیں ابتک صلاحیں اور اِشتعالہ دیتے آئے ہیں اُسی طرح سے آپ ہمارے اِرادوں کو اب بھی پورا کرنے کی فکر میں لگے رہینگے

اور اُس سے تمہارا نقصان نہ ہوگا بلکہ تم کو فایدہ ہی ہوگا ہاں ہماری منشا یہہ ہو کہ ہم آپ لوگوں کے تئیں آتمانگر میں سرداری کا عہدہ دیں ❊

ایک بات اور ہو جسکا کہ ذکر کرنا مناسب ہو یعنے کہ ہمارے ساتھیوں کی یہہ خواہش ہو کہ آپ میں کا ہر ایک آدمی جتنے آتمانگر میں ہیں اپنی اپنی طاقت چترائی اور حکمت معہ فریب دمیناوی ترغیبوں کے استعمال میں لاکر آتمانگر کو زیادہ تر گناہ اور شرارت میں مبتلا کرے حتی گناہ کامل ہو جائے اور موت کو پیدا کرے ❊

کیونکہ ہم لوگوں نے یہہ نتیجہ نکالا ہو کہ آتمانگر بستی جسقدر زیادہ پوچ گناہ آلودہ اور بدمست ہو جائیگا اُسی قدر عمانوئیل اُن کی مدد کے لئے اُن کے پاس آنے سے خواہ خود خواہ اور کسی طرح کی استمداد سے کنارہ کشی کریگا ہاں جتنا وہ زیادہ تر گناہ آلودہ اور کمزور رہیگا اُتنا ہی وہ ہم سے مقابلہ کرنے میں جبکہ ہم اُنہیں نگل جانے کے لئے اُنپر حملہ کرینگے قاصر ہوگا - ہاں اُسکے وسیلے سے شاید کہ اُنکا بزرگ القادر خود اپنی حفاظت اُن سے کھینچ لیگا بلکہ شاید وہ اپنے سرداروں اور سپاہیوں اپنے فلاخن اور دیوار شکن ہتھیاروں کو منگوا بھیجے اُنہیں ننگا اور برہنہ چھوڑ جائیگا اور تب آتمانگر خود بخود ہمارے لئے اپنے پھاٹک کھولدیگا - اور وہ مثل انجیر کے کھانیوالے کے منہہ میں از خود ٹپک پڑینگے اور تب ہم بلا شک اُسپر آسانی سے گرینگے اور اُسے مغلوب کر لینگے ❊

ہم نے آتمانگر پر آنے کے لئے ابھی تک کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہو اگرچہ ہم

میں سے بعضوں کا تمہاری مانند یہہ خیال ہو کہ کوئی بازار کا دن یا کوئی رات کی بازار فی الحقیقت بہتر ہوگی ❊

تاہم آپ طیار رہیں اور جب ہمارے طنبوروں کی گڑگڑاہٹ باہر سُن پڑے تو آپ اندر سے نہایت ہی ہیبت ناک پریشانی برپا کر دیں [۲ پطرس ۲ باب ۱۸ آیت -]

اسطرح سے آتمانگر بے شک آگے اور پیچھے سے بھی گھبراہٹ میں پڑیگا اور نہ جان سکیگا کہ مدد کے لئے کس طرف رجوع کرنا مناسب ہوگا - میرے خداوند لوسیفر - میرے خداوند بعلزبوب - میرے خداوند ہلاکو - اور میرے خداوند لجیون معہ باقی سرداروں کے اور خود ہمارے خداوند ابلیس آپ لوگوں کو سلام کہتے ہیں اور ہمیں یہہ اُمید ہو کہ جیسا ہم فی الحال اپنے کاموں کا پھل حاصل کرتے ہیں - ویسا ہی آپ بھی اپنے کاموں اور تدبیروں کا ایسا ہی ثمرہ اور اُس میں اُسی قدر اقبالمندی حاصل کرینگے ❊

ہم اپنے خوفناک گڑھے کی ہیبت ناک سرحدوں میں سے معہ اپنے ہتھیار لجیونگے آپ کو سلام کہتے ہیں اُسی طرح ہم یہہ چاہتے ہیں کہ آپ بھی جہنمی اقبالمندی حاصل کریں - مرسلہ خط بذا بدست میاں پلید ❊

تب میاں پلید اُس ہیبت ناک گڑھے میں سے اُن ابلیسیونکے پاس جو آتمانگر کی بستی میں رہتے تھے اپنا پیغام لیکر لوٹنے کو مستعد ہوئے - چنانچہ وہ اُس گہرائی میں سیڑھی کے رستے چڑھکے اُس کوہ کے منہہ پر آیا جہاں سر نرشن

بیٹھا تھا۔ جب اُن دونوں کی نگاہیں دوبدو ہوئیں تو سیر بیرُس نے پوچھا کہ آتمانگر کے حق میں اور اُسکے برعکس نیچے کیا کیفیت گذری ✤

پلید۔ وہاں سب کچھ ہماری اُمید کے موافق ہوا۔ جو خط میں لیکے آیا تھا اُسکو اُن لوگوں نے بہت پسند کیا اور سارے خداوندوں کو خوش آیا اور میں ابلیسیوں کو اِس کی اِطلاع دینے لوٹا جاتا ہوں اُسکا جواب میرے سینہ میں یہہ رکھا ہی جس سے مجھے یقین ہی کہ میرے آقا جنہوں نے مجھے بھیجا ہی بہت خوش ہونگے اِسلئے کہ اُسکا مضمون اُن کے ارادوں کو حد درجہ تک عمل میں لانے کے لئے ترغیب دیتا ہی اور تاکہ وہ طیار رہیں کہ جب میرا خداوند ابلیس آتمانگر کی مشہور بستی کا محاصرہ کرے وہ اندر سے اُن پر گریں ✤

پلید۔ اور کیا صاحب اور وہ اِس محاربہ میں اپنی خدمت کے لئے بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ زبردست شکّیوں کی فوج جنگ آزمودہ چیدہ لوگ لیکے جائینگے ✤

تب سیر بیرُس نے خوش ہوکر کہا کیا آتمانگر کی مصیبت زدہ بستی پر چڑھائی کرنے کے لئے ایسی بڑی طیاری ہو رہی ہی کاش کہ میں بھی اُن میں سے ایک بازار کا سردار مقرر ہوتا تاکہ میں بھی آتمانگر کی مشہور بستی پر اپنی بہادری دکھلاتا ✤

پلید۔ شاید تمہاری خواہش بر آئے تم تو خوب تن توش رکھتے ہو اور میرا خداوند اپنے ساتھ دلیر اور تازہ و توانا لوگ لیجائیگا لیکن میرا کام مجھ سے جلدی طلب کرتا ہی ✤

سچ تو کہتے ہو سو جاؤ بھائی اِس جگہہ کی سخت تر شرارت کو لیکر آتمانگر میں

جلد جا رہو اور جب تم ضرر تامے کے مکان پر پہنچو جہاں کہ ابلیسی بندشیں باندھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اُن لوگوں سے یہہ کہدینا کہ سیر بیرُس تمہاری خدمت کرنے کے لئے مستعد ہی اور کہ اگر وہ سکیگا تو وہ فوج کے ہمراہ آتمانگر کی مشہور بستی پر چڑھ آئیگا ✤

پلید۔ میں تمہارا یہہ پیغام دونگا اور مجھے یقین ہی کہ میرے خداوند جو کہ اُس بستی میں ہیں اِس بات کے سُننے اور تمہارے دیکھنے سے بھی خوش ہونگے ✤

چنانچہ اِس طرح کی اور تھوڑی بہت باتیں کرکرہ کے میاں پلید نامے اپنے دوست سیر بیرُس سے رخصت ہوئے اور سیر بیرُس نے پھر ہزاروں جہنمی آفرین کے ساتھ اُسکو جلد اپنے آقاؤں کے پاس جانے کے لئے روانہ کر دیا۔ اِس پر سیر بیرُس نے تعظیم بجا لاکر دوڑنے کے لئے اپنی ایڑیاں سمیٹنی شروع کیں ✤

اِسطرح پر وہ لوٹ کر آتمانگر میں آیا اور آگے کی مانند میاں ضرر تامے کے مکان پر آکے کیا دیکھتا ہی کہ سارے ابلیسی وہاں جمع ہوکر اُسکے لوٹ آنے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب وہ اُن کے آگے آیا تو اُس نے وہ خط اُنکے ہاتھ دھرا اور یہہ کہا کہ آتمانگر کی بستی کے حقیقی ابلیسیوں کو میرے خداوندوں یعنے اُس کھوہ کے بزرگ اور زبردست صاحب اقتدار و اختیار لوگوں نے غار جہنم کی بےحد سے سلام کہلا بھیجا ہی۔ علاوہ اِسکے وہ آپ لوگونکی بڑی خدمت و اعلیٰ کوششوں اور دلیر کاموں کے باعث سے جس میں آپ نے آتمانگر کی

مشہور بستی کو ہمارے شہزادہ ابلیس کو پھر سونپ دینے کے لئے ہاتھہ لگا یا ہی آپ کو ہمیشہ بہت مناسب دعائیں دیا کرتے ہیں ✣

لہذا آتمانگر کی آفت رسیدہ بستی کی سردست یہہ حالت ہو رہی تھی اُسنے اپنے شہزادہ کو ناراض کیا تھا سو وہ بھی چل دیا تھا اُسنے اپنی بیوقوفی سے جہنم کے صاحب اختیاروں کو اُسکایا تھا کہ وہ اُنکو اُسکی کامل تباہی کے خواہاں ہیں ✣

سچ ہی کہ آتمانگر کی بستی کے لوگ اپنے گناہ سے کسی قدر واقف کار ہو گئے تھے لیکن ابلیسی اُن کے شکم کے اندر گھس رہے تھے وہ پکارتے تھے لیکن عمانوئیل چلا گیا تھا اور اُن کی فریادیں ابتک اُسکو پھیر نہ لا سکی تھیں سوا اسکے اُسکو یہہ بھی نہ معلوم تھا کہ آیا وہ کبھی پھر اپنی آتمانگر میں لوٹیگا یا نہیں وہ اپنے دشمن کی طاقت اور دلدہی سے بھی آگاہ نہ تھے نہ اُن کو اُسکا علم تھا کہ وہ کہاں تک مستعد تھے کہ اپنی اُن جہنمی بندشوں کو عمل میں لائیں جو کہ اُن لوگوں نے اُس کی ضد میں کر رکھی تھیں ✣

وہ شہزادہ کے پاس درخواست پر درخواست بھیجتے گئے لیکن وہ اُنکے جواب میں خاموش ہی رہا وہ تجدد سے غافل ہی رہے اور یہہ ابلیس کی مرضی کی مانند تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بدی کو اپنے دل میں قایم رکھیں تو اُنکا بادشاہ اُن کی دعائیں نہ سُنیگا چنانچہ وہ زیادہ تر کمزور ہی ہوتے گئے اور اس چیز کی مانند ہو گئے جو بگولے کے سامھنے ٹکراتی پھرے وہ مدد کے لئے اپنے بادشاہ کو پکارتے رہے پر ابلیسیوں کو بھی اپنے سینے میں جگہہ دیتے تھے سو بادشاہ

اُن کے لئے کیا کر سکتا تھا اب آتمانگر میں آمیزش معلوم ہوتی تھی ابلیسی اور آتمانگر والے سڑکوں میں ملے جلے گھومتے پھرتے تھے ۔ بلکہ وہ اپنی سلامتی ڈھونڈھنے لگے تھے کیونکہ اُنھوں نے یہہ سوچ لیا تھا کہ مرض تو آتمانگر میں مہلک ہو رہا ہی اُن سے اُلجھنا بیفایدہ ہی علاوہ اِسکے آتمانگر کی کمزوری اُنکے دشمن کی طاقت تھی اور آتمانگر کے گناہ ابلیسیوں کے لئے فایدہ مند موقع تھے ۔ آتمانگر کے دشمن اُس بستی پر قابض ہونے کے لئے آپس میں وعدہ کرنے لگے اب آتمانگر والوں اور ابلیسیوں کے درمیان کچھہ فرق نہ رہ گیا دونوں آتمانگر کے مالک معلوم ہوتے تھے ہاں ابلیسی بڑھتے اور ترقی کرتے گئے پر آتمانگر کی بستی والے گھٹتے ہی جاتے تھے مرد عورت اور لڑکے ملکر گیارہ ہزار آدمیوں سے زیادہ آتمانگر میں بیماری سے مر گئے ✣

بتیسواں باب

میاں جستجو نامے کے وسیلہ سے آتمانگر کی تباہی کی

نسبت ابلیسیوں کی فطرتوں کی خبر پہنچانا اور بستی والوں

کا ابلیسیوں کی ہلاکت کی فکر میں لگنا ۔

لیکن القادر کی مرضی کے مطابق وہاں ایک شخص میاں جستجو نامے تھا اور وہ آتمانگر سے بڑی اُلفت رکھتا تھا ۔ اِس شخص کی یہہ عادت تھی کہ آتمانگر

میں گھُوما پھرا کرتا تھا تاکہ دیکھے اور سُنے کہ آتمانگر کی مخالفت میں کس وقت اور کیا کیا منصوبے ہوتے ہیں۔ وجہ اِس کی یہہ تھی کہ یہہ شخص بڑا غیرتمند تھا اور اُسکو اِس بات کا خوف تھا کہ یہہ آتمانگر پر کسی نہ کسی وقت میں یا تو اِبلیسیوں سے یا کسی باہری طاقت سے آفت ضرور برپا ہوگی۔ اب ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز جب میاں جستجو اِدھر اُدھر باتیں سُنتے پھرتے تھے وہ ایک جگہہ پر آئے جس کو بورج پہاڑی کہتے تھے اور یہاں پر اِبلیسی جمع ہونے کی عادت رکھتے تھے چنانچہ پھُسپھُساہٹ کی آواز سُنکے (کیونکہ یہہ رات کا وقت تھا) وہ چپ چاپ سُننے کے لئے ایک کنارے دبک رہے اور اُن کو اُس گھر کے کونے پر (کیونکہ وہاں ایک مکان تھا) بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُس نے ایک کو بڑی دلجمعی کے ساتھ یہہ کہتے سُنا کہ دیکھو تو سہی اِبلیس تھوڑے عرصہ میں آتمانگر پر پھر قابض ہوا چاہتا ہی اور اِبلیسیوں کا یہہ ارادہ ہی کہ اُس وقت اِس شہر کے سارے باشندوں کو تہ تیغ کردیں اور بادشاہی کپتانوں کو قتل و ہلاک کر کے اُن کے کُل سپاہیوں کو بستی کے اندر سے نکال دینگے۔ سوا اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ میں یہہ بھی جانتا ہوں کہ بیس ہزار سے زیادہ جنگی آدمی اِس کام کے انجام دینے کے لئے اِبلیس نے طیار کر رکھے ہیں اور چند ہی مہینے کے عرصہ میں تو وہ اِس فوج کو دیکھہ بھی لیتے ہیں ✣

جب میاں جستجو نے یہہ قصہ سُن لیا اُس نے فوراً اُسکو حق سمجھہ لیا لہٰذا وہ فوراً خداوند ناظم کے مکان پر گیا اور اُس کو اِس ماجرے سے آگاہ کیا اور

اُس نے واعظ کو چیک کو بُلا کر کل سرگذشت اُس سے کہہ سُنائی اور اُس نے اِس خطرہ کی خبر کو تمام بستی میں پھیلا دیا اِسلئے کہ وہی آتمانگر میں اِسوقت خاص واعظ تھا کیونکہ ہنوز خداوند مُنشی بیقرار ہی تھا۔ اور اِس واعظ کو چیک نے اِس خطرہ کی خبر کو بستی کے اندر اِسطرح پر مشتہر کیا کہ اُسکے سُنتے ہی اُس نے درس کے لئے گھنٹہ بجوایا چنانچہ جب لوگ اکٹھے ہوئے اُس نے اُن کو بیدار ہونے کے لئے ایک مختصر سی نصیحت کی اور میاں جستجو کی خبر کو اُس بات کی بنیاد قایم کی کیونکہ اُس نے کہا کہ آتمانگر کے برعکس ایک خوفناک بندش باندھی گئی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہم سب ایک ہی دن میں قتل کئے جائیں اور اِس قصہ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ میاں جستجو اِسکا بانی ہی میاں جستجو ہمیشہ آتمانگر سے محبت رکھتے آئے ہیں وہ بڑے پرہیزگار اور دوراندیش آدمی ہیں وہ نہ بکوادی آدمی ہیں نہ جھوٹھی خبریں اُڑانے کی عادت رکھتے ہیں لیکن باتوں کی تہہ تک پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں اور کسی خبر کا تذکرہ نہیں کرتے بجز اُسکے جو کہ نہایت ہی مستحکم دلیلوں سے مثبت ہو ✣

میں اُن کو بُلا لیتا ہوں اور تم خود اُنہیں ہی کی زبانی سُن لو چنانچہ وہ بُلائے گئے اور اُس نے آکر اپنا قصہ ایسا ٹھیک ٹھیک بیان کیا اور اُسکی سچائی کو ایسی واضح دلیلوں سے ثابت کیا کہ آتمانگر کو اُس کی باتوں کی صداقت میں مطلق شک نہ رہ گیا۔ واعظ نے بھی اُس کی تشفی کر کے کہا کہ اے صاحبو اِس بات کا یقین عقل سے بعید بات نہیں ہی اِسلئے کہ ہم نے القادر کو غصہ دلایا ہی اور گناہ کر کے عمانوئیل کو بستی سے جُدا کروا دیا ہی ہم نے اِبلیسیوں سے بہت

خط کتابت رکھی ہی اور اپنی اگلی مہربانیوں کو فراموش کر دیا ہی چنانچہ اگر دشمن بھیتر اور باہر سے ہماری تباہی اور بربادی کے لئے منصوبہ اور مشورہ باندھیں تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہی اور اس کام کے لئے انجام دینے کے لئے اسوقت سے بہتر اور کونسا وقت ہو سکتا ہی۔ بستی میں اب بیماری پھیل رہی ہی اور ہم اسی کے سبب سے کمزور ہو رہے ہیں۔ بہت سے نیک خواہ لوگ مر گئے اور ابلیسی فی الحال زور پکڑتے جاتے ہیں ۞

علاوہ اسکے ہم نے اس نیک راست گو شخص سے یہہ اشارہ بھی پایا ہی کہ اس نے سن لیا تھا کہ ابلیس اور ابلیسیوں کے درمیان ہماری ہلاکت کی نسبت کئی ایک خط آئے گئے ہیں۔ جب آتمانگر نے یہہ سب سن لیا اور اس میں رد و بدل نہ کر سکے تو وہ بآواز بلند رونے لگے میاں جستجو نے بھی بستی والوں کے روبرو واعظ کو جاک کی باتوں کو ثابت کر دیا چنانچہ وہ اپنی نادانی پر از سر نو ماتم کرنے لگے اور القادر اور اسکے بیٹے کے پاس پھر درخواست بھیجنے کی فکر میں ہوئے۔ ان لوگوں نے بھی کپتانوں اور بڑے بڑے کمیدانوں اور آتمانگر کے صاحب جنگ لوگوں کو کام تبلائے اور ان سے منتیں کیں کہ مضبوطی اور دلیری پیدا کرنے کے لئے وسیلے استعمال میں لائیے اور اپنے ساز و سامان درست رکھئے اور خواہ رات ہو خواہ دن ابلیس سے لڑنے کے لئے جو بستی کا محاصرہ کرنے کے لئے آتا ہو طیار رہئے ۞

جب کپتانوں نے یہہ بات سنی تو اس باعث سے کہ وہ آتمانگر سے ہمیشہ

حقیقی الفت رکھتے تھے ان لوگوں نے شمسونوں (یعنے بہادروں) کی مانند اپنے تئیں جھاڑ ڈالا اور صلاح و مشورہ کے لئے جمع ہوئے کہ کس طرح پر ان دھیٹھ اور جہنمی تدبیروں کو فسخ کریں جو ابلیس اور اسکے دوستوں نے آتمانگر کی مریض ضعیف اور لاغر بستی کی نسبت میں سوچ رکھی ہیں۔ چنانچہ وہ ان باتوں پر متفق ہوئے ۞

(۱) کہ آتمانگر کے پھاٹک بند رہیں اور اڑنگوں اور تالوں سے مضبوط کر دیئے جائیں اور سارے آنے جانے والے لوگوں کو پہرے کے سردار خوب جانچ لیا کریں تاکہ ہمارے درمیان میں جتنے ان تدبیروں کے منتظم ہیں آتے جاتے ہوئے گرفتار ہو جائیں اور تاکہ ہم بھی اسباب کو دریافت کر لیں کہ ہمارے درمیان وہ کون ہیں جو ہماری تباہی کی تدبیریں لگے رہتے ہیں ۞

استثنیٰ ۲۰ باب ۱۳ آیت۔

لوقا ۱۴ باب ۳۰ آیت۔

(۲) کہ آتمانگر کی بستی کے اندر ہر قسم کے ابلیسی بخوبی تلاش کئے جائیں اور کہ ہر شخص کا مکان نیچے سے اوپر تک ڈھونڈھ لیا جائے اور یہہ خانہ تلاشی گھر گھر کیجائے تاکہ اگر ممکن ہو تو ان لوگوں کا اور زیادہ حال دریافت کیا جائے جو ان ارادوں میں شراکت رکھتے ہوں ۞

عبرانی ۱۰ باب ۳۵ و ۳۶ آیات۔

(۳) کہ جہاں کہیں یا جسکے ہمراہ کوئی ابلیسی پایا جائے

یرمیاہ ۲ باب ۳۴ آیت اور ۵ باب ۲۶ آیت و حزقیل ۱۶ باب ۵۲ آیت۔

بلکہ وہ بھی جو اُن کو ٹھہرائیں اور پناہ دیں اُن کو علانیہ سزا دی جائے تاکہ وہ شرمندہ اور اَوروں کے لئے عبرت ہوں ٭

(۴) ماسوا ان باتوں کے آتمانگر کی مشہور بستی نے یہہ ارادہ کیا کہ ایک عام روزہ مقرر کیا جائے اور تمام بستی میں ایک دن فروتنی کے لئے مخصوص کیا جائے تاکہ شہزادہ بریت حاصل کرے اور وہ اُس کے حضور میں اور اُسکے باپ القادر کے سامھنے اپنی خطاؤں کے سبب سے اپنے تئیں پست کرے۔ سوا اِسکے یہہ بات بھی ٹھہرائی گئی کہ جتنے آتمانگر والے اُس دن روزہ رکھنے اور گناہوں کے سبب سے فروتنی ظاہر کرنے سے گریز کریں اور اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول اور بستی کی سڑکوں میں گھومتے پھرتے پائے جائیں وہ سب کے سب اِبلیسی سمجھے جائیں اور اپنی شرارت کے سبب سے اِبلیسیوں کی مانند سزا پائیں ٭

یوئیل باب ۲ ۱۳ آیت اور ۱۴ باب ۱۵ و ۱۶ آیت۔

(۵) کہ جتنی جلدی اور سرگرمی سے ممکن ہو وہ اپنے گناہوں کے لئے سرِنو فروتنی اختیار کریں اور القادر کے پاس مدد کے لئے درخواستیں بھیجیں اُنہوں نے یہہ بھی ارادہ کیا کہ بیان جستجو نامے کی ساری باتوں کی اطلاع دربار میں پہنچا دی جائے ٭

یرمیاہ ۲۰ باب ۱۴ آیت۔

(۶) اُنہوں نے یہہ بھی تجویز کی کہ بیان جستجو نامے کو ہماری بستی کی بحالی میں بدل مستعد رہنے کے سبب سے شکرانہ دیا جائے اور از اَںجا کہ اُنکی طبیعت ہماری بھلائی کی اور ہمارے دشمنوں کے اُکھاڑ پھینکنے کی طرف اصل سے راغب ہے

اِس سبب سے اُن کو بستی کی بھلائی کے مقصد سے سارا حال دریافت کرنے کے لئے سپہ سالاری کا عہدہ عنایت کیا جائے ٭

جب بستی کے آدمیوں اور اُن کے سرداروں نے یہہ ارادے گانٹھ لئے تو اُن لوگوں نے اپنے کہنے کے مطابق عمل کیا اُنہوں نے پھاٹک بند کر لئے۔ اِبلیسیوں کی تلاش میں بدل مشغول ہوئے اور جنکو پکڑ پایا اُنکو علانیہ سزا دلوائی اُنہوں نے روزہ رکھے اور شہزادہ سے سرِنو درخواستیں کرنی شروع کیں اور بیان جستجو نامے نے اپنا کام بڑے استقلال اور وفاداری کے ساتھ کرنا شروع کیا وہ اپنے کام میں سارے دل سے لگ گئے اور صرف بستی کے اندر ہی نہیں رہتے بلکہ دیکھنے سُننے اور حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے باہر بھی چلے جایا کرتے تھے ٭

اور بہت دن نہ بیتے تھے کہ اُس نے سفر کی طیاری کی اور جہنم پھاٹک پہاڑی کو شکیوں کے ملک کی طرف چلا جہاں پر اُس نے وہ ساری باتیں سُن لیں جنکا آتمانگر میں چرچا ہوا تھا اور یہہ بھی دریافت کر لیا کہ اِبلیس کچھہ کیا ہی چاہتا ہے سو وہ بڑی جلدی کے ساتھہ لوٹ آیا اور آتمانگر کے کپتانوں اور بزرگوں کو جمع کر کے اُس نے اُن سے کہہ سُنایا کہ میں فلانی جگہہ گیا تھا اور میں نے یہہ یہہ باتیں سُنیں اور دیکھیں۔ خاصکر اُس نے یہہ بات کہی کہ اِبلیس روانہ ہونے ہی پر ہے اور کہ اُس نے ضعیف بے اعتقادی نامے کو جو ایک مرتبہ آتمانگر کے قیدخانہ سے بھاگ نکلا تھا اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا ہے کہ اُسکی

فوج کل شکیوں ہی کی ہے اور وہ شمار میں بیس ہزار سے زیادہ ہیں - علاوہ اسکے
اُس نے یہہ بھی بیان کیا کہ ابلیس کا یہہ ارادہ ہے کہ اپنے ساتھ قعر جہنّم کے
خاص سردار لے آئے اور اپنے شکیوں کے اوپر اُن کو خاص سردار مقرر کرے -
اُس نے یہہ بھی کہا کہ اس میں مطلق شک نہیں ہے کہ اُس سیاہ غار میں سے
اکثر آدمی ابلیس کے ہمراہ بطور کارگذاری کے آئینگے - تاکہ آتمانگر کی بستی سے
اپنے ساتھ ابلیس کی تابعداری اختیار کرائیں ✣

علاوہ ان باتوں کے اُس نے کہا کہ اُن شکیوں کے وسیلہ سے جنکے
درمیان میں گیا تھا میں نے یہہ سُنا کہ ضعیف بے اعتقادی نامے کے
تئیں سپہ سالار بنانے کی یہہ غرض تھی کہ اُسکے برابر ابلیس کی خدمت میں
کوئی وفادار نہ تھا اور اس سبب سے کہ وہ آتمانگر کی بہبودی سے بدل حسد
رکھتا ہے - علاوہ اسکے آتمانگر نے جو اُس کی بےعزتی کی ہے وہ سب اُسکو بخوبی
یاد ہے اور اُسکا یہہ ارادہ ہے کہ اُسکی عوض میں اُن سے اپنا بدلا لے ✣

لیکن وہ سیاہ شہزادہ اعلیٰ سردار مقرر ہونگے صرف بے اعتقادی
اُن سب کے اُوپر ہوگا اسلئے کہ (میں یہہ کہنا بھول گیا تھا) کسی میں یہہ
سکت نہ تھی کہ آتمانگر کے اوپر حملہ کرنے میں اُسکے برابر
آسانی اور چالاکی دکھلا سکتا ✣

عبرانی [illegible] باب [illegible] آیت -

جب آتمانگر کے سرداروں اور بستی کے بزرگوں نے میاں جستجو نامے
سے خبر سُن لی تو اُنہوں نے مناسب سمجھا کہ بلا تامل ہمکو وہ قانون عمل میں لانا

چاہیئے جو کہ شہزادہ نے ابلیس کے برعکس استعمال میں لانے کے لئے وضع
کر کے ہمارے ہاتھ میں سونپ دیئے ہیں اور اُن کی نسبت میں اُن کو کام
میں لانیکا حکم بھی دیا ہے - چنانچہ آتمانگر میں گھر گھر تلاشی ہونے لگی اور بے
طرفداری کے ساتھ سارے اور ہر قسم کے ابلیسیوں کے لئے ڈھونڈھی -
میاں دل نامے اور خداوند خود مختار نامے کے مکانوں میں دو ابلیسی پکڑے
گئے - میاں دل نامے کے مکان پر خداوند لالچ ماخوذ ہوئے پر اُس نے اپنا
نام بدلکے کیفیت شعار عقیل رکھا تھا - خداوند خود مختار کے مکان پر خداوند شہوت
ہاتھ آئے لیکن اُس نے اپنا نام بدلکے خوشی بےضرر رکھہ لیا تھا - ان دونوں
آدمیوں کو بستی کے سرداروں اور بزرگوں نے پکڑکے میاں راست گو نامے
قیدخانہ کے داروغہ کے ہاتھ میں سپرد کر دیا اور یہہ شخص اُن سے ایسی سختی
کے ساتھ پیش آیا اور اُن کو بیڑیوں سے اسقدر لاد دیا کہ یہہ دونوں سخت
تپ دق میں مبتلا ہوکے قیدخانہ میں مرگئے اور اُن کے آقاؤں کو بھی اُنکے
سرداروں اور بزرگوں کی رضامندی سے علانیہ رسوائی کے ساتھ اوروں
کی عبرت کے لئے کفارہ کرنا پڑا ✣

اُن دنوں میں کفارہ کا یہہ طور تھا کہ مجرم اپنی بدکرداری سے واقف
کرائے جاتے تھے - بعد اسکے اُن کو اپنے قصوروں کا اقرار کرنا اور اپنی چال
کو بخوبی سدھارنے کا وعدہ کرنا پڑتا تھا ✣

اسکے بعد آتمانگر کے سردار اور بزرگ ابلیسیوں کی تلاش میں شہرپناہ

اور بستی کے اندر غاروں کھوؤں سوراخوں وروں - الغرض اُن کے چھپنے کے ہر مقام میں نکل گئے - پر ہر چند کہ وہ اُن کے نقش پا کو بڑی صفائی سے دیکھ سکتے تھے اور اُن کی ماندوں تک اُنکی سُراغ رسانی کر سکتے تھے اور بلکہ عین اُن کی غاروں اور ماندوں کے دروازہ ہی پر کھڑے ہو جاتے تھے تو بھی اُنکو پکڑ کے گرفتار کر لینا اور اُن کو سزا دینا نہایت ہی مشکل تھا اسلئے کہ اُنکی روشیں از حد ٹیڑھی اور اُنکی ملجا نہایت مضبوط اور وہ اُسکے اندر پناہ لینے میں بڑے مشاق ہو رہے تھے ⁂

لیکن اب آتمانگر والے اُن ابلیسیوں پر جو اُس میں رہ گئے تھے ایسی سختی کرتے تھے کہ وہ مارے ڈر کے کونے کونے دبکتے پھرنا پسند کرتے تھے ایک وقت تھا جب کہ وہ دن دوپہر علانیہ پھرا کرتے تھے لیکن اب اُنکو اب بمجبوری چھپ چھپا کے رات کو نکلنا پڑتا تھا ایک وقت ایسا تھا جبکہ ابلیسی اُن کے ہمراہی تھے لیکن اب وہ اُن کو اپنے دشمن جانی سمجھتے تھے میاں جستجو نامے کی خبروں نے آتمانگر میں ایسی اچھی تبدیل پیدا کر دی تھی ⁂

تینتیسواں باب

ابلیس کا آتمانگر پر حملہ کرنیکے لئے فوج طیار کر کے چڑھ آنا اور اُسکو اپنے تابع مین لانے کے لئے تدبیرین کرنا۔

اِس اثنا میں ابلیس کی وہ فوج طیار ہو گئی جسے وہ آتمانگر کو تباہ کرنے کے لئے اُسکے مقابل میں لایا چاہتا تھا اور اُس کی طبیعت کے مطابق اُن کے اُوپر کپتان اور جنگی سردار مقرر ہو چکے تھے وہ خود مختار کُل تھا۔ بے اِعتقادی نامے اُس کی فوج کا سپہ سالار تھا اُن کے اعلیٰ اعلیٰ سرداروں کے نام آگے درج ہونگے پر اُن کے افسر اور نشان و تمغہ یہہ ہیں ⁂

(۱) اُن کا پہلا افسر کپتان خشم نامے تھا وہ برگزیدگی کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا نشان سُرخ رنگ تھا اُسکا بیرقدار میاں بلاکو نامے تھا اور اُسکا تمغہ بڑا سُرخ اژدہا تھا ⁂

مکاشفات ۱۲ باب ۳ و ۴ و ۱۳ اور ۱۵-۱۷ آیات -

(۲) دوسرا افسر کپتان طیش نامے تھا وہ بُلاہٹ کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا نشان بردار تاریکی نامے ایک شخص تھا اُسکا بیرق زرد رنگ تھا اور اُسکا تمغہ آتشی اُڑنیوالا سانپ تھا ⁂

استثنا ۱۸ باب ۶ آیت

(۳) تیسرا کپتان لعنتی نامے تھا وہ فضل کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا جھنڈا سُرخ رنگ تھا اور اُسکا نشانبردار بیجان نامے تھا اور اُسکا تمغہ قعر سیاہ تھا ⁂

متی ۲۲ باب ۱۳ آیت اور مکاشفات ۹ باب ۱۱ آیت -

(۴) چوتھا افسر کپتان ناآسودہ نامے تھا وہ ایمان کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا بیرق سُرخ تھا اور اُسکا بیرقدار کھاؤ نامے ایک شخص تھا اور اُسکا تمغہ کھُلا ہوا جبڑا تھا ✣

اشتال ۱۷ باب ۳۰ آیت۔

(۵) پانچواں افسر کپتان گندھک نامے تھا وہ اِستقلال کی نسبت شک کی فوج کا کپتان تھا اُسکا جھنڈا بھی سُرخ رنگ تھا۔ میاں سوزندگی نامے ایک شخص اُسکا بیرقدار تھا اور اُسکا تمغہ نیلا اور بدبو کرتا ہوا شعلہ تھا ✣

زبور ۱۱ آیت ۶ مکاشفات ۱۴ باب ۱۱ آیت۔

(۶) چھٹواں افسر کپتان اذیت نامے تھا وہ قیامت کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا نشان زرد رنگ تھا میاں جیاؤ نامے اُسکا نشان بردار تھا اور اُسکا تمغہ کرم سیاہ تھا ✣

مرقس ۹ باب ۴۴ و ۴۶ و ۴۸ آیت۔

(۷) ساتواں افسر کپتان ناتسکین نامے تھا وہ نجات کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا بیرق سرخ رنگ تھا بے آرام نامے اُسکا بیرقدار تھا اور اُسکا تمغہ موت کی تصویر لاغر تھا ✣

مکاشفات ۴ باب ۱۱ آیت اور ۹ باب ۱۷ آیت

(۸) آٹھواں افسر کپتان قہر تھا وہ جلال کی نسبت شک کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا جھنڈا بھی زرد رنگ تھا سڑن نامے اُسکا جھنڈا بردار تھا اور اُسکا تمغہ ایک کھوپڑی اور مُردوں کی ہڈیاں تھیں ✣

یرمیاہ ۵ باب ۱۶ آیت

(۹) نواں افسر کپتان محروم امید نامے تھا یہہ شخص خوشی کی نسبت شک

کرنیوالی فوج کا کپتان تھا اُسکا نشان بردار ناامیدی نامے تھا اُسکا نشان بھی سُرخ رنگ تھا اور اُسکا تمغہ جلتا ہوا سُرخ لوہا اور سخت دل تھا ✣

اِفطاؤس ۴ باب ۱۹ آیت رومی ۲ باب ۵ آیت۔

یہہ اُسکے سردار تھے یہہ اُن کی فوجیں تھیں یہہ اُن کے نشان یہہ اُنکے رنگ اور یہہ اُن کے تمغے تھے۔ اِنکے اوپر بزرگ اِبلیس نے اعلیٰ سردار مقرر کئے تھے اور یہہ سردار شمار میں سات تھے یعنے خداوند بعلزبوب۔ خداوند زہرہ۔ خداوند مجاعون ۔ خداوند بلاکو یعنے اپولیئن۔ خداوند پیتھون۔ خداوند سیربیرس۔ یعنے جہنمی تین سرا کتا اور خداوند بلیعال اِن ساتوں کو اُس نے افسروں کے اُوپر مقرر کیا اور بے اعتقادی اُن کا سپہ سالار کلان تھا اور ابلیس بادشاہ تھا۔ جو سردار کہ اُنہیں کی مثل اُسکے ہمراہ رکاب آئے تھے سینکڑوں کے سردار اور بعضے زیادہ کے مقرر ہوئے۔ اور یہہ بے اعتقادی کی فوج کا خاتمہ ہے ✣

چنانچہ وہ جہنم پھاٹک پہاڑی سے نکلے کیونکہ یہی اُن کی چھاؤنی کا مقام تھا اور سیدھے آتما نگر کی طرف چلے۔ بھلا جیسا کہ آگے مذکور ہو چکا ہے القادر کی خواہش کے مطابق جستجو نامے کے ذریعہ سے اُنکے آنے کی خبر بستی والے آگے ہی سے سُن چکے تھے۔ اِس لحاظ سے اُن لوگوں نے پھاٹکوں پر زبردست چوکی بٹھلائی اور اپنے پہروں کو دو چند کر دیا اُن لوگوں نے اپنی ڈھلوانسیں اچھے موقعوں پر قایم کیں تاکہ باطمینان بڑے بڑے پتھر اپنے زبردست دشمن کو دق کرنے کے لئے اُنکے وسیلہ سے پھینکا کریں ✣

وہ ابلیسی بھی جو آتما نگر میں رہتے تھے اپنے ارادہ کے مطابق بستی کو ضرر نہ پہنچا سکے کیونکہ آتما نگر بیدار تھا۔ لیکن افسوس وہ بیچارہ اپنے دشمنوں کے نمود سے اور اُن کو بستی کے آگے بیٹھے ہوئے دیکھکے نہایت ہی ڈر گئے۔ خاصکر کے جب اُن لوگوں نے اُن کے طنبوروں کی آواز سُنی۔ اُسکی آواز فی الحقیقت سُننے میں بڑی بہیب تھی اُن کے اردگرد کے جتنے لوگوں نے سات میل کے فاصلہ تک میں اُس کی آواز سُنی وہ سب کے سب خوف کھا گئے۔ اُن کے نشانوں کا پھرانا بھی دیکھنے میں نہایت خوفناک اور مغموم معلوم ہوتا تھا ❖

جب ابلیس بستی کے مقابل میں وارد ہوا تو وہ [illegible] کی طرف نکلا اور اُسپر سخت حملہ کیا اِس گمان پر کہ میرے وہ دوست جو آتما نگر کے اندر ہیں بھیتر سے ہماری مدد کرینگے لیکن کپتانوں نے چالاکی کر کے اِسکے لئے پیشتر ہی سے تدبیر کر رکھی تھی۔ چنانچہ جب اُس نے اپنی اُمید کے مطابق اندر سے مدد نہ پائی اور یہہ دیکھا کہ ڈھلوانسوں کے پتھر دھڑا دھڑ بیدھڑک چلے ہی آتے ہیں (کیونکہ میں یہہ کہونگا کہ باوجود اِسکے کہ بستی کی مدت دراز کی بیماری کے باعث سے اُن میں لاغری آگئی تھی تاہم اُن لوگوں نے بڑی دلیری دکھلائی) تو وہ مجبور ہو کر بستی کے آگے سے کسیقدر ہٹ آیا اور اپنے آدمیوں کی حفاظت کے لئے دو میدان میں بستی کے ڈھلوانس کی پُہنچ سے باہر ایک دمدمہ طیار کیا ❖ [یعقوب ۴ باب ۷ آیت]

جب دمدمہ بن چکا تو اُس بستی کے مقابل میں چار پہاڑیاں قائم کیں پہلی



ابلیس کے تمبورچی کا تمبور گرانا صفحہ ۳۲۹

کا نام اُس نے کوہ ابلیس رکھا یعنے اپنا ہی نام اُسے دیا تاکہ بستی والے زیادہ ترخایف ہوں باقی تین کے نام یہہ تھے کوہ الکتو یعنے کوہ مدامی کوہ مگارا یعنے حسد اور کوہ تسی فونی یعنے انتقام اِس وجہ سے کہ یہہ جہنم کی خوفناک ڈائنیں تھیں یوں وہ آتمانگر کے ساتھہ بازی کھیلنے کی فکر میں ہوا اور اُس کے ساتھہ یوں پیش آنے لگا جسطرح کہ شیر اپنے شکار سے کرتا ہی یعنے اسکی یہہ خواہش تھی کہ اسکو خوف میں مبتلا کرکے پریشان کرے۔ لیکن جیسا میں کہہ چکا کپتانوں اور سپاہیوں نے اُن کا ایسا خوب مقابلہ کیا اور اپنے پتھروں سے اُن میں ایسا خون خرابہ کیا کہ اُنہیں عاری ہوکے ہٹ جانا پڑا۔ چنانچہ آتمانگر نے نئی ہمت پیدا کرنی شروع کی ٭

کوہ ابلیس پر جو بستی کی اُترطرف نصب کیا گیا تھا اِس ظالم نے اپنا نشان کھڑا کیا اور وہ دیکھنے میں نہایت خوفناک تھا اِس وجہ سے کہ اُس نے اپنی شیطانی فطرت سے ایک شعلہ سوزاں نہایت مہیب صورت اور اُسکے اندر آتمانگر کی جلتی ہوئی تصویر بطور تمغہ کے بنا رکھا تھا ٭

جب ابلیس یہہ کرچکا تو اُس نے اپنے طنبورچی کو حکم دیا کہ تم ہر روز رات کو بستی کے زیر دیوار جاکر گفتگو کرنے کے لئے لوگوں کو طلب کرو رات کا حکم اِسلئے دیا گیا کہ بستی والے دن کیوقت اپنے ڈھلوانسوں سے لوگونکو عاجز رکھتے تھے کیونکہ اُس ظالم نے کہا کہ میری طبیعت چاہتی ہی کہ آتمانگر کی کانپتی

ہوئی بستی کے ساتھہ گفتگو کروں چنانچہ اُس نے حکم دیا کہ ہر روز رات کو طنبور بجایا کیا کرو اس گمان پر کہ پریشان ہوکے وہ آخر کو آمادہ کیئے جائیں ٭

چنانچہ اس طنبورچی نے حکم کے بموجب کیا اور طنبور بجاتا رہا۔ لیکن جب اُسکا طنبور بجا تو اُس وقت اگر کوئی آتمانگر کی بستی کیطرف دیکھتا تو کیا دیکھتا کہ اندھیرا اور تنگ حالی ہی اور اُن کے لئے افلاک کی روشنی تاریکی ہو جاتی ہی۔ اس آواز سے بڑھکر خوفناک سوا القادر کی آواز کے کوئی آواز روئے زمین پر سُننے میں نہیں آئی۔ لیکن آتمانگر کہاں تک کانپا اُسکو سوا نگل لیئے جانے کے کسی بات کا انتظار نہ تھا ٭

یسعیاہ ۵ باب ۳۰ آیت

جب طنبورچی نے لوگوں کے ساتھہ گفتگو کرنے کے ارادہ سے اپنا طنبور بجایا تو اُس نے آتمانگر سے اسطرح پر تکلم کیا۔ میرے آقا نے مجھے تم سے یہہ کہنے کو کہا ہی کہ اگر تم رضامندی کے ساتھہ تابعداری اختیار کروگے تو تم زمین کے تحایف کے مالک ہوگے لیکن اگر تم تکرار کروگے تو اُسکا ارادہ ہی کہ تم کو جبرًا اپنے قبضہ میں لائے۔ لیکن جب تک کہ طنبورچی اپنا طنبور چپ کرے کرے تب تک لوگ کپتانوں کے پاس قلعہ کے اندر جا پہنچے۔ چنانچہ کوئی بھی نہ رہ گیا کہ اُسکا لحاظ کرتا اور اُسے جواب دیتا وہ بھی اُس رات آگے نہ بڑھا لیکن اپنے آقا کے پاس لشکر میں لوٹ آیا ٭

جب ابلیس نے دیکھا کہ طنبور بجانے سے وہ آتمانگر کو اپنی خواہش کے مطابق جھکا نہیں سکتا تو اُس نے دوسری رات طنبورچی کو بغیر طنبور کے بھیجا

تاکہ وہ یوں بھی اُن کو اس بات کی اطلاع دے کہ میں تم سے گفتگو کرنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ پر جب گفتگو کی نوبت آئی تو اُس نے اُن لوگوں سے کہا کہ تم ہمارے آقا کی تابعداری اختیار کرلو۔ لیکن نہ تو اُنہوں نے اُسکی سُنی نہ اُسے خیال میں لائے کیونکہ اُنہیں یہہ بات یاد آئی کہ اگلی مرتبہ اُسکی تھوڑی سی باتیں سُننے کا کیا نتیجہ ہوا تھا ٭

دوسری رات اُس نے پھر آدمی بھیجا اور اس بار مہیب کپتان قبر نامے اُسکا قاصد تھا چنانچہ کپتان قبر آتمانگر کے زیر دیوار آکر بستی سے یوں متکلم ہوا ٭

اے آتمانگر کی باغی بستی کے باشندو میں شہزادہ ابلیس کے نام پر تم سے یہہ کہتا ہوں کہ تم بلاتامل اپنی بستی کے پھاٹکوں کو کھولکے اس بزرگ خداوند کو اُس میں داخل ہونے دو۔ لیکن اگر تم بغاوت ہی کرتے جاؤگے تو جبکہ ہم بستی کو جبرًا لے لینگے تو ہم تم کو قبر کی مانند نگل لینگے اسلئے اگر تم میری گذارشوں کے شنوا ہونا منظور کرتے ہو تو کہہ ڈالو نہیں تو ویسا کہو ٭

میری اس درخواست کی وجہ یہہ ہی کہ اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ میرا خداوند تمہارا شاہ اور مالک ہی جیسا کہ تم خود اُسے آگے سمجھتے تھے۔ اور اگرچہ عمانوئیل نے ہمارے خداوند پر بے غرقی کے ساتھہ حملہ کیا تھا تو بھی اُسکے باعث سے یہہ نہ ہوگا کہ وہ اپنا حق چھوڑ دے اور اپنا پھر حاصل کرنے کی کوشش سے باز آئے اسلئے اے آتمانگر خوب سوچ لے تو سلامت روی اختیار کریگا یا نہیں اگر تو اپنے تئیں چپ چاپ حوالہ کردیگا تو ہم تم سے اپنی قدیم دوستی

پھر تازہ کرینگے لیکن اگر تو انکار اور بغاوت کریگا تو سوا آگ اور تلوار کے اور کسی بات کی اُمید نہ رکھنا ÷

چونتیسواں باب

آتھانگر اور ابلیس دونوں جانب کی کوششوں کا تذکرہ

جب آتھانگر کی پژمردہ ہوتی ہوئی بستی نے یہہ باتیں سُن لیں تو وہ اور زیادہ اُداس ہو گئے تاہم اُنہوں نے اُس سردار کو مطلق جواب نہ دیا چنانچہ وہ جیسے کا تیسا لوٹ گیا ÷

پر اپنے سرداروں کے ساتھہ اور آپس میں مشورہ کرکے وہ لوگ خداوند میرمنشی کی طرف سرنو رجوع ہو کر اُس سے صلاح کے طلبگار ہوئے اِسلئے کہ یہہ خداوند میرمنشی اُن کا خاص واعظ و ناصح تھا (چنانچہ اِسکا ذکر ہو چکا ہی) پر سردست اُس کی طبیعت بے آرام تھی چنانچہ اُن لوگوں نے دو تین باتوں کی درخواست کرکے اُس سے صلاح پوچھی ÷

(۱) کہ آپ ہمارے اُوپر بشاشت کے ساتھہ نگاہ ڈالئے اور آگے کی مانند ہم سے الگ الگ نہ رہئے۔ مہربانی کرکے ہماری مصیبت کی کیفیت سُن لیجئے۔ لیکن اُس نے اُسکا آگے کی مانند یہہ جواب دیا کہ میری طبیعت درست نہیں ہی اِسلئے میں پیشتر کی مانند کچھہ نہیں کرسکتا ÷

(۲) دوسری بات جس کی اُنہوں نے خواہش کی سو یہہ تھی کہ ابلیس تو قریب بیس ہزار شکیوں کی فوج لیکر بستی کے مقابل میں آ کے مقیم ہو گیا تو آپ مہربانی کرکے یہہ بتلائے کہ ہم اِس مقدمہ میں کیا کریں وہ اور اُسکے سردار دونوں ظالم ہیں اِسلئے ہم اُن سے ڈرتے ہیں ان کے جواب میں اُس نے کہا کہ شہزادہ کے قانون کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ اُس میں تمہارے اُوپر کیا کرنا فرض ٹھہرایا گیا ہی ÷

(۳) اُن کی تیسری درخواست یہہ تھی کہ ہم القادر اور اُسکے بیٹے عمانوئیل کے لئے ایک درخواست طیار کیا چاہتے ہیں سو حضور اُسکے مسودہ میں ہماری مدد کریں اور اُسپر اپنا دستخط کردیں تاکہ معلوم ہو کہ آپ ہمارے اِس کام میں شریک ہیں کیونکہ ای میرے خداوند ہم نے کئی آدمی بھیجے پر ایک سے بھی سلامتی کا جواب نہ پایا۔ پر آپ کے دستخط سے بلاشک آتھانگر کا بھلا ہو جائیگا ÷

لیکن اِس سب کا اُس نے یہہ جواب دیا کہ تم نے اپنے عمانوئیل کو بیزار اور رنجیدہ بھی کر رکھا ہی سو تم آپ ہی جیسا تم کو مناسب معلوم ہو ویسا کرو ÷

میرمنشی کے اِس جواب نے اُن کو ایسا دبا ڈالا گویا کہ ایک چکی کا پاٹ اُن کے اُوپر گر پڑا بلکہ وہ ایسے دل مل گئے کہ اُن سے مطلق کچھہ بن ہی نہیں پڑتا تھا تاہم کیا امکان تھا کہ وہ ابلیس یا اُسکے سرداروں کی درخواست کیطرف مخاطب ہوتے۔ چنانچہ جبکہ دشمن آتھانگر پر چڑھہ آئے تو بستی والے اِسطرح کی حیرانی میں پڑے اُسکے دشمن اُسے نگل لینے پر مستعد ہوئے (نوحہ باب ۳ آیت ـ) اور اُسکے دوست اُس کی مدد سے باز رہے ÷

تب خداوند ناظم جسکا نام میاں فہم تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور ٹٹولتے ٹٹولتے خداوند میرمنشی کی تلخ کلامی سے یہہ تسلی بخش نتیجہ نکالا کہ اولاً تو ہمارے خداوند کی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہم کو اب بھی اپنے گناہوں کی سزا سہنا ہو تاہم دوم یہ اُس سے یہہ بھی عیاں ہوتا ہی کہ گویا ہم آخر میں اپنے دشمنوں سے رہائی پائینگے اور کہ تھوڑے سے اور رنج والم کے بعد عمانوئیل آکے ہماری مدد کریگا خداوند ناظم نے میرمنشی کی باتوں میں خوب خوب نکتہ نکالے اِس وجہ سے کہ وہ نبی سے بھی افضل تھے اور اِس سبب سے کہ اُن کا کوئی کلام ایسا نہ ہوتا تھا کہ اشارہ و معنے سے خارج ہو اور بستی والونکو اجازت تھی کہ اُن میں خوب کھوج کریں اور اپنے بہترین فواید کے لئے اُن کی شرح کریں ؛

چنانچہ وہ میرمنشی کے حضور سے رخصت ہوئے اور لوٹ کر اپنے کپتانوں کے پاس آئے اور میرمنشی کی باتیں اُن سے کہہ سنائیں سو جب وہ اُنکو سُن چکے تو اُن کی رائیں خداوند ناظم کی رائے سے مناسب ہوگئیں اِس سبب سے کپتانوں نے نئی ہمت پیدا کرنی شروع کی اور دشمن کی فوج پر حملہ کرنے اور اِبلیسیوں کو معہ اُن سارے ہرزہ گرد شکیوں کے جو وہ ظالم اپنے ساتھ بستی کو برباد کرنے کی نیت سے لایا تھا غارت کرنے کے لئے طیاریاں کرنے لگے ؛

سو سب اپنی اپنی جگہوں پر مستعد ہوگئے کپتانان اپنے مقام پر خداوند ناظم اپنے ٹھکانے واعظ کوچک اپنے محل پر اور خداوند خودمختار اپنے موقع پر۔ کپتان سب اپنے شاہ کی خدمت کے لئے ترستے تھے اِسلئے کہ وہ جنگی

مہمات سے خوشنود رہتے تھے۔ چنانچہ دوسرے دن اُن لوگوں نے پھر جمع ہو کے مشورہ کیا اور بعد مشورہ کے اُنہوں نے ارادہ کیا کہ اِبلیس کے سردارونکو ڈھلوانس کے ساتھ جواب دیں اور اُنہوں نے صبح کو آفتاب نکلتے ہی ایسا کیا کیونکہ اِبلیس نے پھر نزدیک آنے کی جُرات کی تھی پر ڈھلوانس کے پتھر اُسکے اور اُسکے لوگوں کے لئے گویا زنبور ہوگئے۔ کیونکہ جیسا اِبلیس کے طنبورونکی گڑگڑاہٹ سے بڑھکر کوئی آواز آتمانگر کی بستی کے لئے مہیب نہ تھی ویسا ہی اِبلیس کے لئے بھی عمانوئیل کے ڈھلوانسوں سے بڑھکر کوئی چیز خوفناک نہ تھی۔ اِسلئے اِبلیس کو مجبوری بستی سے اَور دور ہٹ جانا [ذکریاہ ۹ باب ۱۵ آیت۔] پڑا تب آتمانگر کے خداوند ناظم نے گھنٹے بجوائے اور حکم دیا کہ واعظ کوچک کے ساتھ خداوند میرمنشی کے پاس شکرانہ بھیجا جائے اِسلئے کہ اُنہیں کی باتوں کے وسیلہ سے آتمانگر کے کپتانوں اور سرداروں نے ہمت اور طاقت پیدا کی تھی ؛

جب اِبلیس نے دیکھا کہ میرے کپتان اور سپاہی میرے عالی مراتب اور نامی سردار آتمانگر کے شاہ کے سُنہلے سردار ڈھلوانسوں کے پتھروں سے خایف ہوئے اور مارے پڑے تو اُس نے کہا کہ میں اب خوشامد کی راہ سے اُنہیں گرفتار کرونگا اور چاپلوسی کرکے اُن کو اپنے پھندے میں پھنساؤنگا ؛

یہہ سوچکر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ دیوار پر پھر آیا پر اب نہ اُسکا طنبور اُسکے ساتھ تھا اور نہ کپتان قبر اُسکے ہمراہ۔ لیکن اپنے تمام منہ میں شکر لگاکے وہ نہایت شیرین دہن اور باسلامت شاہ اور خوش مزاج نظر پڑنے کی نیت سے فطرت

ت سے خالی اور ایسا بھولا سا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُسکو یہہ خیال تک نہیں ہو کہ آتماگر
سے اپنی ساری بدسلوکیوں کا بدلا لے۔ پر کہ صرف آتماگر اور اُسکے لوگونکی بہبودی
و بھلائی اور فوایدہی اُسکے مدنظر ہی۔ چنانچہ لوگونکو سماعت کے لئے طلب کر کے اُسنے
اُن کی طرف مخاطب ہو کے کہا کہ آپ لوگ ازراہ مہربانی ذرا متوجہ ہو کر ہماری
باتیں تو سُن لیجئے اور یوں کہنا شروع کیا ÷

اے آتماگر کی مشہور بستی اور میری خوشنودی دل میں نے تمہاری بھلائی
کے لئے کیسی کیسی شب بیداریں کیں اور کیسے کیسے ترددات اُٹھائے ہیں
مجھہ سے یہہ کب ہو کہ تم سے لڑنے کی خواہش رکھوں لیکن
تم صرف رضامندی اور خاموشی کے ساتھہ اپنے تئیں

(۱۔ الطس ۱۰ باب ۸ آیت اور مکاشفات ۱۰ باب ۷ آیت۔)

میرے حوالہ کر دو تم کو معلوم ہی کہ تم قدیم سے ہمارے ہو۔
یہہ بھی یاد رکھو کہ جب تک تم مجھے اپنا آقا سمجھتے تھے اور

(متی ۲۴ باب ۶ و ۷ آیت۔ لوقا ۲۱ باب ۹ و ۱۰ آیت۔)

میں تم کو اپنی رعایا تصور کرتا تھا تب تک تم اُن ساری زمینی خوشی میں سے جو
میں تمہارا آقا اور شاہ تمہیں خوش و خرم بنانے کے لئے موجود یا ایجاد کر سکتا تھا
ایک کے بھی محتاج نہ تھے۔ سو چو کہ جب تک تم ہمارے تھے تب تک تم ہرگز
ایسی سختی اور تاریکی ایسی آفت و مصیبت میں مبتلا نہ ہوئے تھے جیسی کہ جس
میں تم پڑ گئے ہو جس وقت سے کہ تم نے مجھہ سے بغاوت کی ہی اور تاوقتیکہ ہم
اور تم آگے کی مانند ایک نہ ہوں تب تک تمہیں کبھی سلامتی حاصل نہ ہوگی۔
اگر تم ہمیں پھر قبول کر لو تو میں اپنی قدیم سند تم کو پھر بخشونگا بلکہ اُس میں اور بہت

سے استحقاق زیادہ کر دونگا یہانتک کہ پورب سے پچھم تک جہانتک خوشنمائی ہی
اُس سب کے اختیار اور حاصل کرنے کی تم کو اجازت دونگا۔ اور جب تک کہ
آفتاب و مہتاب باقی ہیں تب تک جتنی بے مروتی تم نے میرے ساتھہ کی ہی
اُسکا بدلا تم کو ہرگز نہ دونگا۔ نہ میرے وہ عزیز دوست جو اب تمہارے ڈر کے مارے
آتماگر میں غاروں اور سوراخوں اور کھوؤں میں چھپتے پھرتے ہیں تم کو ہرگز ضرر
پہنچائینگے بلکہ وہ تمہارے خادم ہونگے اور اپنے مال بلکہ اپنے سب کچھہ سے
تمہاری خدمت کرینگے تمہیں اور کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں ہی تم ساری باتوں
سے واقف ہو اور تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ اُن کی صحبت میں تم نے بڑی خوشی
حاصل کی ہی تو کیوں ہمارے درمیان نااتفاقی رہی آؤ ہم اپنی پرانی رفاقت
اور دوستی پھر سرِ نو شروع کریں ÷

اپنے دوست کی باتیں ایک ذرا سی اور سُن لو میں اس ہی مرتبہ اپنا
دل کھول کے تم سے باتیں کرتا ہوں میں تمہاری محبت اور اپنے دل کے جوش
کے باعث سے تمہارے ساتھہ یہہ کلام کرتا ہوں چنانچہ اب مجھے اور زیادہ
تکلیف مت دو اور نہ اپنے تئیں خوف و دہشت میں ڈالو تم سلامتی پر راضی
ہو گے یا لڑائی پر اور اپنے سرداروں کے زور اور فوج پر فخر نہ کرو نہ یہہ گمان کرو
کہ تمہارا اعمانوئیل جلد تمہاری مدد کے لئے آئیگا کیونکہ ایسے زور سے تم کو کچھہ
خوشی حاصل نہوگی ÷

میں بڑی زبردست اور دلیر فوج لیکر تمہارے مقابل میں آیا ہوں اور

غار کے کل سردار و رؤسا اُن کے پیشوا ہیں۔ سوا اِسکے میرے کپتان عقاب سے تیزتر ببر سے مضبوط تر اور شام کے بھیڑیوں سے زیادہ تر شکار کے مشاق ہیں بشن کا اوج کیا ہی اور جاتی جلیت کیا ہی بلکہ میرے ایک ادنیٰ سے کپتان کے مقابل میں ایسے ایسے سیکڑوں کیا مال ہیں۔ تو ای آتماگر تو میرے ہاتھہ اور میری فوج سے بچنے کا خیال کیونکر کرسکتا ہی ❊

جب ابلیس اپنی خوشامدی و چاپلوس اور فریبندہ و جھوٹھی باتیں آتماگر کی بستی سے کہہ چکا تو خداوند ناظم نے اُسے یہہ جواب دیا ❊

ای ابلیس شاہ ظلمت اور آقا مکر تیری جھوٹھی خوشامد کو ہم نے خوب آزمایا ہی اور اُس مہلک پیالہ کو خوب نچوڑ کے پی چکے ہیں۔ اگر ہم تیرے مخبر شنوا ہوں اور اپنے بزرگ القادر کے حکموں کو شکست کرکے تجھہ سے ملجائیں تو کیا ہمارا شاہ ہمیں ترک نکریگا اور ہم کو تا ابد خارج نکریگا اور اگر وہ ہم کو خارج کردے تو کیا وہ جگہہ جسے اُس نے تمہارے لئے طیار کررکھی ہی ہمارے واسطے آرام کی جگہہ ہوگی۔ علاوہ اِسکے ای تو جو ساری سچائی سے خالی اور محروم ہی سمجھ لے کہ ہم کو تیری چاپلوسی اور جھوٹھے فریب کے دام میں مبتلا ہونے سے تیرے ہاتھوں مارے جانا قبول ہی ❊

جب اِس ظالم نے دیکھا کہ خداوند ناظم سے سچنے میں کچھہ مطلب نہیں نکلتا تو وہ جہنمی غضب سے بھر گیا اور اُس نے ارادہ کیا کہ میں اپنی شکیوں کی فوج لیکر کسی دوسرے وقت بستی پر پھر حملہ کرونگا ❊

اِس غرض سے اُس نے اپنے طنبورچی کو بُلا کے کہا کہ تم طنبور بجاؤ کہ لوگ اِس اتحاد سے جنگ کرنے کے لئے طیار ہوجائیں (پر جب یہہ طنبور بج رہا تھا تو اُسوقت آتماگر کا نپتا تھا) تب ابلیس اپنی فوج لیکر نزدیک آیا اور اُسکا یوں انتظام کیا۔ کپتان بے رحم اور کپتان اذیت لمس پھاٹک پر لڑائی کے لئے مقیم کئے گئے۔ اور یہہ بھی مقرر ہوگیا کہ اگر ضرورت ہو تو کپتان بے تسکین اُن کی کمک کے لئے مستعد رہے۔ ناک پھاٹک پر اُس نے کپتان گندھکت اور کپتان گھبر کا مقام قرار دیا اور اُن سے یہہ تاکید کردی کہ اِسطرف کی بستی سے خوب ہوشیار رہیو۔ لیکن آنکھہ پھاٹک پر اُس نے ترشرو کپتان بے اُمید کو رکھا اور اُس مقام پر اُسنے اپنا ہیبت ناک جھنڈا بھی نصب کردیا ❊

کپتان ناآسودہ نامے کو ابلیس کی سواریاں اور دشمن کی طرف کے آدمیوں اور غنیمت کی گرفتاری اور امانت سپرد ہوئی ❊

آتماگر کے باشندوں نے دہن پھاٹک کو اپنا خروج گاہ بنایا تھا اِس جہت سے اُن لوگوں نے اُسکو خوب مضبوط کیا کیونکہ اسی راہ سے بستیوالے اپنی درخواستیں اپنے شاہ عمانوئیل کے پاس بھیجا کرتے تھے۔ اسی پھاٹک کے اُوپر سے بھی آتماگر کے سردار دشمن پر ڈھلوانس چلایا کرتے تھے اِس وجہ سے کہ یہہ کسی قدر بلندی پر تھا اور اُس مقام پر سے ڈھلوانسوں کے چلانے سے اُس ظالم کی فوج میں خوب نقصان پہنچتا تھا۔ سوا اِن اور کئی ایک اور سببوں سے ابلیس نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو دہن پھاٹک کو کیچ سے بند کردے ❊

پر جیسا کہ آتما نگر پر حملہ کرنے کے لئے اِبلیس باہر سے طیاری کر رہا تھا اُسی
طرح پر آتما نگر کے سردار اور سپاہی اندر سے طیاری کر رہے تھے اُنہوں نے اپنے
ڈھلوانس چڑھا دیئے اپنے جھنڈے گاڑ دیئے وہ اپنے قرنے پھونک چلے
اور اپنے تئیں اِس انداز سے رکھا کہ جس سے بستی کو فایدہ اور دشمن کو پریشانی
حاصل ہو اور اپنے سپاہیوں کو حکم دیدیا کہ قرنے کی آواز کے ساتھ لڑنے کے
لئے طیار ہو جانا۔ خداوند خود مختار نے بھی اندر کے باغیوں کی فکر میں رہنے کا
ذمہ کیا کہ حتی المقدور جتنے باہر ملیں اُن کو گرفتار کرلیں یا اُنکو اُن کی غاروں
ماندوں اور سوراخوں میں گھونٹ ڈالیں۔ اِن حضرت کا حال یہہ ہے کہ جب سے
اُنہوں نے اپنے قصوروں کے لئے سزا پائی تب سے نہایت ہی وفاداری اور
دلیری دکھلائی کیونکہ اُنہوں نے میاں چہل پہل اور اُن کے بھائی میاں
چاک چوبند اور اپنے نوکر میاں خوشی بے ضرر کے دو بیٹوں کو گرفتار کیا (کیونکہ اگرچہ
اُن کا باپ قید میں پڑ چکا تھا اُسکے بیٹے ابتک میرے خداوند ہی کے مکان پر
رہا کرتے تھے) اور اُن کو اپنے ہی ہاتھ سے دار پر کھینچدیا اور اُن کے تئیں
پھانسی دینے کی وجہ یہہ تھی کہ بعد اِسکے کہ اُن کا باپ میاں راست مردنا نے
جیلخانہ کے داروغہ کے سپرد ہوا یہہ اُسی سے کلول کرنے اور میرے خداوند
کی بیٹیوں سے چھیڑ چھاڑ اور مسخرہ بازی کرنے لگے بلکہ لوگوں کو اسکا رشک پیدا
ہونے لگا کہ وہ تو حد سے زیادہ خلا ملا ہو رہے ہیں اور یہہ بات عین حضرت کے
کان تک پہنچی۔ آں حضرت اِس کی خبر پاکر اور یہہ نہ چاہکے کہ کسی شخص کو بغیر

سمجھے بوجھے قتل کریں اُن پر اچانک نہ آگرے بلکہ نگہبان اور جاسوس بٹھلائے
تاکہ دریافت کریں کہ یہہ بات سچ ہے یا غلط اور اِس کی خبر اُن کو جلد لگگئی کیونکہ
اُسکے دو نوکروں نے جنکے نام میاں ڈھونڈھ نکال اور میاں کہہ سنٔ تھے
اُن کو دو ایک مرتبہ ناشایستہ حرکت کرتے دیکھا اور جاکر اپنے آقا کو اُس کی
اِطلاع دی چنانچہ جب خداوند خود مختار کو یقین ہوگیا کہ یہہ بات سچ ہے تو وہ اِن
دونوں اِبلیسی جوانوں کو (کیونکہ وہ ایسے ہی تھے اِسلئے کہ اُن کا باپ پیدایش
سے اِبلیسی تھا) پکڑ کے آنکھہ پھاٹک پر لایا اور ایک بڑی سی صلیب کھڑی
کرکے اِبلیس اور اُس کی فوج کے روبرو کپتان بے اُمید اور اُس ظالم کے
ہیبت ناک نشان کی ضد میں اِن پاجیوں کو دار پر ٹانگ دیا ❊

اِس دلیر خداوند خود مختار کے اِس سچی فعل نے کپتان بے امید کو نہایت
ہی شرمندہ کیا اِبلیس کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے اور اِبلیسی بہتوں میں خوف
غالب آیا پر شاہ عمانوئیل کے سرداروں میں نئی ہمت پیدا
ہوئی اِسلئے کہ باہر والوں نے یہہ نتیجہ نکالا کہ آتما نگر لڑنے
پر مستعد ہے اور کہ اِبلیسی اِبلیس کی تمنا کے بموجب مطلق کچھہ نہیں کرسکتے۔ خداوند
خود مختار کی وفاداری اور شہزادہ کی تابعداری کی یہی اکیلی مثال نہیں ہے بلکہ اُسکا
اور حال نیچے لکھا جائیگا ❊

گناہ کو گستہ کرنا زندگی کی اُمید کی علامت ہے۔

جب میاں کیفیت شعار عقیل کے لڑکوں نے جو میاں دل نامی کے ساتھہ
رہتے تھے (اِسلئے کہ میاں عقیل بھی جب قید میں پڑے تھے تو اپنے لڑکے میاں

دل کے پاس چھوڑ گئے جن میں سے ایک کا نام مرزوڑا اور دوسرے کا نام شہدا کامل تھا یہہ لڑکے میاں دل کی حرامی لڑکی بی بی مناخذبدی نام سے پیدا ہوئے تھے) دیکھہ لیا کہ خداوند خود مختار نے اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ کیسا سلوک کیا تو اُس آفت سے بچنے کی نیت سے بھاگ نکلنے کی فکر میں ہوئے - لیکن میاں دل نے اِسکی سنگینی پاکے اُن کو پکڑکر اپنے گھر میں صبح تک بندکر رکھا (اِسلیئے کہ یہہ کام رات گئی ہوا تھا) اور یہہ تصور کرکے کہ آتمانگر کے قانون کے مطابق سب اِبلیسی واجب القتل ہیں (اور فی الحقیقت وہ اپنے باپ کی طرف سے تو ایسے ہی تھے بلکہ بعضے کہتے ہیں کہ ماں کی طرف سے بھی اِبلیسی تھے) وہ اُن کو پابزنجیر کرکے اُسی مقام پر لیگیا جہاں خداوند خود مختار نے اپنے دو آدمیوں کو قبل اِسکے پھانسی دی تھی اور وہاں اُس نے اُن کو دار پر کھینچدیا ÷

میاں دل کے اِس کام سے بستی والوں کو بڑی ہمت پیدا ہوئی اور اِبلیسی تکلیف دہوں کو گرفتار کرانے کے لیئے کیا کچھہ نکرتے کراتے لیکن باقی اِبلیسی اُسی وقت ایسے دبک گئے تھے کہ گرفتار نہ ہوسکے چنانچہ وہ اُنکی گھات میں لوگوں کو بہلاکے اپنے اپنے مکانوں کو چل دیئے ÷

پینتیسواں باب

اِسکے بیان میں کہ آتمانگر کی کارپردازی کے باعث سے اِبلیس اور اُسکے ہمراہی کیسے پریشان ہوئے اور کہ اِسکے بعد اُسکے اور آتمانگر کے درمیان کیسے کیسے معرکہ پڑے اور اُن کا کیا نتیجہ ہوا -

میں پیشتر ہی اِسکا تذکرہ کر چکا ہوں کہ جب اِبلیس اور اُس کی فوج نے دیکھا کہ خداوند خود مختار نے دونوں جوان اِبلیسیوں کو پھانسی دیدی تو وہ کسی قدر شرمندہ اور پست ہمت ہو گئے تھے لیکن اُسکی پست ہمتی جلد دیوانگی اور غضب شدید میں بدل گئی اور آتمانگر کے ساتھہ لڑنے ہی پر کمر بستہ ہوا - بستی والوں اور اُسکے کپتانوں کی اُمید بھی بڑھہ رہی تھی اور اُن کو اِسکا یقین تھا کہ ہم آخر میں لڑائی مارینگے - چنانچہ اُن لوگوں کو اِبلیسیوں کا کچھہ زیادہ خوف نہ تھا - اُنکے واعظ کوچک نے بھی اِس مقدمہ میں وعظ کی اور اُن کی سند یہہ تھی اور اِس سے اُس نے یہہ بات ثابت کی کہ اگرچہ آتمانگر والے پہلے مصیبت میں پڑے لیکن وہ آخر میں فتحیاب ہوگا ÷

جد مجاوا سپر جد کرینگے اور وہ اُن کے عقب پر جد کریگا پیدائش ۴۹ باب ۱۹ آیت -

چنانچہ اِبلیس نے اپنے طنبورچی کو حکم کیا کہ بستی پر حملہ کرنے کے لیئے طنبور بجاوے پر اِسکے ساتھہ ہی بستی کے اندر کے سرداروں نے بھی اُن کے جواب میں اُن پر حملہ کرنے کے لیئے باعث نہ ہونے طنبور کے اپنے نفری قرنے

پھونکنے شروع کئے۔ ابلیس کے لشکر کے لوگ بستی کو لینے کے لئے اُس پر چڑھ آئے اور سرداران قلعہ بھی اپنے فلاخنوں کے ساتھ وہاں پھاٹک پر سے اُن پر بہادرانہ وار کرنے لگے۔ اسوقت ابلیس کے لشکر میں سوا خوفناک غضب اور کفر کے اور کچھ سُننے میں نہ آتا تھا لیکن بستی میں اچھی اچھی باتیں اور دعا و زبوروں کے گانے کی آواز تھی دشمن خوفناک اعتراض سے اور اپنے طنبوروں کی تُندی سے جواب دیتے تھے لیکن بستی والے اپنے فلاخنوں کی اور اپنے قرناؤں کی شیریں الحان آوازوں سے اُن کا جواب دیتے تھے۔ اسطرح پر لڑائی کئی دن تک قایم رہی بعض بعض وقت البتہ اُن کو کچھ کچھ مہلت ملجاتی تھی جس میں بستی والے تازہ ہو لیتے اور کپتان دوسرے حملہ کے لئے طیار ہو جاتے تھے ✦

عمانوئیل کے سردار نقرئی زرہ و بکتر پہنے ہوئے تھے اور سپاہیوں کے بکتر آزمودہ تھے ابلیس کے سپاہی آہن پوش تھے جو عمانوئیل کے ہتھیاروں کی ضرب کو روک نہ سکتے تھے۔ بستی میں کتنوں کو چوٹ لگی اور بعضے سخت مجروح ہوئے پر سب سے بڑی بات یہہ تھی کہ آتمانگر میں جراح کمیاب تھے اسلئے کہ عمانوئیل فی الحال وہاں سے غیر حاضر تھا۔ تاہم ایک درخت کے پتوں نے مجروحوں کو موت کے پیالہ کی تلخی کو نوش کرنے سے محفوظ رکھا پر باوجود اسکے اُن کے زخم بوسیدہ ہو گئے اور بعضوں میں سے سخت بدبو اُٹھنے لگی۔ بستی والوں میں اوّل تو خداوند فہم زخمی ہوئے اُن کے سر میں زخم لگ گیا تھا۔ دوسرے دلیر خداوند ناظم مجروح ہوئے اُنکی

مکاشفات ۲۲ باب ۲ آیت اور زبور ۱۴۷ ۳ آیت ✦

آنکھہ میں چوٹ آئی۔ بعدازاں میاں دل نادم بھی گھایل ہوئے اُنکو شکم کے قریب زخم لگا۔ وفادار واحفظ کو چاک کے بھی دل کے قریب قریب ضرب لگی تھی لیکن اِن میں سے کسی کا زخم قاتل نہ تھا ✦

اور چھوٹے چھوٹے لوگوں میں سے بھی کچھہ لوگ نہ صرف زخمی ہی ہوئے بلکہ اکثر اُن میں سے قتل بھی ہو گئے ✦

ابلیس کے لشکر میں بہت سے آدمی زخمی اور مقتول ہوئے مثل تو مثلاً کپتان غضب اور کپتان رحم زخمی ہو گئے۔ کپتان ملعون بھاگ گئے اور آتمانگر سے ہٹ کر مورچہ باندھ لیا۔ ابلیس کا نشان بھی گرا دیا گیا اور جھنڈا بردار کپتان زاید ضرر نامے کو وہ پتھر ڈھلوانس کا بیٹھا کہ اُنکا بھیجا تک نکل پڑا اور اِسکے باعث سے اُنکا شاہ ابلیس بہت ہی مغموم اور شرمندہ ہوا ✦

شکّیوں میں سے بھی بہت سے آدمی مقتول ہوئے ہر چند کہ اب بھی اتنے آدمی رہ گئے تھے کہ اُنھوں نے آتمانگر کو ہلا اور ڈگمگا دیا۔ اُس روز آتمانگر کے فتحیاب ہونے کے باعث سے بستی والے اور کپتان بہت دلیر ہو گئے پر ابلیس کے لشکر میں ایک ابر سا چھا گیا تھا لیکن وہ اِسکے باعث سے زیادہ تُند ہو گئے۔ چنانچہ دوسرے روز آتمانگر نے آرام کیا اور گھنٹے بجوانے کا حکم دیا قرنے خوشی بخوشی پھونکتے تھے اور کپتان سب بستی کے اردگرد نعرہ مار رہے تھے ✦

ہمارے خداوند خود مختار بھی چپ چاپ نہ رہے لیکن اُن ابلیسیوں کے درمیان جو بستی کے اندر رہ گئے تھے بڑے بڑے کام کئے اور نہ صرف اُن کو

خوف میں رکھا بلکہ میاں کچھ چیز نامے کو جسکا اوپر مذکور ہو چکا ہی گرفتار کر لیا کیونکہ شاید تم کو یاد ہوگا کہ یہی شخص ہی جو کہ اُن تین شخصوں کو ابلیس کے پاس لایا تھا جنہیں ابلیسی کپتان بنی رعد کی غول میں سے نکال لے گئے تھے اور اُنہیں ترغیب دیکر ابلیس ظالم کی فوج میں بھرتی کر کے القادر کے لشکر سے لڑوا دیا۔ خداوند خود مختار نے ایک اور نامی ابلیسی کشادہ پا نامے پر بھی ہاتھ مارا۔ یہہ کشادہ پا آتمانگر کے بھگوڑوں کے درمیان مخبری کرتا تھا اور آتمانگر کی خبریں لشکر میں لاتا اور لشکر میں کی خبریں آتمانگر کے اندر کے دشمنوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ان دونوں کو ہمارے خداوند نے بہ امانت میاں راست مرد دارونغہ جیل کے حوالہ کیا اور اُنہیں پابزنجیر کر کے رکھنے کا حکم کیا اسلئے کہ اُسکا یہہ ارادہ تھا کہ اُن کو ایسے موقع پر بستی کے باہر لیجا کر صلیب دے جو کہ آتمانگر کے اتحاد کے لئے مفید ہو اور جس سے دشمن کے لشکر نہایت ہی پست ہمت ہو گئے +

خداوند ناظم بھی گو کہ اپنے زخم کے باعث سے آگے کی طرح نکلنے سے عاجز تھے تاہم وہ آتمانگر کے متوطن لوگوں کو حکم دیتے رہے کہ اپنے سے خبردار اور ہوشیار رہو اور جب موقع ملے اپنے تئیں مرد ثابت کرو +

میاں ضمیر نامے واعظ نے بھی حد تک کوشش کی کہ اُسکی ساری نیک دستاویزیں آتمانگر کے لوگوں کے دلوں پر مؤثر رہیں +

بھلا تھوڑے عرصہ بعد آتمانگر کی بستی کے کپتانوں اور عہدہ داروں و

دلیر لوگوں نے اتفاق کر کے یہہ ارادہ کیا کہ کسی وقت رات کو ابلیس کے لشکر پر حملہ کیا چاہئے پر اس میں آتمانگر نے بڑی نادانی ظاہر کی (اسلئے کہ رات کا وقت دشمن کے لئے بہتر تھا اور آتمانگر کے لئے لڑائی کرنے کے مقدمہ میں بدتر تھا) لیکن وہ کب مانتے تھے اُن کا دل تو بڑھا ہوا تھا اور اُن کی پچھلی فتحیابی کی یاد اُن کے خیالوں میں تازہ تھی +

جب رات آئی تب شہزادہ کے دلیر کپتانوں نے قرعہ ڈالے تاکہ دیکھیں کہ ابلیس اور اُس کی فوج کے ساتھ لڑنے کے لئے کون پیشوائی کے واسطے مقرر ہوتا ہی چنانچہ چٹھی کپتان یقین کپتان تجربہ اور کپتان نیک اُمید کے نام نکلی (اس کپتان تجربہ کو شہزادہ نے یہہ عہدہ اُسوقت دیا تھا جبکہ وہ خود آتمانگر کی بستی میں رہا کرتا تھا) چنانچہ یہہ سردار اُس فوج پر جو شہر کو گھیرے پڑی تھی پل پڑے اور اتفاق سے وہ دشمن کے سب سے بھاری غول پر آپڑی سو از بسکہ ابلیس اور اُسکے ظالم رات کیوقت اپنا کام کرنے میں بڑی مشاقی رکھتے تھے اُن کی آمد کی خبر پا کے لڑائی کے لئے اس طرح پر مستعد ہو گئے گویا کہ اُن کو اُن کے آنے کی خبر پیشتر سے مل چکی تھی۔ چنانچہ وہ باہدیگر بھڑ پڑے اور دونوں طرف خوب ہاتھ چلے جہنم کا طنبور بھی بڑی تندی کے ساتھ بجتا تھا پر شہزادہ کی قُرنے بڑی شیرینی کے ساتھ پھونکتے تھے۔ اسطرح پر لڑائی گھمسا پل ہوئی اور کپتان ناآسودہ نامے دشمن کی گاڑیوں پر تکیہ لگائے ہوئے غنیمت کے منتظر بیٹھا تھا +

شہزادہ کے کپتان اپنے مقدور سے زیادہ جوانمردی کے ساتھ لڑے اُنھوں نے بہتوں کو زخمی کیا اُنھوں نے ابلیس کے لشکر کو ہٹا دیا۔ پر جس وقت کہ کپتان یقین کپتان نیک امید اور کپتان تجربہ دشمن کا پیچھا کئے ہوئے اُن کو صاف کرتے چلے جاتے تھے نہیں معلوم کہ کپتان یقین کس طرح ٹھوکر کھاکے گر گیا اور گرنے سے اُسکو ایسی چوٹ لگ گئی کہ جبتک کپتان تجربہ نے اُس کی دستگیری نہ کی وہ پڑا ہی رہگیا اور اُسکے دیکھنے سے اُس کی فوج میں تہلکہ پڑ گیا یہہ کپتان اسقدر درد میں مبتلا ہوا کہ وہ ضبط نکر سکا پر چلا چلا اُٹھتا تھا۔ اُس کی یہہ حالت دیکھکے باقی دونوں کپتان یہہ تصور کرکے کہ کپتان یقین کو زخم کاری لگ گیا ہے غش کھا گئے۔ جب ابلیس نے گو کہ اس وقت تک اُس کی حالت بہت ہی ابتر تھی یہہ دیکھا کہ اُس فوج میں جو اُسکا پیچھا کئے آتی تھی کچھہ روک ہوگیا تو وہ پہلے ٹھہر گیا بعد اُسکے گھوم کر شہزادہ کے لشکر میں جہنم کی حد تک تندی کے ساتھہ اُلٹ پڑا اور اتفاق سے ان تینوں کپتانان مذکورۃ الصدر کے عین بیچ میں پڑ گیا اور اُن پر وہ وہ ہاتھہ چھوڑے اور اُن کو ایسا سخت زخمی کیا کہ وہ پست ہمتی اور بے انتظامی اور اُن زخموں کے باعث سے جو اُن کو لگ گئے تھے اور خون کے نکل جانے سے بہ مشکل اپنے قلعہ میں پھر جا سکے ہر چند کہ آتمانگر میں تین سب سے قوی تر آدمی اُن کی حمایت اور مدد کے لئے وہاں موجود تھے ✣

جب شہزادہ کے لشکر نے دیکھا کہ تینوں سرداروں کی یہہ حالت ہو رہی ہے

تو اُن لوگوں نے حتی المقدور وہاں سے کھسک دینا عین دانشمندی سمجھا چنانچہ وہ اُسی چور دروازہ سے پھر لوٹ گئے اور یوں سردست لڑائی موقوف ہوگئی۔

لیکن ابلیس اس رات کے کام سے ایسا پھول گیا کہ اُسکو اس بات کا یقین حاصل ہوگیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے عرصہ میں میں آتمانگر پر باسانی اور کامل فتحیابی حاصل کرونگا اس اُمید کے باعث سے وہ دوسرے روز بڑی جرأت کے ساتھہ حصار کے قریب آیا اور اندر آنے کے لئے درخواست کی اور کہا کہ تم لوگ فوراً میری متابعت اختیار کرو۔ وہ ابلیسی جو اندر تھے وہ بھی کسیقدر پھر تیلے ہوگئے جیسا کہ آگے بیان ہوگا ✣

لیکن دلیر خداوند ناظم نے جواب دیا کہ اگر تمہارا یہاں کچھہ اختیار ہو تو وہ تم کو لڑائی کرکے حاصل کرنا پڑیگا کیونکہ جب تک کہ ہمارا شاہ عمانوئیل زندہ ہے (ہر چند کہ وہ سردست ہماری مرضی کے مانند ہمارے ساتھہ نہیں ہے) ہم ہرگز اس بات پر راضی نہ ہونگے کہ آتمانگر کو دوسرے کے تئیں سپرد کردیں ✣

بعد اسکے خداوند خود مختار کھڑا ہوا اور بولا کہ اے ابلیس تو کہ غار کا آقا اور ساری نیکی کا دشمن ہے ہم آتمانگر کی بستی کے بیچارہ باشندے تمہاری حکومت اور انتظام سے بخوبی واقف ہیں اور تمہاری فرمانبرداری اختیار کرنے کے یقینی نتیجہ کو بھی خوب سمجھے ہوئے ہیں چنانچہ ہم سے تمہاری متابعت ہرگز نہ ہوگی اگرچہ ہم نے ناواقفیت و بے علمی کی حالت میں تم کو اپنے اوپر قابض ہونے دیا (مثل اُس چڑیا کے جس نے جال کو نہ دیکھا اور بھیلئے کے ہاتھہ میں پھنس گئی)

تو گیا جب سے ہم نے تاریکی کو ترک کرکے روشنی کو اختیار کیا تب سے ہم شیطان کی طاقت سے رہا ہو کر خدا کی طرف بھی پھر سے ہیں۔ اور ہر چند کہ تمہاری اور اندرونی ابلیسیوں کی کائیانبازی سے ہمارا بہت کچھہ نقصان ہوا اور ہم بڑی اضطرابی میں مبتلا ہو گئے ہیں تاہم یہہ ہرگز نہ ہوگا کہ ہم اپنے کو تمہارے قبضہ میں کر دیں اپنے ہتھیار تم کو دیدیں اور تمہاری مانند اپنے کو مہیب ظالم کے پھندے میں پابند کریں اِسکے عوض میں ہم کو اِسی جگہہ مرجانا قبول ہے۔ علاوہ اِسکے ہمیں یہہ بھی اُمید ہے کہ ہمکو دربار سے وقت پر مدد ملیگی۔ لہذا ہم ابھی تم سے لڑنا موقوف نکرینگے +

خداوند خود مختار اور خداوند ناظم کی اِن سخن سازیوں سے ابلیس کسی قدر ہمت تو ہار گیا لیکن اُسکا غضب اور زیادہ مشتعل ہوا۔ اِس سے بستیوالوں اور کپتانوں کو مدد بھی مل گئی بلکہ وہ کپتان یقین کے زخموں کے لئے مرہم سا ہو گیا کیونکہ تمہیں معلوم کرنا چاہئے کہ ایسی حالت میں (جبکہ کپتان معہ اپنی سپاہ کے شکست کھا کے لوٹے اور جبکہ دشمن نے فتحیاب ہونے کے باعث سے یہاں تک دلیری اور ہمت پیدا کی کہ زیر دیوار آ کے مداخلت طلب کی) یہہ سخن سازی بڑے موقع کے ساتھ اور سودمند ہوئی +

خداوند خود مختار نے بھی بستی کے اندر بڑی جانبازی کی کیونکہ جب کپتان اور اُن کی سپاہ میدان جنگ میں تھے وہ بستی کے اندر ہتھیار بند تھا اور جتنے ابلیسی اُسسے ملے اُس نے اُن کو اپنے زبردست ہاتھ اور اپنی تیز تلوار کی دھار کا مزہ چکھایا چنانچہ اُس نے ابلیسیوں میں سے خداوند نکتہ چین خداوند

چنچل خداوند بھپھڑولال اور خداوند واویلا نامے ایسوں کو معہ اور بہتیروں کے زخمی کیا کمتر رتبہ والوں میں سے بھی کئی ایک کو اُس نے سخت چوٹیل کر دیا پر یہاں موقع نہیں ہے کہ اِسکا مذکور کریں کہ کن کن کو اُس نے جان سے مارا۔

خداوند خود مختار کو اِس کام کا یہہ موقع اِس طرح پر ہاتھ آیا کہ کپتان سب دشمن کے ساتھ لڑنے کو میدان میں گئے تھے۔ اِسوقت کو غنیمت سمجھکر بستی کے اندر کے ابلیسیوں نے یہہ سوچا کہ اب ہمیں موقع ہے کہ بستی میں ہنگامہ اور دھوم مچاویں۔ لہذا وہ فوراً جمع ہوئے اور آتماگر میں آناً فاناً ایک طوفان سا اُٹھا دیا اِس خیال سے کہ گویا یہہ وقت ہے کہ بستی میں سوا گرد باد اور اندھا دھندھی کے اور کچھہ نظر نہ آنا چاہئے۔ سو جیسا میں ذکر کر چکا خداوند خود مختار بھی اِس موقع کو مفید مطلب پا کے اپنے آدمی لیکر اُن پر ٹوٹ پڑا اور بیدھڑک کاٹ چھانٹ کرنا شروع کیا ابلیس اِسے دیکھکے عجلت کے ساتھ اپنے سوراخ میں سٹک گیا اور خداوند خود مختار بھی اپنے مقام پر آ رہے +

ہمارے خداوند کی یہہ جوانمردی اُس ہزیمت کا کسی قدر بدلا ہو گئی جو کہ سرداروں نے ابلیسیوں سے کھائی تھی اور اِس سے اُن پر یہہ بات بھی روشن ہو گئی کہ دو ایک فتح کے باعث سے آتماگر پر قابض ہو جانا محال ہے چنانچہ اِس ظالم کے فخر کے بازو پھر کٹ گئے یعنے اُس فخر کے جو اُن میں پیدا ہوتا اگر ابلیسی بستی والوں کو اُسی حالت میں پہنچاتے جس میں کہ ابلیس کپتانوں کو لایا تھا +

ایمان کے برابر کوئی چیز ابلیس کا زور توڑنے کے لئے کارگر نہیں ہو سکتی ہے۔

چھتیسواں باب

ابلیس کا زیادہ کوشش کرکے آتمانگر پر غالب آنیکا ذکر اور اسکا بیان کہ اس ہزیمت کے باعث سے بستی میں کیسی کیسی آفتیں برپا ہوئیں۔

اب ابلیس آتمانگر کے ساتھہ پھر اپنا زور آزمانے پر مستعد ہوا اسلئے کہ وہ یہہ سوچنے لگا کہ ایکبار تو میں نے اُسے شکست دی ہی ہے سو اغلب ہے کہ میں اُنہیں دوبارہ بس پا کروں چنانچہ اُس نے اپنے لوگوں کو یہہ حکم دیا کہ تم فلانے وقت فلانی رات کو بستی پر حملہ کرنے کے لئے طیار رہنا اور یہہ تاکید کی کہ تمام فوج لمس پھاٹک پر اُٹھکر اُس میں سے راہ کرکے بستی میں گھس پڑنے کی کوشش کرنا وہ کلمہ جو اُس وقت اُسکے سرداروں اور سپاہیوں کو دیا گیا آتش جہنم تھا اور اُسنے یہہ بھی کہدیا کہ اگر ہم اپنی خواہش کے مطابق بستی کے اندر گھس پڑیں خواہ فوج سے خواہ کچھہ تھوڑے ہی آدمیوں سے تو جو اُس میں راہ کرے وہ اسکا خیال رکھے کہ یہہ کہنا فراموش نہ ہونے پائے اور آتمانگر کے اندر سوا آتش جہنم آتش جہنم آتش جہنم کے اور کسیطرح کی صدا سُننے میں نہ آئے طنبورچی کو بھی یہہ حکم ملا کہ تم بیدھڑک طنبور بجائے جانا جھنڈہ برداروں سے یہہ بات کہی گئی کہ تم بھی اپنے اپنے نشان اُڑا دینا سپاہیوں کے لئے یہہ حکم جاری ہوا کہ اپنی اپنی کوششوں میں چوکنا مت اور جہانتک دلیری کرسکو اُس سے باز نہ رہنا +

چنانچہ جب رات ہوئی اور اُس ظالم نے سارا سامان جنگ کا طیار کرلیا تو اُس نے دفعتاً لمس پھاٹک پر حملہ کیا اور تھوڑی دیر تک لڑ جھگڑ کے اُس نے اُس پھاٹک کو توڑ کے کھول دیا اسلئے کہ حقیقت یہہ ہے کہ وہ پھاٹک محض کمزور تھا اور اسلئے آسانی سے ٹوٹ گیا جب ابلیس یہانتک کوشش کرچکا اُس نے اپنے کپتانوں ایذا اور بے آرام نامے کو وہاں مقیم کیا اور آپ اندر گھسنے کی فکر میں ہوا لیکن شہزادہ کے کپتان اُسپر آکے گرے اور اُسکے دخل کو مشکل کردیا۔ اور سچ تو یہہ ہے کہ جہاں تک اُن سے ہوسکا تہاں تک اُنہوں نے مقابلہ سے منہہ نہ موڑا لیکن جبکہ تین سب سے بہتر اور بہت سے دلیر سردار زخمی ہوگئے اور اپنے زخموں کے باعث سے بستی کی خدمت کرنے کے قابل نہ رہ گئے (اور باقی لوگ بھی شکیوں اور ابلیس کے کپتانوں سے بھر رہے تھے) تو وہ فوج کی کثرت کے باعث سے دب گئے اور ابلیسیوں کو بستی کے اندر سے نکال نہ سکے اس لحاظ سے شہزادہ کے لوگ اور اُسکے کپتان قلعہ کے اندر جُھکے کیونکہ وہی بستی کا ملجا و گھر تھا اور یہہ کام اُن لوگوں نے کچھہ تو اپنی حفاظت کے خیال سے کیا اور کچھہ بستی کے امان کے لحاظ سے پر خاصکر اسلئے کہ عمانوئیل کا استحقاق شاہانہ آتمانگر میں قایم رہے اسلئے کہ آتمانگر کا قلعہ ویسا ہی تھا +

چنانچہ جبکہ یہہ کپتان قلعہ کے اندر ہو رہے تو دشمن بے روک ٹوک باقی بستی پر قابض ہوگئے اور کونے کونے پھیلکر چلتے چلتے اُس ظالم کے حکم کے مطابق یہہ پکارتے تھے آتش جہنم آتش جہنم آتش جہنم سو ایک عرصہ تک سوا آتش جہنم

کی خوفناک صدا اور ابلیس کے طنبور کی گڑگڑاہٹ کے سوا اور کچھہ سُننے میں نہ آتا تھا۔ اور اب آتمانگر پر ایک سیاہ بدلی چھاگئی اور سوا تباہی کے اور کوئی بات اُس کی نسبت متصور نہ ہوسکتی تھی۔ ابلیس نے بھی اپنے سپاہیونکو بستی کے باشندوں کے گھروں میں مقیم کردیا۔ بلکہ واعظ کوچک کے مکان میں بھی جتنے اجنبی شکی سما سکے لد پڑے اور خداوند ناظم اور خداوند خودمختار کے مکان بھی خوب بھر گئے تھے۔ بلکہ ایک بھی کونا اور جھونپڑا تک باقی نہ تھا جو ان کیڑوں سے پر نہ رہا ہو۔ اُنہوں نے بستیوالوں کو اُن کے گھروں میں سے نکال دیا اور آپ اُن کے بستروں پر سوتے اور اُن کی میزوں پر بیٹھکے کھانا کھاتے۔ افسوس ای بیچارہ آتمانگر اب تو اپنے گناہ کے پھل دیکھتی ہی اور کہ میاں حفظ جسمانی کی چکنی چپڑی باتوں میں کیسا زہر ملاہل بھرا تھا اُنہوں نے جو کچھہ پایا نوچ کھوسٹ لیا بلکہ کئی جگہہ میں اُنہوں نے آگ لگادی بہت سے بچوں کے بھی اُن لوگوں نے پُرزے پُرزے اُڑا دیئے ہاں اُن کو جو ہنوز پیدا نہ ہوئے تھے اُنہوں نے اُن کی ماں کے شکم ہی میں ہلاک کرڈالا کیونکہ تمھیں یہہ سمجھنا چاہئے کہ اِسکے سوا اب اور کچھہ ہو ہی نہیں سکتا تھا اسلئے کہ ایسے اجنبی شکیوں میں ضمیر کہاں اور اُن میں ترس و رحم کا کہاں مذکور ہوسکتا ہی۔ آتمانگر کے اکثر نوجوان اور ضعیف عورتوں کو بھی اُن لوگوں نے جبراً یہاں تک رسوا و بیحرمت کیا کہ بہتیری اُن میں

برگشتگی کے غمزدہ نتیجے۔

نیک و نازک خیالات۔

نیکی کے پاکیزہ خیالات

سے غش کھاگئیں کتنونکو اسقاط ہوگیا اور کتنی مرگئیں اور سڑک کے سروں پر اور بستی کی گلیوں میں بکھری ہوئی پڑی تھیں +

آتمانگر کی یہہ صورت ہورہی تھی کہ وہ اژدہوں کا ماند جہنم کی علامت اور اندلس تاریکی کا مقام معلوم ہوتا تھا۔ اب آتمانگر اُجاڑ بیابان سا پڑا تھا اور اُسمیں صرف خار و کانٹے و گھاس و بوسیدہ چیزیں نظر پڑتی تھیں۔ میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ان ابلیسی شکیوں نے آتمانگر والوں کے بستر سے چھین چھوڑ لئے تھے اور اب میں یہہ کہونگا کہ اُن لوگوں نے اُن کو زخمی کردیا اُن کو خوب زد و کوب کیا اور اگر کل کے نہیں تو اُن میں سے بہتوں کے بھیجے اُڑا دیئے۔ میاں ضمیر کو اُن لوگوں نے ایسا زخمی کیا اور اُسکے زخم ایسے سڑ گئے تھے کہ اُسے نہ دن کو آرام تھا نہ رات کو چین پر گویا شکنجہ کے اوپر تنا ہوا پڑا تھا بلکہ اگر القادر ساری چیزوں پر مسلّط نہ ہوتا تو وہ بے شک اُسکو جان ہی سے مار ڈالتے۔ خداوند ناظم کے ساتھہ اُنہوں نے ایسی بدسلوکی کی کہ اُسکی آنکھیں ہی پھوڑ ڈالی ہوتیں اور اگر خداوند خودمختار قلعہ کے اندر نہ چلے جاتے تو اُنکا ارادہ تھا کہ اُسکے پُرزے پُرزے اُڑا دیں اسلئے کہ وہ اُس کی دلیری کے باعث سے اُسکو ابلیس اور اُس کی فوج کا ایسا مدعی سمجھتے تھے کہ اُن کی دانست میں اُن سے بڑھکر آتمانگر میں کوئی اُن کا دشمن نہ تھا۔ اور فی الحقیقت اُس نے اپنے کو مرد ثابت کیا چنانچہ اُسکے کاموں کا اور بیان آگے کیا جائیگا +

آتمانگر کی یہہ حالت ہوگئی تھی کہ اگر کوئی آدمی کئی دن برابر اسکی سیر کرتا

تو بھی اُس میں کسی دیندار کی صورت تک دیکھنے کی نوبت نہ آتی۔ افسوس آتما نگر کی خوفناک صورت ہر گوشہ گوشہ میں اجنبی شکلیں بھر گئے تھے سُرخ اور سیاہ کُرتہ والے بھیڑ کی بھیڑ چلتے پھرتے نظر آتے تھے اور القادر اور اُسکے فرزند کی نسبت سارے گھروں میں سے مہیب صدائیں بیہودہ غزلیں جھوٹے جھوٹے قصہ اور کفر کے کلمہ سُننے میں آتے تھے۔ وہ ابلیسی بھی جو آتما نگر کی دیواروں اور غاروں اور سوراخوں میں رہتے تھے اب نظر آنے لگے بلکہ وہ علانیہ اُن شکلیوں کے ساتھ جو آتما نگر میں تھے چلنے پھرنے لگے جیسے ڈھٹھائی سے وہ اب سڑکوں میں گھومنے پھرنے لگے گھر گھر گھسنے اور باہر دکھائی دینے لگے ویسی جرأت دیانتدار بستیوالوں سے ہرگز نہ ہو سکی ٭

لیکن ابلیس اور اُسکے اجنبی آدمیونکو آتما نگر میں امن وچین حاصل نہ تھا اسلئے کہ اُن کی جہانداری عمانوئیل کے کپتانوں اور فوجوں کی مانند نہیں کی گئی بستی والے جہاں تک ہوسکا اُن کو آنکھہ ہی دکھلاتے رہے نہ تو وہ آتما نگر کے کسی لوازمات میں شریک ہو سکے نہ اُن کے قصہ کہانی بنا سکے سوا اُس کے کہ جبر پر وہ بستی والوں کی مرضی کے خلاف مقبوض ہوا۔ بستیوالوں نے جہانتک اُن سے ہوسکا سب کچھہ چھپا دیا اور جو وہ مخفی نہ رکھہ سکے وہ بہ مجبوری اُس سے دست بردار ہوئے۔ وہ بیچارے اُن کی صحبت کی بہ نسبت اُن کے گھرونکو پانا زیادہ پسند کرتے لیکن وہ فی الحال اُن کے اسیر تھے اور اُنکو جبرًا اُن کی

رومی ۷ باب ۔

اسیری سر دست اختیار کرنی پڑی۔ لیکن باوجود اسکے



کپتانوں کا ابلیسیوں سے مقابلہ کرنا صفحہ ۳۵۷

جہاں تک ہو سکا تہاں تک وہ اُن کی رو داری سے کنارہ کش ہی رہے اور حتی المقدور اُن سے ناخوش ہی نظر آتے تھے ❊

قلعہ کے اندر سے کپتان بھی برابر ان پر اپنے ڈھلوانس چلاتے ہی رہے اور یوں دشمنوں کے دلوں کو کُڑھاتے اور رنجیدہ کرتے گئے۔ سچ ہو کہ ابلیس نے قلعہ کے پھاٹکوں کو توڑنے کے لئے بہت سی کوششیں کیں لیکن خوف خدا نامے اُسکا مہتمم تھا اور وہ ایسا دلیر اور جوانمرد و صاحب ہمت تھا کہ جب تک اُس کی جان اُسکے قالب میں باقی تھی تب تک محال تھا کہ ابلیس اپنا کام اپنے مطلب کے موافق پورا کرتے چنانچہ ابلیس کی ساری کوششیں عبث ہوئیں۔ اور مجھہ میں بعض بعض اوقات یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاشکہ تمام بستی کا انتظام اُسکے سپرد ہوتا۔

بھلا آتماٹگر کی یہہ حالت کوئی اڑھائی برس تک قایم رہی یعنی بستی میں لڑائی لگی رہی بستی والے سوراخوں میں ہانک دئے گئے اور آتماٹگر کا جلال خاک میں ملگیا۔ ایسی حالت میں باشندوں کو کیا آرام ملسکتا تھا اور آتماٹگر میں کیا سلامتی رہ سکتی تھی اور کونسا آفتاب اُس پر چمک سکتا تھا اگر دشمن اتنے عرصہ تک بستی کے مقابل باہر میدان میں پڑا رہتا تو یہی اُن میں لاغری پیدا کرنے کے لئے کفایت کرتا لیکن اُن کا بستی کے اندر ہونا اور اُنکے خیموں کا اُس میں نصب ہونا اور اُن کی کھائیوں اور گھروں کا بستی کے قلعہ کے مقابل میں ہونا کیسی خوفناک بات تھی۔ کیا قیامت تھی کہ بستی بستی کے مخالف ہوا اور دشمن کی زندگی اور طاقت کو بچانے اور قایم رکھنے کے لئے اُمید ہو کہ وہ اُنکے

قلعوں کو کام میں لائیں اور اپنی حفاظت کے لئے بستی کے مکانوں پر قبضہ کریں یہاں تک کہ اُن کے قلعہ کو فتح کرکے اُسے لوٹ لیں اور بس پا کر ڈالیں پر آتمانگر کی یہی حالت ہوگئی تھی +

سینتیسواں باب

آتمانگر کے لوگوں کا دشمن سے رہائی و پناہ پانے کے لئے عمانوئیل کے پاس درخواست بھیجنا اور اسکا بیان کہ اِس خط کا حال سُنکر ابلیس نے کیا کیا کوششیں کیں۔

جبکہ آتمانگر کی بستی اِس ماتم زدہ اور اندوہگین حالت کو پہنچ گئی اور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے وہ مدت تک اِس حالت میں پڑی رہی اور جب اُس نے یہہ دیکھا کہ جتنی درخواستیں ابتک گذر چکی ہیں اُن میں سے ایک بھی کارگر نہیں ہوئی تو شہر کے باشندے یعنے اُسکے سردار اور اُمرا جمع ہوئے اور کچھ دیر تک اپنی ستم رسیدہ حالت پر اور اُن آفتوں کے سبب سے جو اُن پر آئی تھیں ماتم کرکے یہہ اتفاق کیا کہ ایک اور عرضی طیار کرکے عمانوئیل کے پاس بھیجکر اُس سے مستدعی ہوں لیکن اِس مقدمہ میں میاں خوف خدا نامے بولے کہ ایسے مقدمہ میں حضرت شہزادہ نے کوئی درخواست قبول کی ہے اور نہ ہرگز قبول کریگا تاوقتیکہ خداوند میر منشی کی مُہر دستخط اُسپر ہو اور اُس نے یہہ بھی کہا کہ میری دانست میں

یہی وجہ ہے کہ تمہاری درخواستیں ابتک ملحوظ نہیں ہیں تب اُن لوگوں نے کہا کہ ہم ایک درخواست طیار کرکے اُسپر میر منشی سے دستخط کرا لینگے۔ لیکن خوف خدا نے پھر کہا کہ جب تک میر منشی صاحب خود آپ مسودہ نکریں تب تک وہ ہرگز اُسپر دستخط نکرینگے۔ علاوہ اِسکے شہزادہ میر منشی کے ہاتھ کو دنیا کے سب لوگوں میں سے پہچان لے سکتا ہے چنانچہ وہ کسی طرح سے فریب کھا ہی نہیں سکتا ہے اِسلئے میری صلاح یہہ ہے کہ آپ اُن حضرت کے پاس جائیں اور اُن کی دستگیری کے لئے اُن سے منت و سماجت کریں وہ ابھی تک سواروں اور سپاہیوں کے ساتھ قلعہ کے اندر ہی ہیں +

چنانچہ وہ میاں خوف خدا نامے کے بدل شاکر ہوئے اور اُن کی صلاح قبول کرکے اُن کے فرمانے کے مطابق کیا۔ وہ میرے خداوند پاس آئے اور اُس کے پاس آنے کا اپنا منشا بیان کر گئے یعنے یہہ کہ ازبسکہ آتمانگر ایسی مصیبت کیحالت میں ہے حضور مہربانی کرکے القادر بزرگ کے فرزند عمانوئیل کے لئے اور اُسکے وسیلہ سے اُسکے باپ ہمارے بادشاہ کے آگے پیش کئے جانے کے لئے ایک درخواست طیار کردیں +

تب میر منشی نے اُن سے پوچھا کہ تم کس طرح کی درخواست لکھوایا چاہتے ہو۔ اُن لوگوں نے جواب دیا کہ حضور آتمانگر کی بستی کی حالت سے بہتر واقف ہیں اور کہ ہم نے کیونکر اپنے شہزادہ سے روگردانی اور بغاوت کی ہے آپ یہہ بھی جانتے ہیں کہ کون ہم سے لڑنے کو آیا ہے اور کہ کیونکر آتمانگر جنگ کا مقام بنگیا ہے۔

آپ علاوہ اِسکے واقف ہیں کہ ہمارے مردوں عورتوں اور لڑکوں نے اُنکے ہاتھہ سے کیسی کیسی سختیاں اُٹھائی ہیں اور کیسی جرأت کے ساتھہ ہمارے گھر کے اندر پلے ہوئے ابلیسی آتمانگر کی سڑکوں میں گھومتے پھرتے ہیں یہانتک کہ بستیوالوں کی بھی اِتنی ہمت نہیں پڑتی - اِسلئے آپ اُس دانش الٰہی کے بموجب جو آپ میں موجود ہے اپنے بیچارہ خادموں کے لئے شاہ عمانوئیل کے لئے ایک درخواست طیار کر دیجئے میر منشی نے کہا کہ اچھا میں درخواست لکھہ دونگا اور اُسپر مُہر اور دستخط بھی کر دونگا تب اُن لوگوں نے پوچھا کہ اِس درخواست کو لینے کے لئے ہم کب حاضر ہوں - اِسپر اُس نے جواب دیا کہ تم کو اُسکے مسودہ کے وقت حاضر رہنا پڑیگا بلکہ تم کو اُس میں اپنی خواہش بھی ظاہر کرنی پڑیگی - سچ ہے کہ دست و قلم ہمارا ہوگا لیکن روشنی اور کاغذ تمہارا ہوگا ورنہ تم کیونکر کہہ سکوگے کہ یہہ ہماری ہی درخواست ہے مجھے اپنے لئے تو درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہیں اِسلئے کہ میں نے اُسے بیزار نہیں کیا ہے +

اُس نے یہہ بھی کہا کہ کوئی درخواست میرے نام کی شہزادہ کے پاس اور اُسکے وسیلہ سے اُسکے باپ کے پاس پیش نہیں کی جاتی تاوقتیکہ وہ لوگ جنکو اُس سے سروکار ہے بدل و جان اُس میں شریک ہوں کیونکہ یہہ بھی اُس میں درج کرنا لازم ہے +

چنانچہ اُنہوں نے اِس بات کو بدل منظور کر لیا اور اُنکے لئے فوراً ایک درخواست طیار کی گئی - لیکن اب یہہ گفتگو پیش آئی کہ کون اُسے لے جائیگا -

میر منشی نے اُنہیں یہہ صلاح دی کہ کپتان یقین کو بھیجو کیونکہ وہ نیکنام آدمی ہے - چنانچہ اُن لوگوں نے اُسے بُلا بھیجا اور اُسکا کام اُسے کہہ سُنایا - اُس کپتان نے کہا بہت بہتر میں یہہ کام خوشی سے کرونگا اور ہر چند کہ میں لنگ کرتا ہوں تاہم میں حتی المقدور اور جتنی جلدی کے ساتھہ ہو سکیگا اِس کام کو انجام دونگا +

اس درخواست کا مضمون یہہ تھا +

اَی ہمارے خداوند اور بادشاہ شاہ عمانوئیل قادر اور شاہ صابر حضور کے لبوں میں فضل بٹھایا گیا ہے اور حضور رحیم و آمرزگار ہیں ہر چند کہ ہم نے حضور سے بغاوت کی ہے ہم جو کہ آگے کو حضور کی آتمانگر کہلائے جانے کے قابل نہیں ہیں اور نہ اِس لائق ہیں کہ حضور کے عام فایدوں میں شریک ہوں ہم حضور کی اور حضور کے وسیلہ سے حضور کے باپ کی منت کرتے ہیں کہ حضور ہماری خطاؤں سے درگذر کریں ہم اقرار کرتے ہیں کہ حضور اُنکے باعث سے ہمیں خارج کر دے سکتے ہیں لیکن حضور اپنے نام کی خاطر سے یہہ نہ کیجئے حضور ہماری مصیبت زدہ حالت پر لحاظ کر کے ہم پر ترس کھا کے رحم کیجئے خداوند ہم ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ہماری برگشتگی ہمکو ملامت کرتی ہے وہ ابلیسی جو کہ بستی کے اندر ہیں ہمیں خوف دلاتے ہیں اور اتھاہ غار کی فوجیں ہمیں پریشان کرتی ہیں - حضور کے فضل سے ہماری نجات ہو سکتی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ حضور کو چھوڑ کر کس کے پاس جائیں +

علاوہ اِسکے اَی شاہ حنان ہم نے اپنے کپتانوں کو کمزور کر دیا ہے اور وہ پست ہمت اور بیمار ہو گئے ہیں بلکہ فی الحال اُن میں سے کئی ایک اُس ظالم کی

طاقت اور زور سے شکست کھا کے مجروح ہو گئے ہیں - بلکہ ہمارے وہ کپتان جن کی بہادری پر ہم آگے نہایت اعتماد رکھتے تھے وہ بھی مثل زخمیوں کے ہو رہے ہیں علاوہ اِسکے اَی ہمارے خداوند ہمارے دشمن زندہ دل اور مضبوط ہیں وہ فخر اور ڈینگ مارتے ہیں اور ہمیں یہہ دھمکا رہے ہیں کہ ہم تم کو آپس میں غنیمت کے لئے تقسیم کر لینگے - اَی خداوند وہ شکیوں کی ہزار ہا فوج لیکر ہمارے اُوپر آ گرے ہیں ایسا کہ ہم نہیں جانتے کہ اُن کے ساتھہ کیا کریں وہ سب نہایت ہی تندرد اور بیرحم ہیں اور وہ ہم سے اور حضور سے جنگ جوئی طلب کرتے ہیں +

ہماری عقل اور طاقت دونوں غایب ہو گئے ہیں اُسلئے کہ حضور ہمارے پاس سے چلے گئے اور سوا گناہ و شرمندگی و روسیاہی کے کوئی چیز ہمارے پاس ایسی نہیں ہی جسکو ہم اپنا کہہ سکیں - اَی خداوند ہم پر رحم کیجئے اپنی آتمانگر کی مصیبت زدہ بستی پر رحم کیجئے اور ہمیں ہمارے دشمن کے ہاتھہ سے بچا لیجئے آمین +

یہہ درخواست جیسا کہ اُوپر مذکور ہو چکا خداوند میر منشی کے ہاتھہ سے ملی اور اُس دلیر و جوانمرد کپتان یقین کے وسیلہ سے دربار میں پہنچائی گئی - وہ اُسکو لیکے دہن پھاٹک سے نکل آیا اور اُسکو عمانوئیل کے پاس پہنچایا - پر میں نہیں کہہ سکتا کہ اِسکا کیا نتیجہ ہوا لیکن اِسکا نتیجہ کچھہ تو ہوا یہاں تک کہ اُسکی خبر ابلیس کے کانوں تک پہنچی - میرا یہہ گمان اِس وجہ سے ہی کہ اِس ظالم نے اِسکی خبر پا کے آتمانگر کی بستی پر یہہ الزام لگایا کہ +

اَی باغی اور سخت دل آتمانگر میں تیری درخواست بھیجنا موقوف کروانگا -

کیا تو درخواست دیتا ہی جایگا میں اُسکو بند کروونگا بلکہ وہ اُسکے قاصد سے بھی واقف تھا اور اِسکے باعث وہ خوف زدہ اور خشمناک بھی ہوا +

چنانچہ اُس نے پھر اپنے طنبور بجانے کا حکم دیا اور اِسکے سُننے کی آتمانگر تاب نہ لا سکتا تھا لیکن جب ابلیس اپنا طنبور بجوائے تو آتمانگر کو خواہی نخواہی اُسکی آواز سُننا ہی پڑیگا - سو طنبور بجا اور سب ابلیسی جمع ہوئے +

تب ابلیس نے کہا کہ اَی دلیر ابلیسیو تمھیں معلوم ہو کہ آتمانگر کی سرکش بستی میں ہمارے خلاف فساد پختہ ہو گیا ہی کیونکہ ہر چند جیسا کہ تم دیکھتے ہو یہہ بستی ہمارے قبضہ میں ہی تاہم اِن ابلیسوں نے ہمت پیدا کی ہی اور مدد کیلئے عمانوئیل کے پاس پھر درخواست بھیجی ہی - میں تمھیں یہہ بات جتائے دیتا ہوں تاکہ تم واقف رہو کہ آتمانگر کی کمبخت بستی کے ساتھہ تم کو کس طرح سے پیش آنا چاہئے - اِسلئے اَی میرے معتبر ابلیسیو میں تمھیں یہہ حکم دیتا ہوں کہ تم آتمانگر کی اِس بستی کو زیادہ تر پریشانی میں مبتلا رکھو اور اُن کو اپنی خطرتوں سے رنجیدہ ہی کرتے رہو اُن کی عورتوں کو بیعزت کرتے رہو اُن کی کنواریوں کو بیحرمت کرو اُنکے بوڑھوں کے مغز خالی کرتے رہو اور یہہ میری طرف سے اُنکی سخت بنا وتوں کا ثمرہ ہو +

پس ابلیس کی یہہ تاکید تھی لیکن اِس تاکید اور اُس کی تعمیل میں کوئی نہ کوئی بات در آئی اِسلئے کہ غضبناکی کے سوا اور کچھہ نہ ہوا تھا +

علاوہ اِسکے جب ابلیس یہہ کر چکا وہ دوسری طرف سے قلعہ کے پھاٹک

پڑگیا اور اُن سے کہا کہ اگر تم پھاٹک کھولکے مجھے اور میرے آدمیوں کو اندر آنے نہ دوگے تو میں تم سب کو مار ہی ڈالونگا - اسکے جواب میں خوف خدا نامے نے کہا - کیونکہ اُس دروازہ کا وہ نگہبان تھا کہ پھاٹک کسی طرح سے نہ تمہارے لئے نہ تمہارے آدمیوں کے لئے کھولا جائیگا - علاوہ اسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ چند روز کی تکلیف کے بعد آتمانگر کامل اور مضبوط قایم کیا جائیگا +

تب ابلیس نے کہا کہ جن لوگوں نے میرے حق میں درخواست کی ہی اُن کو میرے حوالہ کرو و خاصکر اُس نامور کپتان یقین کو اُس بدذات کو مجھے دیدو تو میں بستی میں سے چلا جاؤنگا +

تب بیوقوف نامے ایک ابلیسی اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ ہمارا خداوند تم سے بہت اچھی بات کہتا ہی تمہارے لئے ایک آدمی کا مرنا اس سے بہتر ہی کہ تمہاری بیچاری آتمانگر خراب و خستہ ہو جائے +

میاں خوف خدا نے اُسپر پھر یہہ جواب دیا کہ آتمانگر کب تک چاہ زندان سے بچا رہیگا جبکہ اُس نے اپنا نام ابلیس کے ہاتھ سے سونپ دیا ہی بستی کو ضایع کرنا اس سے بہتر ہی کہ کپتان یقین کو ضایع جانے دیں کیونکہ اگر ایک نکلے تو دوسرے بھی اُسکے بعد چلینگے میاں بےوقوف نے اسکا کچھ جواب نہ دیا +

بعد اسکے خداوند ناظم نے جواب دیا اور کہا ای راکس ظالم تجھ پر یہہ بات روشن ہو کہ ہم تیری باتیں مطلق نہ سنینگے ہمارا ارادہ ہی کہ جب تک آتمانگر میں ایک

بھی کپتان و سپاہی اور ڈھلوانس و پتھر تجھ پر پھینکنے کے لئے موجود ہی تب تک ہم تجھ سے لڑنا موقوف نہ کرینگے +

ابلیس نے جواب دیا کیا تم اس بات کی اُمید رکھتے ہو اور اسکی انتظار میں ہو کہ ابلیس تمہاری مدد اور رہائی کریگا - تم نے عمانوئیل پاس درخواست تو بھیجی ہی پر شرارت تمہاری آستین میں ہیاں تک لپٹی ہوئی ہی کہ تمہارے لبوں سے بیگناہ دعائیں نکل نہیں سکتیں - کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس مقصد میں بر آؤگے اور کامیاب ہوگے تمہاری خواہش پوری نہ ہوگی تمہاری کوششیں پیش نہ جائینگی کیونکہ صرف میں ہی نہیں پر عمانوئیل بھی تم سے مخالف ہی بلکہ اُس ہی نے مجھے تمہیں مغلوب کرنے کے لئے بھیجا ہی - تو تم اُمید کس بات کی رکھتے ہو اور کس وسیلہ سے تم بچوگے +

تب خداوند ناظم نے کہا کہ گناہ تو ہم نے فی الحقیقت کیا ہی لیکن اس سے تم کو کیا مدد ملیگی اسلئے کہ ہمارے عمانوئیل نے بڑی وفاداری کے ساتھ یہہ بات کہی ہی کہ وہ جو میرے پاس آتا ہی میں اُسے کسی طرح سے اپنے پاس سے نکال نہ دونگا ای ہمارے مدعی اُس نے یہہ بھی کہا ہی کہ ہر طرح کا گناہ اور کفر بنی آدم کو بخشا جائیگا اسلئے ہم نا اُمید ہونے کی جرأت نہیں کرسکتے لیکن صبر کے ساتھ اب بھی رہائی کے منتظر رہینگے +



کپتان یقین کا دربار سے لوٹ آنا اور خطوں کو بانٹنا صفحہ ۳۶۶

اٹھتیسواں باب

اِس بات کا ذکر کہ کپتان یقین عمانوئیل کے دربار سے آتمانگر کے سرداروں کے لئے نامے لیکر بستی میں وارد ہوا اور اُنکی کیفیت

اِس عرصہ میں کپتان یقین عمانوئیل کے دربار سے آتمانگر کے قلعہ میں لوٹ آیا اور اُن کے لئے خطوں کی تھیلی لایا۔ سو جب ہمارے خداوند ناظم نے سُنا کہ کپتان یقین لوٹ آیا تو وہ اُس ظالم ابلیس کے غل و شور سے کنارہ کش ہوا اور اُسے بستی کی دیوار اور قلعہ کے پھاٹکوں کے پاس ڈکرنے کے لئے چھوڑ گیا چنانچہ وہ اُس کپتان کے مکان پر آکے اُس سے سلام علیک ہوا اور اُس سے خیر و عافیت اور دربار کی خبریں پوچھیں لیکن جب اُس نے کپتان یقین سے یہہ پوچھا تو اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے۔ تب اُس کپتان نے کہا کہ ای میرے خداوند ہمت باندھئے کیونکہ سب کچھہ وقت پر درست ہو جائیگا۔ اور اتنا کہکے اُس نے پہلے اپنا پوٹلا نکالکے آگے رکھہ دیا اور اُسکو خداوند ناظم اور باقی کپتانوں نے خوشی کی چیز کی علامت سمجھا چونکہ فضل کا وقت پہنچگیا تھا اُس نے بستی کے کپتانوں اور بزرگوں کو جو قلعہ میں اپنے مکانوں پر اور اپنے چوکی پہرے پر جابجا منتشر تھے خبر کہلا بھیجی کہ کپتان یقین صاحب دربار سے لوٹ آئے ہیں اور تم سے کچھہ عموماً اور کچھہ کچھہ خاص باتیں بھی کہا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ سب حاضر ہوئے اور سلام دعا کے بعد اُسکے سفر کی کیفیت پوچھی

اہل دربار کا بہتیرین حال دریافت کیا۔ اُس نے اُن کو بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کہ اُس نے خداوند ناظم کو پیشتر دیا تھا یعنے کہ سب اخیر میں اچھا ہوگا۔ جب کہ کپتان اُن سے اِسطرح پر سلام علیکی کر چکا تب اُس نے اپنا پوٹلا کھولا اور جن لوگوں کو اُس نے بُلا بھیجا تھا اُن کے نام کی چٹھیاں نکالیں ٭

پہلا خط خداوند ناظم کے نام تھا جسکا یہہ خلاصہ تھا۔ کہ شہزادہ عمانوئیل اِس بات سے بہت خوش ہے کہ خداوند ناظم نے اپنے وہ سارے کام جو آتماگر کی بستی اور لوگوں کی نسبت آپ سے سپرد کئے گئے تھے ایسی وفاداری اور اعتبار کے ساتھ پورے کئے۔ اُسمیں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھہ کو اِسبات سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ تم نے اپنے شہزادہ عمانوئیل کیلئے اتنی دلیری ظاہر کی ہے اور کہ تم بیرطرف سے ابلیس کے ساتھہ وفاداری سے لڑے ہو۔ اور خط کے خاتمہ پر یہہ بھی اشارہ تھا کہ تم چند عرصہ میں اپنا اجر پاؤ گے ٭

دوسرا رقعہ جو اُس پوٹلے میں سے نکلا خداوند خود مختار کے نام تھا اور اُسکا خلاصہ یہہ تھا کہ شہزادہ عمانوئیل کو خوب معلوم ہے کہ اُس کی غیر حاضری میں اُس خداوند نے اپنے آقا کی عزت کے لئے کیسی کچھہ دلیری اور جوانمردی دکھلائی خاصکر اُس حالت میں جبکہ آتماگر میں اُسکا نام بہت ہی متبذل تھا۔ اُس میں یہہ بھی مندرج تھا کہ اُسکا شاہ اِسبات سے بہت ہی خوش ہے کہ اُس نے آتماگر کی بستی کے ساتھہ ایسی وفاداری ظاہر کی کہ جتنے ابلیسی بستی کے اندر رہ گئے بجائے پڑے تھے اُن پر اِسقدر نگاہ رکھی اور اُن کو بھاگنے نہ دیا۔ اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھے خبر ہے کہ کسطرح تم نے اپنے ہی ہاتھوں سے وہاں کے بعض بعض سردار

باغیوں کو قتل کر کے دشمن کو بہت پست ہمت کر دیا اور جو آتما نگر کی کل بستی کے لئے بہت ہی نیک نمونہ ہوا اور یہہ بھی درج تھا کہ تم جلد اپنا صلہ پاؤ گے ✣

تیسرا رقعہ واعظ کو چک کے نام پر نکلا اور اُسکا مضمون یہہ تھا۔ کہ شہزادہ بہت خوش ہی کہ اپنا کام تم نے ایسی دیانتداری اور وفاداری کے ساتھہ کیا اور بستی کے قوانین کے مطابق آتما نگر کو نصیحت و ملامت کی اور اُن کو پہلے سے آگاہ کیا۔ سوا اسکے مجھے یہہ بھی بہت پسند آیا کہ تم نے یہہ اشتہار کرایا کہ آتما نگر کے لوگ اپنی برگشتگی کے باعث سے روزہ رکھیں ٹاٹ پہنیں اور خاک پھینکیں۔ اور یہہ بھی لکھا تھا کہ میں اس بات سے بھی بہت خوش ہوں کہ تم نے ایسے مفید کام کے لئے کپتان بیئ رعد سے مدد طلب کی اور کہ تم اسکا عوض پاؤ گے ✣

چوتھا خط میاں خوف خدا کے نام نکلا اور اُسکا مضمون یہہ تھا کہ مجھے یہہ بات معلوم ہی کہ جتنے آتما نگر کے لوگوں نے حفظ جسمانی کا فریب دریافت کیا اُن میں تم ہی اول ہو کیونکہ وہی تھا جس نے اپنی چترائی سے آتما نگر کی مبارک بستی میں سے خوبی کو دفع کر کے اُسے ضایع کر دیا تھا۔ علاوہ اسکے اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وہ آنسو اور غم یاد ہیں جو تم نے آتما نگر کی حالت پر بہائے اور ظاہر کئے تھے۔ اُس خط میں یہہ بھی درج تھا کہ مجھے خیال ہی کہ تم نے ہی اس حفظ جسمانی کو اُسی کی منزل پر اُسکے مہمانداروں کے درمیان عین اُسکی خوشی کی حالت میں گرفتار کر لیا بلکہ ایسی حالت میں جبکہ وہ ایسے فکر میں تھا کہ اپنے باجی پن کو آتما نگر کی بستی میں کامل کر کے دکھلائے۔ عمانوئیل نے یہہ بھی کہا کہ

میں جانتا ہوں کہ تم ہی ہو جو اُس ظالم کی دھمکیوں اور کوششوں کو خیال میں نہ لائے پھر بڑی دلیری کے ساتھہ قلعہ کے پھاٹک کی حفاظت کی بلکہ تم ہی نے آتما نگر والوں کو یہہ راہ بتلائی کہ وہ ایسے انداز پر میرے پاس درخواست بھیجیں جو کہ مجھے مقبول ہو اور جسکا اُن کو سلامتی کے ساتھہ جواب ملے اور کہ ان کاموں کے بدلہ میں تم اپنا صلہ پاؤ گے ✣

علاوہ ان سب کے ایک دوسرا خط پیش کیا گیا جو کل بستی والوں کے نام پر لکھا گیا تھا جس سے اُن لوگوں نے یہہ بات دریافت کر لی کہ ہمارے آقا نے ہماری ساری درخواستوں پر لحاظ کیا ہی اور کہ ہم اپنے اس کردار کے پھل آگے کو اس سے زیادہ حاصل کرینگے۔ شہزادہ نے اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ میں اُس بات سے بہت راضی ہوں کہ تم اب بدل و جان مجھہ پر اور میری راہوں پر قایم ہوئے ہر چند کہ ابلیس نے تم پر اسقدر یورشیں کی تھیں اور کہ اُس کے بیرحم ارادوں کو تسلیم کرنے کے لئے نہ تو تم پر خوشامد کی تاثیر ہوئی اور نہ سختی نے تم کو اُس کام کے اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اُس خط کے خاتمہ پر یہہ بھی لکھا تھا۔ کہ میں آتما نگر کی بستی کو میر منشی اور کپتان یقین کے ہاتھہ میں سپرد کر آیا ہوں اور یہہ کہ خبردار تم اُن ہی کی حکومت کے تابع رہو اور اسکا عوض تم عین وقت پر پاؤ گے ✣

الغرض جب کپتان یقین ہر ایک کے نام کے خط اُن کو دے چکا وہ میر منشی کے مکان پر گیا اور اُسکے ساتھہ بات چیت کرنے میں مشغول ہوا کیونکہ

یہہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہ میں بڑے بزرگ تھے اور فی الحقیقت اور بستیوالوں کے مقابل میں وہ اس بات سے زیادہ تر واقف تھے کہ آتمانگر پر کیا کیفیت گذریگی۔ یہہ میر منشی کپتان یقین سے بہت ہی اُلفت رکھتا تھا بلکہ اُسکے لئے میر منشی کے دسترخوان پر سے بہت سی نعمتیں بھیجی جاتی تھیں اور اس سبب سے بھی گو کہ باقی بستیوالوں کے چہرے گر رہے تھے چنانچہ کچھہ عرصہ تک بات چیت کرکے یہہ کپتان آرام کرنے کو اپنی خوابگاہ میں چلا گیا لیکن بہت دراز عرصہ نہ گذرا تھا کہ میر منشی نے پھر کپتان صاحب کو بُلا بھیجا چنانچہ جب وہ آیا تو اُن دونوں نے باہمدگر سلام علیکی کی بعد آداب بجالانے کے کپتان نے میر منشی سے پوچھا کہ آپ اپنے خادم کو کیا فرماتے ہیں میر منشی اُسکو ایک کنارہ لیگیا اور دو ایک اور مہربانی کی علامت ظاہر کرکے بولا میں نے آپ کو آتمانگر کی ساری فوجوں کے اُوپر سپہ سالار مقرر کیا ہی اور آج سے آتمانگر کے سارے آدمی آپ کے تابعدار رہینگے اور آپ ہی اُن کو اندر لایا و باہر لیجایا کرینگے۔ چنانچہ آپ کو اپنے رُتبہ کے مانند شہزادہ کے اور آتمانگر کے لئے ابلیس کی فوجوں کے مقابلہ کرنیکا انتظام کرنا پڑیگا اور باقی سب کپتان آپ کے زیر حکم رہینگے ٭

اب بستیوالوں پر یہہ بات روشن ہوئی کہ کپتان یقین کو دربار میں اور آتمانگر میں میر منشی کے ساتھہ کہاں تک اقتدار حاصل ہی کیونکہ جتنے آدمی کہ اس سے پیشتر عمانوئیل پاس بھیجے گئے تھے نہ اُن سے اتنی جلدی ہوسکی

نہ وہ اُن کی سی اچھی خبر لا سکے چنانچہ ابدا سیر ماتم کرنے کے کہ ہم نے کیوں اپنی مصیبت میں اُس کی طرف زیادہ رجوع نہ کیا۔ اُن لوگوں نے واعظ کوچک کے ہاتھہ میر منشی کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ از راہ مہربانی ہم کو اور سب کچھہ کو جو ہمارے پاس ہی کپتان یقین کی حفاظت اور اہتمام و سربراہی میں سپرد کردیجئے ٭

واعظ کوچک اپنا پیغام لیکر گیا اور میر منشی کے پاس سے یہہ جواب لیکر لوٹا کہ کپتان یقین بادشاہ کی فوج کا دشمن سے مقابلہ کرنے میں اور آتمانگر کی بھلائی کے لئے انتظام کرینگے۔ وہ سربسجود ہوا اور اُن کا شکر بجالایا اور لوٹ کر بستیوالوں کو خبر سنائی لیکن یہہ سب کام بہت خفیہ کیا گیا اسلئے کہ دشمن ابتک بستی میں صاحب اقتدار تھے۔ پر اب ہم اپنے قصہ کیطرف پھر رجوع کرتے ہیں ٭

اُنتالیسواں باب

اِس بات کے بیان میں کہ جب ابلیس نے دیکھا کہ خداوند ناظم نے میرا سخت مقابلہ کیا اور خوف خدا نے دلیری دکھلائی تو اُس نے کیا صلاح و مشورہ کیا۔

جب ابلیس نے یہہ بات دیکھی کہ خداوند ناظم نے ایسی ڈھٹائی سے میرا مقابلہ کیا اور میاں خوف خدا کی بہادری پر لحاظ کیا تو وہ نہایت غصہ ہوا بعد رفوراً ایک مجلس جنگی ترتیب دی تا کہ آتمانگر سے انتقام لینے کے لئے صلاح

ومشورہ کرے - چنانچہ قعر جہنم کے سب شہزادہ جنکا سردار ضعیف بے اعتقادی تھا معہ کپتانان لشکر فراہم ہوئے - وہ یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا لازم ہوگا - اُس روز کی مجلس کے مباحثہ کا خلاصہ یہہ نکلا کہ قلعہ کو کس طرح سے اپنے قبضہ میں لائیں اسلیئے کہ جب تک وہ ہمارے دشمنوں کے ہاتھہ میں ہی تب تک ہم اپنے تئیں بستی کے مالک نہیں سمجھہ سکتے ہیں ❊

کسی نے ایک صلاح دی اور کسی نے دوسری لیکن جب یہہ بات عیاں ہوئی کہ وہ کسی منصوبہ پر متفق نہیں ہوتے تو میر مجلس بلا کو یعنے اپولین نامے اُٹھہ کھڑا ہوا اور یوں کہنا شروع کیا کہ - ای بھائیو میں دو گذارشیں کیا چاہتا ہوں اور اُن میں سے پہلی بات یہہ ہی کہ بہتر ہی کہ ہم بستی میں سے نکلکر میدان میں جمع ہوویں - کیونکہ ہمارے یہاں رہنے سے ہم کو کچھہ فایدہ نہیں اسلیئے کہ قلعہ ابتک ہمارے دشمنوں کے ہاتھہ میں ہی اور جب تک کہ اتنے بہت سے دلیر کپتان ہیں اور خوف خدا نامے سا بہادر شخص اُسکے پھاٹکوں کا محافظ ہی تب تک ہمارا اُسپر قبضہ کرنا محال ہی جبکہ ہم میدان میں جا رہیں تو وہ خود بخود کسی قدر آرام پاکے بہت خوش ہونگے اور شاید کہ وہ اپنی طبیعت سے کاہل ہونے لگینگے اور شاید کہ اِس سے اُن کو ایسی بڑی ضرب لگیگی کہ ہمیں غالباً اُن کو اتنی بڑی ضرب دینا محال ہوگا - اور اگر یہہ بھی کام نہ کرے تو شاید کہ اُن کے کپتان ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے بستی کے باہر نکل آئینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ پہلے جب وہ ہم سے میدان میں مقابل ہوئے تھے اُن کا کیا حال ہوا تھا علاوہ اِسکے

جہاں تک ہوسکا تہاں تک وہ اُن کی روداری سے کنارہ کش ہی رہے اور حتی المقدور اُن سے ناخوش ہی نظر آتے تھے +

قلعہ کے اندر سے کپتان بھی برابر اپنے ڈھلوانس چلاتے ہی رہے اور یوں دشمنوں کے دلوں کو کُڑھاتے اور رنجیدہ کرتے گئے۔ سچ ہی کہ ابلیس نے قلعہ کے پھاٹکوں کو توڑنے کے لئے بہت سی کوششیں کیں لیکن خوف خدا نامے اُسکا مہتمم تھا اور وہ ایسا دلیر اور جوانمرد و صاحب ہمت تھا کہ جب تک اُس کی جان اُسکے قالب میں باقی تھی تب تک محال تھا کہ ابلیسی اپنا کام اپنے مطلب کے موافق پورا کرتے چنانچہ ابلیس کی ساری کوششیں عبث ہوئیں۔ اور مجھہ میں بعض بعض اوقات یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاشکہ تمام بستی کا انتظام اُسکے سپرد ہوتا +

بھلا آتمانگر کی یہہ حالت کوئی اڑھائی برس تک قایم رہی بھری بستی میں لڑائی لگی رہی بستی والے سوراخوں میں ہانک دئے گئے اور آتمانگر کا جلال خاک میں ملگیا۔ ایسی حالت میں باشندوں کو کیا آرام ملسکتا تھا اور آتمانگر میں کیا سلامتی رہ سکتی تھی اور کونسا آفتاب اُس پر چمک سکتا تھا اگر دشمن اِتنے عرصہ تک بستی کے مقابل باہر میدان میں پڑا رہتا تو بھی اُن میں لاغری پیدا کرنے کے لئے کفایت کرتا لیکن اُن کا بستی کے اندر ہونا اور اُنکے خیموں کا اُس میں نصب ہونا اور اُن کی کھائیوں اور گھروں کا بستی کے قلعہ کے مقابل میں ہونا کیسی خوفناک بات تھی۔ کیا قیامت تھی کہ بستی بستی کے مخالف ہو اور دشمن کی زندگی اور طاقت کو بچانے اور قایم رکھنے کے لئے اُمید ہو کہ وہ اُنکے



کپتانوں کا ابلیسیوں سے مقابلہ کرنا صفحہ ۳۵۷

تلنگوں کو کام میں لائیں اور اپنی حفاظت کے لئے بستی کے مکانوں پر قبضہ کریں یہاں تک کہ اُن کے قلعہ کو فتح کرکے اُسے لوٹ لیں اور پس پاکر ڈالیں پر آتمانگر کی یہی حالت ہوگئی تھی ÷

سینتیسواں باب

آتمانگر کے لوگوں کا دشمن سے رہائی و پناہ پانے کے لئے عمانوئیل کے پاس درخواست بھیجنا اور اسکا بیان کہ اِس خط کا حال سُنکر ابلیس نے کیا کیا کوششیں کیں۔

جبکہ آتمانگر کی بستی اِس ماتم زدہ اور اندوہگین حالت کو پہنچ گئی اور جیسا کہ اُوپر مذکور ہو چکا ہی وہ مدت تک اِس حالت میں پڑی رہی اور جب اُس نے یہہ دیکھا کہ جتنی درخواستیں ابتک گذر چکی ہیں اُن میں سے ایک بھی کارگر نہیں ہوئی تو شہر کے باشندے یعنے اُسکے سردار اور اُمرا جمع ہوئے اور کچھ دیر تک اپنی آفت رسیدہ حالت پر اور اِن آفتوں کے سبب سے جو اُن پر آئی تھیں ماتم کرکے یہہ اتفاق کیا کہ ایک دوسری عرضی طیار کرکے عمانوئیل کے پاس بھیجکر اُس سے مستدعی ہوں۔ لیکن اِس مقدمہ میں میاں خوف خدا نامے بولے کہ ایسے مقدمہ میں نہ تو شہزادہ نے کوئی درخواست قبول کی ہی اور نہ ہرگز قبول کریگا تا وقتیکہ خداوند میر منشی کی مُہر و دستخط اُسپر ہو اور اُس نے یہہ بھی کہا کہ میری دانست میں

یہی وجہ ہی کہ تمہاری درخواستیں ابتک بیفائدہ ہوئی ہیں۔ تب اُن لوگوں نے کہا کہ ہم ایک درخواست طیار کرکے اُسپر میر منشی سے دستخط کرا لینگے۔ لیکن میاں خوف خدا نے پھر کہا کہ جب تک میر منشی صاحب خود آپ نہ لکھوائیں اور نہ لکھیں تب تک وہ ہرگز اُسپر دستخط نہ کرینگے۔ علاوہ اِسکے شہزادہ میر منشی کے ہاتھ کو دنیا کے سب لوگوں کی تحریر سے پہچان لے سکتا ہی چنانچہ وہ کسی طرح سے فریب کھا ہی نہیں سکتا ہی۔ اسلئے میری صلاح یہہ ہی کہ آپ اُن حضرت کے پاس جائیں اور اُن کی دستگیری کے لئے اُن سے منت و سماجت کریں وہ ابھی تک سرداروں اور سپاہیوں کے ساتھ قلعہ کے اندر ہی ہیں ÷

چنانچہ وہ میاں خوف خدا نامے کے بدل شاکر ہوئے اور اُن کی صلاح قبول کرکے اُن کے فرمانے کے مطابق کیا۔ وہ میر منشی خداوند پاس آئے اور اُس کے پاس آنے کا اپنا منشا بیان کر گئے یعنے یہہ کہ از بسکہ آتمانگر ایسی مصیبت کی حالت میں ہی حضور مہربانی کرکے القادر بزرگ کے فرزند عمانوئیل کے لئے اور اُسکے وسیلہ سے اُسکے باپ ہمارے بادشاہ کے آگے پیش کئے جانے کے لئے ایک درخواست طیار کر دیں ÷

تب میر منشی نے اُن سے پوچھا کہ تم کس طرح کی درخواست لکھوایا چاہتے ہو۔ اُن لوگوں نے جواب دیا کہ حضور آتمانگر کی بستی کی حالت سے بہتر واقف ہیں اور کہ ہم نے کیونکر اپنے شہزادہ سے روگردانی اور بغاوت کی ہی آپ یہہ بھی جانتے ہیں کہ کون ہم سے لڑنے کو آیا ہی اور کہ کیونکر آتمانگر جنگ کا مقام بنگیا ہی۔

آپ علاوہ اِسکے واقف ہیں کہ ہمارے مردوں عورتوں اور لڑکوں نے اُنکے ہاتھہ سے کیسی کیسی سختیاں اُٹھائی ہیں اور کیسی جُرأت کے ساتھہ ہمارے گھر کے اندر پلے ہوئے اِبلیسی آتماگر کی سڑکوں میں گھومتے پھرتے ہیں یہانتک کہ بستیوالوں کی بھی اِتنی ہمت نہیں پڑتی - اِسلئے آپ اُس دانش الٰہی کے بموجب جو آپ میں موجود ہی اپنے بیچارہ خادموں کے لئے شاہ عمانوئیل کے لئے ایک درخواست طیار کر دیجئے میر منشی نے کہا کہ اچھا میں درخواست لکھہ دونگا اور اُسپر مُہر اور دستخط بھی کر دونگا تب اُن لوگوں نے پوچھا کہ اِس درخواست کو لینے کے لئے ہم کب حاضر ہوں - اسپر اُس نے جواب دیا کہ تم کو اُسکے مسودہ کے وقت حاضر رہنا پڑیگا بلکہ تم کو اُس میں اپنی خواہش بھی ظاہر کرنی پڑیگی - سچ ہی کہ دست وقلم ہمارا ہوگا لیکن روشنی اور کاغذ تمہارا ہوگا ورنہ تم کیونکر کہہ سکوگے کہ یہہ ہماری ہی درخواست ہی مجھے اپنے لئے تو درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہیں اِسلئے کہ میں نے اُسے بیزار نہیں کیا ہی ؞

اُس نے یہہ بھی کہا کہ کوئی درخواست میرے نام کی شہزادہ کے پاس اور اُسکے وسیلہ سے اُسکے باپ کے پاس پیش نہیں کی جاتی تا وقتیکہ وہ لوگ جنکو اُس سے سروکار ہی بدل وجان اُس میں شریک ہوں کیونکہ یہہ بھی اُس میں درج کرنا لازم ہی ؞

چنانچہ اُنہوں نے اِس بات کو بدل منظور کر لیا اور اُنکے لئے فوراً ایک درخواست طیار کی گئی - لیکن اب یہہ گفتگو پیش آئی کہ کون اُسے لے جائیگا -

میر منشی نے اُنہیں یہہ صلاح دی کہ کپتان یقین کو بھیجو کیونکہ وہ نیکنام آدمی ہی - چنانچہ اُن لوگوں نے اُسے بُلا بھیجا اور اُسکا کام اُسے کہہ سُنایا - اُس کپتان نے کہا بہت بہتر میں یہہ کام خوشی سے کرونگا اور ہرچند کہ میں لنگ کرتا ہوں تاہم میں حتی المقدور اور جتنی جلدی کے ساتھہ ہوسکیگا اِس کام کو انجام دونگا ؞

اس درخواست کا مضمون یہہ تھا ؞

ای ہمارے خداوند اور بادشاہ شاہ عمانوئیل قادر اور شاہ صابر حضور کے لبوں میں فضل بٹھایا گیا ہی اور حضور رحیم و آمرزگار ہیں ہرچند کہ ہم نے حضور سے بغاوت کی ہی ہم جو کہ آگے کو حضور کی آتمانگر کہلائے جانے کے قابل نہیں ہیں اور نہ اِس لائق ہیں کہ حضور کے عام فایدوں میں شریک ہوں ہم حضور کی اور حضور کے وسیلہ سے حضور کے باپ کی منت کرتے ہیں کہ حضور ہماری خطاؤں سے درگذر کریں ہم اقرار کرتے ہیں کہ حضور اُنکے باعث سے ہمیں خارج کر دیسکتے ہیں لیکن حضور اپنے نام کی خاطر سے یہہ نہ کیجئے حضور ہماری مصیبت زدہ حالت پر لحاظ کر کے ہمپر ترس کھا کے رحم کیجئے خداوند ہم ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ہماری برگشتگی ہمکو ملامت کرتی ہی وہ اِبلیسی جو کہ بستی کے اندر ہیں ہمیں خوف دلاتے ہیں اور اتھاہ غار کی فوجیں ہمیں پریشان کرتی ہیں حضور کے فضل سے ہماری نجات ہوسکتی ہی اور ہم نہیں جانتے کہ حضور کو چھوڑ کر کس کے پاس جائیں ؞

علاوہ اِسکے ای شاہ حنان ہم نے اپنے کپتانوں کو کمزور کر دیا ہی اور وہ پست ہمت اور بیمار ہوگئے ہیں بلکہ فی الحال اُن میں سے کئی ایک اُس ظالم کی

طاقت اور زور سے شکست کھا کے مجروح ہو گئے ہیں۔ بلکہ ہمارے وہ کپتان
جن کی بہادری پر ہم آگے نہایت اعتماد رکھتے تھے وہ بھی شل زخمیو نکے ہو رہے
ہیں علاوہ اسکے اے ہمارے خداوند ہمارے دشمن زندہ دل اور مضبوط ہیں وہ
فخر اور ڈینگ مارتے ہیں اور ہمیں یہہ دھمکا رہے ہیں کہ ہم تم کو آپس میں غنیمت
کے لئے تقسیم کر لینگے۔ اے خداوند وہ شکیوں کی ہزارہا فوج لیکر ہمارے اوپر آ گرے
ہیں ایسا کہ ہم نہیں جانتے کہ اُن کے ساتھہ کیا کریں وہ سب نہایت ہی تندرد اور
بیرحم ہیں اور وہ ہم سے اور حضور سے جنگجوئی طلب کرتے ہیں ؛

ہماری عقل اور طاقت دونوں غایب ہو گئے ہیں اسلئے کہ حضور ہمارے پاس
سے چلے گئے اور سوا گناہ و شرمندگی و روسیاہی کے کوئی چیز ہمارے پاس ایسی
نہیں ہے جسکو ہم اپنا کہہ سکیں۔ اے خداوند ہم پر رحم کیجئے اپنی آتمانگر کی مصیبت زدہ
بستی پر رحم کیجئے اور ہمیں ہمارے دشمن کے ہاتھہ سے بچا لیجئے آمین ؛

یہہ درخواست جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا خداوند میر منشی کے ہاتھہ سے ملی اور
اُس دلیر و دیو افگن کپتان یقین کے وسیلہ سے دربار میں پہنچائی گئی۔ وہ اسکو
لیکے دہن پھاٹک سے نکل آیا اور اسکو عمانوئیل کے پاس پہنچایا۔ پر میں نہیں کہہ
سکتا کہ اسکا کیا نتیجہ ہوا لیکن اسکا نتیجہ کچھہ تو ہوا یہاں تک کہ اسکی خبر ابلیس کے
کانوں تک پہنچی۔ میرا یہہ گمان اس وجہ سے ہے کہ اس ظالم نے اسکی خبر پاکے
آتمانگر کی بستی پر یہہ الزام لگایا کہ ؛

اے باغی اور سخت دل آتمانگر میں تیری درخواست بھیجنا موقوف کرونگا۔

کیا تو درخواست دیتا ہی جائیگا میں اُسکو بند کر دونگا بلکہ وہ اُسکے قاصد سے بھی
واقف تھا اور اسکے باعث وہ خوف زدہ اور خشمناک بھی ہوا ؛

چنانچہ اُس نے پھر اپنے طنبور بجانے کا حکم دیا اور اسکے سُننے کی آتمانگر تاب
نہ لا سکتا تھا لیکن جب ابلیس اپنا طنبور بجوائے تو آتمانگر کو خواہی نخواہی اُسکی
آواز سُننا ہی پڑیگا۔ سو طنبور بجا اور سب ابلیسی جمع ہوئے ؛

تب ابلیس نے کہا کہ اے دلیر ابلیسیو تمہیں معلوم ہو کہ آتمانگر کی سرکش
بستی میں ہمارے خلاف فساد پختہ ہو گیا ہے کیونکہ ہر چند جیسا کہ تم دیکھتے ہو یہہ
بستی ہمارے قبضہ میں ہے تاہم ان ابلیسوں نے ہمت پیدا کی ہے اور مدد کیلئے
عمانوئیل کے پاس پھر درخواست بھیجی ہے۔ میں تمہیں یہہ بات جتائے دیتا ہوں
تاکہ تم واقف رہو کہ آتمانگر کی کمبخت بستی کے ساتھہ تم کو کس طرح سے پیش آنا
چاہئے۔ اسلئے اے میرے معتبر ابلیسیو میں تمہیں یہہ حکم دیتا ہوں کہ تم آتمانگر کی
اس بستی کو زیادہ تر پریشانی میں مبتلا رکھو اور ان کو اپنی فطرتوں سے رنجیدہ ہی
کرتے رہو اُن کی عورتوں کو بیحرمت کرتے رہو اُن کی کنواریوں کو بیحرمت کروانے
بوڑھوں کے مغز خالی کرتے رہو اور یہہ میری طرف سے اُنکی سخت بغاوتوں
کا ثمرہ ہو ؛

پس ابلیس کی یہہ تاکید تھی لیکن اس تاکید اور اُس کی تعمیل میں کوئی
نہ کوئی بات در آئی اسلئے کہ غضبناکی کے سوا اور کچھہ نہ ہوا تھا ؛

علاوہ اسکے جب ابلیس یہہ کر چکا وہ دوسری طرف سے قلعہ کے پھاٹک

پرگیا اور اُن سے کہا کہ اگر تم پھاٹک کھولکے مجھے اور میرے آدمیوں کو اندر آنے نہ دوگے تو میں تم سب کو مار ہی ڈالونگا - اِسکے جواب میں خوف خدا نامے نے کہا - کیونکہ اُس دروازہ کا وہ نگہبان تھا کہ پھاٹک کسی طرح سے نہ تمہارے لئے نہ تمہارے آدمیوں کے لئے کھولا جائیگا - علاوہ اِسکے اُس نے یہہ بھی کہا کہ چند روز کی تکلیف کے بعد آتمانگر کامل اور مضبوط وقایم کیا جائیگا ❊

تب اِبلیس نے کہا کہ جن لوگوں نے میرے حق میں درخواست کی ہی اُن کو میرے حوالہ کردو خاصکر اُس نامہ بر کپتان یقین کو اُس بدذات کو مجھے دیدو تو میں بستی میں سے چلا جاؤنگا ❊

تب بے وقوف نامے ایک اِبلیسی اُٹھہ کھڑا ہوا اور بولا کہ ہمارا خداوند تم سے بہت اچھی بات کہتا ہی تمہارے لئے ایک آدمی کا مرنا اِس سے بہتر ہی کہ تمہاری بیچاری آتمانگر خراب وخستہ ہوجائے ❊

میاں خوف خدا نے اُسپر پھر یہہ جواب دیا کہ آتمانگر کب تک چاہ زندان سے بچا رہیگا جبکہ اُس نے اپنا نام اِبلیس کے ہاتھہ سے سونپ دیا ہی بستی کو ضایع کرنا اِس سے بہتر ہی کہ کپتان یقین کو ضایع جانے دیں کیونکہ اگر ایک نکلے تو دوسرے بھی اُسکے بعد چلینگے میاں بے وقوف نے اِسکا کچھہ جواب نہ دیا ❊

بعد اِسکے خداوند ناظم نے جواب دیا اور کہا ای رکس ظالم تجھہ پر یہہ بات روشن ہو کہ ہم تیری باتیں مطلق نہ سُنینگے ہمارا ارادہ ہی کہ جب تک آتمانگر میں ایک

بھی کپتان و سپاہی اور ڈھلوانس وتیر تجھہ پر پھینکنے کے لئے موجود ہی تب تک ہم تجھہ سے لڑنا موقوف نہ کرینگے ❊

اِبلیس نے جواب دیا کیا تم اِس بات کی اُمید رکھتے ہو اور اِسکی انتظار میں ہو کہ اِبلیس تمہاری مدد اور رہائی کریگا - تم نے عمانوئیل پاس درخواست تو بھیجی ہی پر شرارت تمہاری آستین میں یہانتک لپٹی ہوئی ہی کہ تمہارے لبوں سے بیگناہ دعائیں نکل نہیں سکتیں - کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اِس مقصد میں برآؤگے اور کامیاب ہوگے تمہاری خواہش پوری نہ ہوگی تمہاری کوششیں پیش نہ جائینگی کیونکہ صرف میں ہی نہیں پر عمانوئیل بھی تم سے مخالف ہی بلکہ اُس ہی نے مجھے تمہیں مغلوب کرنے کے لئے بھیجا ہی - تو تم اُمید کس بات کی رکھتے ہو اور کس وسیلہ سے تم بچوگے ❊

تب خداوند ناظم نے کہا کہ گناہ تو ہم نے فی الحقیقت کیا ہی لیکن اِس سے تم کو کیا مدد ملیگی اِسلئے کہ ہمارے عمانوئیل نے بڑی وفاداری کے ساتھہ یہہ بات کہی ہی کہ وہ جو میرے پاس آتا ہی میں اُسے کسی طرح سے اپنے پاس سے نکال نہ دونگا ای ہمارے مدعی اُس نے یہہ بھی کہا ہی کہ ہر طرح کا گناہ اور کفر بنی آدم کو بخشا جائیگا اِسلئے ہم نا اُمید ہونے کی جُراُت نہیں کرسکتے لیکن صبر کے ساتھہ اب بھی رہائی کے منتظر رہینگے ❊

اٹھتیسواں باب

اِس بات کا ذکر کہ کپتان یقین عمانوئیل کے دربار سے آنمانگر کے سرداروں کے لئے نامے لیکر بستی میں وارد ہوا اور اُنکی کیفیت

اِس عرصہ میں کپتان یقین عمانوئیل کے دربار سے آنمانگر کے قلعہ میں لوٹ آیا اور اُن کے لئے خطوں کی تھیلی لایا۔ سو جب ہمارے خداوند ناظم نے سُنا کہ کپتان یقین لوٹ آیا تو وہ اُسی ظالم ابلیس کے غل و شور سے کنارہ کش ہوا اور اُسے بستی کی دیوار اور قلعہ کے پھاٹکوں کے پاس ذکر کرنے کے لئے چھوڑ گیا۔ چنانچہ وہ اُس کپتان کے مکان پر آکے اُس سے سلام علیک ہوا اور اُس سے خیر و عافیت اور دربار کی خبریں پوچھیں لیکن جب اُس نے کپتان یقین سے یہہ پوچھا تو اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے۔ تب اُس کپتان نے کہا کہ اے میرے خداوند ہمت باندھئے کیونکہ سب کچھہ وقت پر درست ہو جائیگا۔ اور اتنا کہکے اُس نے پہلے اپنا پوٹلا نکالکے آگے رکھہ دیا اور اُسکو خداوند ناظم اور باقی کپتانوں نے خوشی کی خبر کی علامت سمجھا چونکہ فضل کا وقت پہنچگیا تھا اُس نے بستی کے کپتانوں اور بزرگوں کو جو قلعہ میں اپنے مکانوں پر اور اپنے چوکی پہرے پر جابجا منتشر تھے خبر کہلا بھیجی کہ کپتان یقین صاحب دربار سے لوٹ آئے ہیں اور تم سے کچھہ عموماً اور کچھہ کچھہ خاص باتیں بھی کہا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ سب حاضر ہوئے اور سلام و دعا کے بعد اُسکے سفر کی کیفیت پوچھی



کپتان یقین کا دربار سے لوٹ آنا اور خطوں کو بانٹنا صفحہ ۳۶۶

اور دربار کا بہترین حال دریافت کیا۔ اُس نے اُن کو بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کہ اُس نے خداوند ناظم کو بیشتر دیا تھا یعنے کہ سب اخیر میں اچھا ہوگا۔ جب کہ کپتان اُن سے اسطرح پر سلام علیکی کر چکا تب اُس نے اپنا پوٹلا کھولا اور جن لوگونکو اُس نے بلا بھیجا تھا اُن کے نام کی چٹھیاں نکالیں ❊

پہلا خط خداوند ناظم کے نام تھا جسکا یہہ خلاصہ تھا۔ کہ شہزادہ عمانوئیل اس بات سے بہت خوش ہی کہ خداوند ناظم نے اپنے وہ سارے کام جو آتمانگر کی بستی اور لوگونکی نسبت اُسے سپرد کئے گئے تھے ایسی وفاداری اور اعتبار کے ساتھ پورے کئے۔ اُسمیں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھہ کو اس بات سے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہی کہ تم نے اپنے شہزادہ عمانوئیل کیلئے اتنی دلیری ظاہر کی ہی اور کہ تم بیر طرف سے ابلیس کے ساتھہ وفاداری سے لڑے ہو۔ اور خط کے خاتمہ پر یہہ بھی اشارہ تھا کہ تم چند عرصہ میں اپنا اجر پاؤگے

دوسرا رقعہ جو اُس پوٹلے میں سے نکلا خداوند خود مختار کے نام تھا اور اُسکا خلاصہ یہہ تھا کہ شہزادہ عمانوئیل کو خوب معلوم ہی کہ اُس کی غیر حاضری میں اُس خداوند نے اپنے آقا کی عزت کے لئے کیسی کچھہ دلیری اور جوانمردی دکھلائی خاصکر اُس حالت میں جبکہ آتمانگر میں اُسکا نام بہت ہی مبتذل تھا۔ اُس میں یہہ بھی مندرج تھا کہ اُسکا شاہ اس بات سے بہت ہی خوش ہی کہ اُس نے آتمانگر کی بستی کے ساتھہ ایسی وفاداری ظاہر کی کہ جتنے ابلیسی بستی کے اندر رہ گئے بچ گئے پڑے تھے اُن پر اسقدر نگاہ رکھی اور اُن کو بھاگنے نہ دیا۔ اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھے خبر ہی کہ کسطرح تم نے اپنے ہی ہاتھوں سے وہاں کے بعض بعض سردار

باغیوں کو قتل کر کے دشمن کو بہت پست ہمت کر دیا اور جو آتمانگر کی کُل بستی کے لئے بہت ہی نیک نمونہ ہوا اور یہہ بھی درج تھا کہ تم جلد اپنا صلہ پاؤگے ٭

تیسرا رقعہ واعظ کوچک کے نام پر نکلا اور اُسکا مضمون یہہ تھا۔ کہ شہزادہ بہت خوش ہو کہ اپنا کام تم نے ایسی دیانتداری اور وفاداری کے ساتھہ کیا اور بستی کے قوانین کے مطابق آتمانگر کو نصیحت و ملامت کی اور اُن کو پہلے سے آگاہ کیا۔ سوا اِسکے مجھے یہہ بھی بہت پسند آیا کہ تم نے یہہ اِشتہار کرایا کہ آتمانگر کے لوگ اپنی برگشتگی کے باعث سے روزہ رکھیں ٹاٹ پہنیں اور خاک لپیٹیں۔ اور یہہ بھی لکھا تھا کہ میں اِس بات سے بھی بہت خوش ہوں کہ تم نے ایسے مفید کام کے لئے کپتان نیک رعد سے مدد طلب کی اور کہ تم اِسکا عوض پاؤگے ٭

چوتھا خط میاں خوف خدا کے نام نکلا اور اُسکا مضمون یہہ تھا کہ مجھے یہہ بات معلوم ہو کہ جتنے آتمانگر کے لوگوں نے حفظ جسمانی کا فریب دریافت کیا اُن میں تم ہی اوّل ہو کیونکہ وہی تھا جس نے اپنی چترائی سے آتمانگر کی مبارک بستی میں سے خوبی کو دفع کر کے اُسے ضایع کر دیا تھا۔ علاوہ اِسکے اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وہ آنسو اور غم یاد ہیں جو تم نے آتمانگر کی حالت پر بہائے اور ظاہر کئے تھے۔ اُس خط میں یہہ بھی درج تھا کہ مجھے خیال ہو کہ تم نے ہی اِس حفظ جسمانی کو اُسی کی میز پر اُسکے مہمانداروں کے درمیان عین اُسکی خوشی کی حالت میں گرفتار کر لیا بلکہ ایسی حالت میں جبکہ وہ ایسے فکر میں تھا کہ اپنے چاچی ہن کو آتمانگر کی بستی میں کامل کر کے دکھلائے۔ عمانوئیل نے یہہ بھی کہا کہ

میں جانتا ہوں کہ تم ہی ہو جو اُس ظالم کی دھمکیوں اور کوششوں کو خیال میں نہ لائے پھر بڑی دلیری کے ساتھہ قلعہ کے پھاٹک کی حفاظت کی بلکہ تم ہی نے آتمانگر والوں کو یہہ راہ بتلائی کہ وہ ایسے انداز پر میرے پاس درخواست بھیجیں جو کہ مجھے مقبول ہو اور جبکا اُن کو سلامتی کے ساتھہ جواب ملے اور کہ اُن کاموں کے بدلے میں تم اپنا صلہ پاؤگے ٭

علاوہ اِن سب کے ایک دوسرا خط پیش کیا گیا جو کُل بستیوالوں کے نام پر لکھا گیا تھا جس سے اُن لوگوں نے یہہ بات دریافت کری کہ ہمارے آقا نے ہماری ساری درخواستوں پر لحاظ کیا ہی اور کہ ہم اپنے اِس کردار کے پھل آگے کو اِس سے زیادہ حاصل کرینگے۔ شہزادہ نے اُس میں یہہ بھی لکھا تھا کہ میں اِس بات سے بہت راضی ہوں کہ تم اب بدل و جان مجھہ پر اور میری راہوں پر قایم ہوئے ہر چند کہ ابلیس نے تم پر اِسقدر یورشیں کی تھیں اور کہ اُس کے بیرحم ارادوں کو تسلیم کرنے کے لئے نہ تو تم پر خوشامد کی تاثیر ہوئی اور نہ سختی نے تم کو اُس کام کے اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اُس خط کے خاتمہ پر یہہ بھی لکھا تھا۔ کہ میں آتمانگر کی بستی کو میر منشی اور کپتان یقین کے ہاتھہ میں سپرد کر آیا ہوں اور یہہ کہ خبردار تم اُن ہی کی حکومت کے تابع رہو اور اِسکا عوض تم عین وقت پر پاؤگے ٭

الغرض جب کپتان یقین ہر ایک کے نام کے خط اُن کو دے چکا وہ میر منشی کے مکان پر گیا اور اُسکے ساتھہ بات چیت کرنے میں مشغول ہوا کیونکہ

یہہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہ میں بڑے بزرگ تھے اور فی الحقیقت اُور بستیوالوں کے مقابل میں وہ اِس بات سے زیادہ تر واقف تھے کہ آتمانگر پر کیا کیفیت گذریگی۔ یہہ میر منشی کپتان یقین سے بہت ہی اُلفت رکھتا تھا بلکہ اُسکے لئے میر منشی کے دسترخوان پر سے بہت سی نعمتیں بھیجی جاتی تھیں اور اِس سبب سے بھی گوکہ باقی بستیوالوں کے چہرے گر رہے تھے چنانچہ کچھہ عرصہ تک بات چیت کرکے یہہ کپتان آرام کرنے کو اپنی خوابگاہ میں چلا گیا لیکن بہت دراز عرصہ نہ گذرا تھا کہ میر منشی نے پھر کپتان صاحب کو بُلا بھیجا چنانچہ جب وہ آیا تو اُن دونوں نے باہمدیگر سلام علیکی کی بعد آداب بجالانے کے کپتان نے میر منشی سے پوچھا کہ آپ اپنے خادم کو کیا فرماتے ہیں میر منشی اُسکو ایک کنارہ لیگیا اور دو ایک اور مہربانی کی علامت ظاہر کرکے بولا میں نے آپ کو آتمانگر کی ساری فوجوں کے اُوپر سپہ سالار مقرر کیا ہے اور آج سے آتمانگر کے سارے آدمی آپ کے تابعدار رہینگے اور آپ ہی اُن کو اندر لایا و باہر لیجایا کرینگے۔ چنانچہ آپ کو اپنے رُتبہ کے مانند شہزادہ کے اور آتمانگر کے لئے ابلیس کی فوجوں کے مقابلہ کرنیکا اِنتظام کرنا پڑیگا اور باقی سب کپتان آپ کے زیر حکم رہینگے ٭

اب بستیوالوں پر یہہ بات روشن ہوئی کہ کپتان یقین کو دربار میں اور آتمانگر میں میر منشی کے ساتھہ کہاں تک اقتدار حاصل ہے کیونکہ جتنے آدمی کہ اِس سے پیشتر عمانوئیل پاس بھیجے گئے تھے نہ اُن سے اِتنی جلدی ہوسکی

نہ وہ اُن کی سی اچھی خبر لا سکے۔ چنانچہ بعد اسپر ماتم کرنے کے کہ ہم نے کیوں اپنی مصیبت میں اُس کی طرف زیادہ رجوع نہ کیا۔ اُن لوگوں نے واعظ کو چک کے ہاتھہ میر منشی کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ ازراہ مہربانی ہم کو اور سب کچھہ کو جو ہمارے پاس ہے کپتان یقین کی حفاظت اور اہتمام و سربراہی میں سپرد کر دیجئے ٭

واعظ کو چک اپنا پیغام لیکر گیا اور میر منشی کے پاس سے یہہ جواب لیکر لوٹا کہ کپتان یقین بادشاہ کی فوج کا دشمن سے مقابلہ کرنے میں اور آتمانگر کی بھلائی کے لئے اِنتظام کرینگے۔ وہ سربسجود ہوا اور اُن کا شکر بجالایا اور لوٹ کر بستیوالوں کو خبر سُنائی لیکن یہہ سب کام بہت خفیہ کیا گیا اِسلئے کہ دشمن ابتک بستی میں صاحب اقتدار تھے۔ پر اب ہم اپنے قصہ کیطرف پھر رجوع کرتے ہیں ٭

اُنتالیسواں باب

اِسبات کے بیان میں کہ جب اِبلیس نے دیکھا کہ خداوند ناظم نے میرا سخت مقابلہ کیا اور خوف خدا نے دلیری دکھلائی تو اُس نے کیا صلاح و مشورہ کیا۔

جب اِبلیس نے یہہ بات دیکھی کہ خداوند ناظم نے ایسی ڈھٹھائی سے میرا مقابلہ کیا اور میاں خوف خدا کی بہادری پر لحاظ کیا تو وہ نہایت غصہ ہوا اور فوراً ایک مجلس جنگی ترتیب دی تاکہ آتمانگر سے اِنتقام لینے کے لئے صلاح

وشورہ کرے ۔ چنانچہ قعر جہنم کے سب شہزادہ جنکا سردار ضعیف بے اعتقادی تھا معہ کپتانان لشکر فراہم ہوئے ۔ وہ یہہ مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا لازم ہوگا۔ اُس روز کی مجلس کے مباحثہ کا خلاصہ یہہ نکلا کہ قلعہ کو کس طرح سے اپنے قبضہ میں لائیں اسلئے کہ جب تک وہ ہمارے دشمنوں کے ہاتھہ میں ہی تب تک ہم اپنے تئیں بستی کے مالک نہیں سمجھہ سکتے ہیں ÷

کسی نے ایک صلاح دی اور کسی نے دوسری لیکن جب یہہ بات عیاں ہوئی کہ وہ کسی منصوبہ پر متفق نہیں ہوتے تو میر مجلس بلا کو یعنے اپولین نامے اُٹھہ کھڑا ہوا اور یوں کہنا شروع کیا کہ ۔ اے بھائیو میں دو گذارشیں کیا چاہتا ہوں اور اُن میں سے پہلی بات یہہ ہی کہ بہتر ہی کہ ہم بستی میں سے نکلکر میدان میں پھیر ہو رہیں ۔ کیونکہ ہمارے یہاں رہنے سے ہم کو کچھہ فایدہ نہیں اسلئے کہ قلعہ ابتک ہمارے دشمنوں کے ہاتھہ میں ہی اور جب تک کہ اتنے بہت سے دلیر کپتان ہیں اور خوف خدا نامے سا بہادر شخص اُسکے پھاٹکوں کا محافظ ہی تب تک ہمارا اُسپر قبضہ کرنا محال ہی جبکہ ہم میدان میں جا رہیں تو وہ خود بخود کسی قدر آرام پا کے بہت خوش ہونگے اور شاید کہ وہ اپنی طبیعت سے کاہل ہونے لگینگے اور شاید کہ اِس سے اُن کو ایسی بڑی ضرب لگیگی کہ ہمیں غالباً اُن کو اتنی بڑی ضرب دینا محال ہوگا ۔ اور اگر یہہ بھی کام نہ کرے تو شاید کہ اُن کے کپتان ہمارا مقابلہ کرنے کے لئے بستی کے باہر نکل آئینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ پہلے جب وہ ہم سے میدان میں مقابل ہوئے تھے اُن کا کیا حال ہوا تھا علاوہ اِسکے

اگر ہم اُن کو بستی کے باہر نکال پائیں تو ہم بستی کی دوسری طرف لوگوں کو خفیہ بٹھا دے سکینگے جو اُن کے میدان پکڑنے پر قلعہ کے اندر گھس پڑینگے اور اُس پر قابض ہو جائینگے ÷

لیکن بعلزبوب اُٹھا اور بولا نا ممکن ہی کہ وہ سب قلعہ میں سے ایک بارگی نکل آئیں کوئی نہ کوئی اُسکی حفاظت کے لئے ضرور ہی اندر رہ جائیگا اِسلئے اِس انداز کی کوشش کرنی عبث ہوگی تا وقتیکہ ہم کو اِس بات کا یقین حاصل نہ ہووے کہ وہ فی الحقیقت سب نکل ہی آئینگے ۔ چنانچہ اُسکی یہہ رائے ہوئی کہ جو کچھہ کیا جائے وہ کسی اَور ہی وسیلہ سے انجام پائے ۔ اور میری دانست میں ہماری عقلیں جہانتک چلتی ہیں اُس میں اغلب ہی کہ یہہ تدبیر پیش جائے جس کی صلاح اپولیس یعنے بلا کو نے پہلے دی تھی یعنے کہ بستی والوں کو پھر گناہ میں مبتلا کریں ۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ ہم نہ تو بستی میں ہو کے نہ اُن کو میدان میں نکال لا کے نہ اُن سے لڑکے نہ اُن کے آدمیوں کو مار کے اُنپر غالب آ سکینگے اِسلئے کہ جب تک بستی میں ایک بھی اِس قابل ہی کہ ہمارے برخلاف اپنی اُنگلی اُٹھا سکے تب تک عمانوئیل اُنکی مدد کریگا اور اگر وہ اُن کی امداد پر کھڑا ہو تو ہم جانتے ہیں کہ اُس دن ہماری کیا حالت ہوگی ۔ اِسلئے میری رائے میں کوئی چیز ایسی نہیں ہی جو کہ اُن کو ہمارے ہاتھہ میں اسیر کر سکتی ہی بجز اِسکے کہ ہم کوئی تدبیر کر کے اُنہیں گناہ میں مبتلا کرائیں ۔ اگر ہم اپنے سب شکیوں کو گھر ہی پر چھوڑ آتے تو جتنا ہم نے اب کیا ہی اُتنا ہی تب بھی کرتے بجز اِسکے کہ ہم اُن کو قلعہ کے مالک اور

[اپلپوس ۱۲ باب ۱۹ سے ۲۷ آیات]

حاکم بنا سکتے کیونکہ تنکیوں کا دور دور رہنا اُن اعتراضات کی مانند ہی جو کہ دلیلوں کے مارے دب جاتے ہیں۔ اگر ہم اُن کو صرف قلعہ کے اندر داخل کردیں اور اُنکو اُسپر قابض کردیں تو ہمارے غالب آنے میں کچھہ شک نہیں ہی۔ اسلئے آؤ ہم میدان میں نکل چلیں اور اِس خیال سے نہیں کہ آتھانگر کے کپتان ہمارا پیچھا کرینگے لیکن بیشتر اِس کام کے اختیار کرنے کے چاہئے کہ ہم اپنے معتمد ابلیسوں سے جو آتھانگر کے اندر ہیں صلاح لے لیں اور اُنہیں یہہ تاکید کردیں کہ وہ بستی کو ہمارے ہاتھہ میں کرادیں کیونکہ وہی اِس کام کو انجام دینگے ورنہ وہ کبھی انجام کو نہ پہنچیگا۔ بعلزبوب کی اِن باتوں کو جبھی سب لوگوں نے مان لیا یعنے کہ سب سے بہتر تدبیر قلعہ کے لے لینے کی یہی ہوگی کہ اُسکو گناہ میں مبتلا کرادیں۔ بعد اِس کے وہ اِس کے انجام دینے کے لئے تدبیریں سوچنے لگے ٭

بعد اسکے لوسیفر کھڑا ہوا اور بولا کہ بعلزبوب کی صلاح بہت برجستہ ہی میری رائے میں یہہ بات آتی ہی کہ اِس کام کے انجام دینے کی بہتر تدبیر یہہ ہوگی کہ ہم اپنے لشکر کو آتھانگر کی بستی میں سے نکال لیجائیں آؤ ہم یہہ کام کریں اور درخواستوں و دھمکیوں یا اپنے طنبور کی آواز یا اَور کسی طرح کی بیدار کرنیوالی صدا سے اُن کو خوف نہ دلائیں آؤ ہم صرف میدان میں فاصلہ پر اِس طرح سے پڑے رہیں کہ گویا ہم کو اُن کا مطلق خیال بھی نہیں ہی اسلئے کہ خوف دلانے سے وہ بیدار ہوکے ہتھیار پکڑ لیتے ہیں۔ میرے سر میں ایک اَور بھی فطرت ہی تم جانتے ہو کہ آتھانگر میں بازار لگا کرتا ہی اور وہ تجارت سے خوشنود رہتا ہی چنانچہ کیا یہہ تدبیر کارگر نہ ہوگی کہ ہم میں سے کچھہ ابلیس

ایسی صورت بنائیں کہ گویا باہر کی دور سے آئے ہیں اور اپنی کچھہ جنس بازار میں بیچنے کے لئے لیجائیں اور چاہے آدھے دام کو بھی بیچیں تو کیا مضائقہ ہی وہ لوگ جو اِس طرح سے اُن کے بیچ تجارت کرنے کو جائیں زیرک اور وفادار ہوں تو میرے سر کی قسم یہہ تدبیر خوب کام کریگی۔ میرے خیال میں اِس قسم کے دو شخص ہیں جن سے میری دانست میں یہہ کام بخوبی انجام پا سکتا ہی ایک جسکا نام اشرفیاں لُٹائین اور کوٹلوں پر چھاپ اور دوسرا جسکا نام ہو ملنا جانا خاک نہیں کھو بیٹھنے میں حاتم اور اگرچہ اِس شخص کا نام لمبا چوڑا ہی لیکن پہلے سے کسی طرح کم نہیں ہی۔ اگر اِن کے ساتھہ میاں شیر بیجہان اور میاں خوبی فی الحال بھی شامل کردئے جائیں تو کیا قباحت ہوگی وہ خلیق اور چالاک ہیں لیکن ہمارے حقیقی دوست اور مددگار ہیں۔ یہہ اور اِس قسم کے اَور کچھہ آدمی ہماری طرف سے اِس کام میں مشغول ہوں اور آتھانگر بڑے کاروبار میں مبتلا ہو جائے اور وہ خوب بھرے پورے اور غنی ہو جائیں تو وہ اِس تدبیر سے مغلوب ہو جائینگے کیا تمہیں یاد نہیں ہی کہ ہم اِسی طرح سے لاودکیہ پر غالب آئے اور فی الحال کتنے ہیں جنہیں ہم نے اِسی جال میں پھنسا رکھا ہی جب وہ معمور ہونے لگینگے تب

دل مکاشفات ۳ باب ۱۷ آیت

اپنا دکھہ بھول جائینگے اور اگر ہم اُن کو خوف میں مبتلا نکریں تو وہ شاید سو جائینگے اور یوں اپنی بستی کے پہرے اور قلعہ کے محافظوں اور پھاٹکوں کی چوکی پہرے سے غافل ہو جائینگے کیا ممکن نہیں ہی کہ ہم اِس وسیلہ سے آتھانگر کو بہتان سے ایسا بھر دیں کہ وہ مجبور ہوکر اپنے قلعہ کو توشہ خانہ بنا ڈالیں بعوض اِس کے کہ وہ

اُس قلعہ کو ہماری مخالفت میں مضبوط بنادیں اور اُسکو جنگیوں کے رہنے کی جگہہ کر ڈالیں چنانچہ اگر ہمارے مال و اسباب اُسکے اندر پہنچ جائیں تو میرا یہہ گمان ہی کہ قلعہ آدھے سے زیادہ ہمارا ہو جائیگا علاوہ اسکے اگر ایسا ہو سکے کہ وہ اس قسم کے مال سے پُر ہو جائے تو اگر ہم دفعتاً اُن پر حملہ کریں تو کپتانوں کو اُس میں پناہ لینی مشکل ہوگی کیا تم اس تمثیل سے واقف نہیں ہو کہ دولت کا فریب کلام کو دبا لیتا ہی اور پھر کہ جب دل بہت کھانے اور متوالا ہونے اور زندگی کی فکروں سے بھرا ہو تو وہ ہر طرح کی آفتیں اُسپر اچانک آپڑتی ہیں +

ارقا ۸ باب ۱۴ آیت اور ۲۱ باب ۳۴ و ۳۵ آیت۔

علاوہ اسکے ای میرے خداوندو تم تو خوب جانتے ہو کہ یہہ بات آسان نہیں ہی کہ کسی اُمت کا دل ہماری باتوں سے بھر جائے اور ہمارے بعض بعض ابلیسی اُن کے گھروں میں نوکریاں اور خدمتیں اختیار نہ کریں۔ آدمانگر میں سے وہ شخص جو اس دنیا کی طرف سے معمور ہی کون ایسا ہی جسکے خدمتگار میاں مُصرف یا ابلیسی جماعت میں کا اور کوئی شخص جیسے میاں اوباش میاں گستاخ میاں خود نما یا اس قسم کے آدمی نہیں ہیں یہہ لوگ آدمانگر کے قلعہ کو لے سکتے ہیں یا اُسے اُڑا دیسکتے ہیں یا اُسے ایسا بیکام کر دیسکتے ہیں کہ وہ عمانوئیل کے رہنے کے قابل نہ رہ جائے اور ان میں سے کوئی کیوں نہ ہو وہ اس کام کو انجام دیگا۔ جہانتک نہیں کہہ سکتا ہوں میں خوب جانتا ہوں کہ ان سے یہہ کام جلدتر انجام پائیگا بلکہ شکیوں کی بیس ہزار فوج بھی یہہ کام اتنی عجلت کے ساتھ نکر سکیگی

اسلیئے جیسا میں نے ابتدا میں کہا تھا ویسا ہی اب بھی میری یہی صلاح ہی کہ تم باطل نہ تو قلعہ پر کسی طرح کا زور کریں نہ ظلم لیکن چپ چاپ یہاں سے نکل جائیں اور اپنی نئی تدبیریں استعمال میں لائیں اور دیکھیں کہ وہ اپنے کو آپ ہلاک کر سکتے ہیں یا نہیں +

چالیسواں باب

اسکے بیان میں کہ عمانوئیل نے پھر آدمانگر پر توجہ کی اور اُسکے پاس تسلی کا خط لکھا جسکے باعث سے اُن لوگوں نے نئی ہمت پیدا کی اور ابلیس سے مقابل ہو گئے۔

لوسیفر کی صلاح کی سب ابلیسیوں نے بڑی تعریف کی اور اُسکو جہنم کی کامل بندش سمجھی یعنے کہ آدمانگر کو اس دنیا کی معموری سے دبا ڈالیں اور اُسکے دل کو انکی اچھی چیزوں سے خوب آسودہ کر دیں لیکن دیکھو تو باتیں کیونکر باہم ملتی ہیں جونہیں یہہ ابلیسی جماعت برخاست ہوئی وونہیں کپتان یقین نے ایک خط عمانوئیل کی طرف سے پایا جسکا مضمون یہہ تھا کہ میں تم سے تیسرے دن میدان میں ملونگا۔ یہہ کپتان سوچنے لگا کہ میں تم سے میدان میں ملونگا اس کہنے سے میرے خداوند کا کیا مطلب ہو سکتا ہی میں نہیں جانتا کہ میدان میں ملنے سے کیا اشارہ ہی چنانچہ وہ اُس خط کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے میر منشی کے مکان پر چلا گیا تاکہ دریافت کرے کہ اُسکا خیال اس مقدمہ میں کیا ہی اسلیئے کہ وہ بادشاہ کے سارے مقدموں سے واقفیت

رکھتا تھا اور آتھانگر کی بستی کے بھلائی اور تسلی کے لئے بھی غیب کا علم رکھتا تھا۔ چنانچہ اُس نے وہ خط اُسکو دکھلاکے اُس کی رائے پوچھی اور کہا کہ صاحب میں تو اسکا مطلب نہیں سمجھ سکتا۔ میر منشی نے وہ خط اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور پڑھکر کچھ دیر تک تامل کرکے کہا کہ ابلیسیوں نے آج کے دن آتھانگر میں ایک بڑا مشورہ کیا ہی تاکہ بستی کو بالکل برباد کر ڈالیں اور اُن کی مشورت کا نتیجہ یہہ ہی کہ آتھانگر کو ایسے طور برباد لگائیں کہ جو اگر حل جائے تو اُسکو فی الحقیقت خود ہی برباد کر ڈالے۔ اور اس مقصد سے طیاری کر رہے ہیں کہ بستی کے باہر نکلکے دیکھیں کہ ہماری یہہ تدبیر پیش جاتی ہی یا نہیں۔ لیکن تم اپنے آدمی لیکر (کیونکہ وہ تیسرے دن میدان میں آجائینگے) ابلیسیوں پر گرنے کے لئے طیار رہنا کیونکہ شہزادہ اُسوقت تک میدان میں ہوگا ہاں سورج نکلتے نکلتے یا اُس سے پیشتر ایک کثیر فوج لیکر اُن کے مقابل میں آجائیگا۔ چنانچہ وہ اُن کے سامھنے ہوگا اور تم پیچھے ہوگے اور تم دونوں کے بیچ میں اُن کا لشکر خراب وخستہ ہوجائیگا ٭

جب کپتان یقین نے یہہ باتیں سُن لیں وہ فوراً باقی کپتانوں کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ میں نے عمانوئیل کے پاس سے اس مضمون کا خط پایا ہی۔ اور جو بات اُس کی میری سمجھ میں نہ آتی تھی اُسے خداوند میر منشی نے حل کردیا ہی۔ اُسنے اسکے سوا یہہ بھی کہا کہ اپنے خداوند کی مرضی بجالانے کے لئے ہمکو اور تمکو یہہ کام کرنا لازم ہی۔ چنانچہ سب کپتان خوش ہوئے اور کپتان یقین نے حکم دیا کہ سب بادشاہی قرنانچی قلعہ کے زینوں پر چڑھ جائیں اور کل آتھانگر ابلیس کے روبرو

سب سے عمدہ باجے جو وہ ایجاد کر سکتے ہیں بجائیں۔ سو قرنانچیوں نے اُن کے حکم کی تعمیل کی وہ قلعہ کے اُوپر چڑھ گئے اور قرنے پھونکنے شروع کئے۔ تب تو ابلیس چونک پڑا اور بولا کہ یہہ کیا ہی جی یہہ نہ تو فوج کے طیار کرنے کی آواز ہی نہ حملہ کا باجہ ہی۔ اِن دیوانوں کے ایسے خوش اور شاد ہونے کا کیا مطلب ہی۔ اُن میں سے ایک نے جواب دیا یہہ خوشی کا باجا ہی اُن کا شہزادہ عمانوئیل آتھانگر کی اِستمداد کو آتا ہی وہ اپنی فوج کی پیشوائی کر چکا ہی اور اب وہ لوگ اِسکی مدد کے لئے نزدیک آگئے ہیں ٭

آتھانگر والے بھی قرنوں کی اُن خوش آہنگ آواز سے بہت ہی مسترد ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ اس سے ہم کو تو کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔ فی الحقیقت ہمارا اس سے کچھ نقصان نہ ہوسکیگا تب ابلیسیوں نے کہا کہ اب ہمارے لئے کونسی بات کرنی بہتر ہوگی کسی نے جواب دیا کہ بستی کو چھوڑ دینا بہتر ہوگا اور ایک نے کہا کہ یہہ بات تم اپنی پچھلی صلاح کے مطابق کر سکتے ہو اور اس کام کے کرنے سے تم دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بہتر قابل ہوگے اگر باہر سے کوئی فوج ہمارے اوپر آکے گرے۔ چنانچہ دوسرے روز وہ آتھانگر میں سے نکل گئے اور باہر میدان میں ڈیرہ کیا لیکن جہانتک زمینی اور خوفناک طور پر ہوسکا وہانتک تندی کے ساتھ وہ آنکھہ پھاٹک کے سامھنے خیمہ زن ہوئے۔ انکی بستی کے اندر رہنے کی وجہ (علاوہ اُن وجوہات کے جس کی بحث اُن کی پچھلی جماعت میں ہوچکی تھی) یہہ تھی کہ وہ اُن کے قلعوں پر قابض نہ تھے اور اس وجہ سے بھی کہ

انہوں نے کہا کہ اگر ہم میدان میں ڈیرہ کریں تو ہم کو لڑنے کا اور اگر ضرورت ہو تو
بھاگ نکلنے کا موقع بھی ملیگا علاوہ اسکے اگر شہزادہ آکے ہمکو بستی کے اندر گھیرلے
تو ہم بستی بیمار سے لڑ بیٹھنے کی جگہہ ہونے کے بدلہ میں ایک گڑھا ہے جسمیں پڑینگے
چنانچہ وہ میدان میں نکل کھڑے ہوئے تاکہ وہ بستی کے ڈھلوانوں کی ہند سے
بھی دور ہوجائیں جس میں وہ جبکہ بستی میں تھے حیران و پریشان رہتے ✻
بھلا جب کپتانوں کے ابلیسیوں کے اندر گزرنے کا وقت آگیا تب انہوں نے
بڑے اشتیاق کے ساتھ لڑائی کی طیاری کی کیونکہ رات کو کپتان یقین نے باقی
کپتانوں سے کہہ رکھا تھا کہ کل شہزادہ سے میدان میں ملاقات ہوگی۔ چنانچہ
اس سبب سے وہ دشمن کے ساتھ مقابلہ ہونے کے اور بھی مشتاق ہوئے کیونکہ
یہہ بات کہ کل شہزادہ سے میدان میں ملاقات ہوگی ایسی تھی جیسے کہ تیل شعلہ
کے لئے اسلئے کہ وہ بہت دن سے دور دور رہے تھے لہذا وہ اس کام کیلئے
زیادہ تر متردد اور مشتاق تھے۔ سو جیسا کہ میں کہہ چکا جب وہ گھڑی آئی تو کپتان
یقین معہ سب مردان جنگ بستی کے چور دروازہ کی راہ سے صبح ہوتے ہوتے
لشکر کش ہوئے۔ اور جب سب کچھ طیار ہوچکا تو کپتان یقین نے کل لشکر کی پیشوائی
اختیار کی اور باقی کپتانوں کے لئے کلمہ مخصوص کیا اور انہوں نے اپنے ماتحت
سرداروں کو بتلایا وہ کلمہ یہہ تھا کہ شہزادہ عمانوئیل کی تلوار اور کپتان یقین کی
ڈھال اور آتمانگر کی بولی میں اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ کلام خدا اور ایمان تب کپتان
صف آرا ہوئے اور ابلیس کے لشکر کو سامنے و دہنے و بائیں گھیرنے لگے ✻



کپتان تجربہ کا لڑائی میں جانے کے لیئے جلدی کرنا صفحہ ۳۰۱

وہ کپتان تجربہ کو بستی میں چھوڑ گئے تھے اِسلئے کہ جو زخم اُس نے پچھلی لڑائی میں ابلیسیوں کے ہاتھہ سے کھائے تھے اب تک چنگے نہ ہوئے تھے۔ لیکن جب اُس نے دریافت کیا کہ سب کپتان لڑائی کی طیاری کر چکے تو اُس نے بھی اپنی بیساکھی منگوائی اور جھپک کے اُٹھہ کھڑا ہوا اور لڑائی کے میدان کی راہ لی یہہ کہتے ہوئے کہ کیا میں یہاں پڑا ہوں جبکہ میرے بھائی لڑ رہے ہیں اور جب کہ شاہ عمانوئیل اپنے خادموں سے ملیگا لیکن جب دشمنوں نے دیکھا کہ یہہ بیساکھی پر چلا آتا ہی تو وہ اور زیادہ گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ اِن آتماگروالوں میں کیسی طبیعت پیدا ہو گئی ہی کہ وہ بیساکھیوں پر ہم سے لڑ رہے ہیں۔ بھلا تو جیسا میں کہہ چکا یہہ کپتان اُن پر آگے بڑھے اور بڑی دلیری کے ساتھہ ہتھیار کیا اور جس وقت ہاتھہ چھوڑتے تو یہہ چلاتے اور نعرہ مارتے تھے کہ شاہ عمانوئیل کی تلوار او کپتان یقین کی ڈھال ÷

جب ابلیس نے دیکھا کہ سب کپتان نکل پڑے اور جوانمردی کے ساتھہ اُس کی فوج کو گھیر لیا تو اُسکے دل میں یہہ خیال گذرا کہ اب تو سوا ضرب اور اُنکی دو دھاری تلوار کی دھار کے ہم کو اور کسی بات کی اُمید ہو ہی نہیں سکتی ہی ÷

چنانچہ وہ بھی اپنے سارے مہلک زور کے ساتھہ شہزادہ کی فوج پر گرا اور یوں لڑائی لگ گئی۔ اب اس لڑائی میں ابلیس سے ابتدا میں کپتان یقین اور خود مختاری سے مٹھبھیڑ ہوئی۔ خداوند خود مختار کے ضرب پہلوان کے ضرب کے مانند تھے کیونکہ اُسکے بازو بڑے زبردست تھے اور وہ برگزیدہ تکیوں کی فوج

پرگرا اسلئے کہ وہی اِبلیس کی جان کی حفاظت کرتے تھے اُن سے دیر تک بھڑا رہا اور خوب خوب ہاتھہ کیا۔ جب کپتان یقین نے اُن کو یوں مشغول دیکھا وہ بھی دوسری جانب سے بڑے زور شور کے ساتھہ اُسی گروہ پر ٹوٹا چنانچہ وہ گروہ نہایت ہی سراسیمہ ہوا کپتان نیک اُمید بلاہٹی شکیوں کے اُوپر ٹوٹا اور وہ بڑے مستعد تھے لیکن یہہ کپتان بھی بہادر مرد تھا کپتان تجربہ نے بھی اُن کی کچھہ مدد کی سو اُن کے سامنے سے سارے بُلاہٹی شکی بھاگ نکلے۔ باقی لشکر والے ہر ہر طرف خوب ہی بھِڑ رہے تھے اور اِبلیس بھی بڑی مردانگی کے ساتھہ لڑے۔ تب خداوند میر منشی نے قلعہ کی برجیوں سے فلاخنوں کے چلانے کا حکم جاری کیا اور اُسکے آدمی بال برابر کے فاصلہ تک سے پتھر پھینکتے تھے۔ لیکن کچھہ عرصہ کے بعد وہ لوگ جو شہزادہ کے کپتانوں کے آگے سے بھاگ نکلے تھے پھر جمع ہونے لگے اور وہ بڑی دلیری کے ساتھہ شہزادہ کی فوج کے اُوپر پیچھے کی طرف سے آ گرے یہہ دیکھکے شہزادہ کی فوج والوں پر پست ہمتی غالب ہونے لگی لیکن یہہ یاد کرکے کہ ہم کچھہ عرصہ میں اپنے شاہ کا منہہ دیکھینگے اُن کے ڈھارس بندھہ گئے اور بڑی سخت لڑائی ہوئی کپتان یہہ کہکے للکارے کہ شاہ عمانوئیل کی تلوار اور کپتان یقین کی ڈھال اور اُسکے سُنتے ہی اِبلیس ہٹ گیا اِس خیال سے کہ شاید مدد آگئی لیکن عمانوئیل اب تک نہ نظر آیا۔ علاوہ اِسکے لڑائی بڑے دبدبہ میں پڑگئی اور دونوں جانب کے لوگ کچھہ کچھہ ہٹ گئے پر اِس وقفہ میں کپتان یقین بڑی دلیری کے ساتھہ اپنے

آدمیوں کو لڑنے کے لئے اشتعال دیتا ہی گیا۔ پر کپتان یقین نے اپنے سپاہیوں سے بڑے دلیرانہ طور پر کلام کیا اور اُسکا خلاصہ یہہ تھا ؛

اے صاحبو سپاہیو اور اِس ارادہ میں میرے بھائیو مجھے آج کے دن میدان میں اتنی بڑی اور دلیر فوج اور آتما نگر کے ایسے وفادار محبوں کے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ آپ لوگوں نے اب تک جیسا آپ کو شایاں تھا اِبلیس کی فوجوں کے مقابل میں سچے اور دلیر آدمی ثابت کیا ہی یہاں تک کہ باوجود اُن کے سارے فخر کے وہ اپنے حاصل پر بہت فخر نہیں کرسکتے چنانچہ تم اپنی معمولی دلیری کو قائم رکھو اور اِس ایک ہی مرتبہ اپنے تئیں مرد ثابت کرو کیونکہ اب کے مرتبہ دوسری حربہ کے بعد ہی آپ کا شاہ میدان میں ظاہر ہوگا اِسلئے ہم کو اِس ظالم اِبلیس پر دوسری بار حملہ کرنا ضرور ہے اور بعد اِسکے عمانوئیل پھر آئیگا ؛

جونہیں یہہ کپتان اپنے سپاہیوں سے کلام کرچکا وہیں میاں جلدی نامے ایک شخص شہزادہ کی طرف سے بڑی عجلت کے ساتھہ آیا تاکہ اُنکو عمانوئیل کے آمد کی خبر دے چنانچہ جب کپتان نے یہہ خبر پائی تو اُس نے باقی سرداروں کو اِس کی اطلاع دی اور اُن لوگوں نے اپنے سپاہیوں کو اُس سے آگاہ کیا۔ لہذا یہہ آدمی اِس طرح پر اُٹھے جس طرح کہ کوئی مُردوں میں سے جیکے اُٹھا ہو اور دشمن پر جا کے گرے اور آگے کی مانند اُن لوگوں نے یہہ نعرہ مارا کہ شاہ عمانوئیل کی تلوار اور کپتان یقین کی ڈھال ؛

اِبلیسی بھی کتنا اُٹھے اور حتی المقدور مقابلہ کیا لیکن اِس پچھلے حملہ میں

ابلیسی بہت ہار گئے اور بہت سے تنکی مرکر زمین پر گر پڑے پھر گھنٹہ ڈیڑھ ایک کے بعد جو کپتان یقین نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں تو کیا دیکھتا ہے کہ عمانوئیل چلا آتا ہے اُس کے آگے نشان اُڑتے آتے تھے اور قرنے پھونکے جاتے تھے اور اتنی جلدی کے ساتھ آتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُن کے پاؤں زمین پر پڑتے ہی نہ تھے۔ یہہ دیکھکے کپتان یقین بستی کی طرف گھوما اور ابلیس کے لئے میدان خالی کر دیا چنانچہ ایک طرف سے عمانوئیل اُسکے اُوپر آکے گرا اور دشمن اُن دونوں کے بیچ میں ہو گیا۔ سو وہ از سر نو لڑنے لگے اور تھوڑے ہی عرصہ میں عمانوئیل اور کپتان یقین ملگئے اور مُردوں کو کچلتے ہوئے دبائے چلے آئے۔

جب کپتانوں نے دیکھا کہ شہزادہ آگیا اور کہ وہ دوسری جانب سے ابلیس پر گرا اور ابلیسی شہزادہ اور کپتان یقین کے بیچ میں کر لئے گئے تو اُنھوں نے نعرہ مارکے (ایسا شور کیا کہ زمین پھر ترک گئی) اور کہا کہ عمانوئیل کی تلوار اور کپتان یقین کی ڈھال جب ابلیس نے دیکھا کہ میں اور میرے سپاہی شہزادہ اور اُسکی عظیم الشان فوج کے گھیرے میں پڑ گئے تو اُسکو اور قصر کے سرداروں کو سوائے بھاگ نکلنے کے اور کچھہ نہ سوجھا وہ اپنی فوج کو عمانوئیل اور کپتان یقین کے ہاتھ سے پس پا ہونے کو چھوڑ کر چلدیا چنانچہ سارے ابلیسی مارے پڑے اور ایک تنکی بھی زندہ نہ رہ گیا وہ زمین پر ایسے مرے پڑے تھے جیسا کہ زمین پر گوبر کا ڈھیر بچھا ہوا ہوتا ہے +

اِکتالیسواں باب

عمانوئیل کا آتمانگر کے اندر داخل ہونا بستیوالوں کو دلاسا دینا اور مُردوں کے دفن کرنے کا تذکرہ۔

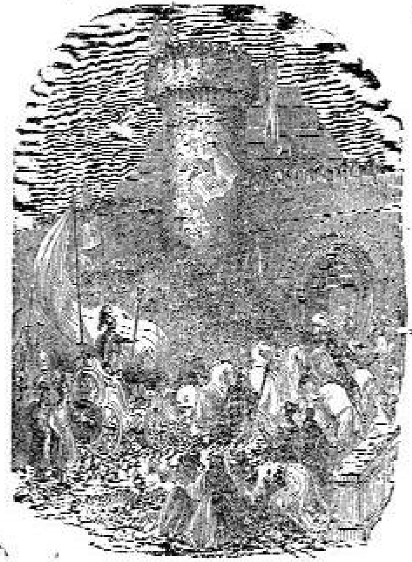
جب لڑائی ختم ہوگئی تو تمام لشکر میں امن ہوگیا۔ اُسوقت آتمانگر کے سب کپتان اور بزرگ۔ عمانوئیل کو سلام کر کے اور آتمانگر کی سرحد میں پھر آنے کے باعث سے ہزار ہا آفرین پڑھکر اُسکو مبارکبادی دی چنانچہ وہ مُسکرایا اور بولا کہ تم پر سلامتی ہو۔ بعد اُسکے اُن لوگوں نے بستی کے اندر جانے کی طیاری کی اور وہ معہ سب شہزادہ اور اُس کی نئی فوج کے جو وہ اپنے ساتھہ لڑائی کیلئے لایا تھا آتمانگر کی طرف چلے۔ وہ لوگ اُس کی آمد سے ایسے خوش ہوئے کہ بستی کے سب پھاٹک اُسکے لئے کھولدئے شہزادہ اِس انداز کے ساتھہ آتمانگر کے اندر داخل ہوا +

(پہلے) جیسا کہ میں کہہ چکا بستی کے پھاٹک اُسکے لئے کھولدیئے گئے بلکہ قلعہ کے پھاٹک بھی بستی کے بزرگ اُسکے اندر داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے لئے پھاٹک پر کھڑے ہوئے اور جب شہزادہ نزدیک آنے لگا اور پھاٹکوں پر پہنچگیا وہ یہہ بولے کہ ای پھاٹکو اپنے سر اُٹھاؤ اور ای ابدی دروازو بلند ہو تاکہ جلال کا بادشاہ اندر آوے۔ اُن لوگوں نے پھر جواب دیا کہ یہہ جلال کا

بادشاہ کون ہے او پھر آپ ہی بولے کہ خداوند قوی اور قادر خداوند لڑائی میں قادر ای پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو ای ابدی دروازو بلند ہو جاؤ وغیرہ ❊

(دوسرے) آتمانگر والوں نے بھی یہہ حکم جاری کیا کہ بستی کے پھاٹک پر سے عمدہ عمدہ باجے بجاتے ہوئے شہزادہ کو قلعہ کے پھاٹک تک لاؤ تب بزرگوں اور آتمانگر کے باقی لوگوں نے باجے گاجے کے ساتھہ شہزادہ کو قلعہ کے پھاٹک تک پہنچایا وہ یہہ راگ چھیڑ رہے تھے کہ ای خدا اُنہوں نے تیری چالوں کو میرے قادر مطلق میرے بادشاہ کی چالوں کو مقدس میں دیکھا ہے۔ طبلہ بجاتے ہوئے کنواریوں کے درمیان گانیوالے آگے آگے بجانیوالے پیچھے چلے ❊

(تیسرے) کپتان بھی (کیونکہ مجھے اُن کا بھی کچھہ ذکر کرنا ہی) سو وے اپنے اپنے رتبہ کے موافق شہزادہ کی پیشوائی کے لئے کھڑے ہوئے جبکہ وہ آتمانگر کے پھاٹکوں میں داخل ہوا۔ کپتان یقین آگے ہوا اور کپتان نیک اُمید اُنکے ہمراہ تھا کپتان اُلفت اپنے باقی سپاہیوں کے ہمراہ اُن کے پیچھے چلا اور کپتان صبر سب کے پیچھے ہوا باقی سب کپتان کچھہ تو دہنے اور بائیں پر ہو کے عمانوئیل کے ہمراہ آتمانگر کے اندر داخل ہوئے۔ نشان برابر اُڑ رہے تھے ترہی پھونکتے تھے اور سپاہی برابر نعرہ مارتے جاتے تھے۔ شہزادہ خود جڑاؤ سونے کا بکتر پہنے ہوئے رتھہ پر سوار بستی کے اندر داخل ہوا اُس رتھہ کے ڈنڈے چاندی کے تھے اُس کی بیٹھک سونے کی تھی اُسکا غلاف ارغوانی تھا اور اُسکا اندرونی حصہ آتمانگر کی بیٹیوں کے لئے محبت سے گتھا ہوا تھا ❊



شاهزادے کا شہر اَنسان روح میں وارد ہونا صفحه ٣٨٧

(چوتھے) جب شہزادہ بستی کے اندر داخل ہونے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ساری سڑکوں میں سوسن اور پھول بکھرے ہوئے ہیں اور اِردگرد کی ہری ہری ڈالیوں اور شاخوں سے بخوبی آراستہ ہو رہی ہیں ہر ہر دروازہ پر آدمی بھرے ہوئے تھے جنہوں نے طرح طرح پر اور عجیب ندرت کے ساتھ اپنے گھروں کے سامنے کو آراستہ کر رکھا تھا تاکہ بستی میں گذر کرتے ہوئے شہزادہ کو فرحت حاصل ہو وہ خود بھی جب عمانوئیل گذر کر رہا تھا آواز بلند اور خوشی کی آفرین کے ساتھ یہہ کہتے ہوئے اُسکو مبارکباد کہتے تھے کہ مبارک ہو وہ شاہ جو اپنے باپ القادر کے نام پر آتا ہے ❊

(پانچویں) قلعہ کے پھاٹکوں کے بزرگوں نے یعنے خداوند ناظم خداوند خود مختار واعظ کو چک میاں علم اور میاں بادل نے سمہ اور شرفا کے عمانوئیل کو جھک سلام کیا۔ وہ اُسکے آگے جھکے اُس کی خاکپا سے قدمبوس ہوئے اُسکو مبارکباد دیں اور شہزادہ کے شاگرد و مداح ہوئے اِسلیئے کہ اُس نے اُن کی خطاؤں کے مطابق اُن سے سلوک نہیں کیا بلکہ اُن کی مصیبتوں پر ترس کھاکے اُن کے پاس رحم سے پھر لوٹا تاکہ اُن کی آتمانگر کو ابد تک کے لئے بنا کرے۔ اِس طرح سے اُس نے سیدھے قلعہ کی راہ لی کیونکہ وہی محل شاہی اور اُسکے رہنے کا مقام تھا جو اُسکے لیئے خداوند میر منشی کے روبرو اور کپتان یقین کی محنت سے تیار کیا گیا تھا چنانچہ وہ اُسکے اندر داخل ہُوا ❊

(چھٹویں) تب آتمانگر کی بستی کے لوگ اور عوام الناس اُسکے پاس قلعہ کے

اندر آئے تاکہ اپنی اُن شرارتوں کے باعث سے غم والم اور ماتم کریں جسکے باعث سے
شہزادہ مجبوری اُن کے درمیان سے نکلکے چلا گیا تھا۔ چنانچہ وہ آکے سات مرتبہ
زمین پر جھکے وہ باآواز بلند روئے اور شہزادہ سے معافی چاہی اور اُسکی منت کی کہ
وہ سابق کے مطابق اپنی محبت کو آتا نگر پر پھر ثابت کرے ✣

پس اُس بزرگ شہزادہ نے جواب دیا کہ روؤ مت لیکن اپنی راہ لو فربہیات
کھاؤ اور شیرینی پیو اور جنکے لئے کچھ طیار نہیں ہے اُن کے پاس بخرہ بھیجو کیونکہ
تمہارے خداوند کی خوشی تمہاری طاقت ہے۔ میں آتا نگر میں رحمتوں کے ساتھ
لوٹ آیا ہوں اور میرا نام اسکے وسیلہ سے قایم و بلند اور سرفراز ہوگا اُس نے بھی
ان باشندوں کے لئے اُن کو بوسہ دیا اور اُن کو اپنے سینہ سے لگا لیا ✣

علاوہ اسکے اُس نے آتا نگر کے بزرگوں اور ہر ہر سرداروں کو سونے کی
آتا نگر کے پاک خیالات۔
زنجیر اور مُہر دی۔ اُس نے اُن کی بی بیوں کے لئے بھی
چھوٹے اور نازک پاک خیالات۔
بالیاں اور زیورات دکڑے اور بہت سی اور چیزیں بھجوائیں
اُس نے بھی آتا نگر کے اُن لوگوں کو جو اُسی میں پیدا ہوئے
تھے بہت سی قیمتی چیزیں دیں ✣

جبکہ شاہ عمانوئیل آتا نگر کی مشہور بستی کے لئے سب کچھ کر چکا تو اُس نے
اُن سے کہا کہ تم پہلے اپنے کپڑے دُھلواؤ بعد اُسکے اپنے زیورات پہن کے
واعظ ۹ باب ۸ آیت۔
آتا نگر کے قلعہ میں میرے پاس حاضر ہو۔ چنانچہ وہ اُس
چشمہ کے پاس گئے جو یہوواہ اور یروشلم کے دُھونے دھلانے کے لئے

بہتا تھا وہاں اُن لوگوں نے اپنے کپڑے دُھلوائے اور
ذکریاہ ۱۳ باب ۱ آیت اور مکاشفات ۷ باب ۱۴ و ۱۵ آیات۔
اپنا لباس سفید کر ڈالا اور قلعہ میں شہزادہ کے پاس آکے
پھر اُسکے سامنے کھڑے ہوئے ✣

اور اب تمام آتا نگر میں باجے اور ناچ کی صدا آتی تھی اِس جہت سے کہ
اُن کے شاہ نے اُن کو اپنی حضوری اور اپنے چہرہ کا نور بخشا تھا گھنٹے بھی بجتے
تھے اور آفتاب بہت دنوں تک اُن پر بڑی ہی فرحت کے ساتھ چمکا ✣

آتا نگر کی بستی بھی اب اِسبات کی فکر میں ہوئی کہ باقی ابلیسیونکو جو دیواروں
اور کھوؤں کے اندر رہتے تھے بخوبی ہلاک و برباد کر ڈالیں کیونکہ ابتک اُس میں
کچھ لوگ تھے جن کی جانیں اور ہاتھ پاؤں سلامت تھے اور جو اپنے دبانیوالوں کے
پنجہ میں گرفتار نہ ہوئے تھے ✣

لیکن میرا خداوند خود مختار اُن کے لئے ایسے خوف کا باعث ہوا کہ ہرگز لوگونکو
اُس سے اتنا خوف نہ ہوا تھا کیونکہ اُسکا دل اِس بات پر رجوع تھا کہ اُنکو ڈھونڈھ
ڈھانڈھکے قتل کر ڈالے وہ دن رات اُنکے پیچھے لگا رہا اور اُنہیں نہایت ہی تنگ
کیا چنانچہ اسکا ذکر آگے ہوگا ✣

جب آتا نگر کی بستی کی یہاں تک نوبت پہنچی تو شاہ عمانوئیل مبارک نے بڑی
تاکید سے یہہ حکم جاری کیا کہ آتا نگر کے لوگ چند آدمی ایسے مقرر کریں جو میدان
میں جاکر جلد وہاں کے مُردوں کو گاڑیں اُن مُردوں کو جو عمانوئیل کی تلوار اور کپتان
معین کی ڈھال سے مارے پڑے تھے تا نہ ہو کہ اُن کی بدبو سے ہوا بگڑ جائے

اور آتمانگر کو اس سے تکلیف ہو۔ اس حکم کی ایک وجہ یہہ بھی تھی کہ جہاں تک ہو سکے تہاں تک آتمانگر کی بستی اور اُسکے باشندوں کے خیال میں سے اُنکا نام اور اُنکا ذکر و یادگاری تک منقطع ہو جائے ❊

چنانچہ آتمانگر کے دانشمند اور معتبر دوست خداوند ناظم نے یہہ حکم جاری کیا کہ آدمی اِس ضروری کام کے لئے مقرر کئے جائیں اور میاں خوف خدا اور میاں راست روناے دو شخص اُسکے مہتمم ٹھہرائے گئے اِن کے ماتحت لوگ مقرر ہوئے تاکہ میدان میں کام کریں اور جتنے کہ میدان میں مُردے پڑے تھے اُنکو دفن کریں۔ مزدوروں کو یہہ یہہ کام سپرد تھے بعضے تو قبر بنانے کے لئے مقرر ہوئے اور بعضے گاڑنے کے لئے اور بعضوں کو یہہ کام سپرد ہوا کہ وہ چاروں طرف گھوم گھوم کے دیکھیں کہ کس مقام پر شکیوں کی کھوپڑیوں یا ہڈیوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں جو گاڑے نہیں گئے اور وہاں پر نشان کر دیں کہ جس سے گاڑنے والے اُنہیں جلد ڈھونڈھ نکالیں اور اُن کو زمین کے اندر دفن کریں تاکہ ابلیسی شکی کا نام و یادگار تک آسمان کے تلے سے محو ہو جائے اور کہ آتمانگر کے آیندہ پشت کے لڑکے اگر ممکن ہو تو اتنا بھی نہ جانیں کہ شکی کی کھوپڑی یا ہڈی کا ٹکڑا تک کیا چیز ہے چنانچہ گاڑنے والوں اور سب لوگوں نے جو اُس کام پر مقرر ہوئے تھے جیسا حکم پایا تھا ویسا ہی کیا اُنہوں نے شکیوں کو اور اُن کی کھوپڑیوں اور ہڈیوں اور ہڈیوں کے پارچوں کو جہاں کہیں پایا گاڑ کے میدان صاف کر دیا میاں سلام اللہ نے بھی اپنا کام پھر شروع کیا اور آگے کی طرح کام کرنے لگے ❊

اِس طرح سے اُن لوگوں نے آتمانگر کے میدان میں شکیان برگزیدگی شکیان طلب شکیان فضل شکیان استقلال شکیان حشر شکیان نجات اور شکیان جلال کو گاڑ دیا جنکے کپتان یہہ تھے کپتان غضب کپتان بے رحم کپتان لعنت کپتان ناآسودہ کپتان گندھک کپتان ایذا کپتان بے آرام کپتان قبر اور کپتان ناامید اور ضعیف بے اعتقادی ابلیس کے ماتحت اُن کا سپہ سالار تھا۔ وہاں پر اُن کی فوج کے سات سردار رئیس بھی حاضر تھے یعنے خداوند بعلزبوب خداوند لوسیفر خداوند بعلیال لیکن اُن کے سردار رئیس اور کپتان معہ ضعیف بے اعتقادی اور اُن کے سپہ سالار بھاگ نکلے پر اُن کی سپاہ شہزادہ کی فوج کی طاقت اور آتمانگر کے ہاتھوں سے تہ تیغ ہوئے۔ وہ مدفون بھی ہو گئے جیسا کہ اُوپر ذکر ہو چکا ہے جس سے آتمانگر کے لوگ بہت ہی شاد ہوئے جن لوگوں نے اُن کو گاڑا اُنہوں نے اُنکے ہتھیار بھی جو موت کے بیرحم ہتھیار تھے اُن کے ساتھ گاڑ دیئے (اُنکے ہتھیار تیر اور برچھی ہتھوڑے وغیرہ تھے) اُنہوں نے اُن کے بکتر اُن کے نشان و جھنڈے معہ بیرق ابلیس کے اور جس چیز میں کہ شکیوں کی بو تک پائی گئی سب کو اُن کے ساتھ دفنا دیا ❊

بیالیسواں باب

ابلیس کی سرگذشت جب سے کہ وہ عمانوئیل کے آگے سے
ہزیمت کھا کے بھاگا تھا۔ اور اُسکے مابعد کی کوششوں کا تذکرہ۔

جب ظالم ابلیس بھاگ کر اپنے ضعیف دوست بے اعتقادی کے ہمراہ جہنم پھاٹک کی پہاڑی پر پہنچا وہ دونوں غار میں اُترے اور وہاں تھوڑی دیر تک اپنے رفیقوں کے ساتھ اپنی بدبختی اور آتمانگر کے ہاتھ سے بے ہاتھ ہو جانے پر غمخواری کرکے نہایت ہی طیش میں آئے اور اسی فکر میں ہوئے کہ آتمانگر کی بستی کے آگے جو نقصان ہم نے سہا ہے اُسکا بدلا کس طرح پر لیں۔ چنانچہ اُن لوگوں نے فوراً ایک مجلس کی تاکہ یہہ منصوبہ کریں کہ آتمانگر کی مشہور بستی کی نسبت کون سی بات عمل میں لانی چاہئے کیونکہ اُن کی کشادہ دہن توندوں میں اتنا صبر نہ تھا کہ اُس مشورہ کا نتیجہ دیکھتے جو خداوند لوسیفر اور خداوند بلاکو نے پیشتر دئے تھے اسلئے کہ اُن کے خشمناک حلق خاموش رہنے کی تاب نہ لاسکتے تھے اور یہی چاہتے تھے کہ اُن کے جسم و روح اُن کے گوشت اور اُن کی ہڈیاں اور آتمانگر کے کل نازپروردہ ہمارے اندر آکے سما جائیں۔ چنانچہ اُن کی رائے اِس بات پر قائم ہوئی کہ شکیوں اور خونریز آدمیوں کی ایک ملی جلی فوج کھڑی کرکے آتمانگر کی بستی پر دوبارہ حملہ کیجئے۔ اِن دونوں قسم کے آدمیوں کی کیفیت یہہ ہے ÷

یہہ شکی وہ ہیں جنکے نام اُن کی اصالت پر اور اُن کی زاد و بوم اور سلطنت

پر موقوف ہیں اُن کی اصل میں یہہ بات داخل ہے کہ وہ عمانوئیل کی ہر ایک سچائی پر شک کریں اور اُن کا ملک شک کی زمین کہلاتا ہے اور یہہ ملک بہت دور اُتر کے اور آگے بڑھ کے تاریکی اور موت کے سایہ کے وادی کے درمیان میں واقع ہے کیونکہ اگرچہ تاریکی اور موت کے سایہ کے وادی کی زمین بعض بعض مرتبہ گویا ایک ہی جگہہ سمجھی جاتی ہے تب بھی وہ فی الحقیقت دو مختلف جگہہ ہیں جنکے درمیان میں کچھ تھوڑا فاصلہ ہے اور اِس شکی کی زمین کا کونا اندر نکل گیا ہے اور اُنکے بیچ میں واقع ہے۔ یہہ شک کی زمین ہے اور وہ لوگ جو ابلیس کے ساتھ آتمانگر کی بستی کو تباہ کرنے کے لئے آئے اسی ملک کے متوطن ہیں ÷

یہہ خونی وہ لوگ ہیں جنکا یہہ نام اُن کی طبیعت کی کینہ کشی اور اُس غضب کے باعث سے جو آتمانگر کی ہلاکت کے لئے اُن میں موجود ہے پڑا ہے اُن کی زمین ستارۂ سگ کے زیر سایہ ہے اور اُس ہی سے اُن کی عقلیں ہدایت پاتی ہیں۔ اُن کے ملک کا نام صوبہ نفرت شکی ہے اُنکے اور صوبہ شکیوں کے ملک سے بہت دور ہیں تو بھی وہ دونوں اُس ٹیلہ سے ملے ہوئے ہیں جسے ٹیلہ جہنم پھاٹک کہتے ہیں۔ یہہ لوگ ہمیشہ شکیوں سے عہد و پیمان رکھتے ہیں کیونکہ وہ دونوں ملے ہوئے آتمانگر کی بستی کے لوگوں کے ایمان اور وفاداری پر شک کرتے ہیں اور اِس طرح سے وہ دونوں اپنے شاہ کی خدمت کیلئے یکساں قابلیت رکھتے ہیں ÷

اِن دونوں ملکوں میں سے ابلیس نے طنبور سجا کے پچیس ہزار آدمیوں کی ایک نئی فوج آتمانگر کی بستی کے مقابل میں کھڑی کی۔ اِس فوج میں دس ہزار

شکی اور پندرہ ہزار خونی تھے اور لڑائی کے لئے کئی کپتانوں کے ماتحت رکھے گئے اور ضعیف سے اعتقادی پھر اُس فوج کا سپہ سالار مقرر کیا گیا ٭

شکیوں کے کپتان پانچ آدمی اُن سات شخصوں میں سے جو ابلیس کے پچھلے لشکر کے سردار تھے مقرر ہوئے جنکے نام یہہ ہیں۔ کپتان بعلزبوب کپتان لوسیفر کپتان ہلاکو اور اُن کے ماتحت سردار جو پیشتر اُن کے ساتھ تھے اُن میں سے کچھہ تو جمعدار بنا دئے گئے اور کچھہ نائکی کے عہدہ پر مامور کئے گئے ٭

لیکن ابلیس کو اسکا خیال تک نہ تھا کہ یہہ شکی اس لڑائی میں ہمارے کام آئینگے اسلئے کہ اُن کی مردمی آگے سے آزمائی گئی تھی بلکہ آقا نگر والوں نے اُن کو خوب خوب مزہ بھی چکھا دیا تھا وہ صرف اُن کا شمار زیادہ کرنے کے لئے لایا تھا اور اسلئے کہ آخر حال میں اگر ضرورت ہو تو اُن سے مدد لیجائے پر اُسکا اعتبار اُسکے خونیوں پر تھا کیونکہ وہ ترشرو بدذات تھے اور وہ جانتا تھا کہ اُنہوں نے اس سے پیشتر بڑے بڑے کام کئے ہیں ٭

یہہ خونی بھی سرداروں کے ماتحت رکھے گئے اور اُن کے سرداروں کا یہہ نام تھا کپتان کاین کپتان نامراو کپتان اسمعیل کپتان ایسو کپتان ساؤل کپتان ابی سلوم کپتان یہوداہ اور کپتان پوپ ٭

(۱) کپتان کاین دو گروہوں پر یعنے سرگرم اور خشمناک خونیوں پر افسر مقرر ہوا اُسکا نشان بردار سُرخ نشان لئے تھا اور اُسکا تمغہ لٹھہ قاتل تھا ٭ | پیدایش ۴باب ۸آیت |

(۲) کپتان نامراو دو ٹیلوں کا مختار کیا گیا یعنے ستمگار اور دست دراز خونیوں پر اُسکا نشان بردار سُرخ بیرق لئے تھا اور اُسکا تمغہ نمرا مُرا غیا کُش تھا ٭ | پیدایش ۱۰باب ۸و۹آیت۔ |

(۳) کپتان اسمعیل دو غول کا سردار ہوا یعنے مضحکہ اور مسخری خونیوں پر اُسکا نشان بردار سُرخ جھنڈا لئے تھا اور اُس کا تمغہ ایک شخص ابراہیم کے اضحاق کو چڑھاتا ہوا تھا ٭ | پیدایش ۲۱باب ۹و۱۰آیت۔ |

(۴) کپتان ایسو دو جماعت کا پیشوا ہی یعنے اُن خونیوں کا جو دوسرے کی برکت پانے پر کڑکڑاتے ہیں اور اُن خونیوں پر جو اپنے خفیہ انتقام کو دوسرے پر ظاہر کرتے ہیں اُسکا بیرقدار سُرخ نشان لئے تھا اور اُسکا تمغہ ایک شخص خفیہ یعقوب کے مار ڈالنے کی فکر میں تھا ٭ | پیدایش ۲۷باب ۴۱-۴۵آیت |

(۵) کپتان ساؤل دو زمرہ کا سردار تھا یعنے بے بنیاد حاسد اور اشد غضبناک خونی پر اُسکا نشان بردار سُرخ نشان لئے تھا اور اُسکا تمغہ تین قاتل برچھیاں داؤد معصوم پر چلائی ہوئی تھیں ٭ | ۱سموئیل ۱۸باب ۱۰آیت اور ۱۹باب ۱۰آیت اور ۲۰باب ۳۳آیت۔ |

(۶) کپتان ابی سلوم دو گروہ کے اُوپر سردار تھا یعنے اُن خونیوں پر جو اہل دنیا کے جلال کے لئے باپ یا دوست کو مار ڈالتے ہیں اور دوسرے اُن خونیوں پر جو میٹھی میٹھی باتوں سے لوگوں کو لُبھاتے رہتے ہیں | ۲سموئیل ۱۵باب ۱۰و۱۲آیت |

جبتک کہ اپنی تلوار سے اسکو چھید نہ ڈالیں اسکا جھنڈا بردار سُرخ نشان لئے ہوئے تھا اور اُسکا تمغہ بیٹا باپ کے قتل کا درپے تھا ÷

(۷) کپتان ہیوداہ دو گروہوں پر افسر تھا یعنے اُن خونیوں پر جو آدمی کی جان کو روپیہ کے لئے بیچ ڈالتے ہیں اور وہ جو اپنے دوست کو بوسہ سے پکڑواتے ہیں اُسکا جھنڈا بردار سُرخ نشان لئے ہوئے تھا اور اُسکا تمغہ تیس ٹکڑے چاندی اور پھانسی کی رسّی تھا ÷

متی ۲۶ باب ۱۴ سے ۱۶ آیت اور ۴۹ آیت -

(۸) کپتان پوپ کو صرف ایک ہی ٹولی سپرد تھی کیونکہ یہہ ساری ٹولیں اُسکے ماتحت ملی ہوئی تھیں اُسکا نشان بردار سُرخ نشان لئے تھا اور اُسکا تمغہ سولی اور شعلہ وایک نیک آدمی اُس کے اندر تھا ÷

مکاشفات ۱۳ باب ۷ ویں آیت اور دانیل ۱۱ باب ۳۳ آیت -

یہہ فوج ابلیس نے اپنی شکستگی کے بعد ہی اتنی جلدی اس وجہ سے طیار کی کہ اُسکو اُن خونیوں پر بڑا بھروسا تھا وہ اپنے شکیوں کی فوج سے بڑھکر اُن پر اعتماد رکھتا تھا ہر چند کہ وہ لوگ بھی اُس کی بادشاہت کے مستحکم کرنے میں اُسکے بڑے کام آئے تھے۔ اِن خونیوں کو اُس نے بارہا آزمایا تھا اور اُن کی تلوار کبھی خالی نہ لوٹی تھی۔ علاوہ اسکے وہ یہہ بھی جانتا تھا کہ یہہ پہاڑی کتوں کی مانند آدمیوں سے چپٹ ہی جائینگے کوئی کیوں نہ ہو خواہ باپ ہو خواہ ما خواہ بھائی ہو یا بہن خواہ شاہ ہو یا حاکم بلکہ وہ شہنشاہ کو بھی نہ چھوڑینگے اور اُسکو اس بات سے زیادہ تر دلجمعی حاصل تھی کہ اُنہوں نے ایک مرتبہ عمانوئیل

کی سلطنت عالم سے نکال دیا تھا اور اُس نے یہہ سوچا کہ وہ اب بھی کیوں اُسکو آتمانگر کی بستی میں سے نکال نہ دیںگے ÷

چنانچہ اُن کا بزرگ سردار بے اعتقادی یہہ پچیس ہزار کی فوج لیکر آتمانگر کی بستی کے مقابل میں چڑھ آیا۔ پر میاں جستجو نامے جسکا کام خبر گیری کا تھا خود جاسوسی کرنے کے لئے نکل گیا تھا سو آپ ہی اُن کی آمد کی خبر آتمانگر میں لایا۔ اس خبر کے سُنتے ہی اُن لوگوں نے پھاٹک بند کر لیا اور اُن نے ابلیسیوں سے جو بستی کے اوپر چڑھکے آئے تھے لڑنے کے لئے بخوبی طیار ہو گئے ÷

ابلیس نے اپنی فوج لیکر آتمانگر کا محاصرہ کر لیا شکی لس پھاٹک پر مقیم کئے گئے اور خونی انکھہ اور کان پھاٹک کے سامنے خیمہ زن ہوئے ÷

جب یہہ فوج اسطرح پر خیمہ زن ہو گئی تو بے اعتقادی نے ابلیس کے اور اپنے اور اپنے خونیوں اور باقی سب لوگوں کے نام پر خوب سرخ جلتے ہوئے لوہے کی مانند ایک چٹھی بڑے زور شور سے اس مضمون کی آتمانگر کے پاس لکھہ بھیجی کہ تم لوگ ہماری درخواست منظور کر لو اور اُن کو یہہ دھمکی سُنائی کہ اگر تم ہمارا مقابلہ کروگے تو ہم تمہاری بستی کو آگ سے جلا کے بھسم کر ڈالینگے - کیونکہ تمہیں جاننا چاہئے کہ اِن خونیوں کی یہہ منشا نہ تھی کہ آتمانگر تابع میں آجاوے لیکن یہہ کہ وہ ہلاک ہو جائے اور زندوں کی زمین سے کٹ جائے۔ یہہ سچ ہے کہ اُن لوگوں نے آتمانگر کے لوگوں سے متابعت اختیار کرنیکی درخواست کی لیکن اگر وہ ایسا بھی کرتے تو بھی اِن لوگوں کا جی ٹھنڈا نہ ہوتا۔ وہ تو صرف

خون ہی کے پیاسے تھے اور آتمانگر کے خون کے بغیر وہ زندہ رہ ہی نہ سکتے تھے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا یہہ نام پڑا تھا۔

یسعیاہ ۵۹ باب ۷ آیت۔ اور یرمیاہ ۲۲ باب ۱۷ آیت۔

اُس نے اِن خونیوں کو ابتک اسی لئے بچا رکھا تھا کہ ساری کوششیں استعمال میں لا کے دیکھہ لیں اور جب کوئی بات کارگر نہ ہو تب اُن کو آخر میں پیش کریں ❊

جب لبستیوالوں نے یہہ طیش آلودہ درخواست پائی تو اُن کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے لیکن آدھے گھنٹہ سے کم کے عرصہ میں وہ سب اِسبات پر متفق ہوئے کہ اِس درخواست کو شہزادہ کے پاس پہنچانا چاہئے اور اُنہوں نے اُس میں یہہ لکھکر کہ ای خداوند آتمانگر کو خونیوں سے بچا شہزادہ کے پاس اُسکو بھیجدیا +

۵۹ زبور ۲ آیت۔

تینتالیسواں باب

عمانوئیل کا ابلیس اور اُسکے خونی اور شکی لشکر سے مقابلہ کرنے کی طیاری کرنی۔ اور خونیوں کی گرفتاری کا تذکرہ۔

جب شہزادہ نے اِس درخواست کو پایا تو اُسکو لیکر اُسپر غور کرنا شروع کیا اور اُس مختصر درخواست پر بھی لحاظ کرکے جو آتمانگر والوں نے اُس خط میں درج کروی تھی کپتان یقین کو اپنے پاس بُلا بھیجا اور اُس سے کہا کہ کپتان صبر کو

اپنے ساتھہ لے لو اور جا کر اُس جانب کی محافظت کرو جدھر خونی آتمانگر کو گھیرے ہوئے پڑے ہیں چنانچہ اُنہوں نے فرمانے کے مطابق کیا اور اُن دونوں کپتانوں نے آتمانگر کی اُس طرف سے محافظت کی جسطرف خونیوں نے اُسکا محاصرہ کر رکھا تھا ❊

عبرانی ۹ باب ۱۲ و ۱۵ آیت۔

بعد اِسکے اُس نے حکم دیا کہ کپتان نیک اُمید کپتان محبت اور خداوند خودمختار بستی کی دوسری جانب کی محافظت کریں اور میں خود اپنا نشان تمہارے قلعہ کی دیواروں پر نصب کرونگا اور تم تینوں شکیوں کی طرف سے خوب ہُشیار رہیو۔ اِس حکم کی تکمیل کے بعد اُس نے پھر یہہ حکم دیا کہ کپتان تجربہ اپنے آدمیوں کو بازار کے لوگوں کے سامھنے مشق کروایا کرے۔ یہہ محاصرہ بہت دِن تک قایم رہا اور دشمن خاصکر خونیوں نے آتمانگر پر بہت شدید شدید حملے کئے اور لبستیوالوں سے اور اُن سے خوب خوب مٹھبھیڑیں ہوئیں خاصکر کپتان خود انکار سے جسکو کان پھاٹک اور آنکھہ پھاٹک کی حفاظت خونیوں کے مقابل میں سپرد کی گئی تھی پر مجھے اِسکا ذکر پہلے ہی کردینا چاہئے تھا۔ یہہ کپتان خود انکار ایک نوجوان شخص تھا لیکن دلیر اور کپتان تجربہ کی مانند وہ بھی آتمانگر میں کا ایک رئیس تھا۔ جب عمانوئیل آتمانگر میں دوبارہ لوٹ کے آیا تب اُس نے اِس شخص کو لبستیوالوں کی بہبودی کے لئے ایک ہزار آدمیوں کے اُوپر کپتان مقرر کیا۔ چنانچہ یہہ کپتان مضبوط اور دلیر ہونے کے باعث سے اور آتمانگر کی بھلائی کیلئے جرات دکھلانے کی تمنا رکھکے وقت بوقت اِن خونیوں کے اُوپر جاکے گر پڑتا اور اُن کی ہوش

اُڑا دیتا اور خوب چھپتے ہوتے بلکہ اُن کے درمیان کچھ گشت وخون بھی کر ڈالتا تو بھی یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا تھا اُس کی بھی بہت کچھ نوبت زد وکوب کی آتی کیونکہ اُسکے چہرہ پر کئی ایک داغ آگئے تھے بلکہ اُسکے جسم پر بھی اسکے بہت سے اثر نمایاں تھے ✤

چنانچہ جب کچھ دن تک آتمانگر کے ایمان اور اُمید اور محبت کا اِمتحان ہو چکا تب شاہ عمانوئیل نے اُن کے دو غول کئے اور اُنھیں یہہ حکم دیا کہ فلانے فلانے دن علی الصباح اُٹھکر دشمن پر حملہ کر دو اور تم میں سے آدھے آدمی شکیوں پر گریں اور آدھے خونیوں پر۔ شکیوں کو تو خوب مارو اور قتل کرو اور اُن میں سے جتنے جسطرح سے تمہارے ہاتھ لگ جائیں اُن سب کو ہلاک کر ڈالو پر خونیوں کو مارنا مت اُن کو زندہ پکڑ لینا ✤

سو وقت معین پر صبح سویرے یہہ کپتان حسب الحکم دشمن سے مقابل ہوئے کپتان نیک اُمید کپتان محبت اور اُن کے مددگار جیسے کپتان معصوم اور کپتان تجربہ وغیرہ شکیوں پر حملہ آور ہوئے اور کپتان یقین اور کپتان صبر اور کپتان خود اِنکار اور اُن کے باقی شہر کیدار خونیوں پر چڑھ گئے ✤

جو لوگ کہ شکیوں کے مقابل گئے تھے وہ میدان میں پرے باندھکے لڑنے کو چلے۔ شکیوں کی فوج اُن کی پچھلی فتحیابی کو یاد کر کے مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کر سکی اور شہزادہ کے آدمیوں کے سامھنے سے بھاگ نکلی اُن لوگوں نے شکیوں کا پیچھا تو کیا اور بہتوں کو قتل بھی کیا لیکن اُن سب کو تہ تیغ نکر سکے

اُن بھاگے ہوؤں میں سے کتنوں نے گھر کی راہ لی اور باقی پانچ پانچ نو نو اور ستر ستر کے غول ہو کے تمام ملک میں مارے مارے پھرے اور وحشی لوگوں پر اپنی خصلتیں بہت سی ابلیسی اِستعمال میں لائے اُن لوگوں نے اِن شکیوں کا ہرگز مقابلہ نہ کیا پر اپنے کو اُنکا غلام بنا ڈالا۔ بعد اِسکے وہ ٹولی ٹولی ہو کر بستی کے سامھنے نظر آتے لیکن اُس میں رہنے کا خیال نہ رکھہ سکتے کیونکہ کپتان یقین یا کپتان نیک اُمید یا کپتان تجربہ کی صورت دیکھتے ہی وہ بھاگ نکلتے ✤

اُن لوگوں نے جو خونیوں کے مقابل میں گئے تھے اُس حکم کی تعمیل کی جو اُن کو دیا گیا تھا اُنہوں نے قتل کرنے سے اپنا ہاتھ روکا لیکن اُن کے گھیرنے کی فکر میں ہوئے جبکہ خونیوں نے عمانوئیل کو میدان میں نہ دیکھا تو سمجھے کہ عمانوئیل آتمانگر میں ہی ہی نہیں چنانچہ کپتانوں کے کامیوں کو اُنکے وحشی اور بیوقوف خیالوں کی زیادتی کا نتیجہ سمجھکر خوف کھانے کے عوض میں اُنکی تحقیر کرنے لگے۔ لیکن کپتان دھن باندھکے اپنا کام کئے گئے اور آخر کار اُنکو خوب گھیر لیا جن لوگوں نے شکیوں کو شکست دی تھی وہ بھی اُنکی مدد کو آگئے قصہ کوتاہ کچھہ تھوڑی سی جھپٹ یا تڑپی کے بعد کیونکہ خونیوں نے بھی بھاگ نکلنے کی تدبیر کی پر ایسی لاچاری میں پڑ گئے تھے کہ اُن سے کچھہ بن نہ پڑا اِسلئے کہ اگرچہ وہ بڑی شرارت اور بیرحمی کرتے ہیں جبکہ غالب آسکیں تو بھی خونی سب بڑی بزدلی دکھلاتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ لوگ ہماری برابری کے ہیں، کپتانوں نے اُنھیں گرفتار کیا اور شہزادہ کے پاس لے آئے ✤

جب وہ شہزادہ کے پاس لائے گئے اور اُن کی تحقیقات ہو چکی تو یہہ ثابت ہوا کہ اگرچہ اُنکا ملک ایک ہی ہی لیکن وہ تین مختلف شہروں سے آئے تھے ✤

(۱) اُن میں سے ایک قسم والے ضلع نابینا میں سے تھے اور وہ اپنا سب کام بدیدہ و بدانستہ کرتے تھے ✤

(۲) اُن میں کی دوسری قسم ضلع سرگرم نابینا میں سے تھے اور وہ اپنا کام وسواس سے کرتے تھے ✤

(۳) اُن میں سے تیسری قسم کے لوگ پرگنہ حاسد اور بستی بغض میں سے آئے تھے اور یہہ اپنا آپ کام نہایت عکس اور بڑی ہی سنگدلی کے ساتھہ کرتے تھے ✤

اشعیاہ ۲۹ باب ۱۳-۱۵
زبانت متی ۵ باب ۲۴ آیت
لوقا ۸ باب ۲۲ آیت - یوحنا
۹ باب ۱ور ۲ آیت - اعمال
۹ باب ۵ و ۲ آیت - مکاشفات
۹ باب ۲۰ و ۲۱ آیت -

اُن میں سے پہلوں نے یعنے اُن لوگوں نے جو ضلع نابینا سے آئے تھے جب دیکھا کہ ہم کہاں ہیں اور کس سے لڑے ہیں تو اُسکے سامھنے کھڑے ہوئے کانپتے اور روتے تھے اور جتنوں نے اُس سے رحم چاہا اُس نے اُن کے لبوں کو اپنے سُنہلے عصا سے چھوا ✤

اُن لوگوں نے جو ضلع سرگرم نابینا سے آئے تھے اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کی مانند کوئی کام نہ کیا بلکہ اِن لوگوں نے یہہ کہا کہ ہم نے جو کچھہ کیا ہی سوچ کیا ہی کیونکہ آتمانگر کی بستی کے قوانین اور دستورات اُن سب سے جو اُسکے گرد و پیش رہتے تھے مختلف تھے - اِن میں سے بہت تھوڑے تھے جنہوں نے اپنی بُرائی

کو دیکھا لیکن جتنوں نے اُسکو معلوم کیا اور رحمت کے طلبگار ہوئے اُن پر بھی رحم کیا گیا ✤

اور وہ جو پرگنہ حسد اور بستی بغض سے آئے تھے نہ تو روئے نہ کچھہ حُجت کی اور نہ توبہ ہی کی لیکن اِس خیال سے کہ ہم اپنی مرضی پوری نہ کر سکے پریشان ہو کر اور دیوانگی کے ساتھہ اپنی زبان چباتے ہوئے کھڑے رہ گئے - سوانْ سے اور اُن دونوں قسم کے لوگوں سے جنہوں نے اپنے قصوروں کے لئے معافی نہ مانگی تھی اُس نے اِقرارنامہ لیا تاکہ وہ اپنے کردار اور آتمانگر اور اُسکے بادشاہ کے ساتھہ اپنے سلوک کی نسبت اُس بڑی عدالت گاہ میں مواخذہ کے لئے حاضر ہوں اُس مقام پر جہاں کہ بادشاہ عالم اُسکو مقرر کرے - چنانچہ ہر ایک شخص نے علیحدہ علیحدہ اِقرار کیا کہ ہم پہلے کے موافق عین وقت پر حاضر ہونگے تاکہ اپنے خداوند بادشاہ کے آگے اپنے کردار کا جواب دیں ✤

یہہ اُس دوسری فوج کی کیفیت ہی جس کو ابلیس نے آتمانگر کو تہ و بالا کرنے کے لئے بھیجا تھا ✤

چوالیسواں باب

شکیوں میں سے تین فراریوں کا احوال خداوند خود مختار کا اُنکو اور اُنکے پناہ دینیوالوں کو گرفتار کرنا - اُنکے مقدمہ اور اُنکے قتل کا تذکرہ

اُن لوگوں میں سے جو شکیوں کی سرزمین میں سے آئے تھے تین شخص

ایک عرصہ تک گھوم پھر کے اور یہہ سمجھکر کہ ہم بچ نکلے ہیں اس خیال سے البیسی
اب تک آتھانگر کی بستی میں موجود ہیں جرأت کرکے اُن کے درمیان میں گھس
پڑے ہاں میں کہتا ہوں کہ وہ ایسے سخت تھے کہ یکایک آتھانگر میں پل پڑے (کیا
میں نے تین شخصوں کا ذکر کیا میری دانست میں چار تھے) یہہ تشکی بدسایل نامے
ایک پُرانے البیسی کے مکان پر گئے جو کہ آتھانگر کا بڑا ہی دشمن اور وہاں کے
البیسیوں میں بڑا کارکردہ شخص تھا۔ چنانچہ جب وہ البیسی کے مکان پر پہنچے (کیونکہ
اُن کو وہاں کی راہ ڈھونڈھ لینے کے پتے بتلا دئے گئے تھے) تو اُس نے اُنکو
بڑی طپاک سے لیا اور اُن کی مصیبت پر ترس کھا کے جو کچھ کہ گھر میں موجود تھا
اُس سب سے اُن کی خاطرداری کی۔ اب ایک تھوڑی سی واقفیت کے بعد (اور
اس میں بہت عرصہ نہ گذرا) اس بدسایل نامے نے اُن تشکیوں سے پوچھا کہ تم
سب ایک ہی بستی کے ہو (اتنا تو وہ جانتا تھا کہ یہہ سب ایک ہی سلطنت کے
ہیں) اُنھوں نے جواب دیا کہ نہیں ہم ایک صوبہ کے بھی نہیں ہیں ایک نے کہا
کہ میں برگزیدہ تشکیوں میں سے ہوں دوسرے نے کہا کہ میں نابالغی تشکیوں
میں سے ہوں تیسرے نے کہا کہ میں نجات کے تشکیوں میں سے ہوں اور
چوتھے نے کہا کہ میں فضل کے تشکیوں میں سے ہوں۔ تب اُس بڑے میاں
نے کہا خیر تم جس کسی ضلع کے ہو اتنا مجھ کو یقین ہے کہ تم میدان کے رہنے والے
ہو تمہارے پاؤں ٹھیک ہمارے سے لمبے ہیں اور تم ہمارے ہمدل ہو اس لئے

تمہارا یہاں آنا بہرحال مبارک ہے۔ چنانچہ وہ اُسکے احسانمند ہوئے اور اس بات سے
شاد ہوئے کہ بھلا ہم نے آتھانگر میں ٹکنے کی جگہہ تو پائی ۞

تب بدسایل نامے نے اُن سے کہا کہ تمہاری جماعت میں سے کتنے آدمی
تمہارے ہمراہ آتھانگر کے محاصرہ کے لئے آئے ہونگے اُن لوگوں نے جواب دیا
کہ تشکیوں میں سے کُل دس ہی ہزار آئے ہیں اور باقی فوج میں پندرہ ہزار خونی ہیں
یہہ خونی ہمارے ملک سے ملے ہوئے بستے ہیں لیکن ہم نے سُنا ہے کہ عمانوئیل کی
فوج نے اُن سب بیچاروں کو گرفتار کرلیا ہے اُس بوڑھے میاں نے کہا دس ہزار
یہہ جماؤ تو بہت اچھا تھا صاحب۔ لیکن اتنے آدمیوں کے ہوتے ہوئے تم کیونکر
شکست پڑ گئے اور اپنے دشمنوں سے لڑنے کی جرأت نہ کی اُنہوں نے کہا کہ
ہمارا سپہ سالار بھی پہلے بھاگ نکلا اُس صاحب خانہ نے پوچھا کہ تمہارا یہہ ڈرپوکنا
سپہ سالار کون تھا اُنہوں نے جواب دیکے کہا وہ کسی زمانہ میں آتھانگر کا ناظم تھا
لیکن اُسکو بزدلہ سپہ سالار نہ کہئے اسلئے کہ اگر کوئی پوچھہ بیٹھے کہ خداوند بےاعتقادی
سے بڑھکر کسی شخص نے مشرق سے لیکر مغرب تک ہمارے شاہ ابلیس کی خدمت
کی ہو تو آپکو اسکا جواب دینا مشکل پڑیگا۔ لیکن اگر وہ اُسے پکڑ لیتے تو بیشک وہ
اُسے پھانسی ہی دیڈالتے اور پھانسی بہت ہی بُری چیز ہے تب وہ بڑے میاں
بولے کاش کہ دسوں ہزار تشکی سب اس وقت آتھانگر میں خوب مسلح ہوتے اور
میں اُن کا پیشوا ہوتا تو دکھا دیتا کہ میں کیا کرسکتا تھا اُن لوگوں نے کہا ہاں صاحب
اگر ایسا ہوتا تو کیا خوب تھا کہ ہم بھی اسکو دیکھہ سکتے لیکن افسوس خواہشیں کیا

چیز ہیں اور یہہ باتیں آواز بلند کہی گئیں - وہ بڑے میاں بدسایل بولے میاں ذرا آہستہ آہستہ بولو یہاں پر خوب دبکے دبکائے ہوشیاری سے رہنا نہیں تو سر ہی توڑا جائیگا اُن شکیوں نے پوچھا کیوں کیوں - بڑے میاں بولے تم پوچھتے ہو کہ کیوں اسلیئے کہ شہزادہ اور میر منشی اور اُن کے کپتان اور سپاہی سب سر دست بستی کے اندر حاضر ہیں بلکہ وہ سب بستی کے اندر بھرے ہوئے ہیں - علاوہ اسکے خود مختار نامے ایک شخص ہمارا نہایت ہی زبردست مدعی ہی اور اُسکو شہزادہ نے پھاٹکوں کی حفاظت سپرد کی ہی اور یہہ حکم دے رکھا ہی کہ جہانتک دلدہی کے ساتھہ ہو سکے وہاں تک ہر طرح کے ابلیسیوں کو ڈھونڈھو اُن کی جستجو میں رہو اور سب کو ہلاک کر ڈالو - اور اگر وہ تم کو پکڑ پائے تو تم گئے اور ہر چند کہ تمہارے سر سونے کے بنے ہوں تو بھی تم اُن کے ہاتھہ سے بچ نہ سکو گے ÷

پر دیکھو کہ کیا واقع ہوتا ہی کہ خداوند خود مختار کے وفادار سپاہیوں میں سے ایک جسکا نام ساعی تھا اُس بڑے میاں کے چھجے کے نیچے کھڑا ہوا یہہ ساری باتیں سُن رہا تھا چنانچہ جتنی باتیں اُس میں اور اُسکے مہمانوں میں ہوئی تھیں اُس نے بخوبی سُن لیں ÷

"خداوند خود مختار کو اس سپاہی کا بڑا اعتبار تھا اور وہ اُس کی نگاہ میں بڑا عزیز تھا اور اسکی وجہہ یہہ تھی کہ وہ دلیر آدمی تھا اور ابلیسیوں کے گرفتار کرنے میں بڑا مستعد رہتا تھا ÷

جب اس شخص یعنے بدسایل نے ابلیسیوں کے درمیان کی گفتگو سُن لی

تو اُس نے اپنے آقا پاس جاکے کہا کہ میں نے ابھی یہہ یہہ باتیں سُنی ہیں - خداوند خود مختار نے کہا سچ کہو ساعی نامے نے کہا - ہاں صاحب میں سچ کہتا ہوں اور اگر حضور میرے ساتھہ چلیں تو میری بات کی ابھی تصدیق کر سکتے ہیں تب خداوند خود مختار نے پوچھا کیا وہ وہاں ہیں - میں تو بدسایل نامے سے بخوبی واقف ہوں کیونکہ اپنی بغاوت کے دنوں میں ہم اور وہ دونوں بڑے صاحب مرتبہ تھے لیکن میں یہہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اب کہاں رہتا ہی - اُس شخص نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں اور اگر آپ ہمارے ہمراہ ہولیں تو میں آپکو اُسکے غار تک پہنچا دونگا - اچھا چلو تو آؤ میاں ساعی چلو اُسکو ڈھونڈھہ نکالیں ÷

چنانچہ یہہ دونوں آدمی سیدھے اُسکے گھر کی طرف راہی ہوئے ساعی نامے راہ دکھلانے کے لیئے آگے آگے چلتا تھا سو وہ چلتے چلتے میاں بدسایل نامے کے زیر دیوار پہنچ گئے - تب ساعی نے مخاطب ہو کے کہا سُنئے میرے خداوند آپ اِس بڑے میاں کی آواز سُنکے پہچان سکتے ہیں - ہاں ہاں میں اُسکی شناخت کر سکتا ہوں گو کہ میں نے اُسے بہت دنوں سے نہیں دیکھا ہی اتنا میں جانتا ہوں کہ وہ بڑا خونی ہی پر کہیں میرے ہاتھہ سے سرک نہ نکلے اسکا ذکر ساعی بولا آپ اسکا اندیشہ مت کیجئے پر کہو تو سہی ہم کو دروازہ کیونکر ملیگا اُس نے کہا کہ آپ اِس کی بھی فکر نہ کیجئے سو اُس نے آن خداوند کو گھوما کے اُسکا دروازہ دکھا دیا حضرت نے بلا تامل دروازہ توڑ ڈالا اور گھر کے اندر گھُسکر پانچوں کو جن کا ذکر ساعی نامے نے کیا تھا ایک ساتھہ گرفتار کر لیا اور اُن کو لاکر میاں راست گو

نامے کے ہاتھہ میں رکھا چنانچہ وہ اُسکے حکم کے مطابق قیدخانہ میں ڈالدیئے گئے صبح کو خداوند ناظم کو خداوند خودمختار کی کارگذاری کی اطلاع دی گئی اور اُسکو اِس خبر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی نہ صرف اِس سبب سے کہ شکی گرفتار ہوگئے تھے پر اِسلئے کہ بوڑھا بدسایل ہاتھہ آگیا کیونکہ وہ آتمانگر کو بہت دق کیا کرتا تھا بلکہ خداوند ناظم کو بھی پریشان کر رکھا تھا اُس کی تلاش تو بارہا ہوچکی تھی لیکن اب تک وہ کسی کے ہاتھہ نہ آیا تھا ÷

بعد اِسکے اِن پانچوں کا مقدمہ کرنے کی طیاری ہونے لگی ایک دن مقرر کیا گیا اور اُس روز کچہری لگ گئی اور قیدی حاضر کئے گئے ۔ خداوند خودمختار کو یہہ اختیار حاصل تھا کہ جس وقت اُن کو پکڑا تھا بلا عذر خشہ اُن کو قتل کروا لیتے لیکن اُن کی نسبت اُس نے یہہ بات سوچی کہ اگر وہ عدالت میں لائے جاویں تو شہزادہ کی عزت ہوگی اور آتمانگر کو تسلی حاصل ہوگی اور دشمن مضطرب ہونگے ÷

میاں راست گو اُن کو پابزنجیر عدالت گاہ میں لایا ۔ قصہ کوتاہ حاکموں نے قسم لی گواہوں سے حلف لیا گیا اور قیدیوں کی تحقیقات ہونے لگی حاکم سب وہی لوگ تھے جنہوں نے نا راست اور بید رو و متکبر اور اُس کے ساتھیوں کا فیصلہ کیا تھا ÷

اِبتدا میں پیر مرد سایل نامے خود حاکم کے آگے پیش کیا گیا اِسلئے کہ اُسنے اِن بھیتوؤں کو جگہہ دی تھی اور اُن کی خاطر اور تسلی کی تھی سو اُس سے کہا گیا

کہ اپنا جرم سُنو اور جو کچھہ عذر معذرت تم کو اپنی تشفی میں کرنا منظور ہو سو کرو ۔ چنانچہ اُسکا جرم اُسے سُنا دیا گیا اور اُسکا خلاصہ یہہ ہی ÷

اے میاں سایل تمہارے اُوپر اِسوقت سایل بد کے نام کا جرم قایم کیا جاتا ہی (آتمانگر کی بستی میں خلل پیدا کرنیوالے) کیونکہ تم اصل سے ابلیسی اور شاہ عمانوئیل سے عداوت رکھتے ہو اور آتمانگر کی بربادی کے خواہاں ہو ۔ اور اِثبات کا قصور بھی تم پر عاید ہوتا ہی کہ تم بادشاہ کے دشمنوں کی روداری کرتے ہو ہرچند کہ اِسکے برعکس بہت ہی عمدہ عمدہ قوانین جاری ہوچکے ہیں اِسلیئے کہ (۱) تم نے پہلے اُسکی تعلیم اور حالت کی صداقت پر شک کیا ہی (۲) تم نے یہہ خواہش ظاہر کی ہی کہ کاش کہ اِس بستی میں دس ہزار شکی ہوتے (۳) تم نے دشمن کی فوج میں سے جتنے آئے سب کو قبول کیا اُن کی مہمانداری کی اور اُن کو اِستقبالیہ دیا ہی ۔ اِس اِلزام کی نسبت تم کیا کہتے ہو یہہ جرم تم پر عاید ہوتا ہی یا نہیں ÷

اُس نے جواب میں کہا کہ یہہ اِلزام میری سمجھہ میں نہیں آتا کیونکہ مجھے اِسبات سے مطلق سروکار نہیں ہی جس شخص پر آپ یہہ جرم قایم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اُسکا نام سایل بد ہی پر میرا یہہ نام نہیں ہی میرا نام تو تفتیش حق ہی سچ ہی کہ دونو سُننے میں ایک ہی سے معلوم ہوتے ہیں پر ہمیں یقین ہی کہ آپ اِس بات سے واقف ہیں کہ اِن دونوں میں آسمان زمین کا فرق ہی کیونکہ مجھے اُمید ہی کہ آدمی بدتر سے بدتر حالت اور بُرے سے بُرے آدمیوں کے درمیان میں بھی باتوں کی راست تحقیقات کر سکتا اور موت کے خطرہ میں پڑنے سے بھی بچا رہ سکتا ہی ۔

تب خداوند خود مختار جو گواہوں میں سے ایک تھا بولا ای میرے خداوند اور آتمانگر کے معزز حاکمو آپ نے اپنے کانوں سے سنا ہی کہ یہہ مجرم اپنے نام سے منکر ہوتا ہی اور سمجھتا ہی کہ میں اس تدبیر کے ذریعہ اپنے الزام سے بری ہو جاؤنگا لیکن میں جانتا ہوں کہ یہہ وہی شخص ہی اور کہ اسکا مناسب نام سایل بد ہی تیس برس سے زیادہ کا عرصہ گذرتا ہی کہ جب سے میں اس سے واقف ہوں کیونکہ جس وقت کہ ابلیسی ظالم آتمانگر میں مسلط تھا اُس وقت اُس سے اور مجھ سے (حالانکہ مجھے ایسا کہنے میں شرم آتی ہی) بڑی ہی ملاقات تھی اور میں اسبات کی شہادت دے سکتا ہوں کہ اُس کی اصل ابلیسی ہی وہ ہمارے شاہ کا دشمن اور آتمانگر کی مبارک بستی کا بدخواہ ہی۔ ای میرے خداوند وہ بغاوت کے ایام میں میرے گھر میں رہا اور بیسیوں رات برابر وہیں سویا ہی اور ہمارے اور اُسکے بیچ اسی طرح کی گفتگو ہوتی تھی جیسی کہ ابھی اسکے اور اُسکے شکیونکے درمیان بات چیت ہو رہی تھی سچ ہی کہ میں نے اسے بہت دنوں سے نہیں دیکھا تھا مجھے ایسا گمان ہوتا ہی کہ عمانوئیل کے آتمانگر میں آنیکے باعث سے اُسنے اپنا گھر بدلڈالا ہی جیسا کہ اسو قتکے الزام کے باعث سے اُسنے اپنا نام بدلدیا ہی لیکن ای میرے خداوند یہہ وہی شخص ہی ✦

تب حاکم نے اُس سے پوچھا کہ تم اَور بھی کچھ کہا چاہتے ہو ✦

وہ بڑے میاں بولے ہاں اسلئے کہ جو کچھ میرے حق میں کہا گیا ہی سو صرف ایک ہی گواہ کی گواہی سے ہی اور آتمانگر کی مشہور بستی کے لئے روا نہیں ہی کہ ایک شخص کی گواہی پر کسیکو واجب القتل ٹھہرائے ✦

بعد اسکے ساعی نامے کھڑا ہوا اور بولا ای میرے خداوند میں ایک روز رات کو اس بستی میں بدگلی نامے سڑک کے سرے پر پہرہ دیتا تھا کہ اتفاقاً اس شخص کے مکان میں مجھے کچھ بُدبُداہٹ کی سی آواز معلوم ہوئی یہہ سُنکے میں سوچنے لگا کہ یہاں کیا ہوتا ہی سو میں آہستہ آہستہ اُس مکان کے زیر دیوار باتیں سُننے کو جو کھڑا ہوا اس گمان پر کہ شاید ابلیسی یہاں پر جمع ہیں اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوا چنانچہ میں اور نزدیک ہو رہا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہہ بات دریافت کرلی کہ اس مکان میں پردیسی لگے ہوئے ہیں میں اُن کی زبان کو خوب سمجھ سکتا تھا کیونکہ میں نے خود بھی بہت سا سفر کیا ہی۔ اس شخص کے ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں اسطرح کی باتیں سُنکر میں نے اپنا کان کھڑکی کی ایک سوراخ میں لگالیا اور اُنہیں یہہ باتیں کہتے ہوئے سُنا۔ یہہ بوڑھا بد سایل تا جے اُن سے پوچھتا تھا کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور کس مقصد سے اسطرف نکل پڑے ہو ان لوگوں نے ان سب سوالوں کا جواب دیا تو بھی اُس نے اُن کی مہمانداری کی۔ اس نے یہہ بھی پوچھا کہ تمہاری فوج کا شمار کتنا ہی اُنہوں نے جواب دیا کہ دس ہزار۔ بعد اسکے اُس نے پھر یہہ سوال کیا کہ تم لوگوں نے کیوں مردمی کرکے اَور زیادہ حملے آتمانگر پر نہیں کئے یہہ بھی ان لوگوں نے اسے بتلایا چنانچہ اُس نے اُن کے سپہ سالار کو بُرا بولا کہا اس سبب سے کہ وہ اُسوقت بھاگ نکلا جب کہ اُسے اپنے شاہ کے لئے لڑنا مناسب تھا علاوہ اس سبب کے اس بڑے میاں نے یہہ خواہش ظاہر کی اور میں نے خود بھی سُنا کہ کاش کہ

سب دس کے دسوں ہزار اسوقت آتمانگر کے اندر ہوتے اور میں اُنکا سردار ہوتا۔ اُس نے اُن سے یہہ بھی کہا کہ خبردار خبردار چپ چاپ ہی رہو کیونکہ اگر تم پکڑے جاؤ تو ہرچند کہ تمہارے سر سونے کے ہوں تو بھی وہ تم کو موت کے پنجہ سے رہا نہ کر سکینگے ✤

تب حاکم نے کہا کہ سنو میاں بدسایل یہہ دوسرا گواہ ہی اور اسکی گواہی بھی ہی (۱) وہ قسم کھاتا ہی کہ تم نے ان لوگوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور اُن کی خاطرداری کی ہرچند کہ تم جانتے تھے کہ وہ ابلیسی اور بادشاہ کے دشمن ہیں۔ (۲) وہ یہہ قسم کھا کے کہتا ہی کہ تم نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ کاش کہ وہ دسوں ہزار آتمانگر کے اندر ہوتے (۳) وہ یہہ بھی قسمیہ کہتا ہی کہ تم نے اُنکو چپ چاپ رہنے کی صلاح دی تا نہ ہو کہ وہ بادشاہی نوکروں سے گرفتار کرلئے جائیں۔ ان سب باتوں سے یہہ ظاہر ہی کہ تو ابلیسی ہی اگر تو بادشاہ کا دوست ہوتا تو تو اُن لوگوں کو گرفتار کرلیتا ✤

تب بدسایل بولا اسکی پہلی بات کے جواب میں یہہ کہتا ہوں کہ یہہ لوگ جو میرے مکان پر آئے اجنبی تھے اسلئے میں نے اُن کو اُتارا اور کیا مسافرپروری کرنا آتمانگر میں اب جرم ہوگیا۔ یہہ بھی سچ ہی کہ میں نے اُن کی مہمانداری کی پر میری محبت پر کیوں الزام لگتا ہی یہہ بات کہ کاش کہ ایسے دس ہزار آدمی آتمانگر کے اندر ہوتے میں نے نہ تو ان گواہوں سے یہہ بات کہی نہ اُن لوگوں سے کہی اغلب تھا کہ میرے دل میں یہہ خواہش اسلئے پیدا ہوئی ہو

کہ وہ گرفتار ہوجائیں اور اسطرح پر میری خواہش میں آتمانگر کی بہتری کا خیال پایا جاسکتا ہی میں نے اُن کو یہہ بھی کہا کہ وہ کپتانوں کے ہاتھہ میں پڑنے سے اپنے کو بچائیں لیکن اس کی وجہ یہہ ہوسکتی ہی کہ میں یہہ نہیں چاہتا کہ کوئی آدمی قتل کیا جائے نہ اسلئے کہ میری یہہ خواہش تھی کہ بادشاہ کے دشمن بچ نکلیں ✤

اسکے جواب میں خداوند ناظم بولے کہ اگرچہ مسافرپروری کرنا ایک خوبی کی بات ہی تاہم بادشاہ کے دشمنوں کی مہمانداری کرنی بغاوت ہی۔ اور باقی جو کچھہ تم نے کہا ہی اُس سے تمہاری یہہ منشا ہی کہ باتیں بنا کے سزا سے بچ جاؤ لیکن اگر صرف اتنا ہی ثابت ہو کہ تو ابلیس ہی تو صرف اتنے ہی کے لئے تو واجب القتل ہی پر جبکہ ابلیسیوں کی جو دور سے اسی نیت کے ساتھہ آئے ہیں کہ آتمانگر کو قطع اور برباد کرڈالیں قبول کرنا اُن کی مہمانداری کرنی اُن کی پشتی کرنی اور اُنکو پناہ دینی اسبات کی کون برداشت کرسکتا ہی ✤

تب بدسایل بولا کہ میں نے دیکھہ لیا کہ میرا کیا انجام ہوگا میں اپنے نام اور اپنی محبت کے باعث سے مارا جاؤنگا اور یہہ کہکے چپکا ہو رہا ✤

تب اُن لوگوں نے ان اجنبی شکیوں کو مثل پر بلایا اور سب سے پہلے برگزیدہ شکی متہم کیا گیا۔ اُسکا جرم نامہ پڑھکے اُسکو سنا دیا گیا اور ازبسکہ وہ اجنبی تھا اُسکا خلاصہ اُسے ایک مترجم نے بتلا دیا یعنے کہ تجھہ پر یہہ جرم قایم کیا جاتا ہی کہ تو شاہ عمانوئیل سے دشمنی رکھتا اور آتمانگر کی بستی سے متنفر اور اُسکی نہایت ہی سلامت بخش تعلیم سے مخالفت رکھتا ہی ✤

حاکم نے اُس سے پوچھا کہ تو کچھہ عذر خواہی تو نہیں کیا چاہتا ہی پر اُس نے صرف یہہ کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں برگزیدگی کے شکیوں میں سے ہوں اور کہ میں نے اِسی مذہب میں تعلیم و تلقین پائی ہی ✣

اگر مجھے اپنے مذہب کے لئے مرنا ہو تو یقین ہی کہ میں شہادت کا درجہ پاؤنگا اِسلئے کیا پرواہ ہی ✣

حاکم نے جواب میں اُس سے کہا کہ برگزیدگی کی تعلیم پر شک کرنا انجیل کی ایکبڑی تعلیم یعنے خدا کی ہمہ جا حاضرت اور اُس کی قدرت و مرضی کو تہ و بالا کر دینا ہی کہ خدا کی آزادی کو اُسکے مخلوق پر سے اُٹھا دینا آتمانگر کے ایمان میں خلل کروانا اور نجات کو فضل کے عوض میں کاموں کے اُوپر قایم کرنا ہی۔ اِس سے بھی کلام باطل کیا جاتا ہی اور آتمانگر کا دل بے آرام ہوتا ہی چنانچہ سب سے بہتر قانون کی راہ سے تم کو مرنا لازم ہی ✣

تب طلبی شکی شل کے روبرو لایا گیا اُسکا جُرم نامہ بھی اُس پہلے کے جُرم سے مشابہہ تھا پر اُسپر یہہ علاوہ الزام لگایا گیا کہ تو نے آتمانگر کے طلب کئے جانے سے اِنکار کیا ہی ✣

حاکم نے اُس سے بھی پوچھا کہ کیا تجھہ کو بھی اِس مقدمہ میں کچھہ کہنا ہی ✣

اُس نے جواب دیا کہ مجھے اِسبات کا مطلق یقین نہیں ہی کہ خدا کسی واضح طور پر اور قدرت کے ساتھہ آتمانگر کو طلب کرتا ہی بجز اپنے کلام کی آواز کے اور اُس سے بھی صرف اِسی طور پر کہ وہ یہہ نصیحت کرتا ہی کہ بدی سے باز آئیں اور

نیکی کریں۔ اور اِس کام کے ثمرہ میں اِسبات کا وعدہ کیا گیا ہی کہ تم کو خوشی حاصل ہوگی ✣

تب حاکم نے اُس سے کہا کہ تو اِبلیسی ہی اور آتمانگر کی بستی کے شاہ کی یقینی سچائیوں میں سے ایک کا بہت کچھہ اِنکار کر گذرا ہی کیونکہ اُس نے طلب کیا ہی اور آتمانگر نے عمانوئیل کی نہایت واضح اور زبردست طلب کو سُنا ہی جس کے وسیلہ سے اُس نے تازگی و بیداری اور آسمانی فضل پایا ہی تاکہ اپنے شاہ کی رفاقت کی تمنا رکھے اُس کی خدمت کرے اُس کی مرضی بجا لاوے اور صرف اُسکی نیک مرضی سے خوشی حاصل کرنیکا منتظر رہے۔ سو اِسلئے کہ تو اِس نیک تعلیم سے نفرت رکھتا ہی تجھے بلاشبہہ مرنا ہوگا ✣

اِسکے پیچھے فضل کا شکی طلب کیا گیا اُسکا جُرم پڑھکے اُسے سُنا دیا گیا اور اُس نے اُسکا یوں جواب دیا کہ اگرچہ میں شکیوں کے مُلک میں رہنیوالا ہوں لیکن میرا باپ فریسیوں کی اولاد میں سے ہی اور اپنے پڑوسیوں سے خوب میل و محبت رکھتا ہی اُس نے مجھے یہہ یقین کرنا سکھلایا ہی اور میں یقین کرتا بھی ہوں اور میرا یہہ یقین ہرگز نہ جائیگا کہ آتمانگر فضل کے وسیلہ سے کبھی نجات نہ پا سکیگا ✣

حاکم نے اُس سے سوال کیا کہ کیوں شہزادہ کی شریعت تو صاف ہی (۱) بطور نفی کے نہ اعمال سے (۲) بطور اثبات فضل سے تم بچگئے ہو اور تیرا مذہب جسم کے کاموں پر قایم ہوتا ہی کیونکہ شریعت کے اعمال جسم کے اعمال ہیں۔ علاوہ اِسکے تو نے اپنے سخن سے خدا کو اُسکے جلال سے

رومی ۳ باب ۲۸ آیت

محروم کرکے اُسکے جلال کو گنہگار انسان کے تئیں بخشا ہی تو نے مسیح کے کام کی ضرورت اور اُسکی کیفیت کو لیکر ان دونوں کے تئیں جسم کو محسوب کیا ہی - تو نے روح القدس کے کام کی تحقیر کی ہی اور جسم کی خواہش اور شرعی طبیعت کو بزرگی بخشی ہی تو ابلیسی اور ابلیسی کا فرزند ہی اور تجھہ کو اپنے ابلیسی قواعد کے سبب سے مرنا پڑیگا ؞

جب کچہری نے یہاں تک تجویز کرلی تو حاکموں کی رائے لی اور اُن لوگوں نے ان سب کو واجب القتل ٹھہرایا تب قانونگو صاحب اُٹھہ کھڑے ہوئے اور بولے ای قیدیو تم جو یہاں تُل پر حاضر ہو تم پر ہمارے شاہ عمانوئیل کی مخالفت میں اور آتمانگر کی مشہور بستی کی بھلائی کی ضد میں بڑے بڑے قصور و جُرم ثابت ہو چکے ہیں ایسے جُرم جن سے تم واجب القتل ٹھہرائے ہو چنانچہ تم کو موت کا حکم سُنایا جاتا ہی ؞

سو اُن کو صلیبی موت کا فتویٰ سُنایا گیا - اُن کا مقتل وہ جگہہ قرار دیا گیا جہاں ابلیسی اپنی پچھلی فوج لیکے آتمانگر کی مخالفت میں خیمہ زن ہوا تھا بر بدسائل نامے کو بدگلی سڑک کے سرے پر عین اُسکے دروازہ کے سامھنے پھانسی دینے کا حکم ہوا ؞

پینتالیسواں باب

اُن ابلیسیوں کے جو آتمانگر کی بستی کے اندر چھپے چھپائے پڑے تھے قتل اور نیست کیا جانیکا تذکرہ ؞

جب آتمانگر نے اسطرح پر اپنے دشمنوں کے ہاتھوں سے اور اُن سے جو اُس کی سلامتی میں مخل تھے رہائی پائی تو خداوند خود مختار کو یہہ تاکید کی گئی کہ آتمانگر مین جتنے ابلیسی اب تک زندہ باقی ہیں اُن کو مستقل نامے کے ہمراہ ہو کر حتی المقدور تلاش کرکے ڈھونڈھہ نکالو - اُن میں سے بعضوں کے نام یہہ تھے - میاں حماقت میاں نیکی درگذر میاں خوف غلامانہ میاں بے اُلفت میاں بے اعتبار میاں جسم اور میاں کاہل - اور یہہ بھی حکم جاری ہوا کہ میاں بدسائل کے لڑکوں کو جو باقی رہ گئے ہیں گرفتار کرلو اور اُسکے مکان کو ڈھا ڈالو اُسکے بچے ہوئے لڑکوں کے یہہ نام ہیں - میاں شک نامے اُسکا پہلوٹا بیٹا تھا دوسرے کا نام شرعی زندگی تھا تیسرے کا بے ایمانی چوتھا مسیح کی نسبت بیجا خیالات پانچواں قطع وعدہ چھٹواں حواس جسمانی ساتواں زندہ بے احساس اور آٹھواں حواس جسمانی تھا یہہ سب لڑکے ایک ہی بی بی بے اُمید نامے سے پیدا ہوئے تھے - یہہ عورت ضعیف بے اعتقادی کی بھتیجی تھی جب اُسکا باپ قدیم تاریکی نامے مرگیا تب بے اعتقادی نے اُس کی پرورش کی اور جب وہ بیاہی جانے کے قابل ہوئی تو اُس نے اِس کی نسبت اُس بدسائل کے ساتھہ کردی ؞

چنانچہ خداوند خودمختار نے اپنے خادم مستقل نامے کے ہمراہ ہو کر اس حکم کی تعمیل کی۔ انہوں نے میاں حماقت کو شرک پر پکڑ پایا اور اسکے عین گھر کے مقابل میں بےعقل گلی کے سرے پر پھانسی دیدیا۔ یہہ حماقت وہی شخص تھا جس نے یہہ درخواست کی تھی کہ آتمانگر کے لوگ کپتان یقین کو ابلیس کے ہاتھ میں سپرد کردیں اس مراد سے کہ وہ اپنی فوج کو بستی میں سے نکال لیجائیں۔ انہوں نے میاں نیکی ورگذر کو بھی ایک روز بازار میں پکڑا اور قانون کے مطابق اس کو بھی قتل کیا۔ آتمانگر کی بستی کے اندر ایک اور دیانت دار غریب تصور نامے شخص رہتا تھا جسکا بغاوت کے ایام میں کوئی کچھہ خیال نہ رکھتا تھا پر اب بستی کے اچھے اچھے لوگ اس کی قدر کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ اسکو ترجیح دینے پر مستعد تھے نیکی درگذر نامے کے پاس آتمانگر میں بڑی دولت تھی جو عمانوئیل کے آنیکے وقت اسکے فایدہ کے لئے اٹھا رکھی گئی تھی یہہ دولت اس تصور نامے کو سپرد کر دی گئی تاکہ عام فایدہ کے لئے وہ اسکو استعمال میں لائے اور بعد اسکے اسکے بیٹے نیک سمجھہ کو دی گئی یہہ نیک سمجھہ اس کی بی بی ایمانی سے پیدا ہوا تھا جو قانون گو نامے کی بیٹی تھی ٭

اسکے بعد میرے خداوند نے قطع وعدہ نامے کو گرفتار کیا سوا اس سبب سے کہ وہ بڑا شاطر بدذات تھا کیونکہ اسکے کردار کے باعث سے بادشاہ کی بڑی بےعزتی ہوئی تھی اسکو علانیہ سزا ملی تاکہ خاص و عام کو عبرت ہو وہ کچہری میں حاضر کیا گیا اور پہلے اسکے لئے چرخ کی سزا مقرر کی گئی بعد اسکے یہہ حکم نکلا کہ آتمانگر

کے سارے لڑکے اور نوکر جاکر اسے کوڑے ماریں اور آخر میں اسکو پھانسی دیکے مار ڈالیں۔ شاید بعض بعض آدمیوں کو اس شخص کی سخت سزا پر تعجب آئیگا لیکن وہ جو آتمانگر میں وفاداری کے ساتھہ کام کرتے ہیں اس بات سے واقف ہیں کہ وعدہ کا ایک قطع کرنیوالا تھوڑے ہی عرصہ میں آتمانگر میں کیسی کیسی خرابیاں برپا کرسکتا ہے۔ بلکہ فی الحقیقت میری یہی رائے ہے کہ اس نام اور طرز کے جتنے آدمی ہیں سب کے ساتھہ اسی طور پر پیش آنا چاہیے ٭

اس نے حواس جسمانی کو بھی گرفتار کرکے اسکو قید میں ڈالدیا لیکن معلوم نہیں کہ کیونکر وہ قیدخانہ توڑکے بھاگ نکلا بلکہ یہہ ڈھیٹھہ بدذات بستی کے اندر ابلیسیوں کے غار میں گھومتا پھرا اور وفادار لوگوں کے مکانوں میں راتوں کو بھوتوں کی مانند اودکڑا چنانچہ اس مضمون کا ایک اشتہار آتمانگر کے بازار میں جاری کیا گیا تھا کہ جو کوئی حواس جسمانی کا پتہ لگا دے اور اسکو گرفتار اور قتل کریگا اسکو شہزادہ کی میز پر روزمرہ بیٹھنا نصیب ہوگا اور وہ آتمانگر کے خزانہ کی محافظت کا منصب پائیگا چنانچہ بہت سے آدمی اس بات کی فکر میں تھے لیکن قتل کرنے کا کیا ذکر ہے کوئی اسکو پکڑ تک نہ سکتا تھا ہرچند کہ وہ بارہا لوگوں کی نظر پڑ بھی گیا تھا ٭

میرے خداوند نے مسیح کی نسبت بیجا خیالات نامے کو بھی پکڑا اور اسنے قیدخانہ میں ڈالا پر وہ وہیں مرگیا گو اسکے مرنے میں بڑا عرصہ واقع ہوا کیونکہ وہ تپ دق میں گھل گھل کے مرا ٭

خودغرض نامے بھی پکڑا اور قیدخانہ میں ڈالا گیا لیکن آتمانگر میں بہت سے

اس سے ملے ہوئے تھے۔ چنانچہ اسکا فیصلہ وحشیانہ ہوا پر آخرش میاں خود انکار بھی
اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ اگر ایسے حرامزادوں سے آتمانگر والے چشم پوشی کیا چاہتے ہیں
تو میں اپنے عہدہ سے مستعفی ہوتا ہوں۔ اُس نے اُسکو بھیڑ میں سے نکالکے
اپنے سپاہیوں کے بیچ میں کر دیا اور اُن لوگوں نے اُسکے سر کا بھیجا نکال ڈالا پر
آتمانگر والوں میں سے بہتیرے اس بات سے ناخوش ہوئے اگرچہ کسی کی یہہ
جرأت نہ ہوئی کہ علانیہ کچھ کہتا اسلئے کہ عمانوئیل بستی کے اندر ہی تھا۔ اس دلیر
کام کی خبر جب شہزادہ کے کانوں تک پہنچی چنانچہ اُس نے اُسکو بلوا بھیجا اور آتمانگر
میں ایک عمارت اُسے عطا کی خداوند خود مختار کی بھی اُسکے اُن کاموں کے سبب
سے جو اُس سے آتمانگر میں سرزد ہوئے تھے عمانوئیل نے بڑی تعریف کی ✤

اب خداوند خود انکار نے ہمت پکڑی اور خداوند خود مختار کے ساتھ ابلیسیوں
کی گرفتاری کی پیروی میں لگا اُس نے زندہ بے احساس اور شرعی زندگی کو پکڑ کے
قید کیا اور وہ دونوں وہاں مر گئے لیکن بے ایمان نامے بڑا چالاک نکلا اور ہر چند
اُنہوں نے اُسکے گرفتار کرنے کی بارہا کوشش کی لیکن اُس پر قابض نہ ہو سکے سو
وہ اور ابلیسیوں میں سے کچھ اور کاہن آتمانگر میں باقی رہ گئے اور اُس میں رہے
تاوقتیکہ آتمانگر اس عالم کی سلطنت میں رہنے سے دست بردار نہ ہوا تو بھی ان
لوگوں نے اُن کو ایسا تنگ کیا کہ وہ اپنے سوراخوں اور غاروں میں سے باہر
نہ نکل سکے اور اگر ایک بھی کہیں بستی میں کسی مقام پر نظر پڑا تو تمام بستی ہتھیار لیکے
اُسکے پیچھے پڑ جاتی یہاں تک کہ آتمانگر کے لڑکے بھی چور چور کہکے پکارتے اور اُنہیں

پتھراؤ کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ اب آتمانگر میں بہت کچھ امن وسلامتی ہو گئی
اُسکا شاہ بھی اُس کی سرحدوں کے اندر رہنے لگا اُس کے کپتان اور سپاہی بھی
اپنے اپنے کام کرنے لگے اور آتمانگر نے بھی دور دراز اقلیموں
کے ساتھ اپنی تجارت پھر جاری کی اور اپنی دستکاری میں
بھی مشغول ہوئے ✤

یسعیاہ ۳۳ باب ۱۷ آیت
حجی ۲ باب ۲۰ آیت۔ اور
امثال ۳ باب۔

چھیالیسواں باب

شہزادہ کے ساتھ آتمانگر کا فضل آمیز اور محبتانہ کلام کرنا۔
اُنھیں تاکید کرنا اور اُنھیں تسلی دینا۔

جب آتمانگر نے اپنے اسقدر دشمنوں سے اور اُن سے جو اُنکے آرام میں
خلل انداز تھے چھٹکارا پایا تو شہزادہ نے اُن کے پاس کہلا بھیجا اور ایکدن مقرر کیا
جس میں وہ تمام آدمیوں سے بازار میں کسی مقام پر ملاقات کرے اور اُن کو اور کچھ
ایسی اطلاع دے کہ جسپر اگر وہ عمل کریں تو اُن کو تسلی اور دلجمعی حاصل ہو اور اُنکے گھر
کے پالے ہوئے ابلیسی ملزم ٹھہرائے اور ہلاک کئے جائیں۔ چنانچہ وہ روز معین آیا
اور جب بستی والے فراہم ہوئے عمانوئیل بھی اپنی رتھ پر سوار ہو کر وارد ہوا اور اُسکے
دہنے اور بائیں اُسکے کپتان بڑی شان کے ساتھ اُسکے ہمراہ رکاب تھے۔ تب
خاموش رہنے کا اشارہ کیا گیا اور ملنے جلنے کے بعد شہزادہ اس طرح سے متکلم ہوا ✤

ای میری آتمانگر اور میرے دل کے محبوب میں نے تم کو بہت سی اور بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں میں نے تم کو اوروں سے الگ کر کے اپنے لئے چُن لیا ہی پر تمہاری لیاقت سے نہیں لیکن اپنی ہی خاطر سے۔ میں نے تم کو صرف اپنے باپ کی شریعت کے خوف ہی سے نہیں بلکہ یہہ اسلئے کیا ہی کہ مجھہ کو تم سے اُلفت ہی اور اسلئے کہ میں نے تمہارے ساتھہ نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہی اور تاکہ بہشت کی خوشیوں کے حاصل کرنے کی راہ میں جتنے روک حایل ہو سکتے ہیں وہ سب ہٹا دئے جائیں میں نے تمہاری جان کے لئے کامل دلجمعی بھی پیدا کی ہی اور تم کو اپنے لئے خرید لیا ہی فانی چیزیں مثلاً سونے اور چاندی سے نہیں پر اپنے لہو کے دام سے۔ اسطرح پر ای آتمانگر میں نے تمہارے اور اپنے باپ کے درمیان میں صلح کروائی ہی اور اُس بادشاہی شہر کے اُن مکانوں میں تمہیں جگہہ دی ہی جہاں ای میری آتمانگر ایسی چیزیں ہیں جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا نہ اُسکا خیال آدمی کے دل میں سمایا ہی +

ابلیس کے ہاتھوں سے بھی تم کو رہائی بخشی ہی میں نے۔

علاوہ اسکے ای میری آتمانگر تم نے دیکھا ہی کہ میں نے کیا کیا اور کس طرح تم کو اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے بچایا ہی ایسے دشمنوں سے جنکی طرف تم میرے باپ سے سخت بغاوت کر کے پھر گئے جنکی تابعداری تم کو پسند تھی بلکہ تم کو اُنکے ہاتھوں ہلاک ہونا بھی گوارا تھا میں تمہیں بیدار کرنے اور اپنا جلال دکھلانے کو پہلے اپنی شریعت کے وسیلہ سے بعد اُسکے اپنی انجیل سے تمہارے پاس آیا۔ اور تم کو خوب معلوم ہی کہ تم کیا تھے کہ تم نے کیا کہا اور کیا کیا اور کتنی بار میرے باپ سے اور



شاہزادے کا انسان روح کے ساتھہ فضل آمیز اور محبتانہ کلام کرنا صفحہ ۴۲۲

مجھہ سے سرکشی کی تو بھی جیسا تم آج دیکھتے ہو میں نے تمہیں چھوڑا نہیں لیکن تمہارے پاس آیا تمہارے بداطوار کی برداشت کی اور آخر میں تم سے مقبول بھی ہوا اپنے محض فضل اور رحمت کے سبب سے اور تم کو ضایع ہو جانے نہ دیا حالانکہ تم خوشی سے اُس حالت کو قبول کر لیتے۔ میں نے تم کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور تمہیں ہر طرف سے دبایا تا کہ میں تم کو تمہارے طریقوں سے عاجز کروں اور تا کہ تمہارے دل کو بدقت تمہاری بھلائی اور خوشی کی طرف راغب کروں۔ اور جبکہ میں نے تمہارے اوپر کامل فتحیابی حاصل کی تو میں نے تمہاری ہی بھلائی کے لئے اُسکو پھیر دیا ہے

تم یہہ بھی دیکھتے ہو کہ میں تمہارے دشمنوں کو مغلوب کر سکنے اور دبانے کیلئے اپنے باپ کی کتنی بڑی فوج تمہاری سرحدوں میں لا کے اُترا ہوں اور کیسے کیسے کپتان اور حاکم اور سپاہی اور مردان جنگ لایا ہوں اور کیسے کیسے اوزار اور عمدہ عمدہ تدبیریں کام میں لایا ہوں ای آتما نگر تم میرا مطلب خوب سمجھتے ہو۔ ای آتما نگر کیا وہ میرے اور تمہارے دونوں کے خادم نہیں ہیں۔ بلکہ اُن کے وسیلہ سے تم پر غالب آنے کی منشا اور اُن میں سے ہر ایک کا طبعی میلان یہہ ہے کہ تمکو اپنے لئے بچاؤں صاف کروں مضبوطی بخشوں اور شیریں بناؤں اور تا کہ تم کو اس قابل بناؤں کہ تم میرے باپ کی حضوری و برکت اور جلال کے لایق ہو جاؤ کیونکہ ای آتما نگر تم انہیں کاموں کے لئے طیار کئے جانے کو خلق کئے گئے ہو +

علاوہ اسکے ای میری آتما نگر تم نے دیکھا ہے کہ میں نے تمہاری خطاؤں سے درگذر کیا اور تم کو چنگا کیا ہے۔ فی الحقیقت میں تم سے ناراض تھا لیکن میں اپنے غضب

سے باز آیا ہوں اسلئے کہ مجھ کو تم سے پھر بھی اُلفت تھی اور میرا قہر اور میرا طیش تمہارے دشمنوں کی ہلاکت کے باعث سے فرو ہو گیا ہے۔ اور میں نے جو تمہاری خطاؤں کے سبب سے روگردانی کی تھی اور اپنی حضوری کو تم سے الگ کر لیا تھا تو اب جو میں پھر تمہارے پاس لوٹ کے آیا ہوں اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ تم میں کسی طرح کی خوبی تھی۔ تم نے برگشتگی کی راہ اختیار کی پر میں ہی نے تم کو سدھارنے کی راہ اور تدبیر اختیار کی۔ میں نے ہی تمہارے لوٹ آنے کے وسیلہ ایجاد کئے میں ہی نے تمہارے گرد احاطہ باندھا اور دیوار کھینچی جبکہ تم اُن چیزوں کی طرف رجوع ہونے لگے جن سے مجھ کو نفرت پیدا ہوتی تھی۔ میں ہی نے تمہاری شیرینی کو کڑواہٹ سے بدل ڈالا تمہارے دن کو رات کر دیا تمہاری چکنی راہ کو خاردار بنا دیا اور میں نے اُن سب کو پریشان بھی کیا جو تمہاری ہلاکت کے خواہاں تھے۔ میں ہی نے خوف خدا کو آتمانگر میں کام کرنے کے لئے مقرر کیا۔ میں ہی تھا جسنے تمہاری بڑی اور ہیبتناک بربادی کے بعد تمہارے ضمیر اور فہم اور تمہاری مرضی اور خواہشوں کو اُکسایا۔ ای آتمانگر میں ہی تھا جس نے تم میں میرے طالب ہونے کے لئے جان ڈالی اور تاکہ تم مجھے پاؤ اور مجھے پا کے آپ تندرستی اور خوشی و نجات حاصل کرو۔ میں ہی تھا جس نے ابلیسیوں کو دوبارہ آتمانگر میں سے نکالا میں ہی نے اُن کو مغلوب کیا اور اُن کو تمہارے آگے سے ہلاک کر ڈالا +

اور اب ای میری آتمانگر میں تمہارے پاس سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا ہوں اور تمہاری خطائیں ایسی ہو گئیں گویا کہ وہ کچھ تھی ہی نہیں۔ اب تمہارا احال اگلے

دونوں کے فرق نہ ہوگا لیکن میں ابتدا کی بہ نسبت اب تمہارے ساتھ زیادہ تر نیکی سے پیش آؤنگا۔ کیونکہ تھوڑے ہی عرصہ میں میں تمہاری لکڑی اور پتھر کو نکال لاؤنگا اور اُسکے پتھر و شہتیر اور دیوار و خاک اور اُسکے باشندوں کو اپنے ملک میں اور اپنے باپ کی بادشاہت میں اُٹھا لیجاؤنگا اور اُسکو وہاں ایسی مضبوطی اور جلال کے ساتھ بنا کرونگا کہ ایسا اُس نے اِس سلطنت میں جہاں وہ اب ہے ہرگز نہ دیکھا تھا۔ میں اُسکو وہاں اپنے باپ کی سکونت گاہ کے لئے قایم کرونگا کیونکہ اِسی غرض کے لئے وہ ابتدا میں اِس عالم کی سلطنت میں تعمیر کیا گیا تھا اور وہاں میں اُسکو ایک حیرت کا منظر رحمت کا یادگار اور اُسکو اپنی رحمت کا مداح بناؤنگا وہاں آتمانگر کے باشندے وہ باتیں دیکھینگے جس میں سے کچھ بھی وہ یہاں نہیں دیکھتے وہاں وہ اُن کے برابر ہونگے جنسے وہ اب کمتر ہیں۔ اور وہاں ای میری آتمانگر تم میرے اور میرے باپ اور اپنے میر منشی سے ایسی رفاقت رکھوگے جس کا یہاں حاصل کرنا محال ہے بلکہ اگر تم اِس عالم میں ہزار برس بھی زندہ رہتے تو بھی اُسے ہرگز حاصل نہ کر سکتے +

اور ای میری آتمانگر تم کو وہاں خونیوں کا مطلق خوف نہ رہیگا اور نہ ابلیسی اُنکی دھمکیوں سے تم کو ڈرائینگی۔ وہاں تمہاری مخالفت میں بندشیں اور ایجادیں و تدبیریں نکالی جائینگی۔ تم وہاں نہ بُری خبریں سُنوگے نہ تمہارے کانوں تک ابلیس کے طنبور کی جھنک پڑیگی۔ تم وہاں نہ ابلیس کے جھنڈے بردار نہ اُسکے نشان دیکھوگے کوئی ابلیسی وہاں تمہارے مقابلہ کے لئے ٹیلے نصب نکریگا اور نہ ابلیس کے نشان

اُسپر گرینگے کہ تم کو خوف دلائیں۔ تم کو وہاں کپتانوں ہتھیاروں سپاہیوں اور مردمان جنگ کی محتاجی نہ ہوگی۔ وہاں نہ تم کو رنج ہوگا نہ غم اور ابد تک کسی اجنبی کا تمہاری آستینوں اور دیہاتوں اور سرحدوں میں پایا جانا ممکن تک نہ ہوگا۔ تمہاری زندگی تمہاری خواہش سے زیادہ کی مدت تک قایم رہیگی بلکہ ہمیشہ شیریں اور تازہ رہیگی اور اُس میں تا ابد کسی طرح کا روک نہ پڑیگا +

اے میری آتا نگر تمہاری وہاں ایسے لوگوں سے ملاقات ہوگی جو تمہارے ہی مانند تھے اور تمہاری ہی سی غموں میں شرکت رکھتے تھے ہاں ایسے لوگوں سے جنہیں میں نے چنا اور رہائی بخشی اور تمہاری مانند مخصوص کیا تاکہ وہ میرے باپ کے دربار اور اُس بادشاہی شہر کے ہم مجلس ہوں۔ وہ سب تم سے خوش ہونگے اور تم بھی اُن کو دیکھکے اپنے دلوں میں شاد ہوگے +

اے آتا نگر وہاں میرے باپ نے اور میں نے ایسی ایسی چیزیں مہیا کر رکھی ہیں جو دنیا کی ابتدا سے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھیں اور جب تک کہ تم وہاں نجاؤ تب تک کے لئے وہ میرے باپ کے پاس اور اُسکے خزانہ میں تمہارے لئے سر بمہر رکھی ہیں۔ میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا کہ میں اپنی آتا نگر کو یہاں سے ہٹا کے کسی اور مقام پر قایم کرونگا اور جہاں میں اُسکو قایم کرونگا وہاں وہ لوگ ہیں جو تم سے محبت رکھتے اور اب بھی تم سے خوش ہیں ہاں وہ اور بھی زیادہ مسرور ہونگے جب وہ تم کو عزت کے مرتبہ پر بلند دیکھینگے۔ میرا باپ تم کو تمہارے لوالانے کے لئے

بھیجیگا اور اُنکے سینہ تمہاری سواری کے لئے رتھ ہیں۔ تم ہوا کے بازوؤں پر سوار ہوگے۔ وہ آئینگے کہ تم کو تمہارے بندر مقصود میں پہنچا دیں +

اے میری آتا نگر یہاں تک میں نے تمہاری آیندہ حالت کو تم پر آشکارا کر دیا ہے اگر تم اُسکو سُنکے سمجھ سکتے ہو پر اب میں یہہ بیان کیا چاہتا ہوں کہ سر دست تم پر کیا فرض ہے اور تمہارا کیا شغل ہونا چاہئے تا وقتیکہ میں تم کو اپنے پاس لے آؤں جیسا کہ کلام حق میں لکھا ہے +

میں تمہیں یہہ تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنے اُس بانے کو جو میں نے اپنے آخر رخصتی کے پیشتر تم کو دیا تھا اب سے زیادہ تر سفید اور صاف رکھو۔ میں کہتا ہوں کہ تم یہہ کرو کیونکہ اس میں تمہاری دانشمندی ظاہر ہوگی۔ وہ تو خود باریک سوتی ہیں لیکن تم کو اُنھیں سفید اور صاف رکھنا ضرور ہے۔ اسمیں تمہاری دانشمندی اور عزت آشکارا ہوگی اور اس سے میرا جلال بڑا ہوگا۔ جب تمہاری سفید پوشاکیں ہونگی تب دنیا سمجھیگی کہ تم ہمارے ہو۔ علاوہ اسکے جب تمہاری پوشاکیں سفید ہونگی تب مجھ کو تمہاری روشیں پسند آئینگی کیونکہ تب تمہارا نکلنا بیٹھنا بجلی کی لپک کی مانند ہوگا ایسا کہ سب حاضرین اُسپر ملاحظہ کرینگے اُن کی آنکھیں بھی اُن کو دیکھکے تلملا اُٹھینگی۔ سو تم میرے فرمانے کے مطابق اپنے تئیں آراستہ کرو اور میری شریعت کے وسیلہ سے اپنے پاؤں کے لئے سیدھے راستے طیار کرو تو اسطرح پر بادشاہ تمہاری خوبصورتی کا نہایت مشتاق ہوگا کیونکہ وہ تیرا خداوند ہے اور تو اُس کی پرستش کر +

بھلا تا کہ تم اُن کو میرے فرمانے کے مطابق رکھو میں نے جیسا کہ تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں ایک کھلا اور بہتا ہوا چشمہ مہیا کیا ہے تا کہ تم اپنی پوشاک اُس میں دھو ڈالو۔ اسلئے خبردار کہ تم میرے چشمہ میں اکثر نہایا کرو اور میلے کچیلے کپڑے پہنکر مت چلو پھرو کیونکہ تم جانتے ہی ہو کہ اس میں میری بے عزتی اور ذلت ہوتی ہے ویسے ہی میلے کچیلے کپڑے پہنکے چلنے پھرنے سے تم بھی بے آرام ہوگے۔ اسلئے میری اور اپنی اس پوشاک میں جو میں نے تمہیں دی ہے جسم کی نجاست یا دھبہ سے ناپاک ہونے نہ دو۔ اپنے کپڑے ہمیشہ سفید رکھو اور تمہارے سر والاہی چکنائی کی کمتی نہ ہو ۞

ای میری آتما نگر میں نے تم کو بار ہا ابلیس کی سازشوں اور کوششوں و بندشوں سے چھڑایا ہے اور اس سب کے لئے میں تم سے اور کچھ نہیں چاہتا بجز اسکے کہ تم میری نیکی کے عوض میں مجھ سے برا سلوک نہ کرو اور کہ تم میری محبت کو یاد رکھو اور میری مہربانی کے قیام پر لحاظ کرو جس سے تم کو یہہ استقلال ملے کہ تم اپنی نعمتوں کے اندازے کے مطابق جو میں نے تم کو عطا کی ہیں چل سکو۔ اگلے وقتوں میں قربانیاں مذبح کے سینگوں میں رسیوں سے باندھی جاتی تھیں ای میری مبارک آتما نگر تم اسپر جو میں تم سے کہتا ہوں خوب سوچو ۞

ای میری آتما نگر میں زندہ رہا ہوں اور میں مرا بھی۔ میں زندہ ہوں اور پھر تمہارے لئے نہ مرونگا اور اسلئے کہ میں زندہ ہوں تم بھی زندہ رہوگے۔ میں تمہارے لئے دعا مانگونگا میں تمہارے لئے لڑونگا میں اب بھی تمہارے ساتھ

نیکی سے [illegible] آؤنگا سوا گناہ کے کوئی چیز تمہیں آزار نہ پہنچا سکیگی گناہ کے سوا کوئی چیز مجھے آزردہ نہ کر سکیگی گناہ کے سوا کوئی چیز تم کو تمہارے دشمنوں کے آگے ذلیل نہ کر سکیگی اسلئے گناہ سے چوکس رہو ۞

اور ای میری آتما نگر کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیوں پہلے اجازت دی اور اب بھی ابلیسیوں کو تمہاری دیواروں کے اندر رہنے دیتا ہوں۔ یہہ اسلئے ہے کہ تمکو بیدار رکھوں کہ تمہاری محبت کو آزماؤں کہ تمہیں چوکس کروں اور کہ تم میں ایسی طبیعت پیدا کروں کہ تم میرے شریف کپتانوں اور اُن کے سپاہیوں اور میری رحمت کی توقیر کر سکو ۞

اس کی ایک وجہ یہہ بھی تھی کہ تم کو یہہ یاد دلاؤں کہ تم ایکبار کیسی مصیبت کی حالت میں تھے۔ میرا مطلب اُسوقت سے ہے جبکہ نہ تھوڑے سے آدمی بلکہ سب کے سب تمہاری دیواروں میں نہیں لیکن تمہارے گھروں اور قلعوں کے اندر رہتے تھے ۞

ای میری آتما نگر اگر میں اُن سب کو جو اندر ہیں مار ڈالوں تو باہر سے بہت ہیں جو تم کو غلام بنا لینے کو مستعد ہوتے کیونکہ اگر اندر کے سب لوگ قطع کر دئے جاتے تو باہر والے تم کو سوتے ہوئے پاتے اور تب گویا کہ ایک ہی لحظہ میں وہ تم کو نگل لیتے۔ اسلئے میں نے اُن کو تم میں رہنے دیا نہ اسلئے کہ وہ تمہارا نقصان کریں (اور اگر تم اُنکی باتیں سنو اور اُن کی تابعداری کرو تو وہ بیشک اب بھی تمہارا نقصان ہی کرینگے) پر اسلئے کہ وہ تمہارا بھلا کریں اور وہ بیشک تمہارا بھلا کرینگے اگر تم ہوشیاری کرو اور اُن سے لڑتے رہو۔ سو یہہ سمجھ رکھو کہ جس کسی کام کی نسبت وہ تم کو ہیجان میں

ڈالیں۔ میرا مقصد یہہ ہی کہ وہ تم کو دور ہانکنے نہ پائیں پر تم کو میرے باپ سے زیادہ قریب لائیں کہ تم کو جنگ کرنا سکھلائیں اور درخواست دینا تیری نگاہ میں پسندیدہ بنائیں اور تم کو تمہاری نگاہ میں بے حقیقت کردیں۔ چنانچہ ای آتمانگر تم اسبات کو دلدہی کے ساتھہ سُن لو ۔

لہذا ای آتمانگر تم اپنی محبت کو مجھہ پر ظاہر کرو اور وہ لوگ جو تمہاری دیواروں کے اندر ہیں تمہاری محبت کو اُس سے جدا نہ کرنے پائیں جس نے تمہاری جان کو مخلصی بخشی ہی۔ بلکہ ابلیسی لوگوں کے دیکھنے ہی سے تمہاری محبت میری نسبت زیادہ بڑھے۔ میں ایک اور دو بلکہ تین مرتبہ آیا تاکہ تم کو اُن تیروں کے زہر سے بچاؤں جو تمہاری موت کے باعث ہوتے تم ابلیسیوں کے مقابل میں اپنے دوست سے وفاداری دکھلاؤ تو میں اپنے باپ کے اور اُن کے دربار کے سامھنے تمہاری طرفداری کرونگا۔ آزمایش میں بھی مجھہ سے محبت رکھو تو میں بھی باوجود تمہاری کمزوریوں کے تمہیں پیار کرونگا ۔

ای میری آتمانگر یاد کرو کہ میرے کپتانوں میرے سپاہیوں اور میرے ہتھیاروں نے تمہارے لئے کیا کیا ہی۔ وہ تمہاری طرف سے لڑے ہیں اُنہوں نے تمہاری بغل میں تکلیف اُٹھائی ہی اور اُنہوں نے تمہاری بھلائی کے لئے تمہارے ہاتھہ سے بہت کچھہ آفتیں سہی ہیں اگر وہ تمہاری مدد پر نہ ہوتے تو یقینا ابلیس تم پر غالب آتے۔ اگر تم بھلا کرو تو وہ بھی اچھے رہینگے اور اگر تم برا کروگے تو وہ بھی بیمار اور علیل و کمزور ہو جائینگے۔ ای آتمانگر میرے کپتانوں کو بیمار نہ کرو کیونکہ اگر وہ بیمار ہو جائیں

تو تم اچھے نہیں رہ سکتے اگر وہ کمزور ہوں تو تم زور آور نہ ہو سکوگے اگر وہ ضعیفی میں مبتلا ہوں تو تم اپنے بادشاہ کے لئے دلیری اور جوانمردی نہ دکھلا سکوگے۔ تم جو اسوقت پر ہمیشہ اپنی زندگی بسر کرنے کی فکر میں نہ رہنا تم کو میرے کلام سے غذا پانا ضرور ہی۔ اور یہہ بھی یقین کرنا کہ ہر چند میں تم سے الگ ہوں تاہم میں تم کو پیار کرتا ہوں اور تمہاری یاد ہمیشہ تک اپنے دل پر رکھتا ہوں ۔

اسلئے ای آتمانگر یاد رکھو کہ تم مجھہ کو عزیز ہو چنانچہ جیسا کہ میں نے تم کو بیدار رہنا اور دعا مانگنا اور اپنے دشمنوں سے جنگ کرنا سکھلایا ہی اُسی طرح میں اب تم کو یہہ حکم دیتا ہوں کہ تم اسبات کا یقین حاصل کرلو کہ میری محبت تمہاری نسبت اٹل ہی۔ ای میری آتمانگر میں نے اپنا دل اور اپنی محبت کو کس طرح تم پر قایم کیا ہی۔ خبردار ہو۔ دیکھو میں تمہارے اوپر کوئی دوسرا بوجھہ نہیں رکھتا ہوں سوا اُس کے جو کہ تمہارے اوپر رکھا جا چکا ہی۔ جب تک میں نہ آؤں اُسے مضبوطی سے تھامے رہو ۔

تمام شد